بِذِی النُّوْرَیْنِ * اَلْفَائِزِ فِی الدَّارَیْنِ * وَبَابِ مَدِیْنَۃِ الْعِرْفَانِ * صَاحِبِ السَّیْفِ وَالسِّنَانِ * رَأْسِ الزَّاھِدِیْنَ وَرَئِیْسِ الْمُجَاھِدِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ * اَلْمَنْعُوْتِ بِاَبِی التُّرَابِ وَاَسَدِ اللّٰہِ الْغَالِبِ * رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ * اَمَّا بَعْدُ بندہ حقیر سراپا تقصیر غواص دریاے تردامنی صدر نشین محافل ہیمانی ونادانی احمد علی سیماب بن مولانا محمد علی الواعظ الرامفوری تغمدہ اللہ تعالی بغفرانہ واحسن الی والیہ بآیات قرآنہ برادران سلامی کی خدمت مین عرض پرداز ہی کہ ہر شخص دانا اور قائل اس بات کا ہی کہ دار دنیا فانی اور دار عقبی باقی اور جلالت اور نعمتین دنیا کی متغیر اور سریع الزوال ہین اور آلاے اخرویہ پایدار اور دائمی مگر بسبب شامت نفسانی اور اغواے شیطانی کے ہمت کو تحصیل لذات و مدارج دنیویہ پر قاصر رکھتے ہین اور اعمال اخرویہ سے کہ باعث فوز و فلاح حقیقی ہین باز رہتے ہین زہے فراست و دانائی وخہے کیاست و بینائی نجات اخرویہ مین قائل تقدیر ہو کر مجبور محض بنتے ہین اور مطامع نفسانیہ مین مختار علی الاطلاق اگر واسطے صلاح آخرت کے دسوان حصہ کوشش کا جو حصول زخارف دنیہ مین صرف کرتے ہین خرچ کیا کرین تو ہو سکتا ہی لیکن جب سعادت رہبری کرہی وَمَا اَحْسَنَ مَا قِیْلَ ؎ گروزیر از خدا بترسیدی * ہمچنان کز ملک ملک بودی اوقات عزیزہ کو واہیات ولاطائلات مین صرف کرتے ہین یہہ نہین دیکھتے کہ مقتدایان دین اور امامان شرع متین کیا کرتے تھی اور مال ومنال بے حکم الٰہی ہاتھ نہین آتا معطی حقیقی خداوند کریم ہی وجاہت دنیا ایک ادنی اثر قبولیت الٰہی کا ہی ہر شخص کو سزاوار یہ ہی کہ ہر چیز سے منقطع ہو کر متوجہ الی اللہ ہو نظر بران یہ حقر العباد اصغر الافراد ایک مدت سے بعد اتمام کتاب شوکت الاسلام ترجمہ واقدی آرزو رکھتا تھا کہ بتوفیق ایزد متعال وہدایت داور لایزال کوئی کتاب احوال اولیاء اللہ تعالی مین اپنی تالیف کرے کہ اوسکے

مطالعہ سے ناظرین کو دریای محبت الہی جوش میں آئی اور اعراض و انقطاع ماسوی اللہ سے
من کل الوجوہ حاصل ہو اور ہدیہ پائدار اور تحفہ یادگار ہو میری جانب سے اخوان مسلمین اور
خلان صادقین کو واسطے اصلاح ظاہر و باطن کی خاص کر واسطے رئیس بامداد اور امیر کامگار کے کہ
یہ تو التفات اوسکا باعث آسایش و آسودگی اس حرز جواہ صوری و معنوی کی ہی یعنی نواب
والا جناب فیض بخش تیرہ و الا اسکو رعیت پرور کرم گستر ظلم سوز عدل افروز ہنر دوست عالم نواز
دانش پسند فراست طراز صدر نشین مجالس سخاوت و شجاعت ریاست طرازی ارائک ابہت و امارت
مہر سپہر شرف و اعتلا گوہر بحر مجد و علا معتقد الاولیا محب الفقرا امین الدولہ وزیر الملک
نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ
دام ملکہ حاکم اسلام آباد بلدہ ٹونک صانہ اللہ تعالی عن الفساد نظم

امین الدولہ نواب فلک شان	وزیر الملک ابراہیم علیخان
ہمہ صولت بود در جنگ اعدا	مدام از ترس او دشمن ہراسان
جواہر ہمتش بار د بعالم	کف دستش نماید کار نیسان
وگر غرندہ در میدان بیاید	فتد لرزہ بر اندام ہزبران
ہمہ شوکت ہمہ ہیبت ہمہ بیم	ہمہ رافت ہمہ انعام و احسان

اور کتب مروجہ حال بسبب کثرت و شہرت کی محکم کل جدید لذیذ مفید مطلب بہ تو ہین سو شیاء روز بہی وگر
دامن گیر حال تھی کہ ایک روز جناب سیادت انتساب فارس مضمار حق تیرو بہی کثیر الجود عمیم الامتنان
ممد امر کار حسرت بہار کہیل مہمات امام مرجع امور خاص و عام محتشی الملک سید لغو الہدی دام اقبال و عزہ

علی روس الانام ہی کہ زمرۂ نامی امراسی اس امیر عالیمقدار کی ہین کتاب مستطاب روض الریاحین
فی حکایات الصالحین عاجز کو واسطی مطالعہ کی دی اور فرمایا یہ غنیمت باردہ ہی اور علمائے
سابقہ ہندوستان اسکی مداح رہی ہین اگر موافق اپنی مطلب کے دیکھو تو حالات ابرار کرام مین
اور کتاب ایسی بدقت دستیاب ہوگی سو بعد مطالعہ کی معلوم ہوا کہ یہ ایک کرامت ہی سید موصوف
اور اعانت ہی بارگاہ کریم کارساز سی لہذا اس خیرخواہ خلایق نے کتاب مسبوق الوصف کو زمان
ہین آسمان بزرگی رہین بزبان اردو بنظر تعمیم افادہ ترجمہ کیا بفضلہ تعالی وحسن توفیقہ ہو المستعان وعلیہ
ہیچ حضرت .. ماحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اور نام رکھا مینی اس کتاب کا مآثر الصالحین اور نزہت
شوق ناظرین تاکہ مطابق ہو نام اسکا مسمی سی امیدواری عنایت باری عز اسمہ سی یہ ہی کہ اسکو رواج دیکر
مقبول ہر خاص وعام کری آمین اور کیا خوب فرمایا ہی حضرت حافظ شمس الدین شیرازی قدس سرہ العزیز نی

بیان علو مرتبت اہل اللہ مین غزل

روضۂ خلد برین خلوت درویشان است
مایہ محتشمی خدمت درویشان است
گنج عزلت کہ طلسمات عجائب دارد
فتح آن در نظر رحمت درویشان است
قصر فردوس کہ رضوانش بدربانی رفت
منظری از چمن نزہت درویشان است
آنچہ زر میشود از پرتو آن قلب سیاہ
کیمیائیست کہ در صحبت درویشان است
آنکہ پیشش بنہد تاج تکبر خورشید
کبریائیست کہ در حشمت درویشان است
دولتی را کہ نباشد غم از آسیب زوال
بی تکلف بشنو دولت درویشان است
خسروان قبلۂ حاجات جہانند ولی
از ازل تا ابد فرصت درویشان است
روی مقصود کہ شاہان جہان مطلبند

منظر تن آئینهٔ طلعت درویشان است	ای توانگر مفروش اینهمه نخوت کہ ترا
سیم و زر در کنف همت درویشان است	گنج قارون که فرو میرود از قهر هنوز
خواندہ باشی کہ ہم از غیرت درویشان است	بندۂ آصف عہدیم کہ در سلطنتش
صورت خواجگی و سیرت درویشان است	حافظا ایجا بادب باش کہ سلطانی و ملک
ہمہ در بندگی حضرت درویشان است	اما بعد کہتا ہے مولف حج نی ہر گاہ کہ تہا

میں دوستدار اولیاء اللہ اور صالحین کا اور مشتاق صوفیہ عارفین کا خوارق و امارت سوق اور تجرید و انفرادسی ہین اور حریص اونکی کلمات و حکایات بر جو مذکور ہین کتب الملوک اور اخلاق میں جیساکہ کہا ہی مینی اس اپنی شوق کو اونکی محاسن ذکر میں بیچ ان اشعار و

دَعَتْنِی دَوَاعِی حُبِّہِمْ نَحْوَ ذِکْرِهِمْ	بِجَمْعِ کِتَابٍ فِیهِ لُبٌّ لُبَابِ
بِهِ مِنْ حِکَایَاتِ الْمِلَاحِ مِلَاحُهَا	مَحَاسِنُ أَفْعَالٍ وَحُسْنُ خِطَابِ
وَوَصْفُ کَرَامَاتٍ وَأَحْوَالِ أَهْلِهَا	وَعَالِی مَقَامَاتٍ وَهِمَّةُ نِقَابِ
قَبَابٌ مِنَ الْأَنْوَارِ فِی ذِرْوَةِ الْعُلٰی	رَهَتْ فِی سَمَاءِ الْمَجْدِ مِثْلَ شِهَابِ
سَمَتْ لِلسَّمٰوَاتِ ارْتِفَاعًا وَرِفْعَةً	بِحَضْرَةِ قُدْسٍ فِی شَرِیفِ جَنَابِ
فَأَرْوَاحُهُمْ تَرْتَاحُ شَوْقًا وَتَجْتَلِی	جَمَالًا لَهَا یَبْدُو بِکَشْفِ حِجَابِ
حِکَایَاتُهُمْ یُحْیِی الْقُلُوبَ سَمَاعُهَا	وَیُرْوِی ظَمَا الصَّادِی بِعَذْبِ شَرَابِ
تَحَیَّرْتُ مِنْهَا وَانْتَخَبْتُ مَحَاسِنًا	لِأَهْلِ الْهَوٰی وَالْعَاشِقِینَ سَوَابِی
وَأَهْدَیْتُ رَیَّاهَا الْمُسْتَتِمَّ طِیبُهَا	بِرَوْضِ رَیَاحِینِ الْقُلُوبِ کِتَابِی

هَدِیَّۃ خَالٍ مِنْ هَوَی حُسْنِهَا الْمِنْ	دعاه هواها نحو کشف نقاب

ترجمہ مائل کیا مجھکو اسباب محبت اونکی نی طرف ذکر اونکی کی ✣ ساتھہ تالیف کرنی ایک کتاب کی
کہ اوسمین لب لباب ہواون کی قصون کا ✣ اوسمین حکایتون محبوبون کی سی حکایات ملیحہ ہون ✣
اور عمدہ عمدہ کام اور پاکیزہ کلام ✣ اور بیان بزرگی کرامات کا اور حالات اونکی اصحاب کے ✣ اور
بیان مقامات بلند کا کہ مزین ہین بیچ قبون کی ✣ وہ قبی نورسی ہین بیچ نہایت بلندی کی ✣ روشن
ہین آسمان بزرگی ہین مثل ستارون کی ✣ بلند ہین آسمانون پر ازروی بلندی اور رفعت کے ✣
بیچ حضرت قدس کے کہ وہ بیچ فراخی اور کشادگی شریف کی ہی ✣ سور جلین اونکی جنبش کرتی ہین
شوق مین اور ظاہر دیکھتی ہین ✣ جمال کو کہ ظاہر ہوتا ہی واسطی اون کے ساتھہ کشف حجاب کی ✣
حکایتین اونکی زندہ کرتا ہی دلون کو سننا اون کا ✣ اور بجھاتا ہی تشنگی تشنہ دیدار کو ساتھہ
شراب شیرین کی ✣ چنی مینی اونمین سی اور انتخاب کی مینی حکایات پاکیزہ کو ✣ کہ وہ واسطی اہل محبت
اور عشاق کی دلربا ہین ✣ اور تحفہ کیا مینی خوشبو اونکی کو واسطی سونگنی والی خوشبواون کی کی ✣
درمیان باغ پہولون کی کہ یہ کتاب میری ہی ✣ یہ تحفہ ہی شخص خالی کا محبت حسن اون کی سی طرف
اوس شخص کے ✣ کہ راغب کیا اوسکو محبت اونکی نی طرف کہولنی پردہ کی اور نام رکھا مینی اس کتاب کا
روض الریاحین فی حکایات الصالحین اور ملقب کیا اسکو ساتھہ نزھت العیون النواظر و تحفۃ
القلوب الحواضر فی حکایات الصالحین الاکابر کی کہ منتخب اور جمع اور مرتب کیا ہی مینی اسکو اون چند
کتب معتبرہ سی جو منسوب ہین طرف ائمہ کبار کی کہ وہ سب صاحب مناقب حمیدہ ہین جیسی امام حجۃ الاسلام
ابو حامد غزالی اور امام اوستاذ ابو القاسم قشیری اور شیخ امام شہاب الدین سہروردی اور شیخ

امام ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم حیری اور شیخ امام تاج الدین عطاء اللہ شاذلی سکندری اور شیخ
ابو العباس احمد بن علی قسطلانی اور امام عالم ابو الفرج بن جوزی اور شیخ امام عالم ابو عبد اللہ محمد بن
قدامۃ المقدسی اور شیخ امام ابو اللیث نصر بن سمرقندی اور امام عالم ابو العباس احمد بن علی المعروف
بابن الاطربانی اور سوا ان دس بزرگواروں کے اور مقتدیان امت مرحومہ سے راضی ہو پروردگار
ان سب سے اور درج کی میں نے اس کتاب میں پانسو حکایتیں اور پانچ فصلیں کہ دو فصلیں اونمیں سے
مذکور ہیں مقدمہ میں اور دو خاتمہ میں اور ایک فصل بطریق ختم الخاتمہ کے ہے اور طلب کرتا ہوں میں
اللہ تعالی سے توفیق کو کہ ہی اوسکو خیر رفیق میرا اور اوسی پر ہے بھروسا اور اعتماد میرا **فصل اوّل**
مقدمہ کی بابت ہی بیان فضائل صالحین اور فقراء مساکین میں **فصل دوسری** مقدمہ کی بیان
اثبات کرامات اولیاء اللہ میں اور **فصل** اول خاتمہ کی بیان جوابات منکرین اولیاء اللہ میں کہ انکار
کیا ہی بعض فقہا نے اونکی بعض حکایتوں میں **فصل** دوسری خاتمہ کی بیان مذاہب اور عقائد
اولیاء اللہ میں اور **فصل** اخیر جو ختم الخاتمہ کی ہی مذکور ہی توحید الہی اور حالات بہشت میں
ختم اوسپر حضرت خاتم الانبیا تاج الاصفیا سرور عالم خلاصہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وشرف وعظم کیے اور باقی حکایتیں جو مذکور ہیں اس کتاب میں وہ حالات ہیں صالحین اور مشایخ
صوفیہ اور اہل دین کی مجاذیب وسالکین سے کہ صادقین اور صدیقین اور فقراء ومجاہدین ہیں
اہل برکت اور زہد وعبادت سے منتفع ہونگی اس سے انشاء اللہ تعالی ارباب زہد وعبادت
اور اصحاب دین وتقوی اور محصوط ہونگی اونکی سننے سے قلوب مریدین کی جیسا کہ مروی ہی تاج
العارفین قطب العلوم سید الطائفہ مشغول باللہ تعالی حضرت ابو القاسم جنید بغدادی قدس اللہ تعالی

روح سے جبکہ سوال کیا اونسی کسی نی کہ کیا چیز نافع ہی واسطی مریدون کی طریق سلوک مین تو فرمایا
حکایات اہل اللہ کی کہ درحقیقت یہ ایک لشکر ہی لشکران خداوندی سے قوی ہوتی ہین انکی
سننی سی دل اہل ارادت کی پہر پوچہا اوسی شخص نے کیا ہی کوئی شاہد اسکی اس ارشاد کا کلام الہی
یا حدیث رسالت پناہی سی تو فرمایا شیخ نی ہان فرماتا ہی اللہ تعالی وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ
أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ
لِلْمُؤْمِنِينَ ترجمہ یعنی اور سب بیان کرتی ہین ہم تیری پاس رسولون کی احوال سی جس سے
ثابت کرین تیرا دل اور آئی تجکو اس سورت مین تحقیق بات اور نصیحت اور سمجہوتی ایمان والونکو
شاہ عبدالقادر دہلوی مرحوم اور ایسی ہی مروی ہی شیخ کبیر حضرت ابو سلیمان دارانی رضی اللہ تعالی
عنہ سی کہ کہا اونہون نی چند بار آیا گیا مین بیچ مجلس بعضی قصہ خوانون کی کہ بیان کرتا تہا وہ
احوال اولیاء اللہ کا سو اثر کیا اوسکی کلام نی میری دلمین لیکن جبکہ اوٹہا مین اوس محفل سی تو
نہ باقی رہا کچہہ اثر اوسکا میری دلمین پہر آیا مین دوسری بار اور سنا اوسکی باتون کو تو باقی رہا اثر
اونکا میری دلمین اثناء راہ تک پہر آیا مین اوسکی پاس تیسری بار اور سنی باتین اوسکی تو باقی رہا اثر
اونکا میری دلمین یہان تک کہ آیا مین اپنی گہر مین پس توڑا مینی اسباب خلاف شرع کو اور لازم
پکڑا طریق سلوک الی اللہ کو اور جبکہ بیان کیا گیا یہ قصہ ابو سلیمان کا آگی شیخ عارف یحیی بن معاذ
رازی رضی اللہ تعالی عنہ کی تو کہا اونہون نی یہ سنکر کہ عصفور اصطاد کرکیا یعنی چڑیا نی شکار
کیا کلنگ کو اور مراد لیا چڑیا سی اوس قصہ گو کو اور کرکی سی ابو سلیمان کو یعنی ایک کم مایہ شخص
قصہ خوان سی ہدایت ہوئی ایک بڑی فاضل نیک اصلکو اور اسی باب مین فرمایا ہی حضرت

عارف شیراز مولانا سعدی علیہ الرحمۃ نے مرد باید کہ گیرد اندر گوش ؏ ور نوشتست پند بر دیوار

اور تحقیق سے ہی یعنی یہ بات کہ رحمت الٰہی اترتی ہی وقت ذکر صالحین کی یہہ معلوم کیجاوی

یہ بات کہ حذف کردین مینی اس کتاب مین اسناد حکایتون کی برغبت اختصار کے اور اعتقاد اس

بات کی کہ جو شخص غیر معتقد ہوگا اولیاء کرام کا اوسکو یہ اسناد کچھہ فایدہ نہ دینگی اور معتقدین

منتفع ہونگی تنہا حکایات سے بھی مجرد سننی کی اور نہ تامل کرینگی ثبوت اسناد قویہ مین مثل

توقف احادیث نبویہ کی کہ ضرور ہوتی ہین اوسمین تحقیق اسناد وغیرہ اسواسطی کہ حکایات اہل اللہ

پر کوئی حکم شرعی موقوف نہین بلکہ غرض اس سے مجرد وعظ اور انتباہ ہی سو لایق ہر شخص کو یہی کہ پندپذیر

ہووی ان حالات سنکر اور انکار نکری اوسمین کہ کہا ہی اکثر شیوخ رحمہم اللہ تعالی نی کہ عقوبت منکرین

اہل اللہ کی یہ ہی کہ محروم رہتی ہین اونکی برکات سی اور کہا ہی بعضون نی کہ منکرین اہل اللہ کو

خوف سوء خاتمہ کا ہی پناہ دیوی ہم سبکو اللہ تعالی بدانجامی سی اور فرمایا ہی شیخ عارف باللہ

ابو تراب نخشبی رضی اللہ تعالی عنہ نی کہ جب مالوف ہوا دل میرا اعمال سی اور ترک کیا اوسی توجہ

الی اللہ کو تو ڈالا مینی اوسکو صحبت اولیاء اللہ مین اور کہا ہی شیخ عارف ابو الفوارس شاہ بن

شجاع کرمانی رضی اللہ تعالی نی کہ نہ عبادت کی کسی عابد نی بڑہ کر محبت رکھنی سی ساتھہ اولیاء اللہ کی

اسواسطی کہ محبت اہل اللہ کی دلیل محبت الٰہی کی ہی روزی کری اللہ تعالی ہمکو اور کہا ہی اوستاذ

ابو القاسم حضرت جنید رضی اللہ تعالی عنہ نی کہ تصدیق اوپر اس علم ہمارے کی یہ بھی ولایت ہی

یعنی ولایت صغری نہ ولایت کبری یعنی تصدیق ولایت ولی کی اور نہ انکار کرنی اوسکی ولایت سی

مرتبہ ولایت صغری کا مصدقین کو حاصل ہوتا ہی اور میری نزدیک تحقیق یہ بات ہی کہ التیان

چار قسم پر ہین پہلی قسم وہ ہین کہ حاصل ہی اون کو تصدیق اونکی علم پر اور حاصل ہی علم اون کی طریقہ پر اور دوست رکھتی ہین اون کی مشرب اور احوال کو اور دوسری قسم وہ ہین کہ حاصل ہے اونکو یہ تصدیق اور علم دونو لیکن ذوق مذکور نہین رکھتی تیسری قسم وہ ہین کہ حاصل ہے اون کو تصدیق مذکور فقط نہ علم اونکی طریقہ کا نہ ذوق اونکی مشرب کا چوتھی قسم وہ ہین کہ نہین حاصل اونکو کوئی بات ان تینون مین سی سو پناہ اللہ تعالی کی اس محرومی سے اور عنایت کری توفیق اور معرفت اور ہین معترف ہون اس بات کا کہ خالی ہون مین اونکی احوال اور مذاق سی اور جاہل اونکی علم تحقیق سی عاجز ہون سلوک سی اونکی طریقہ پر لیکن باوجود ان سب باتون کی محب اونکا ہون اور یقین رکھتا ہون اون کے سچی ہونے کا اور کہے ہے مینی یہ اشعار اونکی حق مین

الا ایها السادات ان طریقکم ... علی غیرکم وعر صعاب عقابه
طریق کحد السیف لله دره من ... یکون علی حد السیوف ذهابه
وانی وان عجز عرانی محبکم ... فانتم لقلبی خلة وما به
وهل من فتی منکم علی جذب عاجز ... شدید القوی سهل علیه اجتذابه
الهی الفقیر الیافعی لیس عنده ... سوی حبهم ذا زاده ورکابه
الهی بذاك انفعه واحشره معهم ... وعمر لنا قلبا تناهی خرابه
وصل علی من فضلهم فیض فضله ... خلاصتهم من ذا اللباب لبابه
ومن خیر آل فی البرایا وصاحب ... من الخلق کل آله وصحابه
محمد المختار من آل هاشم ... غیاث الوری الغیث الرواء سحابه

ترجمہ آگاہ ہو اے سردارو نیک طریقہ تمہارا تمہاری خیر سخت ہے اور دشوار ہیں گہاٹیں اوسکی ایک راہ سے مانند باڑہ تلوار کی واسطی اللہ تعالی کی ہی جوی اوس شخص کے کہ ہو تلواروں کی باڑہ پر چلنا اوسکا۔ زمین اگر چہ لاحق ہوا ہے تجکو ماجرہ ہوا یعنی تمہاری پیروی سے دوست رکہنے والا ہوں تمکو تم واسطی دل میری کی جنت اور بازگشت اوسکی ہو اور کیا ہے کوئی جوان تم میں اوسے کہیچی جاوے زور آور کہ سہل ہوا اوسپر کہیچنا اوسکا اے اللہ یہ فقیر عبد اللہ باقی نہیں اوسکی پاس سوا اونکی محبت کی کہ ہے توشہ اور سواری اوسکی ہی اے اللہ ساتہہ اسکی نفع دے اوسکو اور حشر کر اوسکا ساتہہ اونکی اور آباد کر واسطی ہمارے دل کو کہ ہمایت کو پہونچی ہے ویرانی اوسکی اور درود بہیج اوس کسی پر کہ بزرگی اونکی فیض اوسکی عنایت کا ہے اور خلاصہ اونکا وہ شخص کہ یہ خلاصہ خلاصہ اوسکا ہے اور وہ شخص کہ بہتر اون کا بیچ مخلوق کی اور بار اوسکا تمام خلق سے آل اوسکی ہے اور یار اوسکی محمد صلعم جو برگزیدہ ہیں اولاد ہاشم سے فریاد رس مخلوق کی بہت بہائی والا ہے عنایت اونکا

فصل اوّل مقدمہ کی بیان فضائل اولیا صالحین اور فقراو مساکین میں اوس قسم سے کہ ناطق ہوا ہے ساتہہ اوسکی قرآن اور احادیث سرور آخر الزمان

فرمایا ہے اللہ تعالی جل و علی شانہ نی فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝ یعنی سو اونکی ساتہہ ہیں جنکو اللہ نی نوازا نبی اور صدیق اور شہید اور نیکبخت اور خوب ہے اونکی رفاقت یہ فضل ہے اللہ کیطرف سے اور اللہ بس ہے

خبر رکہنی والا اور فرمایا ہی اللہ تعالی نی دوسری مقام پر اَلَاۤ اِنَّ اَولِیَاۤءَ اللّٰہِ لَا خَوفٌ عَلَیہِم
وَلَا ھُم یَحزَنُونَ ۝ اَلَّذِینَ اٰمَنُوا وَکَانُوا یَتَّقُونَ ۝ لَھُمُ البُشرٰی فِی الحَیٰوۃِ الدُّنیَا
وَفِی الاٰخِرَۃِ ط لَا تَبدِیلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ ط ذٰلِکَ ھُوَ الفَوزُ العَظِیمُ یعنی سُن رکھو
جو لوگ اللہ کیطرف ہین نہ ڈر ہی اونپر نہ وہ غم کھاوین جو لوگ یقین لای اور رہی پرہیز کرتی اونکو
ہی خوشخبری دنیا کی جیتی اور آخرت مین بدلتی نہین اللہ کی باتین یہی ہی بڑی مراد ملنی اور فرماتا ہی
اللہ تعالی اِنَّ عِبَادِی لَیسَ لَکَ عَلَیہِم سُلطٰنٌ یعنی وہ جو میری بندی ہین اونپر نہین تیری
حکومت اور فرمایا ہی وَالَّذِینَ جَاھَدُوا فِینَا لَنَھدِیَنَّھُم سُبُلَنَا ط وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ
المُحسِنِینَ یعنی اور جنہون نی محبت کی ہماری واسطی ہم سجہاوینگی اونکو اپنی راہین اور بیشک
اللہ ساتہہ ہی نیکی والون کی اور فرمایا ہی یُحِبُّھُم وَیُحِبُّونَہٗ یعنی اللہ دوست رکہتا ہی اونکو
اور وہ دوست رکہتی ہین اوسکو اور فرمایا ہی رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیہِ
یعنی کتنی مرد ہین کہ سچ کر دکھایا جسپر قول کیا تہا اللہ سے اور فرمایا ہی اِنَّ الَّذِینَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰہُ
ثُمَّ استَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَیہِمُ المَلٰۤئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحزَنُوا وَاَبشِرُوا بِالجَنَّۃِ
الَّتِی کُنتُم تُوعَدُونَ ۝ نَحنُ اَولِیَآؤُکُم فِی الحَیٰوۃِ الدُّنیَا وَفِی الاٰخِرَۃِ ۚ وَلَکُم
فِیھَا مَا تَشتَھِیۤ اَنفُسُکُم وَلَکُم فِیھَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِّن غَفُورٍ رَّحِیمٍ
یعنی جنہون نی کہا رب ہمارا اللہ ہی پہر اسی پر ٹہہری رہی اونپر اوترتی ہین فرشتی کہ تم نہ ڈرو نہ
غم کہاؤ اور خوشی سنواوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تہا ہم ہین تمہاری رفیق دنیا مین اور آخرت
مین اور تمکو وہان ہی جو چاہی جی تمہارا اور تمکو وہان ہی جو منگواؤ مہمانی ہی اوس بخشنیوالی مہربان

سی اور فرمایا ہی مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ
وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ط وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝
یعنی اهل کتاب مین ایک فرقہ ہی سیدہی راہ پر پڑہتی ہیں آیتیں اللہ کی راتوں کی وقت اور
وہ سجدی کرتی ہین یقین لاتی ہیں اللہ پر اور پچھلی دن پر اور حکم کرتی ہیں پسندبات کو اور منع
کرتی ہین ناپسند سی اور دوڑتی ہیں نیک کامون پر اور وہ لوگ نیکبختون میں ہیں اور
فرمایا ہی وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ
وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا
قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا یعنی اور تہام رکہہ آپکو اونکی ساتھہ جو پکارتی ہیں اپنی رب کو صبح اور شام طالب
ہیں اوسکی منہ کی اور نہ دوڑین تیری آنکھیں اونکو چھوڑکر تلاش میں رونق دنیا کی زندگی کی اور
اور نکہا مان اوسکا جسکا دل غافل کیا ہمنی اور فرمایا ہی لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ
التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا یعنی دینا ہی اون مفلسونکو
جو اٹک رہی ہین اللہ کی راہ مین چل پہر نہین سکتی ملک مین سمجہی اونکو بیخبر محفوظ اونکی مانگنی
سی تو پہچانتا ہی اونکو اونکی چہرہ سی نہین مانگتی لوگون سی لپٹ کر سو یہہ دس آیات بینات
ہین کہ اقتصار کیا مینی انپر اور احادیث جو مروی ہیں اس باب میں سو اختصار کرتا ہون مین
اونمین سی دس پر **پہلی حدیث** وہ ہی جو مروی ہی صحیح بخاری مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

تعالی عنہ سی کہ کہا اونہون نی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَالَ
مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ یعنی جسنی عداوت کی میری دوست سی تو تحقیق
آگاہ کرتا ہون مین اوسی ساتھہ لڑائی کی ف جسنی ایذا دی میری دوست کو زبان سی یا ہاتھہ سے
تو اوسی جتایا مینی کہ مجھسی لڑائی کو تیار ہو یا خبر کرتا ہون مین اوسی کہ لڑون گا اور ولی فرمایا ہی کہ اللہ
تعالی اوسکی حفظ اور حمایت کا متولی ہوا ہی اور وہ متولی ہوا ہی اللہ تعالی کی عبادت کا اور طاعت کا
وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ یعنی اور نہین نزدیکی
چاہتا بندہ میرا ساتھہ کسی چیز کی دوست تر طرف میری اوس چیز سی جو مینی فرض کیا ہی اوپر
اوسکی ف وسیلی قرب کی بہت ہین سب سی زیادہ پسند فرائض ہین وَلَا یَزَالُ عَبْدِیْ
یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ یعنی اور ہمیشہ بندہ میرا نزدیکی چاہتا ہی طرف میری
ساتھہ نوافل کے یہان تک کہ دوست رکھتا ہون مین اوسی ف زیادہ فرضون پر فَاِذَا
اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ
الَّتِیْ یَبْطِشُ بِہَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِہَا یعنی جسوقت دوست رکھا مینی ہوتا ہون مین
کان اوسکا کہ سنتا ہی وہ ساتھہ اوسکی اور نظر اوسکی کہ دیکھتا ہی وہ ساتھہ اوسکی اور ہاتھہ اوسکا
کہ پکڑتا ہی وہ ساتھہ اوسکی اور پاون اوسکا کہ چلتا ہی وہ ساتھہ اوسکی ف حافظ ہوتا ہون
اوسکی ان چیزون کا کہ بے رضا میری ان چیزون سی کام نہین لیتا اور اپنی حب ایسی غالب
کرتا ہون کہ ارادہ غیر کے طرف کا سلب ہو جاتا ہے اور سوا میری قرب کی کسو طرف اوسی
التفات نہین رہتا وَاِنْ سَاَلَنِیْ اَعْطَیْتُہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ یعنی

اور اگر سوال کری وہ مجہسی تو دون مین اوسی اور اگر پناہ مانگی مجہسی البتہ پناہ دونگا مین اوسی
شیطان سے اور نفس سے اور تمام مکروہات ظاہر و باطن سے اور لفظ استعاذ فی مروی
ساتہہ نی کی بہی ہی وآذنتہ بالحرب ای علمتہ بانی محارب لہ اور مروی ہیں بعض شیوخ سی یہ اشعار

من اعتز بالمولی فذاک جلیل		ومن رام عزا من سواہ ذلیل	
ولو ان نفسی مذ براہا ملیکہا		مضی عمرہا فی سجدۃ لقلیل	
احب مناجاۃ الحبیب باوجہ		ولکن لسان المذنبین کلیل	

ترجمہ جسنی عزت ڈہونڈی ساتہہ حق تعالی کے پس وہ عزت دار ہی + اور جسنی چاہی عزت اوسکی غیر سے
وہ خوار ہی اور اگر تحقیق نفس میرا جب سی پیدا کیا اوسکو مالک اوسکی نے + گذرتی عمر اوسکی سجدہ مین
البتہ تہوڑا ہی یعنی بیچ مقابلہ حقوق نعمت اللہ تعالی کی + دوست رکہتا ہوں مین راز گوئی کو حبیب کے
ساتہہ بہت وجہوں کی + ولیکن زبان گنہگارون کی عاجز و گنگ ہی **دوسری حدیث**
وہ ہی جو روایت کی ہی صحیح مسلم نے انہیں حضرت ابو ہریرہؓ سی کہ کہا اونہون نی قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لا یؤبہ لہ لو
اقسم علی اللہ لابرہ یعنی بہت پریشان بال گرد آلودہ دفع کئی گیی درواروں سی ہین
کہ نہین بات کیجاتی ساتہہ اونکی اگر قسم کہائین و اللہ پر البتہ سچا کری اونکو اور کہی ہین بنی
ان لوگون کے حق مین بیچ بحر رجز کے یہہ اشعار بطور مثلث کے

للہ قوم فی کرام		مستنقطون والوری نیام	
اولو مقامات علت واحوال		دارت علیہم فی الہوی کوس	

نور البرایا للهدیٰ شموس	لسیو کشمس فی السماء افال
خلعات مولاهم علیهم زهر	تزهو وبین الخلق شعث غبر
ما احمر الکبریت یدری جاهل	مع حبه اعطاهم المعارف
ان اقسموا یوما ابر الحالف	احبة ادلو بجل ادلال

ترجمہ واسطی اللہ کے ایک جماعت ہی بیچ پیشگاہ اوسکی کی بزرگ شبیدا ہونی والی اوسوقت ہین کہ خلق سوتی تہی ÷ صاحب مقامون بلند اور حالات ستودہ کی ÷ گردش کرتی ہین اون بیچ عشق کی پیالے شراب کی ÷ روشن کرنی والی خلق کے واسطی ہدایت کی آفتاب ہین ÷ نہین ہین وہ مانند آفتاب آسمانکی غروب ہونی والی ÷ خلعتین مولاونکی کے اوپر اون کے روشن وتابان ہین ÷ اور وہ درمیان خلق کی پراگندہ مو اور غبار آلود ہین ÷ کبریت احمر کی قدر کیا جانی نادان ÷ ساتھ محبت اپنی کے عطا کی اونکو معرفت ÷ اگر قسم کہاوین کبہی سچا کرتا ہی اللہ اوس قسم کہانی والی کو ÷ وہ محبوب ہین کہ جگہڑتی ہین ساتھ نہایت ناز کی ÷ **تیسری حدیث** وہ ہی جو مروی ہی صحیحین میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا اونہون نی جاء رجل فقال یا رسول اللہ ای الناس افضل قال مؤمن مجاهد بنفسه وماله فی سبیل اللہ تعالی قال ثم من قال ثم رجل یعتزل فی شعب من الشعاب یعبد ربه وفی روایة یتقی اللہ ویدع الناس من شره یعنی آیا ایک شخص پس کہا اوسنی یا رسول اللہ کون بہتر ہے آدمیون مین فرمایا آپ نی وہ مومن کہ مجاہد ہو ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنی کی اللہ عز وجل کی راہ مین کہا اوس شخص نے پہر کون بہتر ہے فرمایا آپ نے

وہ شخص کہ یکسو ہو جاوی بیچ کسی گہاٹی کی گہاٹیوں مین سی بندگی کری اپنی رب کی اور ایک روایت مین ہی یتقی اللہ ویدع الناس من شرہ یعنی ڈری اللہ سے اور بچاوی آدمیون کو اپنی شر سی اور کیا خوب لکھا ہی کسی بزرگ نی ان شعرون کو

احص الناس بالایمان عبد	خفیف الحاذ مسکنہ القفار
لہ فی اللیل حظ من صلوۃ	ومن صوم اذا طلع النہار
وقوت النفس یاتی فی کفاف	وکان لہ علی ذاك اصطبار
وفیہ عفۃ وبہ خمول	الیہ بالاصابع لا یشار
وقل الباکیات علیہ لما	قضی نحبا ولیس لہ یسار
فذلك قد نجا من کل شر	ولم تمسسہ یوم البعث نار

ترجمہ مخصوص زیادہ لوگون کا ساتہ ایمان کی بندہ ہی ۞ ہلکی بوجہ والا کہ مسکن اوسکا جنگل ہو واسطی اوسکی بیچ رات کی حظ ہی نماز سے ۞ اور روزہ سی جبکہ نکلی دن ۞ اور قوت نفس کہ ملتا ہے اوسکو بقدر کفاف ۞ اور ہوتا ہی اوسکو اوسی پر صبر و قناعت ۞ اور بیچ اوسکی عفت ہوتی ہے گناہ سی اور اوسکو گمنامی ہوتی ہے ۞ طرف اوسکی ساتہ اونگلیون کی نہین اشارہ کیا جاتا ہے یعنی بسبب عدم شہرت اوسکی ۞ اور کم ہوتی ہین رونی والیان اوسپر ۞ جبکہ پوری کرتا ہی حاجت مرگ کو اور نہ اوسکی جنازہ کی ساتہ جاتی ہین ۞ پس اسی شخص نی تحقیق نجات پائی ہر شر و بدی سی ۞ اور نہ پہنچی گے اوسکو دن قیامت کی آتش دوزخ چوتھی **حدیث** وہ ہی جو روایت کی ہے صحیح بخاری مین حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے

کہ کہا اونہون نی اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وکان ابن عمر رضی اللہ عنہ یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن حیاتک لموتک یعنی پکڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری دونو مونڈہی پہر کہا رہ بیچ دنیا کے گویا تو مسافر ہے بلکہ رستی سی گذرنیوالا اور تہی ابن عمر راضی ہوا اللہ تعالی اوسی کہتی تہی جسوقت شام کری تو مت انتظار کر صبحکا اور جسوقت صبح کری تو تو راہ ندیکہہ شام کے اور پکڑ اپنی صحت سی واسطی بیماری کی یعنی غنیمت جان اور اپنی زندگی سی واسطی اپنی موت کی ف جیسی مسافر کسی چیز سے دل نہین لگاتا اور وطن کی پہنچنی ہی کی فکر مین رہتا ہی کہ وہان سب اسباب عیش موجود ہین پہر فرمایا بلکہ یعنی مسافر کبہی رہ بہی پڑتا ہی تو تو ایسا رہ جیسی رستی چلنی والا کہ کہین علاقہ نہین کرتا اوسی فکر اپنی راہ کاٹنی کی اور مقصود کو پہنچنی کی ہوتی ہے اسیطرح دنیا مین رہ اور صحت پر اعتماد نکر اوسی مرض ہی جان کہ بیمار ہو جاتی دیر نہین لگتی اور حیات کو موت ہی سمجہہ کہ یکایک یہ جاتی رہیگی اور وہ آجائیگی نیکی جو کرنے ہی سو جلدی کرلی اور بدی جو چہوڑ نی جلدی چہوڑ کہ وقت کا اعتبار نہین او کہا ہی بعضی شیوخ نی اس باب مین ان شعرون کو

ایا فرقة الاحباب لا بد لی منک	ویا دار دنیا اننی راحل عنک
ویا قصر الایام مالی وللمنی	ویا سکرات الموت مالی وللضحک
ومالی لا ابکی لنفسی بعبرة	اذا کنت لا ابکی لنفسی فمن یبکی
الا ای حی لیس بالموت موقنا	وای یقین منه اشبه بالشک

ترجمہ اے جماعت دوستون کے یہین چارہ ہی مجکو بدون تیری ۔ اور اے دار دنیا تحقیق مین سفر کرنیوالا ہون تجہ سی۔ اور اے کوتاہی عمر کے کیا علاقہ مجکو آرزون سی ۔ اور اسے تکالیف موت کی کیا کام مجکو ہسی ہی ۔ اور کیا ہوا مجکو کہ نہ رؤون مین واسطی جان اپنی کی ساتھہ عبرت کی ۔ حکہ میں خود رؤونگا اپنی جان کی واسطی پہر کون رووئگا ۔ بہلا کونسا ردہ ہی کہ ہو موت کو یقین جاننی والا ۔ اور کونسا یقین ہی مشابہ زیادہ اس سے ساتھہ شک کی **پانچوین حدیث** وہ ہی جو مروی ہے ترمذی مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا اونہون نے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمسمائۃ قال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہونگے فقرا جنت مین اغنیا سی پانسو برس پہلی کہا ہی ترمذی نے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور کہی ہین بیچ مدح فقر و فقرا مین اشعار

وقائلۃ ما المسد المرء والفقر	فقلت لہا لیس العلا مہر
فاما سوا الدنیا فخر ہشم الغنی	کزھر نضر فی غد بیبس الزہر
واما سوا الاخری ففی الفقر فخرہم	نضارتہ تزداد ما بقی الدہر

ترجمہ اور بہت کہنی والی عورتیں ہین کہ کیا زینت ہی مردکی اور فخر او سکا ۔ تو کہا مینی اوس سی کہ وہ ایک چیز ہے کہ وہ واسطی حورون جنت کی مہر ہی ۔ ولیکن صاحبان دنیا پس فخر او نکا غنی ہے مانند کلی تازہ کی کل کو سوکہہ جاوی گی وہ کلی ۔ لیکن صاحبان آخرت پس بیچ فقر کی ہے فخر او نکا ۔ تازگی اوسکی بڑہتی جاتی ہی جب تک کہ باقی رہی گی دنیا ۔ اور سنا ہی مینی فقرا

اہل وجد کو کہ تغنی کرتی تہی ساتہہ اس کلام کے اور روتی جاتی تہی قال لنا حبیبنا الیوم لہم وغد النار ترجمہ کہا ہمسی ہماری حبیب نے آج واسطی اونکی ہی اور کل ہماری واسطی ہہتی حدیث وہ ہی جو مروی ہے صحیحین مین حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالی عنہ سی اور اونہون نی روایت کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قَالَ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ اَنَّ اَهْلَ النَّارِ فَقَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ وَ الْمُرَادُ بِاَصْحَابِ الْجَدِّ الْاَغْنِيَاءُ یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہڑا ہوا مین جنت کی دروازہ پر پس تہی عام داخل ہونیوالی اوسکی مساکین اور صاحب کوشش روکی گئی مگر تحقیق جہنمی کہ حکم کیا گیا اونکو طرف آگ کی اور کہڑا ہوا مین دوزخ کی دروازہ پر پس ناگاہ عام داخل ہونیوالی اوسکی عورتین تہین اور مراد اصحاب جد سی اغنیا ہین اور بیچ وعظ اون عورتون کے اور مدح حورون مین کہی ہین مینی یہ اشعار بعضی قصائد اپنی مین

یعنی ساعی حصول دنیا کے ۱۲

الا یا غوانی من ارادت سعادۃ	وتوقی عذابا بالنسا صار محدقا
فاکثر اهل النار هن حقیقة	روینا حدیثا فیه صدقا مصدقا
تخلی التباهی تبدل اللهو بالبکی	وتبذل کل الجهد فی الزهد والتقا
وتعناض عن لین بدنیا خشونة	وعن یابس فی الدین اخضر مورقا
رعا الله عز لانا تبیت قوانتا	ویصبح منها القلب بالخوف محرقا
تظل عن المرعی الخصیب صوائما	وتمسی سمین البطن بالظهر ملصقا

ترى بين عيس والسهاد تواصلا ... وبين الكرى والعين منها تفرقا

وبين معاء والعداء تقاطعا ... وبين حلوق المسك والتعر ملتقى

ترى بالحلات قاربات مضاجعا ... ولؤلؤ بحر البدر منها الورد مترقا

فدتها من الآفات كل عروس من ... يحالفها في الوصف عريا ومسرقا

حليلي ان الموت لا شك نازل ... وبين الاحبا لا يزال مفرقا

محد الدار لا يزول نعيمها ... بها الحسن واللذات والملك والبقا

ولقيا حسان ناعمات منعم ... بهن سعيد سعد ذلك من لقا

كواعب اتراب بهت في حسامها ... بطل نعيم قط ما مسها شقا

كدهم ديا قوت وبيض نعامة ... كساها البها والنور والحسن رونقا

مليحات وصاف تعالت صفاتها ... عن الوصف فوق المرتقى وصفها رقا

نعى بما لم يسمع الخلق مثله ... وقد حبرت صوتا ليحيا مشوقا

غناهن نحن الخالدات فقط ما ... نبيد ونحن الناعمات فلا شقا

ولا سخط والراضيات بما المنى ... فطوبى لمن كنا له من اولى التقى

ترجمہ حور دار ہو جاؤ ای آسودہ عورتو جو کوئی چاہتی ہی نیک بختی ÷ اور بچنا عذاب سے کہ ساتھ عورتوں کی ہوگا محیط ÷ اسلیے کہ اکثر اہل دوزخ کی ہیں فی الحقیقت روایت ہوئی ہی اسمیں حدیث سچی تصدیق کی گیئی ÷ تو چھوڑ دی فخر کرنا اور بدل لی کھیل کو ساتھ رونی کی ÷ اور خرچ کری تمام قوت بیچ زہد اور تقوی کی ÷ اور عوض کر لی دنیا کی نرمی سی سختی کو ÷ اور خشیت سے کہ ہو بیچ دین کے

بدل لی درخت سبز و خوشنما کو ❊ نگاہ رکھی اللہ تعالی اون ہرنون کو کہ رات گذارتی ہین عاجزی
مین ❊ اور صبح کو ہوتا ہی اونکا دل ساتھہ خوف خدا کی جلا ہوا ❊ دن بھر رہتی ہین مرغزار شاداب سے
موزہ پند ❊ اور شام کرتی ہین اوس حال مین کہ پیٹ اونکا پشت سی ملا ہوا ہوتا ہے یعنی بھوک کے
سبب سے ❊ اور دیکھی وہ درمیان آنکھہ اور بیخوابی کی محبت و وصال ❊ اور درمیان سونی کی اور آنکھہ
کی جدائی ❊ اور درمیان آنتون کی اور کھانی کے دشمنی ❊ اور درمیان بوی مشک کے اور دانتون
کے ملاقات یعنی روزہ دار ہون ❊ دکھلائی دین دبلی پڑھنی والی قرآن مجید کی ❊ دران حال
کہ موتی بحر خوبی کا وظیفہ سی چمکتا ہو ❊ فدا ہو جیو ایسی عورت اہل حق آپ سی تمام جانین اونکی ❊
کہ مخالف ہون اوسکی مغرب و مشرق مین ❊ ای دوست میری تحقیق موت بیشک آنے والی ہے
اور درمیان دوستون کی ہمیشہ رہی گی جدائی ڈالنی والی ❊ پس کوشش کرو واسطی اوس گھر کے
کہ ہمیشہ رہین گی نعمتین اوسکی ❊ بیچ اوسکی حسن اور لذات اور بادشاہی اور ہمیشہ کی زندگی
ہی ❊ اور دیدار عورتون خوبصورت نازک اندام صاحب نعمت کا ❊ نعمت حاصل کرے گا ساتھہ
اون کی مرد نیک بخت سعادت مند ہوا وہ شخص کہ ملاقات کری اونکی ❊ وہ جوان عورتین نار
پستان ہم سن چمکتی ہوئین اپنی خیمون مین ❊ بیچ سایہ نعیم جنت کی کہ کبھی نہ پہنچی گا اونکو
رنج ❊ مثل موتی اور یاقوت اور بعضون سرخ کی ہین ❊ یعنی سفید تابناک پہنائی اونکو خوبی
اور نور اور حسن نی رونق ❊ تمکین ہی انداز اونکا بلند ہین اوصاف اونکی ❊ بیان سی صفت
اونکی جڑہی نہایت بلندی پر ❊ گائین گی اوس راگ کو کہ کبھی نہین سنا ہو خلق نی مثل
اوسکی ❊ دران حال کہ تحقیق آراستہ کیا ہوگا آواز نرم شوق انگیز کو ❊ راگ اونکا یہ ہی

کہ ہم ہمیشہ جنت مین رہنی والی ہین کہ کبھی ہلاک نہون گی ہم ✤ ہم ناز و نعمت مین ہین پس نہین ہی کچھہ رنج ✤ اور نہ کچھہ ارمان اور ہم خوشحال ہین حاصل ہین ہمکو تمام آرزوئین پس خوشحالی ہی واسطی اوس شخص کے کہ ہم اوسکی لیے ہووین ساتوین حدیث وہ ہی جو مروی صحیحین مین حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا اونہون نی مر رجل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لرجل جالس عندہ ما رایک فی ھذا فقال رجل من اشراف الناس ھذا واللہ حری ان خطب ان ینکح وان شفع ان یشفع فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم مر رجل آخر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رایک فی ھذا فقال یا رسول اللہ ھذا رجل من فقراء المسلمین ھذا حری ان خطب ان لا ینکح وان شفع ان لا یشفع وان قال لا یسمع لقولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا خیر من ملا الارض مثل ھذا یعنی گذرا ایک شخص روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آپ نی ایک شخص سے کہ بیٹہا ہوا تہا نزدیک آپ کی کہ کیا ہی رای تیری اسکی حق مین کہا یہ ایک شخص ہے اشراف الناس سے یہ واللہ لایق ہے اسکی کہ اگر منگنی کری نکاح کرا دیا جاوی اور اگر سفارش کری تو قبول کیا جاوی پس خاموش ہو گئی آپ پہر گذرا دوسرا شخص پس فرمایا آپ نی اوسی آدمی سی کیا ہی رای تیری اسکی باب میں پس کہا اوسی یا رسول اللہ یہ شخص فقراء مسلمین سے ہی یہ لایق اسکی ہی کہ اگر منگنی کری نکاح نکرایا جاوی اور اگر سفارش کری قبول نکیا جاوی اور اگر کہی نہ سنا جاوی قول اوسکا پس فرمایا آپ نی یہ شخص بہتر ہے زمین کے رہنی والون مین مثل اسکی اور کہی ہین بعض اہل اللہ نے اس باب میں یہ اشعار

لعمرك ما الانسان الا ابن دینه	فلا تترك التقوی اتکالا علی النسب
لقد رفع الاسلام سلمان فارس	وقد وضع الشرك الحسیب ابا لهب

ترجمہ قسم ہی تیری زندگی کی نہین ہی انسان مگر بیٹا دین اپنی کا یعنی فرمان بردار احکام دین کا ٹپس نہ چہوڑ تو پرہیزگاری کو نسب کے بہروسے پر یعنی میری آبا اجدا مقبول الٰہی ہین مجکو بخشوا لین گی یہہ وسوسہ شیطانی ہی البتہ تحقیق بلند قدر کیا اسلام نی سلمان فارسی کو کہ غلام معتق ہی رسول اللہ علیہ السلام کا اور تحقیق نیچی ڈالا شرک نی صاحب بلند حسب ابو لہب کو کہ چچا تہا نسب کے راہ سی آنحضرت علیہ السلام کا اور کہی ہین اور کسی نے اسی باب مین یہہ اشعار اور نسبت کیا ہی انکو طرف جناب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے

دلیلك ان الفقر خیر من الغنی	وان قلیل المال خیر من المثری
لقاؤك عبدا قد عصی اللہ بالغنی	ولم تلق عبدا قد عصی اللہ بالفقر

ترجمہ دلیل تیری اس بات پر کہ تحقیق فقیر ہونا بہتر ہے تونگر ہونی سی اور تحقیق کہ مال والا بہتر ہی صاحب ثروت سی دیکہنا تیرا ہی بندہ کو کہ تحقیق نافرمانی کی اللہ تعالی کی بسبب تونگری کی اور نہ دیکہا تونی کسی بندہ کو کہ نافرمانی کے اللہ تعالی کی بسبب فقیری کی آٹھوین **حدیث** وہ ہی جو مروی ہے صحیحین مین حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انما مثل الجلیس الصالح وجلیس السوء کحامل المسك ونافخ الکیر فحامل المسك اما ان یحذیك واما ان تبتاع منه واما ان تجد منه ریحا طیبة ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابك واما ان تجد ریحا منتنة یعنی سوا اسکی نہین کہ مثال ہمنشین نیک اور ہمنشین بد کی مانند اوٹہانیوالی مشک کے اور دہونکنی والی بہٹی کی ہے پس اوٹہانی والا مشک کا یا دیوی تجکو یا خریدی تو اوس سے

یا یاوی تواوس سے خوشبو اور دہونکنی والا ہٹی کا یا حلاوی کپڑی تیری یا یاوی تواوس سے بدبو
اور نزدیک سمجھے بعضے سلف کے ہے اور کہی ہین بعضی بزرگوں نے اس باب مین یہہ اشعار

	فان لم تجد عنه محيصا فداره		تجنب قرين السوء واصرم حباله	
	تنل منه صفو الود ما لم تماره		واحبب حبيب الصدق واترك مراءه	
	ولكنها محفوفة بالمكاره		ولله في عرض السموات جنة	

ترجمہ پرہیز کر یار بدسی اور قطع کر رشتہ محبت اوسکی ؛ پس اگر نہ پاوی تو اوس سے مخلصی تو مدارات کر اوس کی
اور دوست رکھہ یار صادق کو اور ترک کر اوس سے لڑی کو ؛ پہنچیگا تو اوس سے خلوص محبت کو جب تک
کہ نہ لڑیگا تو اوس سے ؛ اور نزدیک اللہ تعالی کی برابر عرض وطول آسمانوں کی جنت ہی ؛ ولیکن
وہ دیوار لگائی ہی ساتھہ مکارہ کی یعنی اون چیزوں سے کہ نفس پر گراں او نکا گران ہی مثل نماز
روزہ حج اور پرستار اگ ماسہ کا اور بچنا حرام سے اور مال غیر سی نویں حدیث وہ ہی جو مروی
ہی جامع ترمذی میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سی کہ کہا اونہوں نی سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله عز وجل المتحابون في جلالي لهم منابر من نور
يغبطهم النبيون والشهداء وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح یعنی
سنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ فرمایا اللہ عزوجل نی جو لوگ کہ آپس مین
محبت کرتی ہین واسطی میری اونکی لیے منبر ہین نور سے کہ رشک کرینگی اوپر انبیا و شہدا اور کہا ہے
ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور موطا امام مالک رضہ مین ہی ساتھہ سند صحیح کی فرمایا تمام
پروردگار عالم جل شانہ وجبت محبتی للمتحابین فی والمتجالسین فی والمتزاورین فی

والمتباذلين في يعني واجب ہی محبت میری واسطی اون لوگون کی جو محبت کرتی ہین آپسمین واسطی میری اور بیٹھتی ہین باہم واسطی میری اور زیارت کرتی ہین آپسمین واسطی میری اور دیتی لیتی ہین واسطے میری اورکہی ہین بعض اہل اللہ نی بیچ باب زیارت کرنی احباب کے اگر ہو درمیان باہم دوستو ہمواری موافق پسند خاطر ملنی والی کے یہ اشعار

اذا شئت ان تقلی فزر متواترا	وان شئت ان تزداد حبا فزر غبا
یقولون لا تمل زیارة صاحب	فانك ان امللته کره القربا

ترجمہ جسوقت کہ چاہی تو یہ کہ دشمن کیا جاوی تو تو ملاقات کیا کری دربی ❊ اور اگر چاہی یہ کہ زیادہ ہو محبت تیری تو ملاقات کیا کر کبھی کبھی ❊ بڑون نی کہا ہی کہ نہ ملول کر کثرت ملاقات سی یار کو ❊ پس تحقیق تو اگر ملول کریگا اوسکو کثرت ملاقات سی مکروہ جانیگا تیری محبت کو ❊ دسوین حدیث وہ ہی جو مذکور ہی صحیحین ہین حضرت ابو ہریرہ رضي اللہ تعالی عنہ سی کہ روایت کے اونہون نی آنحضرت سی قال سبعة یظلهم الله تحت ظله یوم لاظل الا ظله یعني فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سات آدمی ہین کہ سایہ دیگا اونکو اللہ تعالی اپنی سایہ مین اوس روز کہ نہوگا کوئی سایہ سوا اوسکی سایہ کی امام عادل وشاب نشاء في عبادة الله ورجل قلبه معلق بالمسجد ورجلان تحابا في الله عز وجل اجتمعا علیه وافترقا علیه ورجل دعته امرأة ذات منصب وجمال فقال اني اخاف الله تعالی ورجل تصدق بصدقة فاخفاها حتی لا یعلم شماله ما ینفق یمینه ورجل ذکر الله خالیا ففاضت عیناه یعني امام عادل اور وہ جوان کہ نشو نما پائی اوسنی بیچ عبادت اللہ تعالی کے اور وہ شخص کہ دل اوسکا لگا ہوا ہی مسجد مین اور وہ دو شخص جو دوستی رکہتی تہی واسطی

الله سے و جل کے اور ملتی اور جدا ہوتی اوسی واسطے پر اور وہ شخص کہ طلب کیا اوسکو کسی عورت صاحب
منصب و جمال نے بیچ واسطے زنا کی پس کہا اوس نے کہ میں ڈرتا ہون اللہ تعالی سے اور وہ شخص کہ صدقہ
دیا اوسنے اور چھپایا اوسکو یہان تک کہ نہیں جانتا بایان ہاتھہ اوسکا اوس چیز کو کہ خرچ کیا داہنے ہاتھہ اوسکی نے
اور وہ شخص کہ ذکر کیا اوسنے اللہ تعالی کا تنہا ہو کر پس بہ گئین دونون آنکھین اوسکی اودکھا ہی
بیچ بیان اس حدیث میں یہ قصیدہ جو موسوم ہی ساتھہ معالی الرتبة فی حدیث السبعہ کے

بروا حد يتلو القصص سبعه	يظلهم المولى بمحض ظلال
يظلهم في ظله الله يوم لا	سوى ظله ظل فهاك معالي
امام له عدل ومن في عبادة	نشا بالتقى لله لا بضلال
ومن قلبه يهوى المساجد دائما	تعلقه فيها بغير زوال
وشخصان في الله الكريم تحابا	بحال افتراق منهما ووصال
واني اخاف الله من قال عندما	دعت ذات عالي منصب وجمال
ومصدقها اخفى التصدق لم يكن	بما انفقت يمناه علم شمال
ومن ذكر الرب المهيمن خاليا	ففاضت به عيناه خوف نكال
وجوزوا القلى والهجر بعد وصاله	وسوها الى رؤيا جمال جلال
واكرم بهم من سبعة طيبي الثنا	واكرم بهاتي القوم سبع خصال
واكرم به فخرا سما كل مفخر	ومجد فعال فوق كل فعال
بمقعد صدق تحت عرش مليكهم	تجلى لهم ما هي جمال كمال

تراهم ملوكا فوق تخت من البها	وغرفات در كالنجوم عوال
على سرر الياقوت في فرش سندس	وحور من النور المضئ غوال
وما تشتهيه النفس من كل لذة	ومن زينة والكل ليس يبال
ومالم ترى عين وتسمع اذن ذي	سماع ويخطر للانام ببال
هنيئاً لهم طوبى لهم تم سعدهم	ابيلوا نوالا خير كل نوال

ترجمہ پائی ہمنی حدیث مروی بیچ صحیحین کے کہ سات ہہ شخص ہین ؛ کہ سایہ کریگا اونکو اللہ تعالی
بیچ بہتر سایون کی ؛ سایہ دیگا اونکو اپنی سایہ مین اللہ تعالی اوس دن ؛ کہ نہین ہی سوای
سایہ اوسکی کے کہین سایہ نیس یاد رکہہ بات میری ؛ ایک تو حاکم صاحب عدل اور دوسرا وہ شخص
کہ بیچ عبادت اللہ کی نشو ونما پائی اوسنی ساتہہ خوف خدا کی نہ ساتہہ گمراہی کی ؛ اور وہ شخص
کہ دل اوسکا چاہتا ہی مسجد کو ؛ ہمیشہ لگا اوسکا مسجد سی ہی بغیر زوال کے ؛ اور وہ شخص کہ
اللہ کریم کے راہ مین محبت رکہتی ہین آپس مین ؛ وقت جدائی کے اور وقت وصال کے ؛
اور جس شخص نے کہا کہ مین ڈرتا ہون اللہ سے ؛ اوس وقت کہ طلب کیا اوسکو عورت خوبصورت
صاحب منصب وجمال نے ؛ اور صدقہ دینی والا کہ چہپایا اوسنی صدقہ کو ؛ کہ نہو اوس چیز پر کہ خرچ
کیا اوسکی دہنی ہاتہہ نے علم بائین ہاتہہ کو ؛ اور جسنی کہ یاد کیا اللہ مہربان کو تنہائی مین ؛ پس آنسو بہے
اوسکی آنکہون مین خوف عذاب سی ؛ اور خوف غضب سے اور جدائی سے بعد وصال اوسکی کے
اور شوق سے طرف دیکہنی جمال ذو الجلال کے ؛ پس کیس قدر بزرگ ہین یہ ساتون نیک اوصاف
؛ اور کسقدر بزرگ ہین ان لوگون مین یہ سات خصلتین ؛ اور کسقدر بزرگی ہی یہ فخر کہ بلند ہے

تمام مخروں پر ؛ اور یہ بزرگ کام کہ بلند ہین تمام کاموں پر ؛ بیچ مقام مقعد صدق کے
بیچی عرش پروردگار کے ؛ تجلی کریگا واسطی اونکی نہایت روشن جمال باکمال ؛ دیکھی گا تو اونکو
بادشاہ اوپر تخت کی خوبی سی ؛ اور اوپر غرفوں روشن کے کہ مانند ستارون کی بلند ہین ؛ اور
تختون یاقوت کی بیچ فرش سندس کے ؛ اور حورین نور روشن سی کہ بیش قیمت ہیں ؛ اور
جو چیز کہ چاہی اوسکو دل ہر لذت سی ؛ اور ہر آرایش سے اور وہ سب کچھ جو حق کریں گے ؛ اور وہ ستے
کہ نہ دیکھا اوسکو آنکھون نی اور نہ سُنا کانون نی ۔ اور نہ آیا خیال اوسکا کسی خلق کے دل میں
؛ خوشگوار ہو جو واسطی اونکی خوشحالی سے انکو کامل ہے بختیاری اونکی ۔ کہ عطا کی گیی نعمتین بہتر تمام
نعمتون کی ۔ اور سوا ان حدیثون کی جو مذکور ہوئین صحاح سی اور احادیث ہین کہ روایت کے اونکی
ایک جماعت نے ائمہ سی مع اسانید کی اپنی کتابون مین کہ ذکر کرتا ہوں مین معانی اونکی بنظر
افادہ عام کے اور اعتقاد تمام کے اونکی راویون سو منجملہ اونکی وہ حدیث ہی جو مروی ہی حضرت
انس رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی ابدال میری امت کی چالیس شخص ہین بائیس شام
مین اور اٹھارہ عراق مین جب مرتا ہی کوئی اونمین سی تو بدل دیتا ہی اللہ تعالی اوسکی مقام پر
اور شخص کو پہر جبکہ آئی گی قیامت تو قبض کیی جاوین گی سب اور روایت کی گیی ہی حضرت
ابن مسعود رض سی کہا اونہون سنے فرمایا آنحضرت صلعم نی تحقیق واسطی اللہ تعالی کے زمین مین
ایسی تین سو آدمی ہین کہ دل اونکی اوپر دل حضرت آدم علیہ وعلی نبینا الصلوۃ والسلام کے ہین
اور واسطی اللہ تعالی کے چالیس آدمی ایسی ہین کہ دل اونکی اوپر دل موسی علیہ السلام کی ہین
اور واسطی اوسکی ایسی سات آدمی ہین کہ دل اونکی اوپر دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہین

اور پانچ آدمي ایسی ہین کہ دل اونکی اوپر دل حضرت جبریل علیہ السلام کے ہین اور تین ایسی ہین
کہ دل اونکی اوپر دل میکائیل علیہ السلام کی ہین اور ایک شخص ہے کہ دل اوسکا اوپر دل اسرافیل علیہ السلام
کی ہے پہر جبکہ مرتاہی وہ ایک تو بدل دیتاہی اللہ تعالی اوسکی جگہہ اون تین مین سی اور جب مرتاہی
کوئی اون تین مین سی تو بدل دیتاہی اللہ تعالی اوسکی جگہہ اون پانچ ہین سی اور جبکہ مرتاہی کوئی
اون پانچ ہین سے تو بدل دیتاہی اللہ تعالی اوسکی جگہہ اون ساتہہ مین سی اور جبکہ مرتاہی کوئی
اون سات سی تو بدل دیتاہی پروردگار اوسکی جگہہ اون چالیس ہین سی اور جبکہ مرتاہی کوئی
اون چالیس مین سی تو بدل دیتاہی پروردگار اوسکی جگہہ اون تین سو مین سے اور جبکہ مرتاہی
کوئی اون تین سو مین سے تو بدل دیتاہی پروردگار اوسکی جگہہ کسی شخص کو عامہ مومنین سے
اور دفع کرتاہی اللہ تعالی ببرکت ان لوگون کے بلاکو اس امت سی اور بعضی راویون نی ذکر کیاہی
غزرائیل کو اور نہین ذکر کیا موسی علیہ السلام کو اور کیاہی انکی جگہہ حضرت ابراھیم کو اور حضرت ابراھیم
کے جگہہ جبریل کو اور جبریل کے جگہہ میکائیل کو اور میکائیل کے جگہہ اسرافیل کو اور اسرافیل کے جگہہ
عزرائیل کو صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیہم اجمعین اور وہ ایک شخص جو مذکور ہی اس حدیث
مین وہ قطب اور غوث ہی کہ مقام اوسکا اولیا مین مثل نقطہ کی ہی دائرہ مین وہ دائرہ کہ یہہ
مرکز اوسکا ہے بسبب اسکی واقع ہی صلاح عالم کے اور کہاہی بعضون نی کہ نہ ذکر فرمایا آپ نے
اپنی قلب مبارک کو ذکر مین قلوب انبیا اور ملائکہ اور اولیا کی اسواسطی کہ نہین پیدا کیاہے
اللہ تعالی نے نہ عالم خلق مین نہ عالم امر مین کوئی قلب اعز اور الطف اور اشرف قلب آنحضرت
سے پس قلوب انبیا اور ملائکہ اور اولیا کے بہ نسبت قلب مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

سل باقي ستارون کی ہین بسبب کمال شمس کے اور کہا ہی شیخ عارف ابو الحسن نوری نے
نے کہ دیکھا اللہ تعالی نے تمام قلوب کو پس نپایا کوئی دل مشتاق تر اپنا دل آنحضرت سے سو کرم
کیا اونکو ساتھہ معراج کی اور روی تعجیل کے واسطے اونکی رویت اور ہمکلامی کے اور کہا ہی شیخ عارف بحر
المعارف حضرت ذوالنون مصری رح نے کہ گھوڑی دوڑای ارواح انبیا نے میدان معرفت میں
سو آگے بڑہ گیی روح مطہر ہماری سے کہ تمام ارواح انبیا سے طرف باغ وصال کی اور مروی ہے
حضرت علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا اونہون نے ابدال شام مین ہین اور نجبا مصر مین اور عصایب
عراق مین اور نقبا خراسان مین اور اوتاد باقی تمام زمین مین اور حضرت خضر علیہ السلام سردار
اس قوم کی ہین اور مروی ہی حضرت خضر علیہ السلام سے کہ کہا اونہون نے کہ تین سو آدمی اولیا
ہین اور ستر نجبا اور چالیس اوتاد زمین کی اور دس نقبا اور سات عرفا اور تین مختار اور ایک
غوث عالم ہی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اور مروی ہی حضرت ابو داؤد سے کہ کہا اونہون نے
تحقیق واسطے اللہ تعالی کی ایسی بندی ہین کہ کہا جاتا ہے اونکو ابدال نہین پہنچے وہ اس درجہ
عالی کو بسبب کثرت صوم وصلوۃ اور خشوع کی لیکن حاصل کیا ہے اونہون نے یہہ رتبہ بسبب
صدق ورع اور حسن نیت اور سلامت قلوب اور رحمت کی بندگان خدا پر مسلمانون سے چن لیا ہی
اونکو اللہ تعالی نے اپنے علم مین اور خاص کر لیا ہی اونکو اپنے واسطے اور وہ چالیس آدمی ہین اوپر
قلب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نہین مرتا کوئی اونمین سے یہان تک کہ پیدا کردے اللہ تعالی
اوس شخص کو کہ خلیفہ ہو اوسکا اور جانا جاوے کہ خصائل انکی سے ہی یہہ کہ نہین دشنام دیتے وہ کسیکو
اور لعنت کرتے ہین اور یہہ ایذا دیتے ہین اپنے زیردستون کو اور نہین حقیر جانتے اونکو اور نہین

حسد کرتی اپنی سی اوپر والوںپر بہتر لوگوں مین ہین بیچ باتون کی اور نرم تر اونکی ہین طبیعت
مین اور سخی تر ہین نفوس مین نہین پہنچتی اونکو اسپ تیز دوا اور نہ ہوا سخت بیچ اوس مقام کے کہ ھے
درمیان اونکی اور اونکی پروردگار کے سوا اسکی نہین کہ دل اونکی چڑہتی ہین بلندیون پر شوق الٰہی
کی بہلی حاصل کرنے مین خیرات کی اُولٰئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ
یعنی یہ ایک جماعت ہی اللہ تعالی کی خبردار ہو بی شک جماعت الٰہی وہی غالب ہونیوالی ہے
اور مروی ہی حضرت براء بن عازب رضؓ سی کہ کہا اونہون نی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق واسطی اللہ تعالی کی خواص لوگ ہین کہ رکہتا ہی اونکو بہشت برین مین ہین وہ عاقل
تر لوگون کی کہا آدمی نی عرض کی ہمنی یارسول اللہ کیونکر ہوی وہ عاقل تر لولوگون کی فرمایا
اسواسطیکہ ہوئین ہمتین اونکی سبقت کرنیوالین طرف پروردگار اونکی کے اور جلدی کرنیوالین
طرف مرضیات الٰہیہ کی ترک کیا اونہون نی دنیا اور اوسکی فضائل اور ریاست کو اور نعمتون کو
سو آسان ہوی وہ اونپر پس صبر کیا اونہون نی چند روز دون بعد آرام کیا زمانہ طویل تک
اور مروی ہی حضرت انس بن مالک رضؓ سی کہا اونہون نی کہ بہیجا ایکبار فقیرون نی طرف
آنحضرت صلعم کی وکیل اپنا پس عرض کی اوسنی یارسول اللہ مین بہیجا ہوا ہون فقیرون کا طرف
آپ کی فرمایا آپ نی مرحبا ہو تجکو اور اونکو کہ تو آیا اونکی طرفسی تحقیق آیا ہی تو ایسی قوم کی
طرفسی کہ مین اونکو محبوب رکہتا ہون پہر عرض کی اوسنی یارسول اللہ فقیرون نی کہا ھے
آپ سی کہ بیشک اغنیا لیگئی تمام خیرات وحسنات کو اور بعضی روایتون مین ہی کہ وہ لیگئی
جنت کو وہ لوگ حج کرتی ہین اور نہین قادر ہم اسپر اور وہ صدقہ کرتی ہین اور نہین ہمکو

مقدرت اسکی اور آزاد کرتی ہین بردہ اور ہمین عادر ہم اسیر اور جب مریض ہوتی ہین تحتی
ہین ما فصل سوال ایا ذخیرہ واسطی ایی فرمایا آنحضرت نی اوس وکیل سے کہ پہنچادی تو فقرا کو
میری طرف سی یہ خبر کہ جو شخص صبر کری بہ نیت ثواب رنج و تکالیف پر تو واسطی اوسکی ایسی تین اجر ہین
کہ ہمین غنیا کو اونمین سی کچھہ پہلا اجر یہ ہی کہ جنت مین جھروکی ہین یاقوت سرخ کی دیکھین گے
اونکو اہل جنت مثل دیکھنی اہل دنیا کی ستارون کو آسمان مین نہ داخل ہوگا اون غرفون مین
مگر نبی یا فقیر یا شہید دوسرا اجر یہ ہی کہ داخل ہونگے فقرا جنت مین قبل نصف دن کی اغنیا سی
اور وہ نصف دن مقدار پانسو برس کی ہوگا اور تیسرا اجر یہ ہی کہ جب کہا فقیر نی سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بہ نیت اخلاص اور کہا غنی نی بھی مثل اسکی تو نہ پہنچیگا
غنی فقیر کو اوسکی فضیلت اور تضاعف ثواب مین اگرچہ خرچ کری غنی ساتھہ اوسکی دس ہزار روپیہ
اور ایسی ہی حال ہی تمام اعمال حسنہ کا پس لوٹ گیا طرف فقرا کی وکیل اونکا اور خبر دی اونکو
ارشاد آنحضرت صلعم سی تو کہا اون سب نے رضینا رضینا اور مروی ہی حضرت حسن بصری رح
سے کہ اونہون نی روایت کی آنحضرت صلعم سی کہ فرمایا آپ نی کہ زیادہ معرفت فقرا کو اور حاصل کرو
دسترس ایا اونکی نزدیک پس تحقیق واسطی اونکی دولت عظیم ہی پوچھا لوگون نی یا رسول اللہ کیا ہی
دولت اونکی فرمایا آپ نی جسکہ ہوگا دن قیامت کا تو کہا جاویگا اونسی دیکھو یہان اون شخصونکو
جنہون نی کھلایا ہی تمکو کوئی ٹکڑا روٹی کا یا پہنایا ہی تمکو کوئی کپڑا یا پلایا ہی تمکو کوئی گھونٹ پانیکا
دنیا مین سو پکڑ لو ہاتھہ اونکا پھر کھینچ لیجاو اونہین جنت کی طرف اور مروی ہی انہین حضرت حسن
بصری رح سی کہ روایت کی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا آپ نی لایا جاویگا

قیامت مین بندہ فقیر تو عذر کریگا اوس سی پروردگار جیسی عذر کرتا ہی ایک شخص دوسری شخص سے
دنیامین پہر فرماویگا پروردگار قسم ہی مجہکو اپنی عزت و جلال کی نہین باز رکہا مین تجہسی دنیا کو
بجہت خوار و حقیر ہونی تیری کی نزدیک میری بلکہ بواسطی اس بات کی کہ آمادہ اور تیار رکہا ہی
مینی واسطی تیری کرامت اور فضیلت سی قدر مقرر اب ای بندی میری نکل طرف ان صفون حاضرین
محشر کی اور تلاش کر اوس شخص کو کہ جسنی کہلایا یا پہنایا ہی تجہکو میری خیال سی سو پکڑلی ہاتہہ اوسکا
اور وہ واسطی تیری ہی اور حال یہ کہ اوسدن ڈوبی ہون گی لوگ ہونٹ تک پسینی مین سو جاویگا وہ
شخص صفون کو اور تلاش کریگا اپنی محسن کو کہ نیکی کی تہی اوسنی اوسکی ساتہہ دنیامین سو پکڑلیگا
ہاتہہ اوسکا اور لیجاویگا جنت مین اور مروی ہی مثل اسی کی باسانید صحیحہ حضرت انس بن مالک رض
سے کہ روایت کی اونہون نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور فرق ہی اوسمین اسقدر کہ کہیگا
پروردگار ڈہونڈا اوسکو جسنی کہلایا ہی تجہکو یا پلایا ہی یا پہنایا ہی پہر ذکر کیا باقی حدیث کو
اور مروی ہی کہ اللہ تعالی نی وحی بہیجی طرف حضرت موسی علیہ السلام کی کہ ہی تحقیق میری بندون
مین وہ شخص کہ اگر سوال کری مجہسی جنت کا تمامہ تو البتہ دون مین اوسکو وہ اور اگر مانگی مجہسی
علاقہ کوڑی کا دنیامین تو نہ دون مین اوسکو اور نہین یہ بات بسبب خوار ہونی اوسکی کی مجہپر لیکن
یعنی ناکا تار یانہ کا ١٢
مینی ارادہ کیا ہی اس بات کا کہ ذخیرہ کردانون واسطی اوسکی آخرت مین عنایت اپنی سی اور بچاؤن
اوسکو دنیا سی جسطرح بچاتا ہے چرواہا اپنی ریوڑ کو بہیڑیون کی چہارجگہ سی اور مروی ہی
حضرت عبداللہ بن عمر رض سی کہا اونہون نی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی
ہر شی کی کنجی ہے اور کنجی جنت کی محبت مساکین اور فقرا صادقین و صابرین کی ہی یہ لوگ

جلیس اللہ تعالی کی ہین قیامت مین اور مروی ہی آنحضرت سے کہ فرماتی تھی آپ دعا مین
اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِي مِسْكِيناً وَاَمِتْنِي مِسْكِيناً وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ یعنی ای اللہ
زندہ رکھہ مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا جماعت مساکین مین کہتا ہون ہیں اور کافی
ہی مجکو یہ شرف مساکین کا اور اگر فرماتی آنحضرت کہ ای اللہ حشر کر مساکین کا میری زمرہ مین تو البتہ
کافی ہوتا اونکو شرف ہیں سو کیونکر جسکہ فرمایا آنحضرت نے کہ حشر کر میرا اونکی زمرہ ہیں اور مروی ہے
یہ حدیث مشہور کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق نور جب واقع ہوتا ہے دلمین تو منشرح ہو جاتا ہی صدر
اور فسیح ہو جاتا ہی عرض کے اصحاب نے یا رسول اللہ کیا واسطی اسکی کوئی علامت بہی ہی تو فرمایا آپ نے
ہان علامت نورانیت قلب کے یکسوئی ہی دنیا سے اور رجوع طرف دار خلد کے اور مستعد ہونا واسطی موت
کے قبل آنی اوسکی کے کہتا ہوں مین کہ نہوگا یہ نور مذکور مگر دلمین اوس شخص کے جو بیعیب ہو دنیا سے
اور ایک حدیث مین بیچ ترمذی وغیرہ کی مروی ہی حضرت شداد بن اوس سے اور روایت کی ہے
اونہون نے آنحضرت سے کہ فرمایا آپ نے دانا وہ شخص ہے کہ روکا اپنے نفس کو اور عمل کیا واسطی مابعد
موت کی اور عاجز وہ ہی جو تابع ہوا نفس کی خواہشون کا اور چاہین اللہ تعالی سے آرزوئین اور
مروی ہی حضرت زید بن اسلم سے کہ روایت کی اونہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ
کہ فرمایا آپ نے جسکہ نکالی مردغنی اپنی مال سے لاکہہ روپیہ اور صدقہ کرے اونکو اور نکالی فقیر
ایک روپیہ اون دو روپیون میں سے کہ نہین مالک ہے اوسکی سوا کا اپنی خوشی نفس سے تو ہوگا
ایک روپیہ والا افضل لاکہہ روپیہ والی سے کہتا ہون مین کہ موید اسکا وہ ارشاد آنحضرت کا ہی کہ فرمایا سابق ہوا ایک روپیہ لاکہہ
روپیونکی تخریج کی ہی اوسکی امام ابو عبد الرحمن نسائی نی اپنی سنن مین اور اسی طرف اشارہ کیا ہی بنی ان اشعار مین

لئن کان للاموال فخر علی الثری	فللفقر فخر بالثریا معلق
وان انفق المثری الوفا عدیدۃ	فدرهم اهل الفقر یا صاح اسبق

ترجمہ اگر ہو واسطی مال کی فخر اوپر خاک کی ؛ پس واسطی فقر کے فخر ہے کہ اوپر ثریا کی لٹکا ہوا ہے ؛ اور اگر خرچ کری صاحب ثروت و مال کا ہزار ہا روپیہ گنکر ؛ پس ایک درہم فقیر کا ای صاحب فوقیت رکہتا ہی اوسپر ؛ اور اسیطرف اشارہ واضحہ ہے ان اشعار مین بہی کہ کہی ہین سبنے ؛

روینا حدیثا بالاسانید مثبتا	وفی النسی یلقاہ من یتصفح
علی مائۃ مع مثلها الف مرۃ	لصاحب دنیا درهم الفقر یرجح
اذا جاد ذا من درهمین بواحد	ومن عرض مال ذا الدنی تلک یسمح

ترجمہ رایت کیی ہم حدیث کہ ثابت ہی ساتہہ اسنادون کی ؛ اور نسائی مین پاویگا اوسکو جو کوئی کہ تلاش کریگا ؛ اوپر سو درہم کی ساتہہ مثل اوسکی ہزار مرتبہ یعنی لاکہہ درہم ترکہ ہون واسطی صاحب دنیا کی ایک درہم فقیر کا فضلت رکہتا ہی ؛ جبکہ خیرات کری یہ فقیر دو درہمونسی ایک کو ؛ اور مال عظیم سی دنیا دار بیچ لاکہہ کی سخاوت کرے ؛ اور دال ہی اوپر فضیلت صدقہ فقیر کے یہہ قول الٰہی بہی والذین لایجدون الا جهدهم اور یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ افضل الصدقۃ جهد المقل یعنی بہتر صدقہ کا وہ ہی جو ہو ساتہہ کوشش قلیل کے اور احادیث انکی فضائل مین خارج ہین حصر سی لیکن کوتاہی کی ہمنی اسی قدر پر اور وہ آثار جو منقول ہین سلف صالحین اور ائمہ عاملین رضی اللہ تعالی عنہم سے سو وہ بہی خارج احاطہ بیان سے ہین لیکن ہین اونمین کچہہ قدر قلیل بحذف اسانید یہان ذکر کرتا ہو

سطر اختصار کی بچا لو کو اطناب مخل سے منقول ہی حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سی کہا اونہوں نے
جو شخص گیا بازار میں پس دیکھی کوئی شی کہ پسند آئی اسکو اور نہ قادر ہوا اوسکی لینی پر سو صبر کیا
اور ثواب طلب کیا اس رنج میں تو ہوگا یہ بہتر واسطی اوسکی لاکھہ اشرفیوں سی کہ خرچ کرے اون
سبکو راہ خدا تعالی میں اور منقول ہی حضرت ابو سلیمان دارانی رض سی کہ کہا اونہوں نی
سانس لینا فقیر کا لا خواہش کہ بہت قدرت رکہتا ہی اوسپر افضل ہے غنی کی عبادت لاکہہ سال
سی اور منقول ہی امام المتورعین اور پیشرو زاہدین بشر العارفین حضرت ابی نصر بشر بن حارث
رضی سی کہ کہا اونہوں نی عبادت فقیر سے مثل ہار جواہر کی ہی گردن حسین میں اور عبادت غنی سے
مثل درخت سبز کی ہی گہوڑی پر اور کہا گیا ہی کپڑی فقیروں کی جو ہوں صوف خشن کے
اور گودڑی میں اور میل بہری جب پہنتی ہیں اونکو ریاد تو ہوتی ہی اونکو خوشی اور جب پہنتی ہیں
اونکو غیر ریاد تو ہوتی ہی اونیر تنگی اور سکی اور منقول ہی ابن وہب رحمہ اللہ تعالی سی کہا
اونہوں نی ایک بار آگ لگی گہروں میں قوم مالک بن دینار کی پس پکارا ایک جوان اون
قوم کا کہ گہر مالک کا گہر مالک کا پس باہر نکل آئی اون لوگوں کی طرف مالک تہبند باندہی
ہوئی اور ہاتہہ میں تہا اونکی لوٹا اور حال یہ کہ وہ کہتی تہی نجا المخفون نجا المخفون
یا کہا فاز المخفون نحن وانتم یا اہا منا وسکم یوم القیمۃ یعنی بچی بامطلب
پہنچی ہلکی ہوئی والی کہ ہم تم ہیں ہمیں اور تمہیں سی دن قیامت کے اور انہیں سی منقول
ہی کہ کہا ہی ان سے اجباے عزیزہ دل متنگ سلش عیش آخرت کا ہی پانچ آخرت کی ہی اور
یہ بہی کہا ہی کہ ایک روپیہ فقیر کا بہتر ہی نزدیک اللہ تعالی کی غنی کی اشرفی سی اور منقول ہے

حضرت ابو درداء رضہ سی کہ کہا اونہون نی صاحب اموال کہاتی ہین اور ہم بہی کہاتی ہین اور پیتی ہین اور ہم بہی پیتی ہین اور وہ پہنتی ہین اور ہم بہی پہنتی ہین اور واسطی اونکی اموال زائد حاجت سی ہین کہ دیکہتی ہین وہ اوسکی طرف اور ہم بہی دیکہتی ہین اوسکو اونکی ساتہہ لیکین وہ حساب لیی جاوین گی اوسپر اور ہم بری ہین اوس حساب سی اور یہ بہی منقول ہی اونہین سے کہ کہا نہین انصاف کیا ہمسی ہماری دولتمند بہائیون نی کہ دوست رکہا ہمکو واسطی اللہ کے اور علحدہ ہوی دنیا مین اور قریب ہی کہ آویگا ایسا دن کہ پسند ہوگی اونکو یہ بات کہ ہون ہماری منازل مین اور نہ پسند رکہین گی ہم ہونا اپنا اونکی منازل مین اور اسی معنی مین کہی ہین کسی نی یہ اشعار

ولا تغبط اہل دنیا فانہم		غدا یغبطونک یحزنون ویفرح	
فما ذاک الا فتنۃ ای فتنۃ		بما نطقت طہ عن الحق تفصح	

ترجمہ اور مت ہرگز رشک کر دنیا دارون پر کہ تحقیق وہ کلکو رشک کرین گی تجہپر اور غمناک ہون گی اور حال یہ کہ تو خوش ہوگا ٭ پس نہین یہ مگر آزمایش وہ آزمایش جو کہ بیان کیا ہے اوسکو سورۂ طہ نی حق سے اچہی طرح ٭ اور مراد اس سے یہ قول الٰہی ہی سورۂ طہ مین ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منہم زہرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنہم فیہ ورزق ربک خیر وابقی ترجمہ اور نہ پسار اپنی آنکہین اوس چیز پر جو برتنی کو دی ہمنے بہانت بہانت لوگون کو رونق دنیا کی جیتی جی اونکی جانچنی کو اور تیری رب کی دی روزی بہتر ہے اور رہنی والی اور مروی ہی ابو درداء رضہ سی بہی کہ تہی وہ ایکدن بیٹہی ہوی پس آئی اونکی پاس عورت اونکی اور کہنی لگی کیا بیٹہی ہو تم درمیان ان لوگون کی اور حال یہ کہ نہین واللہ

گھر میں کچھ نام و نشان آٹے کا کھا اوسوں نے ایسی بکثرت تحقیق رو برو ہمارے ایک کھائی
سخت ہے کہ یہ سلامت گذریگا اوس سے مگر وہ شخص کہ سبکبار ہو سو لوٹ گئیں وہ درحالیکہ
راضی تھیں اور منقول ہے بعض مشائخ کبار سے کہ آیا اونکے پاس ایک شخص اور کہا دعا کرو واسطے
میرے اللہ تعالی سے کہ نقصان میں ڈالا ہے مجکو اہل و عیال نے تو کہا اوسے شیخ نے کہ جب
کہیں جسے اہل و عیال تیرے کہ نہیں پاس ہمارے آٹا نہ روٹی تو دعا کیا کر اللہ تعالی سے کہ بیشک
دعا تیری مامول زیادہ ہے میری دعا سے واسطے تیرے اوسوقت اور یہ بھی منقول ہے بعض مشائخ سے
کہ کہا اوسے بعض اولاد اون کی نے نہیں پاس ہمارے کھانا شب کا سو کہا اونے ہم سکتے ہیں
پروردگار پر اس بات سے کہ بھوکا رکھے ہمکو سوا اسکی یہیں کہ وہ بھوکا رکھتا ہے ایسے احبا اور اولیا کو
اور بعضے بزرگوں نے کہا ہے کہ جب ہونہ کرے فقر تو مرحبا ہے او پر خصلت صالحین کے اور منقول ہے
حضرت امام احمد حنبل رحمہ سے کہ پوچھا اونسے کسینے حال اسعادہ آنحضرت کا فقر سے اور حالانکہ خود
حزدیہی ثواب فقر سے لوگوں کو تو جواب دیا امام نے کہ مراد اوس فقر سے جس سے پناہ مانگی
آنحضرت نے وہ فقر قلبی ہے نہ تنگدستی جیسا کہ مراد ہے سے ادعیات ماثورہ میں غنا دلی ہے
نہ مال ہے کے اور منقول ہے اوستاد ابو القاسم حضرت جنید رح سے کہ لایا پاس اونکے ایک شخص
پانسودم اور کہا اونکو رو برو اونکے اور کہا بانٹی انکو اس جماعت موجودہ پر تو دریافت کیا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کہ کیا ہیں پاس تیرے سوا انکی اور کچھ تو عرض کیے اونے ہاں واسطے
میرے درہم بہت سے رہیں پھر پوچھا آپ نے کیا لینا ہے تجکو یہ کہ زیادہ ہو جاویں وہ عرض کیے اونے
ہاں تو کہا حضرت جنید نے لیجا تو انکو اپنے گھر کہ تو محتاج تر ہے انکی طرف بہ نسبت ہمارے اور قبول

کیا اوس مال کو اور لکھا ہے اس باب مین بعض بزرگون نے ان شعرون کو

لکسرۃ من جریش الخبز تشبعنی	وشربۃ من قراح الماء ترویني
وخرقۃ من خشین الثوب تسترني	حیا وان مت تکفیني لتکفیني

ترجمہ البتہ ٹکڑا درری روٹی کا شکم سیر کرتا ہی مجکو ؛ اور ایک گھونٹ خالص پانی کا سیراب کرتا ہے مجکو ؛ اور لباس موٹی کپڑے کا ڈہانکتا ہی مجکو حالت زندگی مین اور اگر مرون مین تو کافی ہے مجکو واسطے کفن میرے کی اور روا سطے بعض کے بزرگون سے ہین یہ اشعار

حذفت فضول النفس حتی رددتہا	الی دون ما یرضی بہ المتعفف
واملت ان اجری خفیفا الی العلی	فان رمتم ان تلحقوا بي فخففوا
لا بتذلن النفس حتی اصونہا	وغیري في قید من الذل یرسف
حملت جبال الحب فوقي واننی	لاعجز عن حمل القمیص واضعف

ترجمہ ترک کیا مینی فضول نفسي کو یہانتک کہ رد کردیا مینی اوسکو ؛ طرف کم اوس قدر کی کہ راضی ہوتا ہی اوس سی صاحب عفاف ؛ اور چاہا مینی کہ چلون سبک بار طرف اوپر کی ؛ سو اگر چاہتی ہو تم مجسی ملنا تو سبک بار ہو جاؤ ؛ البتہ خوار رکھتا ہون مین نفس کو یہان کہ بچاتا ہون مین اوسکو اور غیر میرا قید ذلت مین خوار ہے ؛ اوٹہا ی مینی پہاڑ محبت کی اپنی اوپر اور مین بیشک عاجز ہون اوٹہانی سے کرتی کی اور ضعیف ہون ؛ اور منقول ہے جناب حضرت ابراہیم ادہم رح سی کہ لایا اونکی پاس ایک شخص دس ہزار روپیہ لیکن انکار کیا آپ نے اونکی قبول سے اور فرمایا کیا چاہتا ہے تو یہ کہ دور کردی اللہ تعالی نام میرا دفتر فقرا سے بعوض دس ہزار روپیہ کے

ہر گز ہیں کردن گا میں ایسا کام اور نزدیک اللہ تعالی کی ہی خوبی اوسکی جسنی کہا ہی یہ شعر

	ولیت تمیال الی جانب الغنی	اذا کانت العلیاء فی جانب الفقر	

ترجمہ اور ہیں ہیں مائل جانب دولت کے جبکہ ہی رفعت جانب فقر میں اور منقول ہے حضرت عبداللہ بن مبارک رضی سے کہ سوال کیے گئے وہ حال لوگون ہی تو اچہا کہا اونہوں نے علما کو پہر پوچہا گیا اونکی حال سلوک کا تو اچہا جانا اونہیں زاہدون کو پہر پوچہا اونسے عوام سے تو کہا وہ شخص کہ کہا وے ہاتہ قرض کے اور منقول ہی حضرت ابراہیم بن ادہم رضی سے کہ فرمایا اونہوں نے طلب کیا اہل دنیا نے راحت کو دنیا میں سو خطا کی اونہوں نے اور اگر جانتے کہ ملک راحت وہ ہے جسمیں ہم ہین تو پہر آئینہ لڑتے وہ ہمسے اوسکی لینی پر تلوار ونسے اور منقول ہی حضرت ذوالنون مصری رضی سے کہ کہا اونہون ... و بادشاہ آخرت ہن اور وہ لوگ فقرا عارفین ہیں سے ہین دنیا مین اور منقول ہی شیخ کبیر ابومدین شہیر رضی سے کہا اونہون نے ملک دو ہیں ایک ملک شہروکا اور ایک ملک دلون بندگان خدا کا اور بادشاہ حقیقت میں زاہد ہین اور لکھا ہی ایک جماعت علمانے کہ اوس مین سے ہی امام شافعی رح ہیں کہ جب وصیت کرے کوئی واسطے دینے اپنے مال کی عاقل تر شخص کو تو خرچ کیا جاوے بیچ زاہدان دنیا کے اور کہا ہی شیخ کبیر عارف باللہ ابوعبداللہ قرشی رح نے بیان فوائد الفقر اور اوسکی ثمرات میں سے ہی دریافت کرنا الم گرسنگی اور برہنگی کا اور لذت لیا ان دونون سے اور جہگڑنا اونمین اور کہی ہین بعضون نے اس باب مین یہ اشعار

	قالوا غدا العید ماذا انت لابسه	فقلت خلعة ساق حبه جرعا	
	فقر وصبر هما ثوبای تحتهما	قلب یری الفه الاعیاد والجمعا	
	احری الملابس ان تلقی الحبیب به	یوم التزاور فی الثوب الذی خلعا	

	الدهر لي ماتم ان غبت يا املي		والعيد ما كنت لي مرائي ومستمعا	

ترجمہ کہا لوگون نی کل کو دن عید کا ہی سو کیا ہی وہ چیز کہ تو پہنیگا اوسکو ÷ تو کہا مینی ایک خلعت ھے
کہ بہیجا ہی اوسکو محبت اوسکی نے ÷ فقر و صبر یہ دو نوکپڑی میری ہین اور انکی بیچ وہ دل ہی کہ دیکہتا ھے
اوسکی الفت کو عید اور سوز جمعہ بہتر کپڑون کا وہ ہی کہ ملی تو محبوب سی اوسمین ÷ دن ملاقات کی اوس کریم
سے کہ دور کیجاوی زندگانی واسطی میری ماتم ہی اگر غائب ہو تو اوی مقصود میری ÷ اور عید ہی جبکہ
ہو تو واسطی میری دیکہا گیا اور سنا گیا ÷ اور منقول ھے حضرت ابو یزید بسطامی رض سی کہ کہا اونہون
نے تحقیق واسطی اللہ کی ایسی بندی ہین کہ اگر بازرکہی اونکو بہشت مین اپنی دیدار سی تو پناہ مانگین
وہ جنت سی جیسی پناہ مانگتی ہین دوزخی دوزخ سی اور منقول ہی حضرت ابو عثمان مغربی رض سے
کہ ظاہر ہوتی ہین عارف باللہ کو انوار علم سو دیکہتا ہی وہ اونسی عجائبات عالم غیب کے اور منقول
ہی شیخ کبیر عارف باللہ حضرت ابو سعید خرازی سی کہ کہا اونہون نی جب چاہتا ہی پروردگار کہ چن لی
کسی بندی کو اپنی بندون مین سی تو کہولتا ہی اوسپر باب ذکر کا پہر جب متلذذ ہوتا ہی وہ ذکر
الٰہی سی تو کہولتا ہی اوسپر باب قرب کا پہر بلندی دیتا ہی اوسکو مجالس انس مین پہر بٹہلاتا ہی اوسکو
کرسی توحید پر پہر دور کرتا ہی اوس سی حجاب اور داخل کرتا ہی اوسکو دار فردانیت مین اور کہولتا ہی
واسطی اوسکی پردہ عظمت اور بزرگی کا پہر جب واقع ہوتی ہی نظر اوسکی عظمت و جلال الٰہی پر تو رہجاتا ھے
بلا تعیین اور تشخص کے یعنی مرتبہ فنا مین ہو جاتا ہی سو ہو جاتا ھے بندہ بیکار اور فانی پس ہو جاتا ہی
حفظ و امان الٰہی مین اور الگ ہو جاتا ہی خواہش نفسانیہ سی اور کہا حضرت ابراہیم بن ادہم رض
نی ایک شخص سے کہ کیا پسند ہی تجکو یہ کہ ہو جاوی تو اولیاء اللہ سی کہا اوسنی ہان تو کہا نہ رغبت کر

کسی چیز مین دنیا اور آخرت کی اور فارغ رکھہ اپنا نفس واسطی اللہ تعالی کی اور متوجہ کر اپنا من جمیع الوجوہ
اوسکی طرف تاکہ متوجہ ہو وہ بہی تیری طرف اور دوست رکہی تجکو اور کہا شیخ ابو نصر سراج رحمہ اللہ نی کہ آدمی
ادب من تین قسم ہین اہل دنیا کی آداب فصاحت اور بلاغت اور حفظ علوم اور تواریخ سلاطین
اور اشعار عرب مین ہین اور دینداروں کی آداب ریاضت نفس اور اصلاح اعضا اور حفظ حدود اللہ
اور ترک شہوات میں ہیں اور خاص لوگون کی آداب طہارۃ قلوب اور مراعات اسرار اور وفا بالعہود
اور نگہبانی وقت اور قلت التفات طرف خطرات کی اور حسن ادب مواضع طلب اور اوقات حضور اور
مقامات قرب مین ہی اور کہاہی شیخ کبیر عارف باللہ حضرت ابو محمد سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہ اعمال
حسنہ تمام صحائف زاہدین مین ہین اور چونکہ یہ قول عارف صادق کا ہی اسواسطی کہتا ہون مین کہ بیان
اوسکا مختصر یہ ہی کہ بعضی دنیادار نکالتی ہین بعض اموال اپنی بیچ اعمال حسنہ کی اور حال یہ کہ وہ دوست
رکہتی ہین کثرت اموال اور اوسکی وسعت کو اور پیش آتی ہین بسبب اوس مال کے فتنہ اور فساد کو
اور روکتا ہی وہ اونکو انواع طاعت عبادت سی اور زاہد نکل آتی ہین تمام چیزون سی واسطی اللہ تعالی
کی عمل اور نیت دونوں میں بسبب دشمن رکہنی دنیا کی اور فارغ ہوجاتی ہین واسطی طاعات کی اور
جمع کرتی ہین عبادات قلبیہ کو ساتہہ بدنیہ اور مالیہ کی اور مطلع ہوتا ہی پروردگار اونکی دلون ہی پس
نہین پاتا اومین محبت اپنی غیر کی سو عوض دیتا ہی اونکو اپنی قرب سی اور دیتا ہی اونکو وہ چیز جو نہین
سمجہتی اوسکو عقول اپنی فضل اور احسان سی ای پروردگار مت محروم رکہہ ہمکو اپنی خیر و برکت سے
بسبب ہماری شر کی اور عنایت رکہہ ہمپر بواسطی اپنی فضل عظیم کے اور کر شغل ہمارا ساتہہ اپنی برکت اپنی
نبی محمد کریم علیہ افضل التسلیم کی تحقیق تو ملک منان صاحب فضل عظیم ہی سو یہ فضائل ایک قطرہ ہین اولیا کی

بحار فضائل سے کہ اقتصار کیا ہمنی اونیز اور اگرچہ ہی بعض احادیث مذکورہ مین ضعف اسناد لیکن
احادیث صحیحہ کافی اس باب مین کہ بعض اون صحیحہ مین سی یہہ ہے قول آنحضرت کا کہ ھذا
خَیْرٌ مِّنْ مِلْأِ الْاَرْضِ یعنی یہ بہتر ہے اون لوگون کا کہ بہرا ہے اونہون نی زمین کو مثل اسکی
تخریج کی ہی دونون امامون نی اپنی صحیحین مین جیسا کہ ذکر کیا ہمنی اور یہ قول آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا کہ رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ بہت پریشان
گرد آلودہ ہٹائی گئی دروازون سی ہین اگر قسم کہاوین اللہ تعالی پر تو البتہ سچا کری وہ اون کو
کہ تخریج کی ہی اسکی بہی صحیحین مین جیسا کہ گذرا اور یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ قُمْتُ
عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِیْنُ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ
یعنی کہڑا ہوا مین دروازی جنتون پر تو تہی تمام داخل ہونیوالی اوسکی مساکین اور اہل مجاہدہ روکی
گیی دنیا مین خواہشون سی تخریج کی اسکی مسلم نی اپنی صحیح مین اور یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا کہ یدخل الفقراءُ الجنّۃَ قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عامٍ یعنی داخل ہونگے
فقرا جنت مین پہلی دولتمندون سی پانسو برس تخریج کی ہی اسکی ترمذی نی اپنی جامع مین
اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی جیسا کہ مذکور ہوا اور سوا انکی احادیث صحیحہ سی اور کافی ہی حال
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ کہ تہی آپ اوسپر فقر اور ترک دنیا سی جو مشہور ہی احادیث
مین اور اسیطرح احوال تمام انبیا اور اولیا اور سلف صالحین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کا
اور کہا ہی امام کبیر عارف باللہ ابو عبد اللہ حارث بن اسد محاسبی رض نی بعد اوسکی کہ ذکر
کیا علمای مائلین الی الدنیا کا یہہ کہ گمان کرتی ہین لوگ اس بات کا کہ تہا واسطی اصحاب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اموال کثیر سو حجت لاتی ہین مغرور لوگ ساتہہ ذکر صحابہ رض کی
تا سعد ورر کہین اونکو لوگ اور جمع اموال کے اور بیشک دہوکا دیا ہے اوسکو شیطان نے اور وہ
نہین جانتی خرابی ہو تیری ای مفتون دلیل لاتا ہے ساتہہ عبدالرحمن بن عوف رض کی فریب سے
شیطان کا کہا ہی اوسکو تیری زبان سی تاکہ ہلاک کری تجکو اسواسطی کہ جب گمان کیا تو نے
کہ عمدہ صحابہ نی ارادہ کیا ہی مال کا واسطی بہتایت اور شرف و زینت کی تو بیشک غیبت کی
تو نی صحابہ کی اور منسوب کیا اونکو طرف امر عظیم کے اور جب جان لیا تو نی کہ جمع کرنا مال حلال کا اعلی
اور افضل ہے ترک اوسکی سے تو بیشک تہمت لگائی تو نی اوپر آنحضرت اور تمام مرسلین صلوات اللہ
وسلامہ علیہم اجمعین کے اور تمام انبیا کو منسوب کیا تو نی ساتہہ جہل کی اسواسطی کہ نہین جمع کیا
اونہون نی مال جیسا کہ جمع کیا تو نی اور جب جانا تو نی کہ جمع کرنا مال حلال کا اعلی ہی اوس کی
ترک سی تو بیشک گمان کیا تو نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ خیر خواہی کی اپنی امت کی
اسواسطی کہ منع کیا اونکو جمع مال سی سو یہ جہوٹا خیال تیرا ہے قسم پروردگار آسمان کی اوپر آنحضرت صلعم
کی بلکہ آنحضرت خیر خواہ امت کی تہی اور مہربان رؤف و رحیم اوپر خرابی ہو تیری ای مغرور
یہہ عبدالرحمن بن عوف رضا باوجود اس فضل و تقوی اور کرنی بہلائیون اور صرف اموال کے
راہ خدا مین اور مصاحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مشرف ہونی ساتہہ جنت کی کہڑی
رہین گی میدان قیامت اور اوسکی ہولون مین بسبب اوس مال کی کہ حاصل کیا ہی اوسکو
وجہ حلال سی واسطی تعفف اور کرنی حسنات کی اور دیا اوسکو دیدہ و دانستہ اور خرچ کیا اوسکو راہ
خدا مین اکثر تو بہی منع کیے گئی جانی سی طرف جنت کی ساتہہ فقرا مہاجرین کی اور پیچہی

چلی اونکی کہشتی ہوی تواب کیا گمان ہی تیرا ساتہہ مہسی ڈوبی ہوون کی فتن دنیا مین
سو نہایت تعجب ہے ہر اوس مفتون سی کہ لتہڑا ہوا ہی آلایش شبہات اور سود خواری مین حریص
ہی اور میل لوگون کی لوٹتا ہی بیچ شہوات اور زینت اور مفاخرت اور خرابیون دنیا کی یہہ
دلیل پکڑتا ہے ساتہہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رض کی یہہ ذکر کیا ہی محاسبی رض نے
بعد کلام طویل و عمدہ کی کہ ذکر کیا ہی اوسمین صحابہ کرام کا رض کہ تہی وہ سب اسطی مسکینی کی محب
خوف فقر سی امون اللہ تعالی پر اپنی ارزاق مین واثق تقدیر الہی سی خوش بلا مین راضی
فراخ دستی مین شاکر مصیبت مین صابر آرام مین حامد واسطی اللہ تعالی کی تواضع کرنی والی اختیار
کرنیوالی اورون کی اپنی جانون پر اور محبت بڑائی اور بہنایت سی بچنی والی اور جب ہونہ کرتی اونپر
دنیا تو آزردہ رہتی اور جب آتا فقر تو کہتی مرحبا ہو خصلت صالحین پر اب قسم دیتا ہون مین تجہکو
اللہ تعالی کی کہ کیا اسیطرح ہی تو بہی واللہ بہت دور ہی تو اونکی مشابہت سی اور حال تیرا
خلاف اون کی احوال کی ہی کہ سرکشی کرتا ہی وقت غنا کی اور اتراتا ہی وسعت مین خوش
ہوتا ہی آرام مین اور غافل ہوتا ہی وقت ادا کرنی شکر نعمتون کی اور تنگدل ہوتا ہی ناداری
مین غصہ ہوتا ہی بلا مین نہین راضی ہوتا تو قضای الہی پر برا جانتا ہی فقر کو گہنیاتا ہی مسکینی
سے جمع کرتا ہی تو مال کو واسطی آرام دنیا اور رونق اور خواہش اور لذات اوسکی کی اور تہی وہ
لوگ اوس چیز مین کہ حلال کی تہی اونپر اللہ تعالی نی زائد تر تجہسی بہ نسبت اوسکی کہ حرام کیا ہے
اوسکو تجہپر اور تہی وہ زلات اور چہوٹی گناہون کو برا جاننی والی بہ نسبت تیری بڑی گناہونکی
سو کاش ہوتا پاک و طیب مال تیرا مانند اموال مشتبہ اونکی اور کاش کہ ڈرتا تو اپنی گناہون

سی جنیا ڈرتی تہی وہ اپنی حسنات سی کہ شاید وہ نہ مقبول ہون اور کہان ہی روزہ تیرا تئیل
اونکی افطار کی اور بیداری تیری برابر اونکی سوتی کی اور کاش ہوتین تمام نیکیان تیری برابر
ایک نیکی اونکی کی جزا ہی ہو تیری لایق تجہکو یہ تہا کہ راضی ہوتا تو ضرور ہی خیر سے اور عبرت پکڑتا
دولتمند ہونسی کہ جب کہڑی کیی جاوین واسطی سوال کی اور بڑہی گا تو جماعت اولی مین ہیچ گروہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ روک ٹوک ہوگی واسطی تیری اور نہ حساب و کتاب کہ تحقیق فرمایا ہے
سرور کائنات نی کہ داخل ہون گی فقرا بہشت مین قبل دولتمندون کی پانسو برس فقط اتنا تمام
ہوا کلام محاسبی رض کا اور منقول ہی بعض مشایخ کبار سے کہ دیکہا مینی آنحضرت کو خواب مین در حالیکہ
بیان فرماتی تہی آنحضرت فضائل فقرا اور شرف فقیر کا غنی پر پلو یاد رکہا مینی ارشاد آپ کا ملفوظہ
جو فرمایا مجہسی اور وہ یہ تہا کہ بس ہی تجکو یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا داخل ہون گی جنت مین
قبل دولتمندون اپنی سی پانسو برس اور تحقیق سرمی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا داخل
ہون گی جنت مین قبل حضرت عائشہ کی چالیس برس اسواسطیکہ پہنچا اونکو دنیا سی کم بہ نسبت
حضرت عائشہ صدیقہ رض کی امی ہو اللہ تعالی ان دونون سی اور پہنچی ہی مجکو یہ خبر حضرت ابو عبد الرحمن
حاتم اصم رض سی کہ داخل ہوی وہ شہر رے مین اور ساتہہ اونکی تین سو بیس آدمی تہی بارادہ حاجی
حج کی اور پہنی ہوی تہی سب جبہ صوف کی نہ تہا پاس کسی کی زنبیل نہ کچہہ کہانا پہر اوترے نزدیک
ایک تاجر کم مایہ کی جو محب مساکین تہا تو دعوت کی اونسی اول سب کی اوس رات پہر جب ہوا
دوسرا دن تو کہا اوس تاجر نی حضرت حاتم رض سی کیا ہی واسطی آپکی حاجت کہ مین ارادہ رکہتا ہو
عیادت ایک عالم فقیہ دوست اپنی کی کہ وہ بیمار ہے فرمایا حضرت حاتم نی کہ عیادت مریض مین

فضیلت ہی اور دیکھا عالم کا عبادت اور مین بھی چلتا ہون ساتھ تیری اور تھی وہ بیمار محمد
بن مقاتل قاضی ری کی سو جب پہنچی اونکی دروازی پر تو دیکھا اوس دروازہ کو آراستہ پر رونق
دار تو متفکر ہو گئی حاتم رح اوسکو دیکھکر اور کہا دلین یا رب عالم ہو اس زیب و زینت کا پہر جب اجازت
ہوئی اونکو اندر جانی کی اور داخل ہوی گہر مین تو دیکھا گہر خوش وضع وسیع اور لٹکی تہی او مین
پردی لپس زیادہ متفکر ہوی حاتم پہر جب پہنچی اوس مجلس مین کہ وہ قاضی جسمین تہی تو پایا
فرش نرم عمدہ و مانکا اور قاضی اوسپر لیٹا ہوا تہا اور غلام اوسکا سر پر کہڑا چوری ہلا رہا تہا تو بیٹہہ
گیا وہ ری والا اور حاتم کہڑی رہی پس اشارہ کیا انکو ابن مقاتل یعنی اوس قاضی نی بیٹہنی کا
کہا اونہون نی نہ بیٹہونگا تب پوچہا اوسنی کیا کوئی حاجت تجکو ہی کہا اونہون نی ہان پوچہا
کیا حاجت ہی کہا دریافت ایک مسئلہ کی کہ پوچہا چاہتا ہون تمسی کہا پوچہو کہا حاتم نی اوٹہو
اور بیٹہو سیدہی تا پوچہون مین تمسی تو اوٹہہ بیٹہی وہ پوچہا حاتم نی یہہ علم تمنی کس سی حاصل
کیا ہی کہا ثقہ اور معتبر عالمون سی کہ نقل کین اونہون نی مجہسی حدیثین پہر کہا حاتم نی کس سے روایتین
کین اونہون نی کہا اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچہا اصحابؓ نی کس سی روایتین کین
کہا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچہا آنحضرتؐ نی کس سے روایت کی ہی کہا حضرت جبرئیل
علیہ السلام سی پوچہا حضرت جبرئیل نے کس سی روایت کی کہا اللہ تعالی شانہ سی کہا حاتم سنے
اون چیزونمین کہ پہنچائی ہین جبرئیلؑ نی پروردگار کیطرفسی آنحضرت صلعم کو اور پہنچایا اونکو آنحضرت نے
طرف اصحابؓ کی اور اصحاب نی طرف علما ثقات کی اور اون ثقات نی طرف تمہاری کیا
سنا ہی تمنی ایسا شخص کہ ہو امیر اپنی گہر مین اور ہو اوسکی گہر مین پردہ اور متاع عمدہ اور ہو گہر

اوسکا وسیع بہتر واسطی اوسکی اللہ تعالی کی نزدیک منزلت عالی اور رتبہ بلند تھا قاضی نی نہین
کہا حاتم نی پہر کیا حال سناہی تونی کہا قاضی نی سناہی میں جو زاہد ہو دنیا مین اور مشتاق
ہو آخرت کا اور پہلی بہیجی اعمال حسنہ اپنی واسطی آخرت کی اور محبت کرے مساکین سی تو ہوتا ہے
واسطی اوسکی نزدیک پروردگار کی درجہ عالی کہا حاتم نی سو تمنی ان دونوں میں سی کسکی اقتدا
اختیار کی ایا ساتھہ آنحضرتؐ اور اونکی اصحاب صالحینؓ کی یا ساتھہ فرعون وہامان کی
ای عالمان بد حال خراب صبح تم ایسونکو جب دیکہی گا جاہل حریص دنیا کا تو کہیگا جبکہ عالم
ہون اس حال پر تو نہین ہونگا مین بدتر اسی پہر چلی گئی یہہ کہکر قاضی سی تو بڑہ گیا مرض
قاضی محمد بن مقاتل کا بسبب حج کی اپنی حال پر اور کہی ہین ابل اللہ نی بیچ
بیان اس بات کی کہ سعادت ساتھہ تقوی کی ہی نہ ساتھہ دنیا اور جمع کرنی اموال کی یہہ اشعار

	ولست اری السعادۃ جمع مال		ولکن التقی ھو السعید	
	فتقوی اللہ خیر الزاد ذخرا		وعند اللہ للاتقی مزید	
	وما لا بد ان یاتی قریب		ولکن الذی یمضی بعید	

ترجمہ اور نہین دیکہتاہون مین سعادت جمع کرنا مال کا ÷ لیکن متقی شخص پس حقیقت مین
یہی سعید ہی ÷ پس تقوی اللہ تعالی سی بہتر زاد راہ ہی جمع کرنی مین اور نزدیک پروردگار
کی متقی کی واسطی زیادتی ہی ÷ اور جو چیز کہ ضرور ہی آنا اوسکا وہ قریب ہی اور جو گذر گئی وہ
اب دور ہے ÷ لکہتاہون مین اور یہ حاتم اصم موصوف رحمہ بڑی شیوخ صوفیہ سی ہین
اور ملی ہین السنی امام احمد حنبل رحمہ اور سناہی اوسنی کلام ان حاتم کا اور سوال کیاہی

انسی سو جواب دیا ہی اونہون نی اونکو اچھی طرح اور ہمیشہ علما اور صلحا اگلی اور پچھلی معتقد رہی ہین گروہ صوفیہ کی اور زیارت کرتی رہی ہین اونکی اور برکت لیتی رہی ہین اونکی مجالست اور دعاؤ آثار سی اور اسی قسم سی ہی وہ جو مروی ہی حضرت امام سفیان ثوری سی حال مجالست اون کی کا ساتھ بی بی رابعہ بصری رضکی اور مؤدب رہنا آگی اونکی اور وہ جو مروی ہی دونون امامون حضرت شافعی اور احمد رضسی حال ملنی ان دونون کا شیبان راعی رضسی او حکایت مشہورہ اونکی ساتھ ان دونون کی وہ ہی جو مروی ہی کہ حضرت امام احمد رح تہی پاس حضرت شافعی رح کی پس آئی شیبان راعی تو کہا امام احمد رح نی حضرت شافعی رح سی کہ ای ابو عبد اللہ چاہتا ہون مین یہہ کہ آگاہ کرون شیبان کو اونکی نقصان علم پر تا مشغول ہون واسطی حاصل کرنی علوم کی تو منع کیا اون کو شافعی رح نی لیکن نہ مانا اونہون نی اور کہا کیا کہتی ہو تم حق مین اوس شخص کے کہ بہولا وہ ایک نماز کو پانچ نمازون مین سی بیچ دن رات کی اور نہین جانتا کونسی نماز بہولا ہی سو کیا واجب ہے اوسپر ای شیبان پس فرمایا حضرت شیبان نی ای احمد قلب اوسکا غافل ہے پروردگار سی واجب ہے اوسکو کہ ادب حاصل کری تا کہ نہ غافل ہو اپنی مولی سی پہر لوٹاوی اون نمازون کو پس بیہوش ہو گئی امام احمد اور دوسری روایت مین یون ہی کہ کہا واجب ہی اوسپر یہ کہ ادب دی ساتھ اعادہ کرنی اون پانچون نمازون کی پہر جب افاقہ ہوا حضرت احمد رضکو بیہوشی سی تو کہا انسی امام شافعی رح نی کیا نہ منع کیا تہا مینی تمکو کہ مت تحریک کرو اس باب مین اور بعضی راویون مین ہے کہ سوال کیا اونسی زکوۃ کا بہی کہ کسقدر مال مین واجب ہی تو فرمایا کہ تمہاری مذہب پر واجب ہی اسقدر اونٹون مین اتنی اور اسقدر گاونمین اتنی اور اسقدر بہیڑ و بکریون مین اتنی

اور اسقدر سونی چاندی مین اتنی اتنی اونٹ کیتی اور بیلون مین اسقدر اور میری مذھب پر سو
کل مال واسطی دینی زکوۃ کی ہی اور آگی آئی گی انکی وہ حکایت جو واقع ہوئی ساتھہ حضرت سفیان
ثوری رح کی جیکہ پیش آیا اونکو شیر راہ مین اور اسیطرح مروی ہی کہ ایک فقیہ کا بڑ ا مہا سے
ہوتا تہا حلقہ اوسکا قریب حلقہ شیخ کبیر عارف باللہ ابو بکر شبلی رض کی جامع مسجد منصور بامنہ مین
اور کہتی تہی اوس فقیہ کو ابو عمران اور خراب ہو جاتا تہا حلقہ اوسکا اور اوسکی شاگردون کا حضرت
شبلی رض کی باتونسی سو پوچہا ابو عمران کی شاگردون نی حضرت شبلی رح سی ایکدن کوئی مسئلہ
باب حیض کا بارادہ خجل کرنی اونکی کی پس بیان کیا اونہون نی مقالات اور اختلاف علما کا اوس
مسئلہ مین بتفصیل پس کہڑی ہوی ابو عمران اور بوسہ دیا شبلی رض کی سر پر اور کہا اے ابو بکر فائدہ
حاصل کیا مینی اس مسئلہ مین تمہاری تقریر سی کہ نہ سنا تہا مینی اوسکو آجتک اور یاد تہی مجکو اس باب
مین تین قول اور انہین سی مروی ہی کہ گئی ایکبار ابو العباس بن سریج فقیہ شافعی المذھب
جو ملقب ہین ساتھہ باز اشھب کے مجلس امام عارف ابو القاسم جنید بغدادی رح مین پس سنا کلام
اونکا تو پوچہا اون باز اشہب سی لوگون نی کہ کیا کہتی ہو تم حق مین اس شخص کے یعنی حضرت
جنید کی تو کہا اونہون نی نہین جانتا مین کیا کہون اونکی حق مین لیکن اسقدر کہتا ہون کہ دیکہتا
ہون اس شخص کے کلام مین صولت کہ نہین وہ دبدبہ جہوٹی کا اور نہین مروی ہی یہ ابن سریج یہانتک
کہ معتقد ہوی صوفیہ کی اور اچہا جانا اونکی طریقہ کو اور کہا ہی بعضون نی حاضر ہوا مین مجلس
ابو العباس بن سریج مین سو تقریر کے اونہون نی بیچ فروع و اصول کی ایسی عمدہ کہ متعجب ہو گیا
مین پہر جب دیکہا اونہون نی متعجب ہونا میرا تو کہا تجہسی جانتا ہی تو کہان سی ہی یہہ برکت

حاصل ہوئی ہی مجکو مجالست ابو القاسم جنید بغدادی رح سی اور ایکبار کہا گیا عبد اللہ بن سعید بن کہلان سی کہ تم کلام کیا کرتی ہو بطور اعتراض ہر کسی کی کلام پر اور یہان ایک شخص مشہور حضرت جنید ہین سو خیال رکہنا کہ نہ اعتراض کر بیٹہو کہین اونپر پس گئی یہ اونکی حلقہ مین اور پوچہا حضرت جنید سی مسئلہ توحید کا تو جواب دیا اونہون نی ایسا کہ متحیر ہو گیی یہ عبد اللہ اور کہا اعادہ کرو مجہپر اپنی تقریر کا سو دوبارہ کی اونہون نی وہ تقریر لیکن دوسری عبارت سی پہر کہا عبد اللہ نی یہ اور کچہہ کہا تمنی نہین یاد رہیگا مجہکو ایکبار اور تقریر کرو میری آگی تو پہر بیان کیا اونہون نی اوسکو اور عبارت سی سو کہا عبد اللہ نی نہین ممکن مجکو حفظ کرنا تمہاری بیان کا پس تحریر کرو یہ مجہی کہا اونہون نی اگر ہو تم کہ جاری کرو اوسکو تو مین لکہدیتا ہون اوسوقت کہڑی ہو گئی عبد اللہ اور قائل ہوی اونکی فضیلت اور علو شان کے اور کہا ہے یہ شعر بعضی بزرگون نی

النبي الیك قلوبا طالما هطلت		سحائب الوحي فیها ابحر الحکم	

ترجمہ خبر دیتا ہون مین تجہکو اون دلون سی کہ ایک زمانہ دراز تک ٭ برسائی ابرون وحی کے اونمین دریا حکمتون الٰہی کے نی اور پوچہا گیا ابو القاسم جنید رح سی کہ کس سے حاصل کیی ہین تمنی یہہ علوم کہا اونہون نی بیٹہی رہنی میری سی آگی اللہ تعالی کی تیس برس تک تلی اس کوٹہی کی اور اشارہ کیا طرف ایک درجہ کی اپنی مکان سی اور اونسی منقول ہی کہ فرماتی تہی اگر جانتا مین کہ واسطی اللہ تعالی کے کوئی علم ہے تلی اس زمین کی بہتر اس علم سی کہ کلام کرتے ہین اوسمین اپنی لوگون سی اور بہائیون سی تو بیشک کوشش کرتا مین اوسکی طرف اور حاصل کرتا اوسکو اور یہ بہی قول اونہین کا ہی کہ کہتی تہی نہین حاصل کیا ہمنی تصوف

قیل وقال سی بلکہ بہوکا رہنی اور ترک دنیا سی اور ترک مالوفات اور مستحسنات اور کثرت ذکر الہی
اور ادای فروض وواجبات وسنن وسکی کی اور متابعت کرنی اوسکی تمام اوامر اور باز رہنی اوسکی
کل مناہی سی اور مروی ہی کہ یحیی بن یحیی ابو المعالی امام حرمین تدریس مین مسی کہ درس کہتی تہی
ایکدن مسجد مین بعد نماز صبح کی سو گئی اونکی طرف بعضی شیوخ صوفیہ کی اور ساتہ تہی اونکی فقرا کہ طلب
ہوی تہی کسی جگہہ مین پس کہا امام الحرمین نی انکو دیکہکر اپنی دلمین نہین مشغول کیا ہی انکو مگر کہانی
پینی اور رقص نی پہر جب لوٹا وہ شیخ دعوت سی تو آیا انکی پاس اور کہا ای فقیہ کیا کہتی ہو تم حق مین
اوس شخص کی کہ نماز پڑہی صبح کی اور وہ حاجت غسل مین ہی پہر بیٹہا وہ مسجد مین اور سبق دیا علوم کا اور
غیبت کی لوگون کی کہا امام الحرمین نی واجب تہا اوسپر غسل اور پہر اچہا اعتقاد کیا اوسکو صوفیہ
کرام کی حق مین اور منقول ہی کہ حضرت امام احمد رضہ باوجود جلالت اور رفعت منزلت کی بہت آیا جایا
کرتی تہی پاس بعضی صوفیہ عارفین کی تو پوچہا گیا اونسی کیا جاتی ہین آپ پاس اسکی واسطی روایت
کسی حدیث کی فرمایا اونہون نی اسکی پاس اصل کا ہی یعنی تقوی اور معرفت الہی کہ اصل الاصول
تمام شریعت کا ہی اور اسیطرح ہی جسکہ چغلی کہائی گئی بعض صوفیون کی آگی کسی خلیفہ کی تو حکم کیا
اوسنی اونکی گردنیں مارنیکا سو جنید پوشیدہ ہوی لباس علم مین اور فتوی دیتی تہی اوپر مذہب ابو ثور کی
اور شحام اور رقام اور نوری سو گرفتار ہوی یہہ تینون اور بچہایا گیا چمڑا اونکی واسطی گردنیں مارنی کی
اونپر تو آگی بڑہ آئی خود ابو الحسن نوری واسطی مارنی جانی کی کہا اوسنی جلادنی کیا جانتا ہی کہ
آگی بڑہا ہی واسطی اوسکی کہا اونہون نی ہان معلوم ہی مجہکو تو کہا اوسنی پہر کیون شتابی کیجے
تو نی کہا اونہون نی پسند کیا مینی ایثار کو واسطی اپنی دوستون کی ساتہ حیات ایکساعت کی

کہ جب تک مین مارا جاؤن وہ زندہ رہین سو حیران ہوگیا جلاد اور مطلع کیا خلیفہ کو اس امر سی تو
حیران ہوا خلیفہ اور سب ہمنشین اوسکی بھی اور قاضی بیٹھا ہوا تھا اوس مجلس مین پس اجازت چاہی
خلیفہ سی واسطی جانیکی اون صوفیون کی طرف تاکہ بحث کری اونسی اور دریافت کری حال اونکا
سو اجازت دی اوسکو خلیفہ نی جانی کی اور آیا پاس اونکی قاضی اور کہا آوی میری پاس ایک
تین کا کہ بحث کرون مین اوس سے تو آی اوسکی پاس وہی ابو الحسن نوری اور دریافت کیی
اونسی قاضی نی چند مسائل فقہیہ تو دیکھا نوری نی اپنی داہین بائین پہر سر ڈالی رہی تہوڑی
دیر تک پہر جواب دیا اوسکی تمام مسائل مسئولہ کا پہر فرمایا اما بعد پس تحقیق واسطی اللہ تعالی کے
ایسی بندی ہین کہ جب کہڑی ہوتی ہین تو کہڑی ہوتی ہین ساتھہ اللہ تعالی کی اور جب گویا
ہوتی ہین تو گویا ہوتی ہین ساتھہ اللہ تعالی کی اور طول دیا اپنی عمدہ تقریر کو کہ رونی لگا قاضی
پہر پوچھا قاضی نی سبب دیکھنی بائین داہنی اونکی کا اول مین کہا اونہون نی پوچھی تو نی
وہ مسئلی کہ نہین معلوم تہا مجکو جواب اونکا سو دریافت کیا مینی جواب اونکا صاحب یمین سی کہا
اوسنی نہین ہی مجکو علم اونکا پہر پوچھا مینی صاحب یسار سی تو لاعلمی ظاہر کی اوسنی بھی اونکی جوابون
سے تو دریافت کیا مینی اپنی دلسی پس خبر دی مجکو میری دل نی پروردگار کی طرفسی اونکی جوابون
کی پہر کہی مینی تجھسی وہ سب جواب تو کہلا بھیجا قاضی نی خلیفہ سی کہ اگر ہین یہ لوگ زندیق تو
نہین کوئی روی زمین پر مسلمان اور اسیطرح آئی ایک جماعت فقہای یمین کی پاس شیخ کبیر
بحر الحقایق عارف باللہ حضرت ابو الغیث بن جمیل قدس سرہ کی واسطی امتحان اونکی کی کسی
چیز مین سو جب قریب آئی اونکی تو فرمایا اونہون نی مرحبا ہو میری غلام غلامون پر سو بہت

سخت جانی اوہون نی یہہ بات اونکی پہر ملی علما شیخ الطریقتین عالم عارف ابوالربیع اسماعیل
بن محمد حضرمی سی رح اور بیان کیا اونسی قول حضرت ابوالغیث کا سو سننی لگی وہ اور کہلا ہیچ کہا اونہون نی
نی تم بندگان خواہش ہو اور غلام اونکی ہو گئی ہی خواہش اور یہہ شیخ ابوالغیث موصوف ایک
شخص امی تہی اور باوجود اسکی بیٹہتے تہی اونکی محفل مین علما اور دریافت کرتی تہی اونسی مسائل دقیقہ
سو جواب دیا کرتی تہی وہ اونکو اچہی طرح اور واسطی مشایخ کی ساتہہ علما کی بہت حکایتین ہین
کہ دور و دراز ہی ذکر اونکا لیکن عنقریب ذکر کرین گی ہم کچہہ اونمین سی انشاء اللہ تعالی حکایات
اس کتاب مین اور کہا ہی اوستاد امام ابوالقاسم قشیری رض نی اپنی رسالہ مشہورہ مین اسطرح
اما بعد پس تحقیق کیا ہی اللہ تعالی نی اس طائفہ کو خلاصہ اپنی دوستون کا اور بزرگی دی ہے
اونکو اوپر تمام بندون اپنی کی بعد رسولون اور انبیا کی صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیہم اجمعین
اور کیی ہین دل اونکی معادن اپنی اسرار کے اور خاص کیا ہی اونکو درمیان امت سی واسطے
مظہریت اپنی نور کی صاف کیا ہی اونکو کدورات بشری سی اور بلندی دی ہی اونکو طرف
مقامون مشاہدات کی اسواسطی کہ ظاہر کیی ہین اوپر حقایق احدیت اور توفیق دی ہی اونکو واسطے
قیام کے ساتہہ آداب عبودیت کی اور کہولدی ہین اونپر راہین احکام الوہیت کی یہان تک تمام ہوا
کلام اونکا پہر کہا ہی آخر رسالہ مین کہ اور باقی لوگ یا اصحاب نقل و روایت ہین یا ارباب
عقل و کیاست اور مشایخ طریقت بلند ہو گئی ہین ان سب سی سو جو چیز اورون سی غائب
ہی سو وہ ظاہر ہے واسطی اونکی اور جو چیز واسطی اور مخلوق کی معارف سی مقصود و مطلوب ہے
تو اوسکو انکی واسطی پروردگار نی موجود و حاضر کر دی ہی پس یہہ لوگ اہل وصال ہین

اور باقی آدمی ارباب استدلال کہ معلوم کرتی ہین دلائل اور شہادتون سی نہ ساتھہ معاینہ اور حضور کے اور یہ اہل اللہ موافق اس قول شاعر کے ہین کہ بیان کیا ہی اوسنی اپنی ان اشعار مین

لیلی بوجھک مشرق	وظلامہ فی الناس ساری
والناس فی سدف الظلا	م ونحن فی ضوء النہار

ترجمہ رات میری تیری مونہ سی روشن ہی ؛ اور اندہیری اوسکی تمام لوگون مین پہیلی ہوئی ہی ؛ اور لوگ بیچ پردی تاریکی کی ہین ؛ اور ہم روشنی مین دنکی کہتا ہون مین اور نہین گذرا ہے کوئی زمانہ زمانون سی مدت اسلام مین کہ ہوا اوسمین ایک شیخ مشایخ اس طائفہ سی کہ ہو واسطے اوسکی علو شان توحید اور امامۃ قوم مین مگر یہ کہ بڑی علما اوس وقت کی معتقد ہوئی ہین اوسکے اور تواضع کی ہی اوسکے اور تبرک حاصل کیا ہی اوس سی تمام ہوا کلام اوس کتاب کا اور واسطے اللہ تعالی کی ہی خوبی کہنی والی ان اشعارون کے

کانت لقلبي اهواء مفرقة	فاستجمعت مذ راتك العين اهوائي
وصار یحسدني من کنت احسده	وصرت مولی الوری مذ صرت مولائي
ترکت للخلق دنیاهم ودینهم	شغلا بحبك یا دیني بدنیائي

ترجمہ تہین واسطی میری دل کی خواہشین متفرق ؛ سو جمع ہو گئین جبکہ دیکہا تجکو انکہہ نی سب خواہشین میری ؛ اور ہو گیا مین محسود اوس شخصکا جسپر مین حسد کرتا تہا ؛ اور ہو گیا مین مولی سب کا جبسی کہ ہوا تو مولی میرا ؛ چہوڑ دیا مینی واسطی مخلوق کی دنیا اونکی اور دین اونکا ؛ بسبب مشغول ہونی میری کی تیری محبت کی ساتھہ ای دین میری اپنی دنیا سے اور واسطی اللہ کی ہی خوبی کہنی والی کی

فاجسامهم فی الارض قتلی بحبهم	وارواحهم فی الحجب نحو العلا تسری
قلوبهم حوالة معسکر	له اهل ود الله کالانجم الزهر

ترجمہ پس اجسام اون عاشقون کی زمین مین مقتول ہوی ہین اونکی محبت مین ؛ اور روحیں اونکی در پردہ طرف بلندی کی چڑہتی ہین ؛ دل اونکی گردپہرتی ہین اوس لشکر کی کہ اوسمین محبت والی اللہ تعالی کی مانند ستارون روشن کی ہین اور واسطی اللہ کی ہی خوبی دوسری کہنی والیکی

علی مثل حد السیف تسری الی العلا	فس راع لا ارض تقل ولا سما
فمن فاز بالتوفیق فالله صانه	ولولا جلیل اللطف والله ما نما

ترجمہ اوپر راہ مثل باڑہ تلوار کی جاتا ہی تو طرف بلندی کی ؛ سو جو مڑا اوس راہسی تو زمین اوٹہاتی ہی اوسکو نہ آسمان ؛ اور جو کہ پہچا مطلب تک بسبب توفیق کی پس اللہ تعالی نی نگاہ رکہا اوسکو گرنے سی اور اگر ہوتا عمدہ لطف اوسکا تو واللہ نہ رستا وہ اور واسطی اللہ کی ہی خوبی دوسرے کہنی والیکی

اذا احیش الاحباب جیشا من الجفا	بنا من الصبر الجمیل حصونا
وان رکبوا خیل الصدود معیرة	اقمنا علیها للوصال کمینا
وان جردوا اسیافهم لقتالنا	لقیناهم بالذل مدرعینا
وان لم یردوا فی ودنا ووصالنا	صبرنا علی احکامهم ورضینا

ترجمہ جبکہ تیار کرتی ہین محبوب لشکر کو ستم سی تو بناتی ہین ہم صبر جمیل سے قلعی ؛ اور اگر سوار ہوتی ہین فراق کی گہوڑون پر لوٹنی کو ؛ مقیم رہتی ہین ہم وہین پر واسطی وصال کے گہات مین اور اگر نکالتی ہین تلوارین اپنی واسطی قتل ہماری کی ؛ ملاقات کرتی ہین ہم اونسی ساتہہ عاجزی کے

ڈرتی ہوی ؛ اور اگر نہ رغبت کریں بیچ محبت اور وصال ہماری کی ؛ صبر کرینگی ہم اوپر حکموں اونکی
کے اور راضی ہونگی ہم اور واسطے اللہ تعالی کی ھے خوبی دوسری کہنی والی کے

	وان ابعدونی زدت فی الحب والود		ولو طردونی کنت عبد العبدھم
	وھم اھل فضل لی ومنزلۃ عندی		ولی عندھم مجر کما حکم الھوی

ترجمہ اگر ہانکتی ہیں مجکو ہوتا ہوں میں غلام اونکی غلام کا ؛ اور اگر جدا کرتی ہیں مجکو زیادہ ہوتا ہوں
محبت اور دوستی میں ؛ اور واسطی میری نزدیک اونکی جدائی ہی جیساکہ حکم کیا محبت نی ؛ اور وہ
صاحب احسان کی ہیں مجپر اور صاحب فضیلت کی نزدیک میری اور واسطی اللہ کے ہی خوبی دوسری کہنی والیکی

	فلما اتانی الحلم وانقطع الجھل		وکنت قدیما اطلب الوصل منھم
	فان قربوا فضل وان ابعدوا عدل		تیقنت ان العبد لا طلب لہ
	وان ستروا فالستر من اجلھم یحلو		وان اظھروا لم یظھروا لغیر وصفھم

ترجمہ اور تہا میں ہمیشہ طلب کرتا وصل اون سی ؛ پس جبکہ آئی مجکو عقل اور دور ہوئی نادانی
یقین ہوا مجکو کہ غلام کو نہیں ہی اختیار طلب کرنی کا ؛ سو وہ اگر نزدیک اپنی آنی دیں مجکو تو
اونکی عنایت ہی اور اگر جدا کریں تو عدل ہی ؛ اور اگر ظاہر کریں تو نہیں ظاہر کریں سوای وصف اپنی کے ؛ اور
اگر پوشیدہ کریں پس پوشیدہ کرنا اونکی سبب سے شیریں ھے ؛ اور واسطی اللہ کے ہی خوبی دوسری کہنی والیکی

	وابحت جسمی من اراد جلوسی		ولقد جعلتک فی الفؤاد محدثی
	وحبیب قلبی فی الفؤاد انیسی		فالجسم منی للجلیس موانس

ترجمہ اور البتہ تحقیق گردانا میں نی تجکو بیچ دل کی دوست رازدار اپنا ؛ اور مباح کیا میں نی جسم

اوس شخص پر کہ ارادہ کری میری صحت کا پس جسم میرا واسطی ہمصحبت میری کی انیس ہے
اور محبوب دل میری کا بیچ دل کی انیس میرا ہی۔ اور واسطی اللہ کی ہی خوبی دوسری کہنی والی کی

فلیتک تحلو والحیاۃ مریرۃ	ولیتک ترضی والانام غضاب
ولیت الذی بینی وبینک عامر	وبینی وبین العالمین خراب
اذا صح منک الود یا غایۃ المنی	فکل الذی فوق التراب تراب

ترجمہ پس کاشکی تو میٹھا ہوتا اوس حال مین کہ زندگی تلخ ہے ؛ اور کاشکی تو راضی ہوتا اوس حال مین کہ لوگ ناراض ہین ؛ اور کاشکی وہ چیز کہ درمیان میری اور درمیان تیری ہے آباد ہوتی ؛ اور جو چیز کہ درمیان میری اور درمیان مخلوق کی ہی ویران ہوتی . جبکہ صحیح ہو جاوی تیری طرف سی محبت ای نہایت آرزو کے پس ہر شی کہ اوپر خاک کی ہے خاک معلوم ہوتی ہے ؛ اور واسطی اللہ تعالی کی ہے خوبی دوسری کہنی والی سبکے

نفس المحب علی الاسقام صابرۃ	لعل مسقمہا یوما یداویہا
لا یعرف الشوق الا من یکابدہ	ولا الصبابۃ الا من یعانیہا
اللہ یعلم ان النفس قد تلفت	شوقا الیک ولکنی امنیہا
قطرۃ منک یا سؤلی ویا املی	اشہی الی من الدنیا وما فیہا

ترجمہ دل عاشق کا بیماریون پر صابر ہی ؛ شاید بیمار کرنیوالا اوسکا ایک روز دوا کری اوسکی ؛ نہین پہچانتا ہی حال اشتیاق کو مگر وہ شخص کہ تکلیف اوٹھاوی اوسکی اور نہ حال عاشقی کو مگر وہ شخص کہ جھکی اوسکو ؛ اللہ جانتا ہے اسبات کو کہ دل ہلاک ہوگیا ہے ؛ شوقمین طرف

تیری لیکن مین تسلی دیتا ہون ؛ پس ایک نظر تجلی ای مطلوب اور مقصود میری مرغوب تر ہی طرف میری دنیا سی اور اون چیزون سی کہ دنیا مین ہین اور کہا ہی دوسری شاعر نے

ان کان سفک دمی اقصی مرادکم		فما غلت نظرۃ منک بسفک دمی	

ترجمہ اور اگر ہی خون ریزی میری نہایت مراد تمہاری تو نہین گران ایک نگاہ تمہاری بعوض میری خونریزی کے

فصل ثانی بیان اثبات کرامات اولیاء اللہ ہین قدس اسرارہم

معلوم ہو کہ ظہور کرامات کا اولیاء اللہ سی جائز ہے عقلاً اور واقع ہی نقلاً سو جواز عقلی ہونی اوسکی کا یون ہی کہ نہین وہ محال قدرت الہی مین بلکہ وہ منجملہ ممکنات کی ہے مثل ظہور معجزات انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی یہ عقیدہ ہی مذہب اہل سنت کا مشایخ عارفین اور اہل نظر کا اصولیین اور فقہای محدثین سی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اور تصانیفین انکی گویا ہین ساتھ اسکی شرق و غرب اور عجم و عرب مین قول صحیح اور تحقیق مختار نزدیک جماعت ائمہ محققین کی اہل سنت سی یہ ہی کہ جو چیز جائز ہی واسطی انبیا کی قسم معجزات سی تو جائز ہے واسطی اولیا کے مثل اوسکا کرامت سی بہ شرط عدم تحدی اور طلب مقابلہ کے اور نہین وارد ہی اوپر اوسکی قرآن واسطی لازم ہونی اوسکی کے تحدی کو اور نہین صحیح قول اوس کہنی والیکا جو کہتا ہے یہ بات کہ وقوع کرامت مودی ہی طرف التباس کے درمیان کرامات اور معجزات کے اسواسطیکہ معجزہ واجب ہی نبی پر کہ مقابلہ کری اوسی اور ظاہر کری اوسکو اور کرامت واجب ہے ولی پر کہ چھپا وی اور پوشیدہ کری اوسکو مگر عند الضرورت یا اذن یا مغلوبیت احوال کے کہ نہو واسطی اوسکی اوسمین اختیار یا واسطی تقویت یقین بعضی مریدون کی جیسی بہرلیا ہی

بعضی بزرگوں نی جگنو ایسا شہد سی ہوا میں اوٹھا کر اور ڈالدیا ہی اوسکو مرید کی منہ میں اور یہ
مروی ہی کہ ایک بزرگ نی دکھلادیا ایک شخص کو کعبہ شریفہ دور سی اور دوسری نی دکھلادیا
بعضی مسکروں کو کعبہ درحالیکہ لوگ طواف کررہی تہی اوسکا اور سنا ہی ہنی تحقیق کہ ایکجماعت
نی اومین سی دیکہا کعبہ کو اور طواف کیا گرد اوسکی بلا شک وشبہ اور بلا مین اون دیکہنی والون
مین سی ساتہہ بعض کے کہ تہا وہ ثقات اتقیا سی بلکہ سرداران علما سی اور سوا اسکی اوس قسم سی
کہ دراز ہے ذکر اون باتون کا اور وہ قول کہ گیا ہی اوسکی طرف امام ابو اسحق اسفرائنی انکار
سی بعضی کرامتوں کی بعض کے سو وہ قول ساقط ہی مذہب جمہور کے جو صحیح ومشہور ہی اور وقوع
اور ظہور کرامت کا نقلاً سو وہ بیشک آیا ہی قرآن اور احادیث میں مع اسنادکی اوس حدتک کہ
خارج ہی حصر اور شمار سی پس اون آیات سی کہ ناطق ہی ساتہہ اوسکی قرآن مجید وہ آیت شریفہ ہی
کہ خبر دی ہی اوسمین پروردگار نے حضرت مریم بنت عمران رض سی اسطرح كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا
زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ
عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ترجمہ اور جب جاتی اوکی پاس
حضرت زکریا محراب میں پاتی نزدیک اوکی رزق کہتی ای مریم کہانسی آیا تیری پاس یہ وہ
کہتی وہ پاس سے اللہ عز وجل کے ہر آئینہ اللہ رزق دیتا ہے جسکو چاہتا ہے بحساب اور یہ ارشاد
پروردگار کا حضرت مریم کو وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا
ترجمہ اور ہلا تو اپنی طرف ای مریم شاخ درخت خرما کی گرینگے اوپر تیری خرمی تازی اور تہا
وہ وقت تازہ چہوارون کا جیسا کہ مذکور ہے بتفصیل تفاسیر مین اور یہ قول الہی کہ خبر دی ہے

اوسمین عجائبات سی اوپر ہاتہہ حضرت خضر علیہ السلام کی ساتہہ موسی علیہ السلام کی اور اسیطرح سی ہے
قصہ ذوالقرنین علیہ السلام کا رضوان اللہ علیہم اور عنایت کرنا ہی اونکو اللہ تعالی وہ قدرت
جو نہین دی اونکی سوا اورکو اور قصہ اہل کہف رضی اللہ تعالی عنہم کا اور وہ عجائبات کہ ظاہر ہوے
کلام سی کتی کی اونکی ساتہہ اور قصہ آصف بن برخیا کا ساتہہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بیچ مقدمہ
تخت بلقیس کے اپنی اس کلام پاک مین قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ
بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ اور یہ سب انبیا نہین ہین اور ثبوت اوسکا احادیث سی
سو منجملہ اونکی وہ حدیث ہی صحیح و مشہور کہ مذکور ہی صحیحین مین جریج راہب رض کی جبنسی کلام کیا ہی
لڑکی نی گود مین جبکہ پوچہا اونہون نی اوس لڑکے سی ای غلام کون ہی باپ تیرا کہا اوسنی فلانا
چروایا میرا باپ ہی اور اسی باب سی ہی حدیث اون غار والون کی کہ بند ہوگیا تہا مونہ اوسکا
ایک بڑا پتہر گر کے اور وہ حدیث صحیح متفق علیہ ہی مشہور صحیحین مین اور اوسکی آخر کا یہ جملہ ہے
کہ فَانْفَجَرَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ یعنی دور ہوگیا وہ پتہر چلےگئی وہ نکل کر اور اسی قسم
سے ہی حدیث اوس بیل سے کہ لادا تہا اوسکو اوسکی مالک نی یا سوار تہا اوسپر علی اختلاف
الروایۃ سو ملتفت ہوا اوسکی طرف وہ بیل اور کلام کیا اوس سی ایس بولا کہ مین نہین پیدا کیا گیا
اسواسطی بلکہ مین پیدا کیا گیا ہون واسطی کہیتی کی تو کہا لوگون نے سبحان اللہ تعجب اور گہبراہٹ
سے اور پوچہا یا رسول اللہ کیا بیل نے باتین کین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مین پہلی ایمان لانی والا ہون ساتہہ اسکی اور ابو بکر رض اور عمر رض اور یہ بہی حدیث صحیح و مشہور ہے
مذکور صحیحین وغیرہ مین اور متفق علیہ ہی صحت اسکی یعنی اتفاق ہے علما کا بیل کے بات

کرنی پر اور اگرچہ مختلف ہوئی ہیں بعضی الفاظ حدیث میں اور اسی باب سی ہی وہ حدیث صحیح متفق الصحۃ جو مذکور ہی صحیحین میں بیچ حق حضرت ابوبکر صدیق رض کی ساتھہ مہمان اونکی کی وہ مہمان کہ کھایا بیچ اوسکی وایم اللہ ما کنا ناخذ من لقمۃ الا ربا من اسفلہا اکثر منہا فاکلوا حتی شبعوا وصارت اکثر مما کانت قبل ذلک فنظر الیہا ابوبکر رضی اللہ عنہ فقال لامراتہ یا اخت بنی فراس ما ھذا قالت لا وقرۃ عینی لھی الآن اکثر منہا قبل ذلک بثلاث مرات اور اسی باب سی ہی وہ حدیث صحیح متفق الصحۃ مذکورہ صحیحین میں کہ قال رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم لَقَدْ کَانَ فِیْمَنْ قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَکُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَھُمْ فَھُوَ عُمَرُ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تہی بیچ اون لوگوں کے جو پہلی گذر گئی تمسی امتوں سی محدث پس اگر ہوگا بیچ امت میری کی کوئی ادمین سی پس عمر ہے اور اسی باب سی ہی وہ جو صحیح ہوا ہی حضرت عمر رض سی کہ فرمایا اونہوں نی یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلَ الْجَبَلَ اپنی خطبہ کی حالت میں بیچ جمعہ کی سو پہنچ گیا آواز اونکا ساریہ تک اور اسی وقت پس بچ گیا وہ دشمن سے آگاہ ہوکر دامن کوہ میں سوا ہوئین اسمین حضرت عمر رض کی دو کرامتیں عمدہ ایک منکشف ہونا آپ پر حال ساریہ اور ہمراہیوں کا اور حال دشمن دوسری پہنچنا آپکی آواز کا ساریہ تک مسافت بعید پر اور اسی قسم سی ہی وہ حدیث جسکی صحت پر اتفاق ہی علما کا بیچ مقدمہ سعد بن ابی وقاص رض کی کہ کہا اونکی حق میں ابوسعدہ نی اَصَابَتْنِیْ دَعْوَۃُ سَعْدٍ اَخْرَجَاہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ یعنی لگی مجکو بددعا سعد کی اور اسی باب سی ہی وہ حدیث متفق الصحۃ سی جو آئی ہی بیچ مقدمہ سعد بن زید بن عمرو بن نفیل کے کہ کہا اونہوں نی حق میں اوس عورت کی کہ جو مدعی ہوئی تہی

اوپر اس باتین کہ لی ہی اونہون نی کچہہ زمین اوسکی سو بد دعا دی اونہون نی اوسی طرح
اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِي اَرْضِهَا فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى
ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ اَخْرَجَاهُ
اَيْضًا فِي الصَّحِيْحَيْنِ یعنی ای اللہ اگر یہہ جہوٹی ہی تو اندہا کر دی اوسکو اور مار اوسکو اوسکی
زمین مین سو نہ مری وہ یہان تک کہ جاتی رہی نظر اوسکی اور درمیان اوس حال کے کہ جا رہی تہی
وہ اپنی زمین مین ناگاہ گر پڑی ایک گڑہی مین اور مر گئی تخریج کی گیی ہی اسکی بہی صحیحین مین
اور اسی باب سی ہی وہ حدیث صحیح بخاری کی کہ مذکور ہی اوسمین یہہ قول کہ بیٹی عورت کا
وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ اَسِيْرًا خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَاكُلُ قِطْفًا
من عنب في يده وانه لموثق في الحديد وما بمكة من ثمرة وكانت تقول انه
لرزق رزقه الله تعالى خبيبًا یعنی قسم اللہ کی نہ دیکہا مینی کوئی قیدی بہتر خبیب سے سو
قسم اللہ کے بیشک دیکہا مینی اوسکو ایکدن کہ کہاتا تہا خوشہ انگورون کا لیی ہوی اپنی ہاتہہ
مین اور بیشک وہ جکڑا ہوا تہا لوہی مین اور نہ تہا مکہ مین اوسوقت کچہہ پہل اور کہتی تہی وہ
بیشک وہ رزق تہا کہ روزی دیا تہا اوسکو پروردگار نی واسطی خبیب کے اور وہ عورت بیٹی حارث
بن عامر بن نوفل کی تہی اور اسی باب سی ہی وہ حدیث صحیح بخاری کی جو آئی ہی بیچ قصہ
اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کی رضہ کہ ایکبار نکلی یہہ دونو شب تاریک مین آنحضرت صلعم
کے پاس سے اور تہی ساتہہ اون دونون کے مثل دو چراغون کی اون کی ہاتون مین پہر
جبکہ جدا ہوی راہ مین طرف اپنی مکانون کے تو ہو گیا ہر ایک کے ساتہہ ایک ایک چراغ

اونمین سے یہانتک کہ آگئی اپنی مکانون مین اور اسی باب سی ہی حدیث صحیح اوس شخص کی کہ
سنا اوسنی ایک آواز ابر سی کہ کہا کسی نی اسق حدیقة فلان یعنی پلا فلانیکی باغ کو اور مروی ہے
کہ فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رض نی ایک شیر سے کہ روک رکھا تہا اوسنی لوگون کو راہ سی یکسو ہوجا
سو جا پلو سی کرنی لگا وہ اپنی دم سی اور ہٹ گیا راہ سی پس چلنی لگی لوگ اوسوقت کہا حضرت عمر
نی صدق رسول اللہ صلعم من خاف اللہ خوف اللہ منہ کل شیء یعنی سچ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو ڈرتا ہی اللہ سی تو ڈراتا ہی اللہ تعالی اوس سے ہر چیز کو
اور اسی باب سی ہی وہ حدیث جو مروی ہی کہ آنحضرت م نی بہیجا علا ابن حضرمی رض کو ایک
غزوہ مین سو حائل ہوا درمیان اونکی اور درمیان اوس موضع مقصود کی ایک ٹکڑا سمندر کا
پہر دعا کی اونہون نی اللہ تعالی سی ساتہہ اسم اعظم اوسکی کے پہر چلی گئی ہمراہ لیکی سکو اوپر
اوس پانی کی خشکی کے طرح اور مروی ہی کہ تہا پاس سلمان اور ابی داود کی رض ایک پیالہ جو بیچ
کہانیکا تو تسبیح کہی اوسی اسطرح کہ سنی ان دونون نی تسبیح اوسکی اور مروی ہی کہ حضرت
عمران بن حصین رض سنا کرتی تہی اسلام علیک فرشتون کی اوپر اپنی یہانتک کہ کھینچی لگوای
اونہون نے ایکبار تو موقوف ہوگیا سلام فرشتون کا انپر پہر جاری کرا دیا اوسکو اللہ تعالی نے
ابراور اسی باب سی ہی وہ حدیث جو مذکور ہے مسلم تبر لقفہ میں اور گذر چکا ہی ذکر اوسکا کہ بہت
لوگ ژولیدہ مو غبار آلودہ دفع کیئی گیی دروازون سی ایسی ہوتی ہین کہ اگر قسم کہاوین اللہ
تعالی پر تو ہر آئینہ سچا کری اونکو اور میری نزدیک یہ بات ہی کہ اگر اور کوئی دلیل سوا اس
حدیث کی نہوتی اثبات کرامت مین تو البتہ کافی ہوتی یہہ واسطی اثبات کی اور تحقیق مروی ہے

سلف صالحین سے مثل صحابہ اور تابعین وغیرہم کی اوسقدر جو پہنچا ہے حد استفاضہ کو اور بیشک
تصنیف کی ہین علما نے اس باب مین بہت کتابین اور عنقریب آوے گی حدیث اویس رضہ کی
انشاء اللہ تعالی اور بہت حکایتین ہین سلف اور خلف کی کراستون مین پس اگر کہا جاوے کیا ہے
باعث اس بات کا کہ نہین مشہور صحابہ کرام سے رضہ اوسقدر کرامتین جو مشہور ہین اولیا سے مابعد
اونکے سے تو جواب اسکا وہ ہے جو دیا ہے حضرت امام احمد بن حنبل رضہ نے جبکہ کہا گیا اونسے اے ابو عبد اللہ
تحقیق نہین مروی صحابہ سے اوسقدر کرامتین جو مروی ہین اولیا اور صالحین سے کیا ہے باعث
اسکا تو فرمایا اونہون نے اے عزیز قوی تھا ایمان اون لوگون کا سو نہ محتاج ہوے وہ طرف زیادہ
اوس شے کی کہ قوی کرتی اوس سے ایمان اپنے اور ایمان اونکے غیرون کا ضعیف تھا کہ نہین پہنچا
حد قوت کو اونکے ایمان کی سو قوی کیا اونہون نے ساتھہ ظاہر کرنے کرامتون کی واسطے اونکے کہنا ہے
اور اسی معنی مین کہا ہے کسی شیوخ نے بیچ مقدمہ کرامات حضرت مریم بنت عمران رضہ کی کہ اونکی ابتدا ہے
احوال مین بہت ظاہر ہوتی تھی خرق عادات بلا سبب واسطے قوی کرنے ایمان اونکے کے اور کامل
کرنے یقین اونکے کے سو تھین وہ جبکہ داخل ہوتی اوپر اونکے حضرت زکریا محراب مین تو پاتی اونکے
پاس رزق کو اور جب قوی ہوگیا ایمان اونکا اور قوی ہوگیا یقین اونکا تو متعلق ہوے وہ
خرق عادات طرف سبب کی اور کہا گیا اونسے کہ ہلاؤ اپنی طرف یہہ ڈنڈ کہجور کا کہ گرین گی تمپر
چھوارے تازہ اور اسیطرح کہا ہے شیخ کبیر عارف باللہ اوستاد طریقت اور لسان حقیقت شہاب
الدین سہروردی رضہ نے کہ خرق عادت ظاہر ہوا کرتی ہین جس جگہہ ضعف ہو یقین کا تیقیف
مین کہ یہہ رحمت الٰہی ہے واسطے بندگان عبادت گزین کی اور ثواب معجل ہے واسطے اونکے

اور فوق ان لوگونکی وہ لوگ ہیں کہ اوٹھہ گیا ہی حجاب اونکی دل سی اور حاصل کیا ہی اونکی باطنون
نی لیس کوسوجہیں حاجب اونکو خرق عادات اور رویتہ قدرۃ اور آیات کی اور اسیلو اسطی نہین منقول
اصحاب آنحضرتؐ سی اکثر ان خرق عادات کا مگر قدر قلیل اور منقول ہی متاخرین مشایخ سی اکثر یہ امور
اسواسطی کہ اصحابؓ آنحضرتؐ برکت صحبت رسالت مآب کی اور ہونی نزول وحی کی اور آنی جانی
فرشتون کی منور ہو رہی تہی دل اونکی اور دیکہنی سی امور آخرت کو ظاہر سو ترک کیا تہا دنیا کو اور
پاک ہوگئی تہی نفوس اونکی اور سست ہوگئی تہین عادتین اونکی اور مصفا ہوگئی تہی آئینی اونکی
دلون کی پس بی پرواہی وہ لوگ بسبب اوس عنایت آلہی کی دیکہنی کرامات اور جیکہی انوار قدرۃ
سے اور جو ہیجی قوت یقین سے اس مرتبہ کو وہ دیکہتا ہی معاملات عالم حکمت کی ظاہر اوس قسم سی کہ
دیکہتا ہی اونکو غیر قدرت سی اور دیکہتا ہی قدرت کو پوشیدہ پردۂ اسباب میں اسطرح کہ اگر ظاہر اور منکشف
ہو واسطی اوسکی قدرت تو نہ تعجب کری اور نہ عزیز جانی اوسکو اور تعجب جانی والا قدرت کا قوی ہوتا ہی
ایمان اوسکا بسبب اوس قدرت سے کے اسواسطی کہ وہ محجوب ہی ساتہہ حکمت کی قدرت سی اور کبہی
ہوتی ہی واسطی اولیاء اللہ کے ایک قسم خاص کرامات سی جیسی سُنا آواز ہاتفون کا ہوا سی اور آواز کو
اپنی دلون سی اور لپیٹ جانا زمین کا اور بدل جانا ذوات خارجی کا اور روشن ہونا اوپر دلون کے
باتون کا اور جاننا بعضی حوادثات کا قبل ظہور اوسکی کے اور حاصل ہوتی ہین یہہ سب اون کو
برکت متابعت آنحضرتؐ کی پس اکثر لوگون کا حصہ مین محبت اور قرب اور عبودیت سی وہ ہی
جو اکثر ہو حصہ حاصل کرنی مین متابعت آنحضرتؐ کا کہ فرماتا ہی اللہ تعالی قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ
اللّٰہَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللّٰہُ یعنی کہدی تو ای حبیب میری اگر ہو تم کہ محبت رکہتی ہو

اللہ سی تو متابعت کرو میری محبوب رکہی گا تمکو اللہ تعالی اور کرامات اولیا کی تتمہ ہین معجزات
انبیا کی اور ہی واسطی ہر رسول کی اتباع اور یہہ امر ہی باعث ظہور کرامات اور خرق عادات کا
یہان تک مذکور ہوا کلام حضرت شہاب الدین سہروردی کا اور فرمایا ہی امام ابو القاسم
قشیری نی جو نبی کہ ظاہر ہو کرامت اوسکی کسی شخص پر اوسکی امت سی تو وہ معدود ہی اوسکی
معجزات سی پھر یہ کرامتین کبہی ہوتی ہین از قبیل اجابت دعوت اور کبہی ہوتی ہین از قسم اظہار
طعام ایام فاقہ مین بی سبب ظاہر کی یا حصول پانی کا وقت پیاس کی یا آسانی قطع مسافت کے
مدت قلیل ہین یا خلاصی دشمنون سی یا سُننا آواز کا ہاتف سی وغیر ذلک طرح طرح کی افعال مخالف
عادت انتہی پس اگر اعتراض کری کوئی کہ کرامات مشتبہ ہین ساتھہ سحر کے کیونکر فرق کیا جاوے
درمیان انکی سو جواب اسکا وہ ہی جو دیا ہی مشائخ عرفا اور علما محققین نے کہ فرق درمیان سحر اور
کرامت کی یہہ ہی کہ ظاہر ہوا کرتا ہے سحر ہاتون سی فساق اور بی دین اور کافرون کی کہ وہ لوگ
متبع اور پیرو احکام شریعت کی نہین ہوتی ہین اور متابعت سنت انبیا کی نہین کرتی سو اولیا
اللہ پہنچی ہین متابعت سنت اور احکام شریعت اور آداب دین ہین درجہ عالی کو سو ظاہر
ہو گیا فرق ان دونون ہین اور پہلی گذر چکا ہی فرق درمیان کرامت اور معجزہ کی کہتا ہون مین
لوگ انکار کرنیوالی کرامت کی مختلف ہین بعضی منکر ہین کرامات اولیا کی بالکل اور بعضی
منکر ہین کرامات اولیا اپنی زمانی کی اور تصدیق کرتی ہین کرامات اون بزرگون کی جو پہلی گذری
ہین اونسی جیسی حضرت معروف اور سہل اور جنید وغیرہ رض سو یہ فرقہ ثانی مطابق ارشاد
شیخ ابو الحسن شاذلی رض کی ہین کہ کہا اونہون نی انکی حقمین کہ یہ فرقہ اسرائیلیہ ہی کہ

تصدیق کی حضرت موسیٰ کی اور تکذیب کیے آنحضرت کی اسواسطی کہ پایا زمانہ اس سوت کا اور بعضی تصدیق کرتی ہیں اس امر کی کہ بیشک واسطی اللہ تعالی کی یہہ اولیا ہ ہین اور واسطی اولیا کے کراماتین ثابت ہین لیکن نہین تصدیق کرتی یہہ لوگ ظہور اون کرامات کا کسی شخص معین سے اہل زمانہ کی سو یہہ لوگ بہی محروم ہین سعادتسی اسواسطیکہ جب کوئی تسلیم نکری ایک شخص معین کے تو نفع حاصل کریگا کسی شخص خاص سے سوال کرتی ہین ہم اللہ تعالی سے توفیق اور حسن خاتمہ کا اور عافیت کا واسطی اپنی اور سب مسلمانون اور مشایخ اور والدین کی اور سوال کیا لوگون نی بعضی علمای کبار سی کرامات اولیاء کا سو کہا اونہون نی جو انکار کرتا ہی اسکا اگر ہی وہ کہ نہین جانتا اس باب سی کچہہ اور نہین سمجہتا اس امر کو تو رجوع کری طرف اللہ کے اسطرح کہ وہ فاعل مختار ہو جیسے کری اور حکم کری جس بات کا ارادہ کری اور اسی باب میں مروی ہین یہ اشعار

عَنِ الْاٰیَاتِ تُصَدِّقُكَ الْعُقُوْلُ	اِذَا كُنْتَ الْمُكَذِّبَ بَاحَهُوْلُ
لَهُ الدِّيْنُ الْمُصَدَّقُ وَالرَّسُوْلُ	فَكُنْ بِالْفَهْمِ تَرْجِعُ نَحْوَ شَیْءٍ
قَدِيْرٌ لَيْسَ يَحْصُرُهُ الْمَقُوْلُ	بِاَنَّ اِلٰهَنَا مَا شَاءَ يَقْضِیْ

ترجمہ جسوقت جہٹلاویگا تو ای جاہل کرامات اولیا اللہ سی سچ کہیں کے تجہسی عقلیں پس ہو تو ہوش مین رجوع کریگا تو طرف اوس چیز کے یہ کہ اوسکو دین سچا نی والا ہی اور رسول جامع اسطرح کہ خدا ہمارا جو چاہتا ہے کرتا ہی وہ قادر ہی نہین عاجز کرتا ہی اوسکو مہلت دیا کہتا ہون میں اور کمال تعجب ہے اوس شخص سے جو منکر ہو کرامات کا حالانکہ ثابت ہین اکثر آیات بینات اور احادیث صحیحہ اور آثار مشہورہ اور حکایات مرویہ سلف اور خلف سی اور پہنچی ہی کثرت و شہرت اوکی سب شہر و نمین

اوسقدر کہ خارج ہی حصر وتعداد سی پس اکثر ان منکرون مین سی اگر دیکھین اولیا اور صالحین کو
اور تی ہوی ہوا مین تو ہر آئینہ کہین گے یہ جادو ہی اور شیاطین تابعین کی اونہین اور بیشک
جو محروم ہوا توفیق سی اوسنی جھٹلایا حق بات کو غیبت اور معائنہ دونون مین جیسی کہ فرماتا ہے
پروردگار جو اصدق قائلین ہے وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ
لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ یعنی اور اگر اوتارتی ہم تجھپر کوئی کتاب بیچ کاغذ
کے سو چھوتی وہ لوگ اوسکو اپنی ہاتون سی تو البتہ کہتی کافر نہین یہ مگر جادو ظاہر سو افسوس کیسی
نسبت کیا جاوی سحر اور فعل شیاطین طرف اولیای مقربین اور ابرار صالحین کی جو موصوف
ہین ساتھہ زہد اور عبادت او صبر وشکر اور خوف ورجا اور تقوی اور ورع اور توکل اور رضا
اور معرفت کی پاک ہین صفات مذمومہ سی آراستہ ہین ساتھہ صفات حمیدہ کی متخلق ہین ساتھہ
اخلاق الہی کی مستعد ہین طاعت پروردگار مین متادب ہین ساتھہ آداب شریعت شریفہ کی اور
سنت غرا کی بلند ہوی ہین پستی نفسانیت سی طرف ذروۂ قرب انس کے متوجہ ہین طرف عالم قدس کے
منہ پھیرا ہی دنیای دنیہ سی بلکہ آخرت سی بھی دور کیے ہین برائیان اپنی نفسون کے ساتھہ مار ڈالی
خواہشون اوسکی کے سو زندہ کر دیا ہی اونکو حی قیوم نی اور ظاہر ہوا ہی جمال جلال اوسکا
اونکی دلون پر کہ کوششین کی ہین اونہون نی راہ حق مین حق کوشش کرنیکا اور پورا کیا ہے
واسطی اونکی اللہ تعالی نی وعدہ اپنا جیسا کہ ارشاد کیا ہی اس کلام مبارک مین وَالَّذِينَ
جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنی جنہون نی کوشش کی ہماری راہ مین سو
سجھا دیتی ہین ہم اونکو راستا اپنا سو کاشکی ہوتا مجھکو شعور ساتھ اسبات کا کہ کون لوگ سزاوار تر ہین

ساتھ عنایت کی اور اس ارشاد فیض بنیاد سے وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ
قُلُوْبُھُمْ اور یہ قول الٰہی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا
تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ اور یہ ارشاد آنحضرت
کا صحیحین میں اَلَّذِیْنَ لَا یَرْقُوْنَ وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ
وَھَلْ ھٰؤُلَاءِ اَھْلُ الْعَزَائِمِ اَمْ ھُمُ الْمُتَرَخِّصُوْنَ یعنی وہ لوگ کہ نہیں منتر کرتے اور
نہ منتر کراتے ہیں اور نہ فال لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں سو کیا مراد ان لوگوں سے
اہل عزم و کوشش ہیں یا اصحاب دولت و آرام اور ساتھ اس ارشاد آنحضرت صلعم کی کہ رُبَّ
اَشْعَثَ اَغْبَرَ الْحَدِیْثُ الصَّحِیْحُ الْمَتْنُ یعنی بہت لوگ پریشان مو غبار آلودہ آخر حدیث
تک اور ساتھ اس قول آنحضرت کی کہ فرمایا جبکہ دیکھا مصعب بن عمیر کو رضا لیتا ہوا دنبہ کے
پوستین میں دَعَاہُ حُبُّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اِلٰی مَا تَرَوْنَ یعنی بلایا ہی اوسکو محبت نے
اللہ اور رسول کے طرف اوس حال کے کہ دیکھتے ہو تم اور ساتھ اس قول آنحضرت کی جبکہ
پوچھی کسی آپ سے معنی احسان کی اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ
فَاِنَّہٗ یَرَاکَ الْحَدِیْثُ یعنی احسان یہ ہی کہ عبادت کری تو اللہ تعالی کی اسطرح
کہ گویا تو دیکھتا ہی اوسکو پھر اگر نہو یہ مرتبہ تیرا کہ دیکھی تو اوسکو تو یہ خیال کر کہ دیکھتا ہی
وہ تجھکو آخر حدیث تک سو کیا مراد ان لوگوں سے کوئی اور شخص ہیں سوا مراقبین اور
حاضرین کی اور ساتھ اس قول آنحضرت کی اِنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ
یعنی بسبب ایمان کی ہی ابتری ہیئت کی اور ترک کرنا لباس فخر کا سو کیا یہ لوگ سوا افسردہ

خاطرون زہد والون کی ہین اور سوا ان ارشادات کی جیسی حدیث حضرت اویس رضا ور بیان اونکی
شکستہ حالی کا اور توحش اور تنہائی کا اب انصاف کر تو کون لوگ مناسب تر ہین ساتھ ان علاقون کے
اور مراد ہین ان صفات حسنہ سی آیا مطابق انکی فقراء عابدین ہین یا دولتمندان طامعین اور سزاوار
ان باتون کی اہل مجاہدہ ہین یا اصحاب آرام حالانکہ فرماتا ہی اللہ تعالی وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا
فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنی جن لوگون نی کوششین کین ہماری راہ مین البتہ بتلاوینگے
ہم اونکو راہین اپنی اور کون اولی تر ہین جدا ہونی مین شیطان سی آیا وہ اہل توکل ہین یا غیر
اونکی حالانکہ فرماتا ہی اللہ تعالی اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ
يَتَوَكَّلُوْنَ ہ یعنی بیشک نہین شیطان کو دسترس اون لوگون پر جو ایمان لای اور اپنی رب پر
بھروسا کرتی ہین اور کون سزاوار تر ہے ساتھ مردانگی کی آیا وہ لوگ ہین جنکی حق مین ارشاد فرمایا
پروردگار نے رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یعنی وہ لوگ ہین کہ نہین
باز رکھتی اونکو تجارت نہ خرید فروخت ذکر الٰہی سے یا وہ لوگ کہ بیان کیا اللہ تعالی نی حال اون کا
اسطرح کہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ یعنی بھلاوی مین رکھا اونکو بہتایت مال نی اور کون فرقہ
اہل فقر و دولت سی مناسب تر ہی ساتھ اس قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حدیث صحیح مین ہے
مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ
لِدُنْيَاهُ یعنی دو بھیڑیی بھوکی جو بھیجی گیی بکریون کی گلہ مین نہین مفسد تر واسطی اوسکی
بہ نسبت حرص آدمی کی مال پر اور شرف مین واسطی اوسکی دنیا کی اور کون دونون ہین اونکے
ساتھ فساد دین کی آیا اہل حرص و طمع یا اہل زہد و ورع اور کون مطابق زیادہ ہی ساتھ اس

قول الٰہی کے اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی یعنی تحقیق انسان فی سرکشی کے
حکہ دیکھا اوسنی بی پروا سو مصداق اسکی اغنیا ہین یا فقرا اور کون مناسب تر ہی ساتھ اس
قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اِنَّ الْاَکْثَرِیْنَ ھُمُ الْاَقَلُّوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی تحقیق
بہت مال والی وہی کمتر ہونگی نفع مین بیچ دن قیامت کی آیا مراد اس سے اہل مال و ثروت
ہین یا اہل فقر و قلت اور کون سی ان دونوں مین کی بندگان الٰہی ہین جنکا ذکر کیا ہے
سورہ فرقان مین اسطرح پروردگار عالم فی اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ
یعنی بیشک جو میری بندی ہین نہین تجھکو ای شیطان اوپر غلبہ اور کون دونوں مین سے
بندہ ہی دنیا اور شیطان لعین کا جنکو فرماتا ہی اللہ تعالی اپنی اس کلام مبارک مین وَمَنْ
یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطٰنًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ یعنی اور جو کوئی غفلت کرتا
یاد الٰہی سی تو مقرر کرتی ہین ہم واسطی اوسکی ایک شیطان پس وہ اوسکی ہمراہ رہتا ہی اور وہ
لوگ کہ کہا اونکی حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعس عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَالدِّرْھَمِ یعنی ہلاک
ہوا بندہ دینار و درہم کا اور کون ان دونوں فرقوں مین کا سزاوار تر ہے ساتھ اتباع سنت
اور اقتدا شریعت کی آیا اہل زہد و مجاہدہ کہ عمل کرتی ہین ساتھ عزیمتوں کی یا دوست رکھنی والی
دنیا کمینی کے جو اختیار کرتی ہین رخصتوں کو اور گمان کرتی ہین کہ اتباع سنت حظوظ نفسانیہ کے
متابعت مین ہی اور نہین جانتی کہ اتباع کامل ترک کرنا دنیا کو اور حاصل کرنا صفات حسنہ کو
ہے پس بہت لوگ گمان کرتی ہین اپنی آپ کو متبع اور مقتدی سنت حالانکہ وہ تارک ہوتے
ہین و العصر کے ملکہ بیخبر اوس سے جیسا کہ کہا ہی عارف باللہ حضرت بشر بن حارث رضی جبکہ کہا گیا

اونسی کہ لوگ آپ کو تارک سنت کہتی ہین بباعث نکرنی نکاح کی تو فرمایا کہدو تم اونسی
مین مشغول ہون ساتھہ فرض کی سنت کی جانب سی اور کیا ہی فرض عین دور کرنا صفات مذمومہ
کا دلسی مثل حقد و حسد اور ریا و عجب اور کبر امل اور غیبت و نمیمہ اور کذب و تصنع اور سمعہ
اور خیلا اور شح اور نفاق وغیرہ اخلاق رزیلہ کی کہ پاک ہوتی ہین اہل خوف اور عقلا آخرت
اونسی یا مراد فرائض سے سیکہنا مسائل بیوع اور طلاق کا ہی کہ مقدم جانا ہی جنکو جہال حمقا
اور کیا چمکتا ہی نور اون دلون مین کہ سیاہ ہوی ہون بسبب گناہون اور عیوب کی یا اون
دلون مین جو صاف کی گئی ہون زہد و ہدایت سی اور کیا برابر ہی قدرت ولا تطع من
اغفلنا قلبہ عن ذکرنا ساتھہ مع الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی
جنوبھم یعنی اورمت پیروی کر اوس شخص کی کہ غافل کر دیا ہمنی دل اوسکا اپنی ذکر سی اور وہ
لوگ جو ذکر کرتی ہین کہڑی اور بیٹہی اور اپنی کروٹون پر کیا برابر ہین بیچنی والی اپنی دین کی
دنیا سی اور صرف کرنیوالی اپنی جانون کو اوسکی خواہش مین کہ گویا ہی لسان حال انکی ساتھہ اس شعر کی

	بذلت النفس فی طلب المعالی		معالی المجد فی جاہ ومال	

ترجمہ صرف کیا مینی عمر کو بیچ طلب بلندی کی یعنی بلندی رتبہ کی بیچ جاہ و مال کی اور اون لوگون سی کہ برخلاف
انکی ہین سو ہرگز ایسا نہین ہی بلکہ جسنی بیچا دنیا کو اور خریدا دین کو وہ نفع یاب ہوا اور جسنی صرف
کی کوشش محبت مولا مین وہ جوانمرد ہوا کہ گویا ہی لسان حال اوسکی خوشی مین آواز بلند ساتھہ
اس شعر کی

	یا سادتی ان قبلتم مھجتی ودمی		بنظرۃ فی الجمال الغالب العالی	

وقد رحب مبيع الدون بالعالي		فقد اللهم حيح الفضل عند كم	

ترجمہ اي سردار و سري اگر قبول کرو تم دل وجان ميري کو ٭ عوض ايک سطر کے طرف جمال نہايت بلند تمہاري کي ٭ پس تحقيق عطا کي تمي تمام دولت اپني علام کو ٭ اور تحقيق نفع پايا ميني ساتہہ بيچي ادني چيز کے عوض بيش قيمت کي ٭ اب تمام ہوچکا مقدمہ موعودہ پس شروع کرتا ہون مين بعون تعالي حکايات صالحين کو اور مين ہون من التزام کرنيوالا اوبمن تقديم وتاخير کا نہ باعتبار فضائل کے نہ باعتبار اسنان کي اور نہ باعتبار امکنہ اور ازمان کي اور اکثر حکايتون مين درميان ايک حکايت کے لکہدين ہين مين دو حکايتين بسبب اونکي صغر کے يا کسي مناسبت کي يا تعلق ہوني اونکي ساتہہ ايک شخص کے بعضي احوال مين اور کہين بدل دي گئي ہين بعضي الفاظ بعض حکايتون سي ياواسطي اختصار يا تقديم وتاخير کے ياواسطي اصلاح وزن کي کہ مختل تہا وہ نزديک اہل عروض اور نحو ہي کے يا مخالف ہي حکم شرع اور ادب کي يا عاري تہا محاسن شعريہ سي بجہت رکاکت ناپسنديدہ کي اور درج کيي ہين ميني اس کتاب مين اکثر اشعار اپني قديم اور جديد اور واسطي عذر عدم جودۃ اونکي کہي ميني يہ اشعار

	فقلت لاني ان اقل لا احمدہ		يقولون لم لا قلت شعرا تصدہ
	شباك اصطياد وان عرت صيدہ		اذا رمت عرا ان للمعالي نفرت
	ولا الداني الدون الردي ابدا		فلا الحميد العالي العزيز يريدني

ترجمہ کہتي ہين کيون نہين کہا تو ني شعر کہ فائدہ رساني کري تو ٭ تو کہا ميني اسليي کہ مين اگر کہون تو نہين اچہا کہہ سکتا ٭ جبکہ قصد کرتا ہون مين آہوان معاني کا بہاگ جاتي ہين ٭ دام شکار سي اور جانور غول شکار کر ليتا ہي اونکو ٭ پس نہ عمدہ بلند نسبتي قيمت ارادہ کرتا ہي ميرا ٭ اور نہ ادني کم قيمت رذيل

اراده کرتا ہون مین اوسکا ؛ اور مین سوال کرتا ہون پروردگار کریم اور برّ و رحیم سی کہ روزی
کری مجکو توفیق وہدایت اور سلامت زیغ وضلالت سی اور منتفع کری ہمکو اپنی بندگان صالح
سی اور گردانی ہمکو اونکی جماعت رستگار سی اور نافع کری اس کتاب کو اور دی محبت اسکی
اجر وثواب اور کری اوسکو خالص واسطی اپنی اور عنایت کری ہمکو اپنی فضل عمیم سی حصہ پورا اور
ہماری احباب اور تمام مسلمانون کو آمین بیشک وہ مالک دیان ہی اور صاحب قدرت واحسان وَھُوَ
حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ حکایات الصالحین
اور پہلی ذکر حکایات سی لکہا مینی یہہ قصیدہ بیان فضائل صالحین اور مقامات عالیہ اونکی مین

ایا عاشقا عالي جمال صفاتهم	وحالي حلي فيهم صلاح فوائق
وعالي مقامات واحوال سادة	وزاهي كرامات عظام خوارق
ومكنون اسرار وباهي معارف	ومشهود انوار بواه بوارق
ووصل لاحباب وراح محبة	اذا شمها في الغرب من في المشارق
تماثيل نشوانا بها طول دهره	فكيف بمن منها بكاساتها سقي
لهم من هوى كم من غريب عجائب	وكم من لطيفات المعاني دقائق
وكم من شواج للقلوب فائق	وكم من معان للعلوم حقائق
وكم من جهيد للنفوس مخالف	وكم من مليح للعقول موافق
لتسمع حكايات يطيب سماعها	ويحلو كطعم الشهد في ثغر ذائق
كساها جمال القوم حسنا كست	كتابي وكم طيب من القوم عابق

وحسن مثل عدها فی کناسا	تخاف رهب بحتارها کل حاذق
تنزه برؤیا حسنها احسن محلی	عرائسها اللاتی تسب لعاشق
وتاهی فی روض الرياحين قد بدت	تعالی جمال فاتی الحسن رائی
محاسن عرسادة لاسالها	سوی کل کفء فی المحبة صادق
است ترضی حطابها عن مهر	لها الصید فی الدنیا ولیس مفارق
فان کنت للمهر الذی عز دافرا	فناس وساق تجوبها کل سابق
وان کنت عاجزا فارض بالدنیا	فالدون یرضی الدون عند العلائق
رعی الله من امسی واصبح مسهرا	لنیل المعالی قاطعا کل عائق
الی ان علا فوق المقامات فی العلا	ونال المسامر قرب علی الخلائق
فطوبی له فی حضرة القدس یجتلی	جمال جلال جل عن وصف ناطق
ویسقی کؤس الوصل من خمرة الهوی	فیهسه ما یلقی هناك وما لقی

ترجمہ ای عاشق بلند جمال مضمون اون کی کی ؛ اور تشریح حلوں کی کریح اونکی جملاح سی فائق اوربلند مقامات اوحالات سردارانہ اور روشن کرامات بلند خارق العادت ؛ اور رازہای نہان اور روشن معارف اورکہلی انوار تابان روشن ؛ اور وصال احباب کیے اور شراب محبت کے جکہ سونگہیں مکو وہ لوگ جو تشرقا مین ہین ؛ حیران ہیں مثل نقش دیوار کے تمام عمر اپنی کس طرح ہو حال وسکا کہ اوسکی پیالیوں سی شراب پلایا گیا ہی ؛ واسطی اونکی محبت تمہاری سی کتنی ہی غرائب عجائب حالات ہین اور کسی ہی لطیف معنون سے دقایق ہین ؛ اور کتنی ہی سقرار کر سو الیں دل کو ماریکوں سی اور کتنی ہی معانی جو واسطی علوم کے

حقایق مین ٭ اور کتنی ہی تکلیف کہینچی والی جان کی دشمن اور کتنی ہی صاحب ملاحت واسطی عقلونکے
موافق ٭ سن دل سی حکایتین کہ خوش آتا ہی سننا اونکا اور شیرین معلوم ہوتا ہی مانند ذائقہ شہدکے
بیچ منہ چکھنی والی کی ٭ پہنایا اون حکایتون کو خوبی قوم اولیا فی لباس حسن کہ لسبب اوسکی خوش لباس
ہوئی کتاب میری اور بہت سی خوشبو قوم اولیا سی منتشر ہونی والی ہی ٭ اور وہ حکایتین پالنو مین
سے گئی ہوئی میری اس کتاب مین انتخاب کی ہوئین روشن کہ پسند کرلیا ہی اونکو ہر ہوشمند نی پاکے ٭
حاصل کر واسطی دیکھنی حسن اونکی کی جسوقت مین کہ جلوہ دکھاوین دولہنین اونکی کر اونہون نی قید
کرلیا ہی عقل کو عاشق کی ٭ اب دیکھہ لی کہ وہ حکایات روض الریاحین مین تحقیق ظاہر ہوئین سلسلہ جمال
گران بہا کامل خوبی والی خوش نما کی ٭ خوبیین روشن سردار کہ نہین پہنچیا اونکو کوئی سوا ہی اوس مرد سے
کہ محبت مین صادق ہو ٭ انکار کیا خوش ہوکر اون خواہش کرنیوالون اپنی سی نہ مقرر کیا مہر واسطی اوسکی
صدق کو دنیا مین اور جان فدا ہونی والی کو ٭ پس اگر ہی تو واسطی اوس مہر عزیز الوجود کی قدرت رکہنی والا
تو رغبت کر اور سبقت کر طرف اوسکی ہر سبقت کرنیوالی سی ٭ اور اگر ہی تو مثل میری عاجز تو راضی ہوجا ذلیل
کہ ساتھہ ذلیل کے راضی ہوتا ہی ذلیل وقت رشتہ کی ٭ نگاہ رکھیو اللہ اوس شخص کو کہ شام و صبح کی اوسنی جمال
سعی کامل مین واسطی حاصل کرنی مراتب بلند کی قطع کرکے ہر عاشق کو ٭ یہان تک کہ چڑہا اوپر مقامات کے
بیچ علو کے اور پائی مراد قرب مالک خلق سی ٭ تو خوشوقتی ہی واسطی اوسکی درگاہ قدس مین کہ جلوہ کرتا ہے
وہان جمال جلال کہ برتر ہے وصف گوینده سی ٭ اور پلائے جاتے ہین پیالے وصال کے شراب محبت سے
پس گوارا ہی اوسکو وہ چیز کہ پاتا ہی وہان پر اور وہ شی کہ پائی

	الحکایۃ الاولی	

مروی ہی حضرت ابوالفیض ذوالنون مصری رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا اوسوں فی تعریف کی گئی مجہسی ایک شخص کے کہ تہا وہ بزرگان مین سی اور مشہور تہا خوف وخشیت مین اور رفیع المرتبہ تہا مجتہدین مین مشہور تہی لوگون مین جہیں روشں اوسکی اور موصوف تہا اوس ملک مین بیچ معرفت اور حکمت اور تواضع اور خشوع کے کہا حضرت ذوالنون فی پہر نکلا مین واسطی حج بیت اللہ کے اور جب فارغ ہوا مین آوای حج سی تو قصد کیا مینی اوس بزرگ کی زیارت کا کہ سنون باتین اوسکی اور منتفع ہوں اوسکی نصایح سی اور ہمراہ ہوی میرے چند آدمی کہ مطلوب اونکا مثل میری تہا حصول برکت من اور تہا اون ہمراہیون مین ایک جوان نیک منظر خداترس زرد تہا رنگ اوسکا بلا رنج ومرض کے اور جہیڈہی تہین آنکہین اوسکی فی ظہور کسی سبب کے آنکہون مین دوست رکہتا تہا خلوت کو اور خوش ہوتا تہا اوسی دیکہنی والا اوسکا گمان کرتا تہا کہ ابہی کوئی مصیبت تازہ پہنچی ہے اوسکو سو کہتی تہی ہم اوس کو کہ آرام دی اپنی جان کو لیکن نہ جواب دیتا وہ ہماری اس بات کا کچہہ اور الگ رہتا ہمسی اور زیادت کرتا کوشش اور مجاہدہ مین اور لسان حال اوسکی کہتی تہی یہ ابیات

ایہا العاذلون فی الحب مہلا	حاش لی عن ہواہ ان اتسلی
کیف اسلو وقد تزاید وجدی	وتذلیت بعد عزی ذلا
من تسلی فقلت سلی عظامی	وسط لحدی وجسمکم لیس یبلی
حبکم قد تمکنت فی فوادی	فی قدیم الزمان قد کنت طفلا

ترجمہ ای ملامت کرنیوالو بیچ مقدمہ محبت کی آہستگی کرو ہرگز نہین ہو سکتی مجکو محبت اوسکی سے تسلی ٭ کسطرحسی تسلی ہو مجکو حالانکہ بڑہ گئی بیقراری میری اور بدل گئی عزت میری

بعد عزت کی خواری سی ؛ کہنی لگی کہ گل جاویگا تو کہا مینی گلجاوین کی ہڈیان میری درمیان لحد کے
اور محبت تمہاری نہ گلی گے محبت تمہاری تحقیق مینی پی اوسکو اپنی دل مین زمانہ قدیم مین اوسوقت مین
کہ تہا مین لڑکا ؛ حضرت ذوالنون کہتی ہین کہ اسطرح رہتا تہا وہ ہماری قافلہ مین یہان تک کہ پہنچا
ہماری ساتہہ یمن مین اور دریافت کیا ہمنی وہان لوگون سی مکان اوس شیخ کا تو بتایا ہمکو اونہون نے
وہ مکان پس ٹہونکا ہمنی دروازہ اوسکا تو نکلا ہماری طرف اندر سی ایک ایسا شخص کہ گویا ابہی اوٹہا ہی
قبر سی واسطی کہنی باتین اہل قبور کے سو بیٹہہ گیی لوگ پاس اوسکی اور آیا وہ جوان اور ابتدا السلام علیک کے
اوس بزرگ سی پس مصافحہ کیا اور مرحبا کہا اوسکو شیخ نے نہ کسیکو ہم مین سی حالانکہ ہم سب نی سلام علیک
کی تہی اوس سی پہر پڑہا اوسکی طرف وہ جوان اور کہا یا شیخ تحقیق کیا ہی تمکو اور مثل تمہاری اور بزرگونکو
اطبا واسطی بیماریون قلوب کی اور معالج واسطی اوجاع ذنوب کی اور مجہمین ایک زخم ہی بگڑا ہوا اور
عارضہ مدت کا سو اگر عنایت کرو تم مجہپر ساتہہ مراحم اپنی کی مراہم تو نہوگا بعید تمہاری دستگیری اور
رہبری سی پس پڑہے روبرو اوسکے اوس شیخ نے یہہ اشعار ؛

ان داء القلوب داء عظيم	كيف لي بالخلاص من داء ذنبي
هل طبيب مناصح لي فاني	اعجز الخلق والاطباء طبي
الا وانخلتي وبالطول حزني	من وقوفي اذا وقفت لربي
وانقطاع الجواب مني ولم لا	وبلائي قد جل عن كل خطب

ترجمہ تحقیق بیماری دل بڑی سخت بیماری ہی کیونکہ ہو مجکو خلاصی بیماری گنہ کی سی ؛ آیا کوئی طبیب ہے
خیرخواہ میرا کہ میرا یہہ حال ہی کہ عاجز کر دیا خلق کو اور اطبا کو میری بیماری نی ؛ آہ خجالت زدگی

اور دراری غم ایسی گہڑی ہوتی ہی اوسوقت کہ کہڑا ہوگا آگی اللہ کی اور لاجواب ہوتی ہی اور
کیوں نہو یہ بات اور بلا سیری ہرگئی ہر سخت کام ہی پہر کہا اوس جوان نی شیخ سی اگر عنایت کرو مجکو
کوئی مرہم ایسا تو عین مرحمت ہی کہا شیخ نی سوال کر جس امر کا کر جاہی تو سو پوچہا اوسی شیخ سے
کیا ہی علامت خوف آلہی کی کہا شیخ نی علامت خوف آلہی کی یہ ہی کہ بیخوف کردیہی تجھکو خوف آلہی
ہر خوف سی جو سیوا اوسکی ہی ہر پس کانپی لگا وہ جوان گہبراکر اور گر پڑا بیہوش ہوکر تہوڑی دیر تک
پہر جب افاقہ ہوا تو کہا شیخ سی رحم کری تمپر اللہ تعالی کس یقین کری خبر دیکی حاصل ہوا مجکو خوف آلہی
کہا شیخ نی جبکہ ہوجاوی سد و دیا مین متل علیل کیے کہ پرہیز کرتا ہی ہر چیز کی کہا نی سی بخوف زیادہ
ہونا نی مرض کی اور صبر کرتا ہی تلخی دوا پر بخوف دراری علت کی حضرت ذوالنون فرماتی ہین
کہ یہ سنکر نعرہ مارا اوس جوان نی پر ایسی کہ گمان کیا ہی نکل گئی روح اوسکی پہر پوچہا جست کری میر
پروردگار کیا ہی علامت محبت آلہی کی کہا شیخ نی ای حبیب میری درجہ محبت آلہی کا بہت رفیع ہے
عرض کیے جوان نی خواہش رکہتا ہو میں یہ کہ بیان کریں آپ اسکو بہی مجہسی کہا شیخ نی ای دوست میری
تحقیق دوستان آلہی جیری جاتی ہین دل اونکی سو دیکہتی ہین دلونکی نور سے طرف سر کی عظمت آلہ
محبوب کی سو ہو جاتی ہین ارواحین اونکی منور اور قلوب اونکی پردہی اسرار کی اور عقولین اون کیے
سماویہ کہ پہرتی ہیں درمیان صفوف ملائکہ کرام کے اور دیکہتی ہین تونا کی امورات کو ساتہ یقین اور
سیان کی سو عبادت کرتی ہین پروردگار کی حسب استطاعت اپنی کی خاص واسطی اوسکی بطمع جنت
سہ بخوف نار پس پہر نعرہ مارا اوس جوان نی ایسا کہ نکل گئی روح اوسکی اور گر پڑا مردہ رحمت فرماوی اوسپر
اللہ تعالی پہر اوٹہی وہ شیخ اور بوسہ دیا اوسکو اور روئی اوسپر اور فرمایا یہ موت ہی خائفین کیے

یہہ درجہ ہی محبین کا یہہ روح تہی رنجیدہ گریہ کنان لیس مینی خبر وصلت سنائی سو مشتاق ہوی اور بیہوش ہوے یہان تک کہ مرگئی اور کہی ہین بعضون نے اس باب مین یہ اشعار

علی قدر علم المرء یعظم خوفہ	فلا عالم الا من اللہ خائف
فامن مکر اللہ باللہ جاهل	وخائف مکر اللہ باللہ عارف
ترجمہ بقدر علم خوف اللہ کا ہوتا ہی انسانکو	نہین عالم مگر وہ جو کہ ہی اللہ سی خائف
جو قہر حق سی نچنت ہے وہ ہی اللہ سے جاہل	جو قہر حق سی ہی خائف وہ ہی اللہ کا عارف

حکایت انہین حضرت ذو النون مصری سی مروی ہی کہ فرمایا اونہون نی درمیان اوحال کے کہ سیر کرتا تہا مین نواحی شام مین ناگاہ گیا مین درمیان ایک باغ سبز دلکش کے اور دیکہا اوسکی اندر ایک جوان کو نماز پڑہتی ہوی تلی ایک درخت سیب کی سو بڑہا مین اوسکی طرف او سلام علیک کی اوس سے سو جواب نہ دیا اوسنی پہری سلام کا پہر سلام کیا مینی اوسکو دوبارہ تو لکہدیا اوسنی زمین پر اپنی اونگلی سی یہہ بیت

منع اللسان من الکلام لانہ	کہف البلاء وجالب الآفات
فاذا نطقت فکن لربك ذاکرا	لا تنسہ واحمدہ فی الحالات
ترجمہ زبان کو روکتا ہون مین سخن سی کیونکہ آئی ہین	بلائین سر کے اوپر اوس ہی کے باعث سے او آفات
نہو ناطق بغیر ذکر حق او بہول مت اوسکو	بسر کر حمد مین اللہ کے تو اپنی سب اوقات

حضرت ذو النون کہتی ہین کہ بہت رویا مین اور لکہا مینی یہی جواب اوسکا زمین پر اپنی اونگلی سے

وما من کاتب الا سیبلی	ویبقی الدھر ما کتبت یداہ
فلا تکتب بکفك غیر شیء	یسرك فی القیامۃ ان تراہ

	ترجمہ فنا ہوتا ہی ہر ایک لکہنی والا رکہہ ہرگز مگر وہ شی کہ اوس سے		لکہا اوسکا رہا کرا ہی اپنی قیامت میں تو خوش ہو اور دیکھی	

کہا حضرت ذوالنون نی پس چیخ ماری اوس شخص نے رو دی اور رخصت ہوا دنیا سے اوسی چیخ مین تو کہڑا ہوا مین واسطی غسل اور تدفین اوسکی کی پس سنا مینی کہ کہا کسی غیب سے الگ ہوجا اس سے کہ تحقیق اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہی اس سی کہ متولی ہوگا اسکی کام کا کوئی شخص سوا فرشتوں کی کہا حضرت ذوالنون نے سو گیا مین طرف ایک درخت کی اور نماز پڑھنی لگا پیچہی اوسکی بعد حکمہ آیا مین اوس جگہہ کر دیکہا کی تہی اوسنی وہان تو نہ پایا مینی کچہہ اثر اوسکا وہان اور نہ پائی کچہہ خبر راضی ہو اللہ اوس سے

حکایت منقول ہی انہین حضرت ذوالنون سی کہ فرمایا درمیان اوس حال کے کہ پہرتا تہا مین پہاڑوں مین بیت المقدس کے ناگاہ سنا مینی یہہ آواز کہ کہا کسینی حاقی رہیں علتین ابدان سی خدمت کرنیوالون کی اور خواہان ہوی عبادت کی کہا نا اور بینا چہوڑ کر اور الفت ہوئی اونکی بدنوں کو طول قیام کی آگی ملک علام کی حضرت ذوالنون کہتی ہین پس چلا مین پیچہی اوس آواز کے تو دیکہا مینی ایک نوجوان امرد کہ غالب تہی اوسکی چہری پر زردی جہکا ہوا تہا مثل ڈالی کی کہ جہکا دی اوسکو ہوا مارتی ہوی تہا تہبند ایک ٹکڑی کا اور ایک ٹکڑا ڈالی ہوی تہا سر پر سو جب دیکہا اوسنی مجکو تو چہپا ایک درخت مین کہا مینی ای جوان اسقدر جفا اور پہیری اخلاق مومنین سی نہین ہی باتین کر اور کچہہ نصیحت کر مجکو تو گر پڑا وہ سجدہ مین واسطی اللہ تعالی کی اور کہنی لگا یہہ مقام ہی اوس شخص کا کہ پناہ ڈہونڈہی تجہسی اور انس لی تیری معرفت سی اور خوگر ہو تیری محبت سی پس ای آلہ قلوب اور اوس چیز کے کہ گہیر لیے تونی اوسکو جلال عظمت اپنی سی چہپالی تو مجکو اون لوگون سی کہ روکین

مجکو تجہسی بہت غائب ہو گیا وہ مجہسی اور نہ دیکہا مینی اوسکو کبہی راضی ہوا اللہ تعالی اوس سی اور اونہین سی ہی کہ فرمایا درمیان اوس حال کے کہ پہرتا تہا مین شام کی پہاڑون مین ناگاہ دیکہا مینی ایک شخص بوڑہا گڑہی مین رہین کی کہ لٹکی تہین پلکین اوسکی آنکہون پر بڑہاپی ہی سو سلام کیا مینی اوسپر اور جواب دیا اوسنی میری سلام کا پہر کہنی لگا کہ ای وہ ذات پاک کہ پکارتی ہین اوسکو گنہگار تو پاتی ہین اوسکو قریب اور ای وہ ذات پاک کہ قصد کیا اوسکا زاہدون نی تو پایا اوسکو حبیب اور ای وہ ذات پاک کہ انس پکڑا اوس سے اہل کوشش نے سو پایا اوسکو مجیب پہر پڑہی یہ اشعار

وله خصائص مصطفون لحبه	اختارهم في سالف الازمان
اختارهم من قبل فطرة خلقه	فهم ودائع حكمة وبيان

ترجمہ اور واسطی اوسکی خواص ہین کہ برگزیدہ کیی ہوی ہین واسطی محبت اوسکی کے پسند کر لیا ہی اونکو زمانہ قدیم مین پسند کیا اونکو پہلی پیدا کرنی خلق کے سو وہ ودیعت ہین حکمت اور بیان کے

حکایت منقول ہی اوستاد ابو القاسم جنید بغدادی رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ فرمایا اونہون نے حاضر ہوا مین اکثر جماعات ابدال اللہ مین مردون اور عورتون سی سو تہا اوس جماعت مین کوئی حاضرین سی مگر یہ کہ مارتا تہا ہاتہہ اپنا ہوا مین اور ڈال دیتا تہا لیکر در و یاقوت وغیرہ زمین پر آگی اون کے تو اوٹہایا مینی بہی ہاتہہ اپنا اور مٹہی بہر کر زعفران سی ڈال دی روبرو اونکی تو فرمایا مجہسی حضرت خضر علیہ السلام نی کہ نہ تہا اس جماعت مین کوئی شخص جو پیش کرتا اوس چیز کو جو سزاوار عرس تہی سوا تیری **ف** یہ کلام دال ہی اوپر تنبیہ حضرت جنید رح کی کہ ابہی تک تمکو توجہ طرف اشیای مرغوبہ نفس کے باقی ہی تہ اور حاضرین جماعت کو اور کہا ہی بعض عارفون نی کہ مجہپر ایکبار ظاہر ہوئین چالیس

حورین سو دیکھا میں اونکو کہ جاری تہین ہوا میں اور تہی اوپر کپڑی سونی چاندی کی اور لدی ہوئی
تہین جواہرات بین سو دیکھا میں اونکو اک نظر بہر کر تو عتاب آیا مجہپر چالیس دن تک یہہ بعد
چند ایام کی ظاہر ہوئیں مجہپر اپنی حورین زائد اونسی حسن و جمال مین اور آواز آئی مجکو کہ دیکہ انکی
طرف تو گر پڑا میں سجدہ مین آگی اللہ تعالی کی اور بند کرلین مینی آنکھین سجدہ ہی مین اور کہا پناہ
مانگتا ہون مین تجہسی اوس چیز سے کہ وہ سوا تیری ہی نہیں حاجت مجہکو طرف اسکی اور دیر تک تضرع
وزاری کرتا رہا رو برو اپنی مالک کی یہانتک کہ لوٹا لیا اونکو میری پاس سے **حکایت**
منقول ہے شیخ عبد الواحد بن زید سے کہا اونہون نی عارض ہوا مجکو ایکبار عارضہ میری ساقین
کہ دشوار تہا اوس سی اوٹہنا لیکن پڑہتا رہا مین نماز با وجود اوس تکلیف کے اور شب گذری بہی زیادہ
کہڑی ہوی نماز مین تو نہایت تکلیف ہوئی مجکو تو بیٹہہ گیا کچہہ دیر واسطی استراحت کی اور تکیہ بنایا
میں اپنی چادر کا لپیٹ کر اور لیٹ گیا اوس محراب مین رکہکر سر اپنا اوس پر اور حالت ہوئی مجہپر نیند
تو دیکہا میں قریب آتی ہوی اپنی ایک نوجوان لڑکیکو کہ بی مثل تہی حسن و خوبی مین اور تہین
پیچہی اوسکی اور چند لڑکیاں آراستہ لباس و زیور سی اور کہڑی ہوئی وہ میری پاس اور تہین وہ
سب پیچہی اوسکی پس کہا اوسنی اپنی بعضی ہمراہیون سی اوٹہاؤ اسکو اسطرح کہ نہ بیدار ہو پہر پہنچی وہ
میری طرف اوسکی کہنی سے اور اوٹہا لیا مجکو مین سی اور مین دیکہہ رہا تہا اونکی طرف خواب مین
پہر کہا اوسنی اپنی ساتہہ والیون سی فرش کرو اسکی واسطی نرم و عمدہ فرش اور تکیہ رکہو تو بچہا دی
اونہون نی میری واسطی سات فرش ایسی کہ نہ دیکہی میں مثل اونکی دنیا مین اور رکہی میری سرہانے
تکیی عمدہ سبز رنگ کی پہر کہا اون حورتون سی کہ اوٹہا لائیں تہین مجکو لٹا دو اس فرش آرام سے کہ

نہ جگنی یاد ی تو لٹا دیا مجکو اونہون نی اوس فرش پر اور مین دیکھہ رہا تہا اونکی طرف اور اوسکو
کہ حکم کرتی تہی میری حقمین پہر حکم کیا اونکو کہ جو گرد اسکی فرش کے رکھو پہولونکو سولائین وہ پہول جہلی
کے اور گہیر دیا اونسی فرش میرا پہر آ ہی وہ سر گروہ اونکی پاس میری اور کہا ہاتہہ اپنا سرخ در وپٹہ لی
کے اوپر پہیرا ہاتہہ اوسپر پہر بولی قم شفاک اللہ الی صلاتک غیر مضرور یعنی اوٹہہ کہڑا
ہو اپنی نماز کیطرف حالت تندرستی مین سو جگ گیا مین اور واللہ تہا مین گویا رہا ہوا مین تبسے
پہر نہ شکایت کی مینی کبہی اوس علت کی بعد اوس رات کی اور نہ دور ہوئی میری دلسی شیرینی یاد اوسکے
کہنی کی کہ اوٹہایا مجکو اپنی کلام سے **حکایت** منقول ہی انہین عبد الواحد سی کہا اونہون نے
سو گیا مین ایک دن بی پڑہی وظیفہ اپنا سو دیکہی مینی ایک لڑکی حسین کہ نہ دیکہی مینی کبہی مثل اوسکی
خوبصورت پہنی ہوی کپڑی ریشم سبز کے اور پاؤنمین تہی اوسکی جوتی عمدہ اور کہا اوسنی مجسی ای
ابن زید محنت کر میری طلب مین کہ مین طلبگار تیری ہون پہر کہنی لگی جسنی خریدا مجکو اور ہوا
ہمنشین میرا تو بی فکر ہوا اپنی نفع مین نقصان سی عبد الواحد کہتی ہین تب پوچہا مینی کیا ہی
قیمت تیری تو پڑہا اوسنی یہہ شعر ؎

محبة اللہ ثم طاعته		وطول فکر یشاب بالحزن	

ترجمہ محبت اللہ کیہہ طاعت اوسکی اور درازی فکر کے کہ مرکب ہے ساتہہ غم کے پہر پوچہا مینی اوس سے
کسکی مملوک ہے تو کہا اوسنی یہ شعر

لمالک لا یری لی ثمنا		من خاطب قد اتاہ بالثمن	

ترجمہ واسطی اوس مالک کے کہ نہین پہیرتا قیمت کو اوس مانگنی والی سی کہ لایا نزدیک اوسکی قیمت

کہا انہوں نی پہر بیدار ہوا اس اور قسم کہائی کہ اب کبہی نہ سوونگا تمام رات اور موتی اوس جماعت سے کہ جو ہمارے پڑہتی ہین محمد کے عشا کی وضو سے ادا کرتی اوس حال پر تا مدت قدم چالیس سال تک

حکایت مروی ہی کہ شیخ مظہر سعدی رحمہ روتی رہی شوق الٰہی میں ساٹہہ برس تک سو دیکہا خواب مین کہ بین کنارے پر ایک نہر کی ہون کہ پانی اوسکا مشک سے ادہر سے اور اوسکی دونون کنارے پر درخت موتیون کی ہین ڈالیں اوسکی سونی کی پہر ناگہان دیکہا وہان چند لڑکیان آراستہ کہ کہہ رہی تہین وہ ایک آواز سی سبحان المسبح بکل لسان سبحانہ سبحان الموجود بکل مکان سبحانہ سبحان الدایم فی کل الازمان سبحانہ یعنی برابر تسبیح کہہ رہی تہین تو پوچہا مینی اونسی کون ہو تم کہا اونہون نی ہم ایک مخلوق ہین مخلوقات الٰہی سے کہا مینی کیا کرتی ہو اس جگہہ

تو جواب دیا اونہون نی ان شعرون مین ؛

برانا اللہ الناس رب محمد		لقوم علی الاقدام باللیل قوم	
بیاحون رب العلمین الھھم		فتسری ھموم القوم والناس نوم	

ترجمہ پیدا کیا ہی ہمکو خدا آدمیون کی نی جو رب ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطی اون لوگون کی جو اپنی قدمون پر رات کو کہڑی ہوتی ہین ؛ مناجات کرتی ہین پروردگار عالم کی سے جو معبود دونکا پس شب کو بہیجتی ہین دعائیں اوس قوم کے اوس وقت مین کہ لوگ سوتی ہوتی ہین حکایت مروی ہی شیخ ابو بکر ضریر رضی سی کہا اونہون نی تہا میری پڑوس مین ایک جوان خوبصورت صائم النہار قایم اللیل کہ ہرگز نہ سوتا شب مین اور مشغول رہتا عبادت مین سو آیا میری پاس ایک دن اور کہا ای اوستاد مین سو گیا تہا رات اپنی وظیفہ سے تو دیکہا اپنی خواب مین کہ شق ہوئی

محراب میری اور نکلین اوسمین سی میری پاس چند لڑکین حسین اور دیکها مینی اومین ایک عورت بدشکل قبیح صورت کو تو پوچها مینی اوسنی کسکی ہو تم سب اور یہہ بدشکل کسکی ہے کہا اونہون نی ہم سب تیری راتین گذشتہ ہین اور یہہ تیری آجکی رات ہی کہ سویا تو اسمین اپنا وظیفہ چهوڑکر اور اگر مرتا تو اس رات تو ہوتی یہہ تیری حصہ مین پہر پڑہے اوس بدشکل نے یہہ اشعار روبرو میری

فانت قبحتنی من بین اشکالی		اسال لمولاك واردد بی الی حالی	
نمت اللیالی فهن الدهر امثالی		لا ترقدن اللیالی ما حییت فان	
جوف الظلام یسکنی المنزل العالی		یحن السرور لمن نال السرور بنا	
فانتبه بنا فانت من البلوی علی بال		فقد اردت بخیر اذ وعظت بنا	

ترجمہ سوال کر اپنی مالک سے اور لوٹا تو مجکو طرف حالت میری کی کہ تو نی ہی بدصورت کیا ہی مجکو اپنی ہمشکلون مین سی ؛ نہ سویا کر تو راتون کو جب تک کہ زندہ ہی تو اگر سویا کریگا راتون کو تو وہ تمام میری مثل ہونگی ؛ ہم خوشی کرنیوالی ہین اوس شخص کو کہ حاصل کری خوشی کو بسبب ہمارے درمیان اندہیری راتون کے ساتہہ سکونت منزل بلند کی ؛ پس تحقیق ارادہ کیا مینی ساتہہ تیری خیر کا اسلیی کہ نصیحت کیا گیا تو ساتہہ ہماری تو خوش ہو تو قدرت الہی سے اوپر ایک شان عجیب کے ہی تو ؛ سو جب فارغ ہوئی وہ ان اشعارون سے تو جواب دیا اس کو ایک نے اون خوبصورتون مین سے ساتہہ ان اشعارون کے

فی جنة الخلد فی روضات جنات		ابشر بخیر فقد نلت المنی ابدا	
تتلو القران بترجیع و رنات		یحن اللیالی اللواتی کنت تسهرها	

نحن الحسان اللواتي كنت تخطبنا	حيث الظلام ملوعات ودران
استرقدت ما تحوم من ملك	تو يحو دا فضال و احسان
عدا تراه تجلى عن محجب	تدانى اليه وتحظى بالتحيات

ترجمہ جو شخص ہو تو ساتھہ خیر و خوبی کی پس تحقیق بہیجا تو مقصد کو ہمیشہ بیچ جنت خلد کی بیچ باغون نعمتون کی ہم وہ راتیں ہین کہ سدا رہتا تہا تو اون میں پڑھتا تہا قرآن ساتھہ آواز حزین و نرم کی ہم وہ حسین حورتین ہیں کہ تو خواستگار ہوتا تہا ہمکو درمیان اندہیرون کی ساتھہ اشک گریان اور دم گرم کی ؛ جو شخص ہو تو پس تحقیق تو نی حاصل کیا اوس چیز کو کہ امید رکہتا تہا مالک محسن سے کہ بخشش کرتا ہی ساتھہ نعمتون زائد اور خوشیون کی ہیکل دیکہی گا تو اوسکو در انحال کہ جلوہ گر ہو گا بی حجاب کے نزدیک ہو گا تو اوس سے اور جو متوقت ہو گا تو ساتھہ تحفون کی جو کہا اوسی نی پہر بعد بیان اس خواب کی نعرہ مارا اوس جوان نی اور گرا زمین پر درحالیکہ مردہ تہا **حکایت** منقول ہی بعضی عارفین سی کہ کہا اونہون نی سو گیا میں ایک شب بی پڑہی وظیفہ مقررہ اپنا اور تہا ہوا مجہی درد سر کا تو دیکہی میں نی خواب میں ایک بہت خوبصورت لڑکی کہ بہتر اوس سے کوئی ہو نہ اور معطر اوس سی کوئی خوشبو نہ دیکہی تہی سو دیا اوس حور نے مجکو ایک رقعہ کہ تہا وہ اوسکی ہاتہہ میں اور کہا مجہسی پڑہ اسکو کہ کیا لکہا ہوا ہی اسمیں تو جب پڑہا میں نی تو تہی اوسمین تین اشعار

لذذت بنومة عن خير عيش	مع الولدان في غرف الجنان
تعيش مخلدا لاموت فيها	وتبقى في الجنان مع الحسان
تيقظ من منامك ان خيرا	من النوم التهجد بالقران

ترجمہ مزہ پایا تو نے نیند میں اور محروم رہا تو بہتر عیش سے ساتھہ ولدان کی بیچ غرفون جنتون
کے ✤ زندہ رہیگا تو ہمیشہ نہین ہی موت اوسمین اور باقی رہیگا تو بیچ جنتون کی ساتھہ خوبصورت
عورتون کی ✤ بیدار ہو اپنی نیند سے تحقیق بہتر سونے سے جگنا ہی ساتھہ قران کی پڑہتی ہی اون
شعرون کی جاگ گیا مین ڈرکر سو قسم اللہ تعالی کی نہین یاد کیا مینی کبھی اون شعرون کو مگر
یہہ کہ اوڑگیی نیند میری رحمت کری اونپر اللہ تعالی حکایت مروی ہی حضرت شیخ سری
سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ آئی انکی پاس حضرت ابو القاسم جنید بغدادی رضی اللہ تعالی عنہ درحالیکہ
غالب تہا شیخ سری پر گریہ وبکا تو پوچہا اوسنی حضرت جنید نی کہ کیا باعث ہی تمہاری گریہ وزاری کا
کہا اونہون نی شب گذشتہ مین آئی میری پاس ایک لڑکی میری اور کہا اوسنی بابا میری یہہ رات
بہت گرمی کی ہی اس کوزہ کو یہان لٹکا ئی جاتی ہون مین تمہاری واسطی کہ سرد ہوجاوی پانی
اسکا کہا مینی اچہا پہر حضرت سری کہنی لگی کہ غالب ہوئی میری انکہون پر نیند اور سو گیا مین
تو دیکہا مینی خواب مین کہ ایک لڑکی حسین تر سب مخلوق سی اوتری آسمان سی تو پوچہا مینی
اوس سی کسکی واسطی ہے تو کہا اوسنی مین اوسکی ہون جو نہ پیی ٹہنڈا پانی کوری لوٹون کا
سو جاگ گیا مین اور اوتار کر اوس کوزہ کو مارا زمین پر کہ پارہ پارہ ہوگیا حضرت جنید کہتی ہین
دیکہی مینی ٹکڑی پڑی ہوی اوسکی کہ نہ اوٹہایا اونکو سینی یہان تک کہ چہپ گئی مٹی مین اور
حضرت شیخ ابو سلیمان دارانی سی منقول ہی کہ سو گیا مین ایک رات بی پڑہی ورد اپنا تو ناگاہ
دیکہا مینی ایک حور کو کہ کہتی ہی ای ابو سلیمان تو سورہا ہی اور حالانکہ مین تیری واسطے
پرورش کی جاتی ہون خیمون مین جنت کی عرصہ پانسو برس سی یا قریب اسکی اور کلام

حکایت منقول ہی حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمہ سی کہا اونھون نی درمیان اوس حکایت کی
کہ ہم ایکدن بیٹھی ہوی تہی اپنی اسی مقام مین اور تیار تہی ہم واسطی روانگی ایک جہاد کی تو حکم
کیا مینی اپنی لوگون کو کہ آمادہ ہوں واسطی پڑہنی دو آیتون کی سو پڑہی ایک شخص نے حاضرین
ہماری محفل کے یہ آیت شریفہ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ
بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ ترجمہ اللہ تعالی نی خرید لی مسلمانون سی اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ
اونکو بہشت ہی سو یہ سنکر اوٹہہ کہڑا ہوا ایک نوجوان کہ تخمیناً عمر اوسکی پندرہ سال کیے ہوگی اور مر گیا
تہا باپ اوسکا اور ورثہ چھوڑا تہا اوسکی واسطی مال و اسباب کو تو کہا اوس نوجوان نی اے عبدالواحد
بن زید کیا اللہ تعالی نی مول لی لیا مومنون سی اونکی جانون اور مالون کو بعوض جنت کے
کہا مینی ہان اے حبیب میری بولا وہ نوجوان گواہ کرتا ہون مین تمکو اس بات پر کہ تحقیق بیچا
مینی اپنی جان و مال کو بعوض اس بات کی کہ ہی مجکو جنت کہا مینی اوس سے اے عزیز بارہ تلوار کے
سخت تر ہی ہر کسیکو اوسکی روبرو ٹہیرنا دشوار ہوا ہی اور تو ابہی لڑکا نو عمر نی تجربہ کار ہی مین ڈرتا ہون
کہ شاید نہ ٹہر سکی تو اور عاجز ہو ٹہیرنی سے صف جنگ میں تو بولا وہ لڑکا اے عبدالواحد خریدتا ہون
مین اللہ تعالی سی جنت الفردوس کو کیا اب ہی کوتاہی کرونگا اور عاجز ہونگا حصول اس سعادت
سے مین گواہ کرتا ہون پروردگار عالم کو کہ بیشک یہ لین دین کیا مینی اوس سے حضرت عبدالواحد
فرماتی ہین کہ یہ سنکر کوتاہی کرنی لگی نفوس ہماری اس راہ مین تو کہا ہمنی سبحان اللہ لڑکا تو یقین
کری اور ہم لوگون کو اطمینان حاصل نہو مواعید ربانیہ پر پہر تمام مال اپنا لاکر اوسنی تصدق کردیا
راہ خدا مین اور رہنی دیا فقط ایک گہوڑا اور ہتیار اور زاد راہ اپنا پہر ہوا دن کوچ کی آمادہ

پہلی سب سی اور کہا السلام علیک یا عبد الواحد کہا مینی وعلیک السلام فائدہ مند ہوئی ہیج تیر سے
پہر چلی ہم اور وہ ساتہہ ہماری تہا کہ روزہ رکہتا تہا دن مین اور نماز مین پڑہا کرتا تہا رات کو اور خدمت
کرتا تہا ہماری جانورون کی اور جب ہم سو جاتی تو پہرا دیتا ہمارا یہان تک کہ جب پہنچی ہم ملک روم مین
سو درمیان اوس حالکی کہ مشغول تہی ہم اپنی کامون مین ناگاہ سامنی آیا ہماری وہ نوجوان پکارتا
ہوا واشوقا الی العیناء المرضیہ یعنی ای واہی مین مشتاق ہون طرف عیناء مرضیہ کی یعنے
طرف عورت بڑی آنکہون والی پسندیدہ دل کے سوا اوسکو اس گریہ وزاری مین دیکہکر کہا میری ہمراہیون
نے کہ کچہہ وسواس ہوگیا ہی اس نوجوان کو اور عارض ہوا ہی اسکو جنون پہر پوچہا مینی اوس سے ای
حبیب میری کون ہی عیناء مرضیہ کہا اوسنی ابہی کچہہ اونگہہ آگئی تہی مجکو تو دیکہا مینی اوس مین کہ گویا
آیا ہی میری پاس ایک آنی والا اور کہا اوسنی مجسی چل طرف عیناء مرضیہ کے پس لیگیا مجکو ایک باغ مین
کہ درمیان اوسکی نہر جاری ہی عمدہ پانی کی اور اوس نہر کی کناری پر چند نوعمر لڑکیان ایسے
شکیل وحسین کہڑی تہین کہ اونکی زیور ولباس کا مجسی کچہہ بیان نہین ہوسکتا سو جب دیکہا
اون لڑکیون نی مجکو تو خوش ہوئین آپسمین اور بولین ایک دوسری سی یہہ آیا خاوند عیناء مرضیہ
کا تو سلام علیک کی مینی اونسی اور پوچہا مینی کیا تم مین ہی موجود عیناء مرضیہ کہا اونہون نی
نہین ہم تو اوسکی چہوکریان اور لونڈیان ہین چلا جا سامنی اپنی پہر بڑہا مین آگی کو یہان تک
کہ پہنچا ایک اور نہر پر دودہ تازہ کی کہ نہ بدلا تہا مزہ اوسکا اور دوسری باغ مین کہ نہایت آراستہ
پیراستہ تہا اور موجود تہین وہان بہی چند لڑکیان کہ مینی ویسی کبہی نہین دیکہی تہین اور شگفتہ
اور سرگشتہ ہوگیا مین اونکی محبت مین بسبب اونکی حسن وجمال کے پہر جب دیکہا اونہون نی

سہی مجکو تو خوشی سی ہنسی لگین اور بولین آیا وا اللہ خاوند عینا مرضیہ کا کہا مینی السلام علیکن کیا
تم مین ہی عینا مرضیہ کہا اونہوں نی وعلیک السلام یا ولی اللہ ہم سب تو اوسکی لونڈیین باندیین
ہین چلا جا سامنی کو پہر سیدہا چلا مین آگی کو تو ناگاہ ملی مجکو ایک تیسری نہر شراب مصفا کے
جسکی حقمین لذة للشاربین فرمایا ہی حق نی اور اوسکی کناری پر کہڑی دیکہین مینی ایسی چند
نوجوان عورتین کہ بہلا دیا اونہوں نی خوبی حیلون کو پس کہا مینی اونسی السلام علیکن کیا ہی تم
مین عینا مرضیہ کہا اونہوں نی نہین ہم تو اوسکی لونڈیین چہوکریین ہین چلا جا آگی کو پہر آگی بڑہا مین
اور پہنچا ایک چوتہی نہر پر شہد شفاف کی اوپر جمع تہین اوسکی کناری پر نوعمر لڑکیان سراسر نور جمال کے
اسطرح کی کہ بہلا دیا اونہوں نی میری دلسی حیلیو کو تو سلام علیکن کہا مینی اور پوچہا کیا تم مین سے
عینا مرضیہ کہا اونہوں نی اے ولی اللہ ہم سب اوسکی چہوکریین لونڈیین ہین چلا جا آگی کو تو
پہنچا مین قریب ایک خیمہ روشن منور کے کہ تہا وہ موتی سفید کا اور اوس خیمہ کی در پر کہڑی تہی
ایک نوعمر عورت ایسی زیور و لباس سی ہوئی کہ مجہسی اوسکا کچہہ وصف و بیان نہین ہو سکتا سو وہ
مجکو دیکہکر بہت خوش ہوئی اور ہنسکر خیمہ کی طرف منہ کرکے پکاری اے عینا مرضیہ یہہ رہا خاوند تیرا
کہ ابہی چلا ہوا آیا ہی پس آیا مین قریب اوس خیمہ کی اور چلا اندر اوسکی تو ناگاہ دیکہا اوس محبوبہ
دلنواز صبر گداز کو بیٹہی ہوئی ایک سونی کے تخت جواہر نگار پر سو جونہین نظر پڑی میری اوپر تو عاشق
ہوگیا مین اوسپر سو جان سی اور جاتی رہی عقل میری اور بولی وہ مجکو دیکہکر مرحبا ہو تجکو اے
ولی رحمن کی تحقیق آپہنچا ہی زمانہ تیری وصال کا مجہسی سو اوس بے صبری اور بیتابی مین بڑہا
مین کہ گلی ملون اوس سی بولی وہ صبر کر اور مت گہبرا ابہی وقت نہین ہی مجہسی تیری ملنی کا پر ہوگا

اسواسطی کہ ابہی تجہمین روح حیات باقی ہے اور انشاءاللہ تعالی تو آجکی شب میرے ہی پاس افطار کریگا پہر کہا اوس نوجوان مجاہد نی کہ ہوشیار ہوگیا مین اپنی اس خواب سی ای عبدالواحد اور مین بیتاب ہون اوسکی جدائی سی اور نہین صبر کرسکتا اوسکی دوری پر حضرت عبدالواحد کہتی ہین کہ ہنوز اوسکا یہہ کلام خوب تمام نہین ہونی پایا تہا کہ دکہا ہمکو ایک غبار بلند اور نکلا اوسمین سی ایک چہوٹا لشکر دشمنون کا سو اول حملہ کیا اونپر اوسی جوان نی سو گنتا رہا مین کہ ماری اوسنی نو شخص دشمنون مین کے اور دسوین بار تمام ہوا کام اوسکا اور گرا گہوڑی سی چور چور ہوکر سو گیا مین اوسکی پاس تو دیکہا مینی اوسکو لتہڑا ہوا خون مین اور خوب مونہ کہول کر ہنستا تہا اور اسی حالت خندہ اور ضحک مین ایک سفر کیا دنیا سی راضی ہو اللہ تعالی اوس سے اور کیا خوب کہا ہی کسی کہنی والی نے ††

یا من یعانق دنیا لا بقاء لها	یمسی و یصبح مغرورا و غرارا
هلا ترکت من الدنیا معانقة	حتی تعانق فی الفردوس ابکارا
ان کنت تبغی جنان الخلد تسکنها	فینبغی لک ان لا تامن النارا

ترجمہ ای وہ شخص کہ بغل گیر ہوتا ہی دنیا سی کہ نہین ہی بقا اسکو شام کرتا ہی اور صبح اوسکی دہوکا اور دہوکہہ مین ہی ؛ کیون نہین چہوڑا تونی دنیا سے بغل گیر ہونی کو تا کہ معانقہ کری تو بیچ فردوس کی زنان دوشیزہ سی ؛ اگر تو چاہتا ہی بہشت خلد مین رہنا تو چاہیی کہ نہ بیخوف ہو تو آگ سی حکایت

منقول ہی بعضی صالحین زاہدین سی کہ عبادت کی ایک شخص نے پروردگار کی چالیس سال پہر ایک شب خیال آیا اوسکو عنایت الہی پر تو بعجز و زاری عرض کی اوسنی ای اللہ تعالی اور ای پروردگار کریم دکہادی مجکو زندگی مین وہ چیز کہ آمادہ اور تیار کی ہی تونی واسطی میری جنت مین اور بتلادی

مجکو جو کچھہ مقرر کیے ہیں واسطے میری حوراں دلربا اور خوباں مسرت زاسی سو یہ تمام کرنی پایاتہا
وہ کلام ایسا کہ ناگاہ پھٹ گئی محراب اوسکی اور نکلی شگاف دیوار میں سی ایک نوجوان حسین حور
کہ اگر ظاہر ہوتی وہ دنیا میں تو دیوانہ اور بیہوش ہو جاتی تمام اہل دنیا اوسکو دیکھکر پس پوچہا اوس
سیدہ جدائی اوس سے آیا تو از قسم انسان ہی یا از قسم جان سو پڑہی اوسی اوسکی جواب میں یہہ اشعار

ستکوت الی المولی وقد علم الشکوی	واعطاک ما ترجو وقد کشف البلوی
وارسلنی انسا الیک وانی	اذا حبک طول اللیل تسمع النجوی

ترجمہ شکایت کی تو نی اپنی مولی سی اور تحقیق جانتاتہا وہ تیری شکایت کو اور عطا کیا تجکو جو کچھہ کہ امید
رکہتاتہا تو اور تحقیق دور کیا غم تیرا اور بہیجا مجکو واسطے محبت کی طرف تیری اور تحقیق میں راز گوئی
کرتی ہوں تجسی رات بہر کاتکی سنتا تو میری راز کو سو پوچہا اوس بزرگ نی ای لڑکی تو کسکے
ہے کہا اوسنی میں واسطے تیری ہوں پہر دریافت کیا اوسنی کہ میری واسطے مثل تیری کتنی حوریں ہیں
کہا اوسنی سو حور ہیں اور نہ تہا بلکہ ساتہہ ہر ایک حور کے سو سو لونڈیں ہیں اور واسطے ہر لونڈی کے
سو سو خدمت گذار ہیں اور واسطے ہر خدمتگذار کے سو سو داروغہ ہیں پس یہہ سنکر بہت خوش ہوا
وہ بزرگ اور کہا ای یاریں کیا دیا گیا ہی کوئی شخص زیادہ مجہسی تو جواب دیا اوس حور نی اسطرح
کہ ای مسکین یہ عنایت تجہپر مثل عنایت طالبین و سالکین کی ہی کہ کہتی ہیں وہ اللہم اغفر لی
فرماتا ہے واسطے اوسکی پروردگار عالم موافق اوسکی تمنا کے پہر دوبارہ مغفرت مانگتی ہیں
وہ اللہ تعالی سے وقت غروب آفتاب کے تو پہر مغفرت اور رجوع برحمت کرتا ہے
اون کیے طرف پروردگار رحیم پہر یہہ کہکر پڑہے اوس حور نی یہہ اشعار

	ولہ خصائص مصطفون لحبہ		اختارھم فی سالف الازمان	
	اختارھم من قبل فطرۃ خلقہ		فھم ودائع حکمۃ وبیان	

ترجمہ اور واسطی اوسکی خاص لوگ ہین برگزیدہ واسطی محبت اوسکی کے کہ پسند کر لیا ہی اونکو زمانہ قدیم مین پسند کیا ہی اونکو پہلی پیدا کرنے خلق کے پس وہ امانت ہین حکمت اور بیان کی اور بعد اسکی ترجمہ چار شعر

	نشرت لھم اعلام حب حبیبھم		فتبایعوا وتناھبوا الاعلاما	
	یا حسنھم فی ظل عرش ملیکھم		کل یقود من النجیب زماما	
	حتی اذا صاروا لحضرۃ قدسہ		کشف الملیک حجابہ اکراما	
	فھم الملوک العارفون بربھم		والدائبون ببابہ خداما	

ترجمہ بلند کیی واسطی اونکی نشان محبت حبیب اونکی کے پس بیچا اونہون نی اپنی جانون کو اور لوٹ لیا اون نشانون کو واہ واہ کیا خوبی ہی اونکو بیچ سایہ عرش الٰہی کی ہر ایک اونکا کھینچیکا سواری اصیل سی باگ کو یہان تک کہ جب پہنچین گے بیچ درگاہ قدس اوسکی کی تو کھولیگا پروردگار حجاب اپنا واسطی اکرام اونکی کے پس وہ بادشاہ ہین عارف اپنی پروردگار کے اور جمنی والی اوسکی دروازی پر خدمت وطاعت مین پھر امام عفیف الدین ابو محمد عبد اللہ بن اسعد یافعی نزیل الحرمین المکرمین نی جو مصنف روض الریاحین فی حکایت الصالحین کے ہین اونہون نی اور پانچ شعر اسی طور سے کہکر ان چار شعرون سے ملا دیی ہین ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

	من عال یاقوت وزاھی جوھر		یعلوہ نور یسکون خیاما	
	ومع الحسان الحور عین لوبدت		لیلا انارت بالجمال ظلاما	

ولعطرب كل الوجود وجرت		وبما ت كل بالجمال غراما	
يا حبذا بين الحوارى يعدما		تمنى لِلقى ماديم كراما	
بحرون عرجات بها خرجا اللي		وتحية بلقونها وسلاما	

ترجمہ بلندیاقوت اور روشن جواہرات ہی کہ اوسپر نور ہوگا اور سکونت رکھین گے وہمیون مین جنت کی ٭ اور ساتھہ حسینون حورون عین کے کہ اگر ظاہر ہون ایک رات تو روشن کرین اپنی جمال سے اندہیرون کو ٭ اور البتہ معطر کرین ہر وجود کو اور آراستہ کرین اوسکو اور مر جاوین ہر شخص اوسکی جمال کی عشق مین ٭ واہ واہ کیا خوبی ہوگی حورکی درمیان اوسکی خادمون کی اوسوقت مین کہ چلینگے واسطے استقبال آنیوالون بزرگ کی ٭ دیجاوینگے اونکو غرفی جنت مین زیادہ آرزواونکی سے اور دعا کہ ملاقات کرینگی وہان اور سلام **حکایت** منقول ہی حضرت شیخ عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ سی کہ کہا اونہون نی سوار تہا میں ایکبار جہاز مین سو اوڑا سے لگئے ہمکو ہوا طرف ایک جزیرہ کے کہ دیکہا ہمنی وہان ایک شخص پوجتی والابت کا پوچہا ہمنی اوس سے ای شخص توکسکی عبادت کرتا ہی تو اشارہ کیا اوسی طرف بت کی کہا ہمنی اوس سی تیرا خدا مصنوع اور ساختہ ہی اور ہمار ی ساتھہ ایسی لوگ ہیں کہ اسطرح اور بہت بنادین یہ معبود کچہہ سزاوار عبادت کی نہین غرض اوسنی ہماری یہہ تقریر سنکر ہمسی کہا تم لوگ بیان کرو کسکو پوجتی ہو کہا ہمنی ہم عبادت کرتی ہین اوسکی کہ عرش اوسکا آسمان پر ہے اور غلبہ اوسکا زمین پر اور غلبہ تقدیر اوسکی زندہ اور مردہ دونون پر مقدس ہین اسمار اوسکی اور بڑی ہی عظمت اور کبریائی اوسکی کہا اوسنی کسنی مطلع کیا تمکو ان باتو نپر کہا ہمنی بہیجا ہے اوس بادشاہ حقیقی نے

ہماری طرف نائب کریم اپنا سو خبر دیتی ہی اوس رسول نی اوسکی ہمکوان باتون کی پہر کہا کیا ہوا وہ
رسول کہا ہمنی جب پورا کرچکا وہ امر رسالت کو تو بلا لیا اوسکو بادشاہ نی اپنی طرف اور پسند کیا واسطی
اوسکی اوس چیز کو کہ نزدیک اوس بادشاہ کی ہی پوچہا اوسنی پہر کیا چہوڑ گیا ہی وہ رسول تمہارے
پاس کوئی علاقہ کہا ہمنی تان چہوڑی ہماری پاس ایک کتاب اوس بادشاہ کی بولا دکہا وہ مجکو وہ
فرمان شاہی اسو اسطی کہ سزاوار ہی یہہ کہ ہو فرمان سلاطین بہتر اور عمدہ سو لائی ہم اوسکی پاس قرآن مجید کو
کہا اوسنی مین اسکو نہین سمجہتا تو پڑہی ہمنی اوسکی روبرو ایک سورہ شریفہ سو رونا شروع کیا اوسنی
جبتک کہ تمام کیا ہمنی اوس سورۃ کو پہر بولا سزاوار تعظیم کلام والی کی یہہ ہی کہ نکی جاوی نافرمانی اسکی
پہر اسلام لایا اور اچہا ہوا اسلام اوسکا اور سکہلائی ہمنی اوسکو احکام دینیہ اور یاد کرا دین چند
سورتین پہر جب رات کو بعد نماز عشا کی لیٹی ہم بستر و نپر تو پوچہا ہمسی ای لوگو یہہ خدا جسکی طرف
تمنی مجکو راہ نمائی سکی کیا جب رات آتی ہی تو وہ سوجاتا ہی کہا ہمنی نہین ای بندہ خدا وہ تو
عظیم حی قیوم ہی نہین آتی اوسکو اونگہہ اور نیند تو کہا اوسنی کہ تم بری بندی ہو کہ سوتی ہو در حالیکہ
مولی تمہارا جگتا ہو پس متعجب ہوی ہم اوسکی اس بات سی پہر جب ارادہ کیا ہمنی لوٹنی کا اوسجگہہ
سے تو بولا کہ چلو مجکو ہمراہ اپنی تو ہمراہ لی لیا ہمنی اوسکو پہر جب پہنچی ہم موضع عبادان مین تو کہا
مینی اپنی ہمراہیون سی یہہ شخص نو مسلم ہی تالیف قلب اسکی لازم ہی سو اکہٹا کیا ہمنی واسطی اوسکی ازقسم
اور کپڑی اور دینی لگی ہم اوسکو تو بولا یہہ کیا ہی کہا ہمنی یہہ مال و اسباب ہی خرچ کر اسکو اپنی کامون
مین تو کہا اوسنی لا الہ الا اللہ بتلاتی ہو تم مجکو ایسی راہ کہ نہین چلا ئین اوسمین یعنی جمع کرنا
مال کا اور بہروسا کرنا اوسپر حاجت روائی مین پہلی جزیرہ مین عبادت کرتا تہا مین ایک

ت کی جو عزاس ہیدا ہی برحق کی تہا سوہ ضایع اور بامراد کیا اوسی مجکو حالانکہ ہین اوسکی
معرفت بہت رکہتا تہا اب کیونکہ ضایع اور بامراد رکہیگا مجکو معبود برحق درحالیکہ حاصل ہوئی
مجکو معرفت اوسکی حاصل المرام یہ ہی کہ بعد تین دن کی کسنی مجسے کہا کہ وہ نو مسلم حالت نزع
اور جان کندنی میں ہی تو آیا میں پاس اوسکی اور کہا مینی کیا ہی تیری دل میں کوئی حاجت اور
ارمان تو جواب دیا اوسنی کہ پوری کردیں سب حاجتیں میری اوسی جو لیگیا تہا تمکو طرف اوس
جزیرہ کی شیخ عبد الواحد فرماتی ہیں پہر غالب ہوئی مجہپر خواب درحالیکہ میں پاس اوسکی تہا تیمارداری
اور سوگیا میں پس دیکہا میں نی خواب میں ایک باغ سبز و شاداب اور اوسمین ایک قبہ اور قبہ میں
ایک تخت اور تخت پر ایک عورت نوجوان حسین کہ نادیدہ و ناشنیدہ تہی اور وہ یہہ کہہ رہی تہی
قسم اللہ تعالی کے جلد تر لاؤ تم اوسکو اى لوگو میری طرف تحقیق اب گذر گیا شوق میرا اوسکی
طرف ہی اور بہت صبر کیا جاتا اوسکی دوری پر سو جب پڑا میں تو دیکہا اوسکو کہ کوچ کر گیا ہے
دنیا سے رحمت کری اوسپر پروردگار پہر نہلایا اور کفنایا مینی اوسکو اور دفن کیا پہر شب کو دوبارہ
دیکہا مینی وہی باغ اور قبہ اور تخت اوسپر وہی عورت کہ برابر اوسکی پہلو کے بیٹہا ہوا تہا وہی نو مسلم
اور پڑہ رہا تہا یہہ آیت وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُم
بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ترجمہ اور فرشتی آتی ہین اونکی پاس ہر دروازی سی کہتی
ہین سلامتی ہو تمپر بدلی اوسکی کہ تم ثابت رہی سو خوب ملا پچہلا گہر راضی ہو اللہ تعالی اون سے
حکایت مروی ہی شیخ ابو قریشی سی رح کہا اونہون نی تہا میں نزدیک شیخ ابو اسحق
ابراہیم بن ظریف کی پس آیا اونکی پاس ایک شخص اور پوچہا اوسی کیا جائز ہے انسانکو

بہہ کہ لگادی اپنی جان پر ایسی گرہ کہ پہر نہ کہول سکی اوسکو مگر ساتہہ پانی مطلوب اپنی کی تو فرمایا
اونہون نے اوس سی کہ ہان درست ہی اور دلیل لای حدیث ابولبابہ انصاری کی رضی بیچ قصہ بنی
قریظہ کے کہ یہہ قول آنحضرت کا ہے اما انہ لو اتانی لاستغفرت لہ ولکنہ اذ قد فعل
ذلک بنفسہ فدعوہ حتی یحکم اللہ تعالی فیہ یعنی آگاہ ہو تحقیق وہ اگر آتا میری
پاس تو ہر آئینہ مغفرت چاہتا مین واسطی اوسکی اور لیکن اوسنی جبکہ کر لیا کام خود تو چہوڑ دو اوسکو
یہان تک کہ حکم کری اللہ تعالی اوسکی حق مین کہا راوی نی پس بنا مینی یہہ مسئلہ اور شرط کی اپنی
نفس سے کہ مین نہ کہاونگا کوئی چیز مگر ساتہہ ظاہر ہونی قدرت آلہی کی کہ کہلا جاوی وہ مجکو سو ٹہیر رہا
مین تین دن تک اور تہا مین اون دنون مین کہ بنایا کرتا تہا کام اپنا ایک دوکان مین سو درمیان
اوس حال کے کہ بیٹہا ہوا تہا مین کرسی پر ناگاہ ظاہر ہوا ایک شخص ایک برتن ہاتہہ مین لیی ہوی اور کہا
مجہسی صبر کرنا عشا تک کہ کہاویگا تو اس برتن مین سی پہر غائب ہوگیا وہ مجہسی پس درمیان اوس
حال کی کہ وظیفہ پڑہ رہا تہا مین اپنا درمیان مغرب اور عشا کی ناگاہ شق ہوئی دیوار سامنی کی اور نکلی
اوسمین سی ایک حور کہ ہاتہہ مین تہا اوسکی وہی برتن جسکو لایا تہا وہ شخص اور تہی اوسمین ایک شی
مشابہ شہد کی پس آئی وہ پاس میری اور کہلائین مجکو اوسمین سے تین انگلیاں سو نعرہ مارا مینی
اور گر پڑا بیہوش ہوکر پہر جب ہوش ہوا مجکو تو دیکہا اوسکو کہ غائب ہوگئی تہی پس نہ طلب ہوئی مجکو
بعد اوسکی کہانی پینی کے اور سماگئی اوسکی صورت میری دل مین سو نہ پسند کیا مینی بعد اوسکی کسی کو اور نہ تاب
ہوتی تہی مجکو مخلوق کی باتین سننی کے کہ کہبراتا تہا دل میرا اور تخلیہ طلب کرتا تہا اور رہا مین اسیطرح
بہت مدت تک **حکایت** مروی ہی حضرت مالک ابن دینار رضی اللہ تعالی عنہ سی

کہا اوسنے جون تن بی جاتا تہا من ایک دن بیچ ایک کوچہ کی بصرہ میں سوناگاہ ملا مین ایک چھوکری سے
چھوکریوں بادشاہی بی کہ تھی وہ سوار اور ہمراہ تھی اوسکی بہت خادم سو جب دیکھا مینی اوسکو پکار کے
کہا ای لونڈی کیا بیچ دیگا تجکو مالک تیرا پوچھا اوسنی یہہ سنکر کیا کہا تو نی ای شیخ کہا میں کہتا ہون
کیا فروخت کریگا تجکو مولی تیرا کہا لونڈی بی اگر بیچا ہی اوسی مجکو تو کیا تجہہ ایسا فقیر خرید سکیگا
مجکو کہا مینی ہان بلکہ تجسی بہتر کو پس ہنسی لگی وہ اور حکم کیا لوگون کو کہ لی آوین مجہی اوسکی گہر سو لیگیے
مجکو لوگ وہان پہر گئی وہ پاس اپنی مولا کی اور بیان کیا اوس سی یہہ قصہ سو ہنسی لگا وہ بہی یہہ سنکر
اور طلب کیا مجکو اوپر پس آگی گیا مین اوسکی تو پڑی ہیبت میری اوسکی مالک کی دل پر تو پوچھا اوسنی
مجسے کیا ہے حاجت تیری کہا مینی فروخت کر اپنی اس چھوکری کو میری ہاتہہ کہا اوسنی کیا دی سکتا ہی تو تم
اوسکی قیمت کو کہا مینی قیمت اوسکی میری پاس دو گٹھلیان ہین چھوارون کی گلی ہوئی تو ہنسنی لگی
سب لوگ پوچھا اوسکی مالک نی کسو اسطی ہوئی یہہ قیمت اوسکی تیری نزدیک کہا مینی یہہ کم قیمت اوسکی
بسبب کثرت عیوب اوسکی کی ہے کہا اوسنی کونسی ہیں وہ عیب اوسمیں کہا مینی اگر عطر نہ لگاوی تو
بو کری بغل اوسکی اور اگر دانت نہ مانجی تو ظاہر ہو گندہ دہنی اوسکی اور اگر چہوڑ دی کنگہی تیل کو تو خراب
اور بیرونق ہو جاوین بال اوسکی اور اگر زندہ رہی بوڑہی ہو جاوی صاحب حیض اور بول و گندگی
کے ہی اور سبب حزن اور غم وکدورت کی اور یہہ نہین چاہتی تجکو مگر واسطی اپنی نفس کے اور نہین محبت
رکہتی تجسی مگر بغرض اپنی نعمتون کی نہین وفا کرنیوالی ساتہہ عہد اور اقرار تیری کی اور نہین صادق
تیری محبت مین اور طالب ہوگی بعد تیری کسی کی مگر جسکہ ہو وہ مانند تیری اور میں پاتا ہی بعوض اوسکی
کہ پوچھا تو بی اپنی چھوکری کی واسطی قیمت سی ایک ایسی چھوکری جو مخلوق ہوئی کافور سی

اور مشک اور زعفران اور جواہر اور نور کے اگر لگ جاوی اوسکا لعاب دھن اور شور چیز سے تو البتہ
عمدہ ہو جاوی اور اگر بولی وہ مردی سی تو جواب دی وہ بھی اوسکو زندہ ہو کر اور اگر کہل جاوی
گھونگٹ روبرو آفتاب کی تو بیشک تاریک اور کثیف ہو جاوی اگر چلی اندھیری مین تو روشن
اور منور ہو جاوی اندھیرا اوسکی جہت سی اور اگر ظاہر ہو زمانہ مین آراستہ ہو کر اپنی لباس اور
زیور مین تو معطر اور جگمگا جاوی تمام عالم پرورش ہوئی ہی باغ مشک اور زعفران مین اور
جہولون یاقوت و مرجان مین رہی خیمون مین جنت کی اور غذا دیگئی ہے چشمہ تسنیم کی پانی سے
نہین خلاف عہد اوسکا اور نہین بدلتی محبت اوسکی سو تبلا اب تو کہ کون ان دونون مین مستحق
تر ہے ساتھہ دینی قیمت کی کہا اوس مالک نے وہ چہوکری کہ بیان کیا تو نے حال اوسکا کہا یعنی
پس وہ معشوقہ طناز اور محبوبہ باعشوہ وناز ہو سکتی ہے قیمت اوسکی ہر دم اور ہاتھہ آسکتا ہی وصل
اوسکا ہر زمانہ مین پوچہا اوسنی کہ کیا ہی قیمت اوسکی بیان کر رحمت کری تجہپر اللہ تعالی کہا یعنی
وہ بہت حقیر چیز ہے کہ خرچ کی جاتی ہے بڑی عمدہ شی کی یعنی مین اور وہ یہہ ہے کہ باخلاص اوٹہی
تو رات مین ایک ساعت پہر پڑہے دو رکعتین خالص واسطی اپنی رب کے اور یہہ کہ رکہی تو سامنی
کہانا اپنا پہر یاد کری بہوکی کو پہر اختیار اور پسندیدہ کری تو اوسکو اپنی بہوک اور خواہش پر
اور یہہ کہ اوٹہاوی تو راہ سے سنگ و کرکٹ اور گندگے اور کاٹی تو دن اپنی ساتھہ قدر کافی
اور قلت کی اوٹہاوی ہمت اپنی اور ناپایدار محل غفلت سے پس زندگی کری دنیا مین ساتھہ
عزت قناعت کے اور آوی تو قیامت کو موقف کرامت مین ساتھہ امن اور خوشی کی اور اوترے
جنت مین کہ دار النعیم ہی بیچ پرورش بادشاہ کریم کی ہمیشہ کو اوسوقت کہا اوس شخص نے

اپنی لونڈی سے کیاہین سنا تو نی کلام ہماری اس تسبیح کا لولی ہان سنا میں کہامالک نے پہر مہہ
سچاہی یا جہوٹا بولی سچاہی اور بہلائی اور خیر خواہی کی اسکی پس بولامالک اوسکا جا تو اب آزاد ہی
واسطی اللہ تعالی کی اور یہہ سب زیور ولباس کہ پہنی ہوی ہی تو دیڈ دیا میں تجکو اور تم سب اپنی
غلاموں میری آزاد کیا میں تمکو اور کل مال واسباب میرا کہ پاس تمہاری ہی دیا میں تمکو اور یہہ گہر
میرا مع تمام اوس مال اسباب کے جو اوسمین ہی صدقہ کیا میں نی راہ خدا میں پہر ہاتہہ بڑہا کر کہینچ لیا ایک
پردہ موٹی کپڑی کا کہ لٹک رہاتہا دروازہ پر اور اوتار ڈالا تمام لباس اپنا پہر اوڑہ لیا اوسکو تب
کہا اوسی چہوکری نی اے سید ہمین رہ گی مجکو بعد تیری اے آقا میری سوا وہ مار ڈالی اوسی پاہی
تمام کپڑی اپنی اور پہنا موٹا لباس اور نکلی ساتہہ مالک کے سو رخصت کیا اون دونوں کو حضرت مالک
بن دینار نے اور دعا خیر کی واسطی اون دونوں کی پس پکڑی راہ اون دونوں نی ایک راہ اور عبادت
کرتی رہی تمام عمر یہان تک کہ آئی اونکو موت اور کوچ کیا طرف آخرت کی عبادت میں رحم کری اونپر
اللہ تعالی حکایت منقول ہے جعفر بن سلیمان سے رحمت کری اوپر اللہ تعالی کہ فرماتی ہیں
جاتا تہا میں اور مالک بن دینار ایکبار بصرہ میں سو گذری ہم سیر کرتی ہوی اوپر ایک محل کے کہ
بن رہا تہا اور بیٹہا تہا وہان ایک جوان جسکہ نہ دیکہا تہا میں نی مثل اوسکی اور حکم کرتا تہا وہ مزدور
کو تعمیر کا اور تاکید کرتا تہا واسطی صفائی اور محنت کرنی کی تو کہا مجسی مالک نے کیا نہین دیکہتی تم اس جوانکو اور
اسکی حسن و خوبی اور حرص کو تعمیر مکان پر چاہتا ہی دل میرا کہ دعا کرون اسکی واسطی پروردگار سے
کہ دور کری اسکی دل سی الفت دنیا کو اور امید ہی کہ کری اسکو جوانان جنت میں ای جعفر اوٹہو ہمراہ میری
چلین اسکی پاس جعفر کہتی ہیں پہر گئی ہم دونو اوسکی پاس اور سلام علیک کی اوس سی تو جواب دیا

اوسنی سلام کا اور اول مین دیکھا نا تھا حضرت مالک کو پھر پہچانا اونکو تو اوٹھ کھڑا ہوا اور کہا
کیا کچھ ضرورت ہی آپکو کسی امر کی کہا مالک نے کسقدر خرچ کا ارادہ کیا ہی تمنی واسطی تعمیر اس مکان کی
کہا اوسنی لاکھ روپیہ کا کہا مالک نی کیون نہین دیتی تم مجکو اسقدر مال کہ صرف کرون مین اوسکی تعمیر
پر اور ضامن ہوتا ہون مین واسطی تیری اللہ تعالی سے ایک محل کا جنت مین کہ بہتر ہووہ اس محل سے
مع سامان خانہ داری اور لونڈی غلامون کی اور ہون نگس اور بالا خانہ اوسکی یاقوت سرخ کے
جڑاؤ جواہرات سی مٹی اوسکی زعفران سی اور گارا مشک سے خوشبو دار زیادہ ہو اس تیری محل سے
نہ پڑا ہو کبھی اور نہ چھوا ہو اوسکو کسی ہاتھہ نی اور نہ بنایا ہو اوسکو معمار نے بلکہ حکم کیا ہو اوسکو
پروردگار نے موجود ہونی کا ساتھہ لفظ کن کی سو موجود ہو گیا ہو وہ اوسیوقت یہہ سنکر کہا اوس
جوان نی یا شیخ مہلت عنایت ہو مجکو آجکی رات اور صبح کو پھر قدم رنجہ فرماوین آپ یہان تو جواب
دونگا مین اسکا کہا مالک نے اچھا اور لوٹ آئی جعفر کہتی ہین کاٹی وہ رات حضرت مالک نے
کمال تفکر سے اوس جوان کی حقمین پہر صبح کو کمال دعا کی واسطی اوسکی اور نماز سی فارغ ہو گئی
ہم اوس جوان کی پاس تو پایا اوس جوان کو بیٹھا ہوا دروازہ محل پر جب دیکھا اوسنی مالک
کو تو خوش ہوا اور بولا کیا کہتی ہو تم آج اوس امر مین کہ کہا تھا کل مجسی کہا حضرت مالک نی کیا عمل
کریگا تو میری اس کہنی پر کہا جوان نی ہان مین اوسکو قبول کرونگا پس حاضر کر دی اوسنی
تو ڑی لاکھ روپیہ کے اور منگوایا دوات وقلم اور کاغذ سو لکھا اوسپر حضرت مالک نے ضمانت نامہ اسطرح
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ ضمانت نامہ ہی مالک بن دینار کا واسطی فلان بن فلان کے تحقیق
ضامن ہوا مین تیرا اللہ تعالی پر ایک محل کا عوض تیری محل کے ساتھہ اون اوصاف کی

کہ بیان کی مینی تجھسی اور زیادنی او سپر اللہ تعالی کے جناب سی ہی اور خرید امینی واسطی تیری
اس مال سے ایک محل جنت مین کہ خوشنودار زیادہ ہی تیری محل سی بیچ ظل عنایت قرب
رب العالمین کے فقط یہہ وہ کاغذ پیچیدہ کر کے دیدیا اوس جوان کو اور اوٹھا لای ہم وہ مال
سو صرف کر دیا اوسکو مالک نے راہ خدا مین اوسی دن اور نہ باقی رہا شام تک قوت اوس انکا
بس نہ گذری تھی اوس جوان پر چالیس دن کہ پایا حضرت مالک نے اپنی محراب عبادت مین
بعد نماز فجر وہ کاغذ رکھا ہوا تو اوٹھا لیا اوسکو اور جب کھولا تو پایا اوسکی پشت پر لکھا ہوا سبز
سیاہی سی حکم منظوری ضمانت مالک کا مالک الملوک رب العالمین عم سلطانہ کی جناب سے
ساتھہ مضمون اس عبارت کی یہہ برات نامہ ہے جانب سی اللہ عزیز و حکیم کے واسطی مالک بن دینار کے
کہ پوری کی ضمانت تیری اور دیا اوس جوان کو وہ محل بہشت مین جسکا تو ضامن ہوا تھا زیادہ
اون وصفون سی کہ تو نے اوس سی اقرار کیا تھا ستر حصے بیس پڑھنے اوسکی سی متعجب ہوی مالک
پھر گیا مین اور مالک ساتھہ اوس کاغذ کے طرف مکان اوسی جوان کے تو پایا دروازہ پریشان
اور بے رونق اور سنا آواز رونے کا اوس مکان سی پوچھا ہمنے لوگون سی کیا ہوا فلانا شخص
کہا لوگون نے وفات کی ہی اوسی کل پھر بلوایا ہمنے غسال کو اور پوچھا اوس سے کہ کسطرح غسل اور
تجہیز و تکفین کیے تو نے اوسکی بیان کر ہمسی مفصل کہا غسال نے اوس جوان نے پہلی اپنی وفات
بلوایا تھا مجکو اور کہا تھا جب مین مرجاؤن اور غسل و کفن دیچکی تو مجکو تو رکھدینا یہہ کاغذ میرا اندر
کفن کے میری بدن سی لگا کر سو رکھدیا ہمنے وہ کاغذ حسب وصیت اوسکی کفن مین ملا ہوا اوسکے
پھر دفن کر دیا ہمنے اوسکو مع کاغذ کے یہہ ہی ماجرا اوسکا تب حضرت مالک بن دینار نے بعد اتمام

قصہ کی نکالا اپنی جیب سی وہ کاغذ اور کہا غسال سے کیا وہ کاغذ اسطرح کا تھا تو حیران ہو گیا
غسال اور بولا واللہ یہ وہی کاغذ ہے کون لی آیا اسکو بعد اسکی کہ مینی دفن کر دیا تہا اوسکی
ساتھہ کفن مین رکھکر پہر رو یا وہ غسال نے نہایت اور سب لوگ دیکھکر مضمون عاطفت ربانیہ کو
اوس کاغذ مین جوان کی حال پر پس کہڑا ہوا ایک اور جوان محفل سے اور بولا اے حضرت قبول
فرمائیے مجسی دو لاکھہ روپیہ اور ضامن ہو جیے واسطی میری بہی اسیطرح فرمایا حضرت مالک نے
افسوس ہو گیا جو ہونا تہا اللہ تعالی کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جس بات کا ارادہ
کری مروی ہی کہ پہر جب حضرت مالک ذکر کرتی اوس جوان کا تو رویا کرتے اور دعا کیا کرتے
اوسکی واسطی رب العالمین اور ارحم الراحمین سی رحمت کری اوپر اسکے جل جلالہ وعم نوالہ ✦
حکایت منقول ہے محمد بن سماک رحمہ اللہ سی کہ کہا اونہون نی تہی موسی ابن محمد بن سلیمان
ہاشمی بڑی دولتمند بنی امیہ سی نہایت عیاش اور حاصل کرنیوالی خواہشون کے ہرطرح کی لذات
کے کہانی پینی اور لباس وعطریات اور لونڈی غلامون سی بی فکر سب باتون سی اور مصروف
تہی ہمت اوسکی عیش وآرام اور استیفای لذات نفسانیہ مین اور تہی جوان حسین خوبرو مثل
چاند چودہوین کی پوری کی تہین اوپر اللہ تعالی نے نعمتین اپنی کہ ملتی تہی ہر سال اوسکو تین
لاکہہ تین ہزار اشرفی اور خرچ کرتے تہی وہ یہ سب اپنی عیش وآرام مین اور تہا اوسکی بالاخانہ مین
ایک برآمدہ کہ بیٹہا کرتی تہی اوسمین شام کو اور دیکہا کرتی تہی شہر کے لوگونکو اور تہین اوسمین
کہڑکیان ایکطرف راستی پر اور دوسری طرف جانب اوسکی باغ کی اور بنایا تہا اوس بالاخانہ پر
بنگلہ سفید ہاتی دانت کا آراستہ چاندی سونی سے اور رکہا تہا اوسمین ایک تخت بیشقیمتی

فروش کا اور باندہتی تہی سرپر عمامہ جڑاو موتیون کا اور حاضر رہتی تہی اوسکی پاس اوس وقت مین مصاحب اور اہل قرابت اوسکی اور غلام کہڑی رہتی پاس دست بستہ اور لونڈیان حسین خوش آواز سامنی مجلس کے باہر بالاخانہ سی کہ دیکہا کرتی تہی اوسکو اور جب چاہتی نغمہ سرائی اوسکی تو اشارہ کیا کرتی واسطے ڈالنی پردون کے اور جب موقوف کیا چاہتی راگ رنگ تو اشارہ کرتی اونگلی سے پردون کو باندہنی کا پس خاموش ہوجایا کرتین وہ سب اور یہی تہا طریقہ اوسکا برتب یہانتک کہ مدہوش ہوجاتی پہر اوسوقت اوٹہ جاتی مصاحب اوسکی اور رکہتی خلوت مین جسکو چاہتی فجر تک اور دن بہر مشغول رہتی کہیل تماشی مین مثل شطرنج وغیرہ کی نہ یاد آتی اوسکو کبہی موت نہ درد نہ مرض اور نہ ہوا کرتا اوسکی آگی ذکر غم کا سوا اسکی جو تہی اور قصہ دل لگی کے اور وہ صرف ہوتا سطرا اور ہزل سنت اوسکی محفل میں سوا اسکی عیش و عشرت مین گذری اوسکی ستائیس برس پس ایک شب بیٹہی ہوئے تہی وہ بالاخانہ مین اور گذری تہی رات زیادہ ایک پہر سے کہ ناگاہ سنا اوسنی ایک آواز دردناک برخلاف آواز لہو و طرب کی سو متاثر ہوا وہ اوسکی دلپر اور تلخ ہوگیا اوسپر عیش و آرام تو اشارہ کیا لوگون کو خاموش رہنی کا اور نکالا سر اپنا باہر برآمدیمی راہ کیطرف کہ تحقیق کرین اوس آواز حزین کو سو کبہی سنتی وہ آواز دل خراش اور کبہی نہ سنتی تو گہبرائی اور پکارا غلامونکو اور کہا اونسی جاؤ تلاش کرو اس صاحب آواز حزین کو کہ کون شخص ستم رسیدہ ہی یہ اور جو بدمست ہورہی تہی وہ اوسوقت نشہ شراب مین سو دوڑی سب غلام گلیون مین ڈہونڈہتی ہوئی اوس شخص کو تو دیکہا ایک جوان لاغر جسم باریک گردن زرد رنگ خشک لب پریشان بال کو لگا ہوا شکم اوسکا پشت سی ساتہ دو ٹکڑون کمل کے برہنہ پا کہڑا ہوا تہا مسجد مین اور گریہ وزاری کر رہا تہا آگی اپنی پروردگار کے

سو لی آئی اوسکو غلام مسجد سی اورکھڑا کیا روبروا پنی آقا کی تو پوچھا موسی نی یہ کون شخص ہے عرض کی اونہون نی یہی شخص ہے صاحب آواز حزین کا پوچھا کہان پایا اسکو کہا مسجد مین کہ پڑھتا تھا نماز اور مناجات کرتا تھا رب العلمین سے تو پوچھا موسی نی اوس جوان سی کیا پڑھتا تھا تو کہا اوسنی مین پڑھتا تھا کلام اپنی پروردگار کا کہا اوسنی سنا مجکو بہی اوسی لہجہ سی کہا اوسنی اچہا اور شروع کیا اوسی طرح اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اِنَّ الاَبۡرَارَ لَفِي نَعِيۡمٍ وَاِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِي جَحِيۡمٍ يَّصۡلَوۡنَهَا يَوۡمَ الدِّيۡنِ وَمَا هُمۡ عَنۡهَا بِغَائِبِيۡنَ ۝ عَلَى الۡاَرَائِكِ يَنۡظُرُوۡنَ تَعۡرِفُ فِيۡ وُجُوۡهِهِمۡ نَضۡرَةَ النَّعِيۡمِ ۝ يُسۡقَوۡنَ مِنۡ رَّحِيۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ خِتٰمُهٗ مِسۡكٌ وَّفِيۡ ذٰلِكَ فَلۡيَتَنَافَسِ الۡمُتَنَافِسُوۡنَ ۝ وَمِزَاجُهٗ مِنۡ تَسۡنِيۡمٍ عَيۡنًا يَّشۡرَبُ بِهَا الۡمُقَرَّبُوۡنَ ف شراب کی نہرین ہین ہرسی کی گہر مین لیکن یہہ شراب نادرہے جو زیر مہر رہتی ہی اور اوسکی قدر کے موافق مہر جمتی ہے مشک پر پہر لکہا یہہ ذکر برخلاف ہی تیری مجلس اور برآمدہ اور فروش کے بلکہ یہہ ذکر ہے اون تختون مفروشہ کا کہ فرماتا ہے پروردگار اونکی حق مین بِفُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَةٍ بَطَائِنُهَا مِنۡ اِسۡتَبۡرَقٍ عَلٰى رَفۡرَفٍ خُضۡرٍ وَّعَبۡقَرِيٍّ حِسَانٍ کہ بیٹھین گی اونپر دوستان الہی اوپر کنارے نہرون کی جو بہتی ہین جنتون مین کہ فرمایا اونکی حق مین فيهما من كل فاكهة زوجان لا مقطوعة ولا ممنوعة في عيشة راضية في جنة عالية لا تسمع فيها لاغية فيها عين جارية فيها سرر مرفوعة واكواب موضوعة ونمارق مصفوفة وزرابي مبثوثة في ظلال وعيون اكلها دائم وظلها تلك عقبى الذين اتقوا وعقبى الكافرين النار

اور مراد اس نار سے وہ نار ہے کہ بیان کیا اوسکا خود بادشاہ منتظم حقیقی نے اسطرح اِنَّ

الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُوْنَ لَا یُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ

فِیْ ضَلَالٍ وَّسُعُرٍ یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ فِیْ سَمُوْمٍ

وَّحَمِیْمٍ وَظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ

یَوْمِئِذٍ بِبَنِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَفَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُؤْوِیْهِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ

یُنْجِیْهِ كَلَّا اِنَّهَا لَظٰی نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰی وَجَمَعَ

فَاَوْعٰی گرفتار ہوں گی جہد عظیم اور عذاب الیم میں بسبب غضب رب العالمین کے کہ پہر کبھی نہ نکلیں گے

اوس سے پس یہ سنکر اوٹھہ کہڑا ہوا وہ امیر ہاشمی اور لپٹ گیا اوس جوان کے گلی سے اور رونی لگا

پکار کر پہر کہا ایی لوگون سی چلی جاؤ میری پاس سے اور بیٹہا نکلکر اپنی صحن مین ایک بورئی پر

ہمراہ اوس جوان صالح کی اور رونا شروع کیا اپنی جوانی اور غفلت پر اور ملامت کرنی لگا اپنی

نفس کو پس وہ جوان صالح نصائح کرنی لگا اوسکو یہان تک کہ ہوئی صبح اور اقرار کیا اللہ تعالی سی کہ پہر

نہ لوٹی گا طرف گناہوں کے پہر بعد فجر کے اعادہ کیا اپنی توبہ کا علانیہ لوگون میں اور جا بیٹہا

مسجد میں اور شروع کی عبادت اور کہا یہ سب سونا چاندی اور جواہر اور کپڑی عمدہ فروخت

کرکے صدقہ کرو غربا پر اور بانٹا اسباب اور فروخت کیا اراضی اور لونڈی غلامون کو جو کہ چاہی

آزاد ہونا چاہا اونکو للہ ازاد کیا پہر یہ سب راہ خدا میں بانٹ کر پہنی موٹی کپڑی صوف کے

اور التزام کیا جو کی روٹی کہانی کا اور بیدار رہتا تمام رات اور روزی رکہتا تہا ہمیشہ دنکو

یہان تک کہ آتی اوس سے ملنی کو اور صلحا اور ابرار اور کہتی اوسکی سعی اور مجاہدہ کو دیکہہ کر آرام

دوا اپنی جان کو پروردگار کریم رحیم ہی قبول کرتاہی تہوڑی نیکی بہی اور ثواب دیتاہی بہت تو کہتا
وہ ہاشمی اونسی ای یارو مین خوب مطلع ہون اپنی نفس کے خطاؤن پر بڑی بڑی گناہ کیی ہین
مینی اور نافرمانی کیی ہی پروردگار کے شب و روز مدتون تک پہر روتا اور روتی اوسکو دیکہکر اور لوگ
بہی پہر گیا واسطی حج کی پیادہ پا کہ نہ تہا پاس اوسکی کچہہ سوا ایک لکڑی اور لوٹی اور زنبیل کے یہانتک
کہ پہنچا مکہ مین اور پورا کیا حج اور اقامت کی در پر خانہ الہی کے یہان تک کہ وفات پائی وہین اور رویا
کرتا رات کو حرم مین اور کہا کرتا ای اللہ بہت دنون بہولا رہا ہون تجکو تمہارا تون مین بہت دنون
خلاف کیا مینی تیرا گناہون سی ای مالک میری نہین پاس میری کوئی نیکی اور بار ہی گردن پر
گناہون کا خرابی اور شرمندگی ہی مجکو اوس دن سی کہ ملون مین تجہسی جسمین اور خرابی ہی میری
جبکہ ملیگا مجکو نامہ اعمال میرا کہلا ہوا اور بہرا ہوا میری خطاؤن اور گناہون سی بجا ہی مجہپر
غصہ اور عتاب تیرا کہ احسان اور عنایتین کین تو نی مجہپر اور مقابلہ کیا مینی اونکا ساتہہ گناہون
اور خرابیون کے تو خوب آگاہ ہی میری کامون کا ای مولا میری اب کہان جاؤن بہاگ کر
تجہسی سوا تیرے اور کس سے التجا اور کس پر اعتماد کرون سوا تیری ای پروردگار میری نہین
سزاوار و لائق مین اس بات کی کہ سوال کرون تجہسی جنت کا بلکہ عرض و التجا میری تیری کرم
اور عنایت سی یہہ ہی کہ مغفرت کر تو میری اور رحم کر مجہپر بیشک تو صاحب کرم اور مغفرت ہی
اور کہی ہین اہل اللہ نی مطابق اس مضمون کے یہہ اشعار

عصیتک جاهلا یا ذا المعالی	ففرج ما تری من سوء حالی
الی من یرجع المملوک الا	الی مولاه یا مولی الموالی

ترجمہ نا فرمانی کی ہیں تیری صاحب مرتبون بلند کی اب دور کر جو تجکو معلوم ہے سری حالون میرے
کسکی طرف رجوع کرتا ہی غلام سوا مولا اپنی کے اصحاب صاحبون کی حکایت
مروی ہی کہ ہارون رشید کا ایک لڑکا اٹھارہ برس کا محفل زہاد و عباد مین رہا کرتا اور
قبرستان مین جاکر یہہ کہتا کہ تم لوگ ہمسی پہلی مالک دنیا کی تہی سو نہ دیکہا مینی اوس دنیا کو بچا یا
تمہاری زوال اور ارتحال سے اور داخل ہوی تم قبور مین سو کیا کہا تمنی اور کیا پوچہا گیا تمسی پہر روتا اور پہرتا

	دیجرہی بکاء النائحات		ترد عی الحمائم کل یوم	

ترجمہ ڈراتی ہیں مجکو حنار ہی ہر روز اور غم مین ڈالتا ہی مجکو رونا رونی والیونکا پہر لیکن
گیا پاس اپنی باپ کی دربار مین کہ تہی گرد اوسکی وزرا اور ارکین دولت درحالیکہ پہنی ہوی تہا وہ لڑکا
جبہ اور عمامہ صوف کا تو اوسکو اس حال مین دیکہکر بعضی دربار والی آپسمین یہہ کہنی لگی کہ اس لڑکی نے
امیرالمومنین کو فضیحت کیا ہے درمیان سلاطین زمانہ کی اگر تنبیہ کری اسکو خلیفہ تو امید ہی کہ اپنی
صوف پوشی اور شکستہ حالی اور اضمحلالی سی باز آوی سو خلیفہ نی اہل دربار سے یہہ تذہ سنکر
جگر گوشہ سی کہا ای نور چشم تحقیق فضیحت اور بی آبرو کیا تو نے مجکو اپنی اس وضع سی سو دیکہا
اوس لڑکی نی پہنکر باپ کی طرف اور کچہہ جواب ندیا پہر دیکہا اوسنی ایک جانور کو محل خلافت کی بلند
دیوار پر بیٹہا ہوا تو کہا اوس جانور سی مخاطب ہوکر کہ ای جانور قسم ہی تجکو تیری پیدا کرنیوالی کی
آ بیٹہہ میری اس ہاتہہ پر سو آ بیٹہا وہ جانور اوسکی ہاتہہ پر پہر کہا اوسی جا بیٹہہ وہین دیوار پر
تو جا بیٹہا وہین پہر کہا اوس جانور سے قسم ہے تجکو تیری خالق کی کہ بیٹہہ آکر امیرالمومنین کے ہاتہہ
پر تو نہ بیٹہا وہ آکر خلیفہ کے ہاتہہ پر کہا اوسوقت لڑکی نی اپنی باپ سی کہ تمنی فضیحت و رسوا کیا

تھکو باعث دوست رکھنی دنیا کی اب مستعد ہون مین تمتی الگ ہونی پر سو روانہ ہوا دنیا سی
اور نہ لیا کچھہ خرچ سوا ایک مصحف اور انگوٹھی کی اور جا لبسا البصرہ مین اور مزدوری کیا کرتا اور غربا
کی ساتھہ گاری کی اینٹین بناتا لیکن یہ مزدوری بھی فقط ہفتہ کی دن کرتا ایک درم اور ایک دانگ کی
اور باقی ایام مشغول رہتا عبادت الٰہی مین اور ہر روز اوسی مزدوری سی ایک دانگ کھاتا تھا ابو عامر بصری
کہتی ہین گر پڑی تھی ایک دیوار میری گھر کے تو مین اوسکی بنوانی کے فکر مین باہر گیا کہ کسی مزدور کو
بلا لاؤن تو ناگاہ دیکھا مینی راہ مین ایک جوان حسین خوش وضع کو کہ زنبیل اوسکی آگی رکھی تھی اور
مشغول تھا قرأت قرآن مجید مین تو پوچھا مینی اوس سے ای شخص کیا مزدوری کریگا تو کہا اوسنی
کیون نہین مخلوق ہون مین واسطی مزدوری کی لیکن پہلی کہو کیا کام لوگی مجھسے کہا اونہون نی گاری
مٹی کا کہا اچھا لیکن مزدوری ایکدرم اور ایکدانگ لونگا اور پڑھون کا اپنی نماز دن کو
کہ درمیان مدت اجارہ کی واقع ہون ابو عامر کہتی ہین کہ منظور کیا مینی اوسکی شرطون کو اور لیگیا
مین اوسکو ہمراہ اپنی اور لگا دیا کام پر پہر مشغول ہوا مین اپنی اور کامون مین جب آیا شام کو
تو دیکھا مینی کام اوسکا کہ بنا رکھا تھا اوسنی بقدر دس آدمیون کی خوش ہوا مین اور دی مینی سو حکم
اور دو درم زیادہ اوسکی مزدوری مقررہ سی تو کہا اوسنی ای ابو عامر نہین کی ہی مینی یہ خدمت
واسطی زیادہ طلب کرنی کے مین فقط وہی مزدوری مقررہ لونگا سو مینی لاچار ہو کر وہی ایکدرم اور
ایک دانگ دیا وہ لیکر روانہ ہوا پہر دوسری دن گیا مین بازار مین اوسکی تلاش کو تو نہ دیکھا
مینی اوسکو مزدورون مین سو دریافت کیا مینی اوسکو اوروںسی تو کہا اونہون نی وہ نہین مزدوری
کرتا سوا ہفتہ کے اور تم دیکھوگی بہی نہین اوسکو سوا ہفتہ آیندہ کے سو لاچار ہو کر موقوف رکھا مینی

مینی کام ایسا ہفتہ آیندہ پر پہر آیا ہن اوس ہفتہ کی فجر کو بازار مین تو دیکہا اوسکو حال سابق
پر سلام علیک کے میں اوس سے اور کہا واسطی بنانی باقی کام دیوار کے تو پہر وہی شرط کین
اوسنی اور لیگیا مین اوسکو اپنی کام پر پہر دیکہا میں اوسکی کام کرنی کو دور سی کہڑا ہوکر اسطرح کہ
وہ مجکو نہ دیکہی سو دیکہا مینی اوسکو کہ ڈالی اوسی ایک مشت مٹی لیکر دیوار پر بس ملگئی سب پتہر
آپسمین برابر بخوبی کہا میں دل مین سبحان اللہ اولیاء اللہ یون ہی مدد کیے جاتی ہین ہر کام
پر پہر شام کو جب وہ جانی لگا تو دی میں اوسکو تین درہم لیکن لیا اوسنی مگر وہی ایک درہم اور
ایک وانگ پہر تیسری ہفتہ گیا ہن بازار میں تو نہ پایا میں اوسکو اور پوچہا مزدوروں سی تو کہا
اوسون نے مجسے تین دن ہوی کہ وہ بیمار ہو گیا ہے اور پڑا ہوا ہے ایک کہنڈل بن درمیان
تکلیف سکرات کی سو مزدور کیا مینی ایک شخص کو اس بات پر کہ لیجاوی مجکو اوسکی پاس پہنچایا
وہ مجکو اپنی ہمراہ اور پہنچی ہم اوسکی پاس کہنڈل مین درحالیکہ طاری تہی اوسپر حالت نزع کی
بس سلام علیک کی میں اوس سے تو نہ خبردار ہوا وہ اور دیکہا میں تکیہ اوسکی سر کا ایک ٹوٹی اینٹہہ کو
اور تہا وہ حالت موت میں پہر دوبارہ سلام کیا میں اوس سے تو پہچانا مجکو اور اوٹہایا میں سر اوسکا
کو رکہون اپنی گود مین تو منع کیا مجکو اور کہا رہنی دو اسی خاک وخشت پر اور پڑہی یہ اشعار

یاصاحبی لاتغترر بتنعم	فالعمر ینفد والنعیم یزول
واذا علمت بحال قوم مرة	فاعلم بانك عنهم مسئول
واذا حملت الی القبور جنازة	فاعلم بانك بعدها محمول

ترجمہ ای صاحب میری مغرور نہ ہو نعمت پر بس عمر تمام ہوتی ہے اور نعمت کو زوال ہوتا ہے

جبکہ جانا تو نے حال کسی قوم کا ایکبار بس جان لی کہ تو حال اونکی سے سوال کیا جاویگا تو
جبکہ اوٹہایا تو نے طرف قبرستان کی جنازہ کو بس جان لی کہ تو بہی بعد اوسکی اوٹہایا جاویگا
عا ابو عامر سے جب جدا ہو جاوے روح میری بدن سے تو غسل دیکر اسی میرے جبہ مین دفنانا
ہا مینے ای حبیب میرے کیون نہ کفناوٗن تمکو نئے کپڑون مین کہا زندہ محتاج زیادہ ہے
ب جدید کی مردہ سے اور قطع نظر اس سے ہر طرحکا کپڑا گل جاتا ہے اور عمل باقی رہتا ہے نظر اوسپر
ل کے چاہیے نہ لباس کے پہر بعد فراغت کی مجہسے دینا یہہ زنبیل اور تہبند میرا گورکنون کو اور یہہ مصحف
نگشتری میری لیجانا طرف امیر المومنین ہارون رشید کی اور دینا اوسکو اپنے خود دست بدست
طلع کرنا اوسکو اسطرح کہ ای امیر المومنین میرے پاس امانت ہے ایک نوجوان غریب کی اور کہدیا ہے
نی کہ مت مرنا ہرگز غفلت مین یا مغرور اس دولت مین پہر وفات کی اوسنے یہہ باتین کہکر اور
ئی روح مبارک اوسکی راضی ہو اللہ تعالی اوس سے بس سمجہ لیا مینے اوسکی باتون سے کہ یہہ فرزند
د خلیفہ وقت کا ہے پہر جب پوری کی وصیت اوسکی تو بعد فراغت کی جملہ کاروبار ضروریہ سے
ی مصحف حمید اور انگشتری کو اور گیا مین بغداد مین اور متوجہ ہوا طرف قصر خلافت ہارون
ید کی اور کہڑا ہوا جاکر قریب محل خلافت کی ایک اونچی مقام پر بس نکلی ایک بڑی سواری
بنا اوسمین ہزار سوار تہی پہر آگی پیچہی آئی اوسکی سواری کے اور دس رسالہ کہ ہر ایک رسالہ مین ایک
ہزار سوار تہی یہانتک کہ دیکہا مینے امیر المومنین کو اخیر دسوین رسالہ مین جو اوسکی جلوس مین
ب تہا تو پکارا مینے اوسکو کہ قسم ہے تجکو قرابت قریبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ای
مومنین کہڑا ہو میری واسطی تہوڑی دیر پہر جب سنا اوسنے پکار میری کو اور دیکہا طرف میرے

توکہا میں ای امیر المومنین پاس میری یہہ امانت ہی ایک جوان غریب کی اور دیا میں وہ
مصحف اور انگشتری اور بیان کی وصیت اوسکی پس بہجی ڈالا اوسنی ہر لیا اور رونی لگا اور
فرمایا ایک ای دربان خاص کو کہ حبردار ہمراہ رکہہ اس شخص کو ای یہان تک کہ بلواؤن اسکو تجہی
پہر جب لوٹ آیا خلیفہ اپنی محل مین تو حکم کیا پردی اوٹہانی کا اور کہا دربان سی لاؤ اوس شخص کو
اگرچہ وہ سر سی حساک کریگا وہ مجکو لیں باہر آکر کہا مجسی دربان نی ای ابو عامر امیر المومنین ابوقت
حساک اور رنجیدہ ہی اگر ارادہ رکہا ہو تو اسوقت دس باتوں کا تو پانچ باتیں کہنا کہا میں اچہا
پہر لیگیا وہ مجکو آگی خلیفہ کے تو دیکہا میں تنہا اور لوگوں سی پہر جب دیکہا مجکو کہا قریب آ مرے
ای ابو عامر پس قریب ہوا میں خلیفہ سے پہر پوچہا کیا عارف ہی تو میری فرزند سے کہا میں
ہان پوچہا وہ کیا کرتا تہا جس کیے میں وہ مزدوری کیا کرتی تہی بیلداری کی پہر پوچہا کیا مزدور لگایا
تہا تمی بہی اوسکو کہا میں ہان پہر کہا ای ابو عامر خدمت لی تو نی اوس سی حالانکہ وہ عزیز و قریب
تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا میں یہ امر دانستہ ہوا ای عذر چاہتا ہون مین اللہ تعالی سی اس
جرأت کا پہر آپ سے ای امیر المومنین اسواسطی کہ نہ پہچانا میں اونکو کہ کون ہین مگر وقت وفات کی
پہر پوچہا کیا خود تمی غسل دیا اونکو اپنی ہاتون سی کہا میں ہان فرمایا لا ہاتہ اپنی پہر میری ہاتہ پکڑ
کر لگا ای اپنی چہاتی سی اور کہا قربان ہو باپ میرا اوس جیتلی پر کہ غسل دیا میری غریب کو اور پڑہی یہ اشعار

یا غریبا علیہ قلبی یذوب		ولعینی علیہ دمع سکوب	
یا بعید المکان حزنی قریب		کدر الموت کل عیش یطیب	
کان بدرا علی قضب لجین		فہو اللحد رہن الثری والقضب	

ترجمہ اسی شعر کا یہ کہ اوسکے سبب دل میرا پگھلتا ہی اور واسطے انکھوں اپنا میری کی اوسکے سبب آنسو بہنے والی
ہین دونون اوسکے واسطے نازل غم میرا نزدیک ہو اکثر کیا موت نے ہر شخص خوش کو تھا چودھوین
رات کا چاند اور پھر شاخ چاند ہی کی سو وہ اب چاند ہی خاک مین اور شعر پہر سے ابو عامر کہتے ہین پہر
تیار ہوئی خلیفہ نے اور چلا بصرہ کو لیکر ہمراہ مجھے یہانتک کہ پہنچے ہم اونکی قبر پر جب دیکھا خلیفہ نے قبر فرزند
جگر پیوند کو تو بیہوش ہو گیا اور بعد افاقہ کے پڑھے یہ اشعار

یا غائبا لا یؤوب من سفرہ — عاجله موته علی صغره
یا قرۃ العین کنت لی انسا — فی طول لیلی نعم وفی قصره
شربت کأسا ابوک شاربها — لا بد من شربها علی کره
اشربها والانام کلهم — من کان من بدوه ومن حضره
فالحمد لله لا شریک له — قد کان هذا القضاء من قدره

ترجمہ اے وہ غائب کہ نہین پھریگا سفر اپنے سی شتابی کی اوسکے موت اوسکی نے طفولیت کی حالت مین
ہی اور چشم میری تہا واسطی میری دلکا بہلانی کو الارات کی درازی مین اور رات کی کوتاہی مین تو
پیا تو نے پیالہ کو کہ باپ تیرا بھی پیویگا اوسکو ضرور ہی اوسکو پینا اوسکا بوڑہاپی کی حال مین بھی پیویگا
اوسکو اور مخلوق تمام جو کوئی ہو جنگلی اور جو کوئی ہو شہری پس تعریف اللہ کو کہ نہین کوئی شریک
اوسکا تحقیق تہا یہ حکم تقدیر اوسکی سے ابو عامر کہتے ہین پھر جب شب ہوئی پڑہا مینے ورد اپنا اور سو رہا مین
تو دیکھا مینے خواب مین ایک قبہ نور کا کہ گھیری ہوئی ہی اوسکو ایک ابر نور کا پھر بعد تھوڑی دیر کے
پہٹا وہ ابر تو دیکھا مینی اوس لڑکی کو اوس قبہ مین کہ پکارتا ہی مجھکو اے ابو عامر جزاک اللہ تعالے

عنی جیر الیس پوچھا ملینی ای نوجوان کہان گیا تو کہا اوسی گیا مین طرف پروردگار کریم کی کہ راضی
تہا مجسی نہ ناراض اور عنایت کیا مجکو اوسنی وہ کچھہ کہ نہین دیکھا ہو کبھی آنکھون نی اور نہ سنا ہو
کبھی کانون نی اور نہ گذرا ہو کبھی کسی دل پر آدمی کی اور وعدہ فرمایا اپنی ساتھہ اس بات کا کہ نہ جاویگا
اوسکی طرف کوئی بندہ ماسد جانی میری کی مگر یہہ کہ عنایت فرماوی گا اوسپر پروردگار مثل عنایت
میری کی پس جاگ گیا مین خواب سی اس حوشیا مین اوسکی باتون سی اور بشارت دینی سی راضی ہو
اللہ تعالی اوس سے اور مروی ہی حکایت اور طرح سی بہی کہ کہا اوسکی راوی نی پوچھا کسی نی ہارون
رشید سی حال اوسکی لڑکیکا کہا اوسنی وہ پیدا ہوا تہا قبل میری خلافت کی اور بڑہا اچہی حال مین
اور پڑہا قرآن مجید اور علوم دین کو پہر جب خلیفہ ہوا مین تو چہوڑ دیا اوسنی مجکو اور نہ اختیار کیا
کچھہ میری مال اور دنیا سی تو دی مینی اوسکی ماکو یہہ انگوٹہی یاقوت بیش قیمت کی اور کہا مینی اوس سے
کہ دینا یہہ اپنی لڑکی کو واسطی کہ تہا وہ نیکوکار فرمان بردار اپنی والدہ کا **حکایت** مروی
ہی عبداللہ بن مہران رحمہ اللہ سی کہ کہا اوسہون نی حج کیا ایکبار ہارون رشید نی پس پہنچا کوفہ مین
اور مقام کیا وہان چند روز پہر جب کوچ ہوا اوسکی لشکر کا اور نقارہ ہوا تو نکلی لوگ شہر کے اوسکی
دیکہنی کو اور تہی اون لوگون کی ساتہہ بہلول دیوانی بہی رضی اللہ تعالی عنہ کہ بیٹہی ہوی تہی ایک
گہوڑی پر اور لڑکی تکلیف دیتی تہی اونکو اور چہیڑتی تہی کہ ناگاہ اسی حالمین ظاہر ہوی ہودج
لشکر کی اور آئی سواری ہارون رشید کی پس الگ ہوگئی لڑکے اونکی تنگ کرنی سی جب قریب
آیا ہارون رشید تو پکارا اوسکو بہلول نے ای امیر المومنین تو کہولا ہارون رشید نی پردہ ہودج کا
اپنی ہاتہہ سے اور کہا لبیک یا بہلول کہو کیا کہتی ہو کہا بہلول نے ای امیر المومنین حدیث کی ہمسے

مجھسی ایمن بن نائل نے اور اونسی قدامہ بن عبد اللہ عامری نی کہا اونہوں نی دیکہا میں نی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو منا مین اونٹ پر سوار ہیں نی کجاوہی پر اور گرد آپکی لوگ بازد تمام کثیر تہی سو نہ تہا وہان پیہ
آواز بچو ہٹو کا اور نہ الگ کرنا لوگون کا باوجود اس عظمت اور شوکت رسالت پناہی کی اہی ہارون
متواضع ہونا تیرا اس سفر مین بہتر ہے واسطی تیری متکبر ہونی سی اور بڑائی کرنی سے پس رونی لگا
ہارون یہانتک کہ گری آنسو اوسکی زمین پر پہر کہا اہی بہلول زیادہ نصیحت کر مجہکو رحمت کری تجہپر اللہ پس
پڑہی بہلول نے یہہ اشعار

هب انك قد ملكت الارض طرا		ودان لك العباد فكان ماذا	
اليس غدا مصيرك جوف قبري		ويحثى الترب هذا ثم هذا	

ترجمہ فرض کری کہ تحقیق تو بادشاہ ہوا تمام زمین کا اور مطیع ہوگئی واسطی تیری تمام آدمی تو کیا ہوا
کیا نہین ہے کل بازگشت تیری اندر قبر کے اور کہا جاوی گی قبر اسکو پہر اسکو تب پہر رویا ہارون بہت اور
کہا اچہا کہا تمنی کچہہ اور بہی ہی سوا اسکی کہا بہلول نے ہان اہی امیر المومنین ایک شخص ہے کہ دیا اوسکو
اللہ تعالی نی مال اور جمال سو خرچ کیا اوسنی مال اپنا اور بچایا جمال اپنا محرمات سی تو لکہا جاویگا وہ بیچ خاص
دیوان الٰہی بیچ ابرار سے کہا خلیفہ نے اچہا کہا تمنی اہی بہلول اور دیا اونکو انعام کہا بہلول نے اوٹہا
لیجا انعام اپنا طرف اوس شخص کے جو لی اسکو تجہسی کہ نہین مجہکو حاجت اسکی طرف کہا خلیفہ نی اہی
بہلول اگر تیپر کچہہ قرض ہو تو مین آدا کر دون اوسکو کہا اونہون نی اہی امیر المومنین نہین بہتر ادا قرض
بعوض کسی کی پہنچا حقوق کو طرف اونکی مستحقون کی اور چہڑا قرض اپنی نفس کا خود آپ کہا خلیفہ نے
ہم مقرر کرین واسطی تیری وجہ کفاف ہمیشہ کو پس یہ سنکر اوٹہایا سر اپنا بہلول نے آسمان کیطرف

پھر کہا اے امیر المومنین میں اور تم بندگان خدا سی ہین اب محال ہی یہ کہ یاد رکھی تمکو اور بہول جاوے مجکو پس ڈال لیا خلیفہ نے پردہ ہودج کا اور روانہ ہوگیا حکایت مروی ہی کہ جب خلیفہ ہارون رشید مکہ کو واسطی حج کی تو پہچانا گیا واسطی اوسکی نین برس عراق سی حرم تک مرعزی اونی غالیچونکا کہ قسم کہائی تہی اوسنوں نی جانی کی حج کیا پیادہ پس چلا ایک دن ایک میل اور بیٹہہ رہا تہک کر سونا گاہ بیٹس آئی خلیفہ کے حضرت سعدون مجذوب اور پڑہی اونہون نی یہہ اشعار

هب الدنيا تواتيكا ÷	اليس الموت ياتيكا
فما تصنع بالدنيا	وظل الميل يكفيكا
الا يا طالب الدنيا	دع الدنيا لشانيكا
كما اضحكك الدهر	كذاك الدهر يبكيكا

ترجمہ فرض کر لے کہ دنیا مطیع ہوتیری کیا نہیں ہے کہ موت آوے گی تجکو ÷ سو تو کیا کریگا دنیا کو اور حال یہ ہے کہ سایہ میل کا کافی ہی تجکو ÷ اے طالب دنیا کی چہوڑ دے دنیا کو واسطی دشمن اپنے کی ÷ جیسا کہ ہنسایا ہے تجکو زمانہ نی اسیطرح زمانہ تجکو رلاویگا ÷ پس گر پڑا خلیفہ بیہوش ہوکر یہاں تک قضا ہوئیں اوسکے تین نمازین پہر جب ہوش مین آیا تو طلب کیا سعدون کو لیکن نہ ملا تیا اونکا اور رہا افسوس خلیفہ کو مدت تک حکایت مروی ہی محمد بن صباح رحمہ اللہ تعالی سی کہ کہا اونہون نی نکلی ہم لوگ بصرہ مین واسطی استسقا کی پس ملی ہمکو جاتی وقت سعدون کہ بیٹہی ہوی تہی راہ مین سو اوٹہہ کہڑی ہوی تجکو دیکہکر اور پوچہا کہاں کا قصد کیا تمنی کہا مینی جاتی ہین ہم استسقا کو پوچہا کیا طلب باران کرتی ہو تم ساتہہ دلون بلند روشن کی یا ساتہہ دلون خیر آبادکی کہا مینی ساتہہ دلون منشرح کی

توکہا اونہون نی بیٹھہ جاؤسیین اور طلب کرو باران کی پس بیٹھہ گئی ہم یہان تک کہ چڑہا دن اور بڑہی گرمی اور زیادہ ہوئی دہوپ تو دیکہا اونہون نی ہماری طرف اور کہا ای جہونگڑ ہوتی دل تمہاری بلند روشن تو بیشک برستا پانی پہر وضو کیا اور پڑہین دو رکعتین اور دیکہا آسمان کی طرف اور کہا کچہہ ایسی کہ نہ سمجہا مین باتین اونکی سو قسم خدا کی نہ تمام ہوا تہا کلام اونکا کہ گرجا آسمان اور چمکی بجلی اور برسا خوب باران تو پوچہا مینی اونسی کیا کہا تہا تمنی آسمان کی طرف دیکہکر کہا اونہون نے الگ ہوجاؤ مجہسی یہہ دل ہی کہ غمناک ہوا اور رہا پس مشاہدہ حاصل کیا اور جانا النفس الامر کو پس عمل کیا موافق اوسکی اور اپنی پروردگار پر توکل کیا پہر پڑہے اونہون نے یہہ اشعار

	اعرض عن الھجران والتمادی	-	وارحل لمولی منعم جواد	
	ما العیش الا فی جوار قوم	-	قد شربوا من صافی الوداد	

ترجمہ اعراض کر جدائی اور دوری سی اور کوچ کر طرف مولا نعمت دینی والی بخشش کرنے والی کی نہین ہی عیش مگر ہمسایگی مین اون لوگون کی کہ تحقیق پیا اونہون نی پیالہ صاف شراب محبت کا۔

حکایت مروی ہی مالک بن دینار رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا اونہون نی داخل ہوا مین درہ بصرہ مین تو ناگاہ ملا مین وہان سعدون سی تو پوچہا مینی اونسی کیا حال ہی تمہارا کہا اونہون نی ای مالک کیا پوچہتی ہو حال اوسکا جو ہر صبح و شام تیار ہو واسطی بڑی سفر کی بلازاد و سامان کی اور جاوی آگی رب عادل حاکم بین العباد کی پہر رونی لگی نہایت تو پوچہا مینی اونسی سبب رونی کا کہا اونہون نی واللہ نہین رویا مین بسبب حرص دنیا اور نہ بخوف موت و فنا کی لیکن یہہ گریہ عمر گذشتہ کی واسطی ہے کہ نہ کیا مینی اوسمین کوئی بہلا کام واللہ یہہ گریہ

میرا اوپر قلت زاد اور بعد راہ اور دشواری طریق کی ہی اور نہین معلوم بعد اسکی جاؤنگا مین
طرف جنت کی یا دوزخ کی پس جب سنا مینی اونسی یہہ کلام حکمت تو پوچھا مینی کہ لوگ تمکو گمان
کرتی ہین مجنون کہا کیا تو بھی دہوکی مین آگیا ہی اوس چیز کے کہ دہوکا کہاما ہے ساتہہ اوسکی
دنیا دارون نی گمان کرتی ہین وہ مجہپر جنون کا اور نہین مجکو دیوانگی کسیطرح کی لیکن محبت الہی
گہس گئی ہے میری دل اور رگ و پوست مین اور جاری ہوئی درمیان مین میری گوشت اور خون
اور استخوان کی سو مین واللہ اوسکی محبت مین حیران و سرگردان ہون کہا مینی ای سعدون پہر کیون
بیٹہتی تم لوگونمین اور کیون نہین ملتی اونسی تو پڑہی اونہوں نے یہ دو شعر عدم اختلاط کرنی مین ساتہہ اہل دنیا کی

کن من الناس جانبا	وارض باللہ صاحبا
قلب الناس کیف شئت	تجدھم عقاربا

ترجمہ ہو لوگوں سی کنارہ کر ہوا الا اور راضی ساتہہ اللہ کی کہ رفیق ہی تیرا ✽ لوٹا کر دیکہہ لوگون کو جس طرح سی چاہی تو کہ پاویگا تو اونکو بچہو ✽ اور کہی ہین بعض اہل اللہ نے بہی اسی باب مین یہ اشعار

وما زلت مذ لاح المشیب بمفرقی	ابحث عن هذا الوری ثم اکشف
فما ان عرفت الناس الا ذممتهم	جزی اللہ خیرا کل من لست اعرف
فما کل من تهوی یحبک قلبه	ولا کل من تحبب یکن لک منصف
وما الناس بالناس الذین عهدتهم	ولا الدار بالدار التی کنت تالف

ترجمہ اور ہمیشہ رہا مین جبسے کہ ظاہر ہوا بڑہاپا میری سر میں تحقیق کرتا تہا مین حال اس خلق کا پہر
خوب ظاہر کرتا تہا مین لوگوں کو ✽ پس نہیں پہچانا مینی کسی شخص کو مگر برا پایا مینی اوسکو جزا دی اللہ نیک

ہر شخص کو کہ نہین پہچانتا ہون مین اوسکو پس نہین ہی ہر شخص کہ دوست رکھی تو اوسکو دوست
رکھی دل اوسکا اور نہین ہی ہر شخص کہ محبت کری تو اوس سے ہو دی واسطی تیری رفیق اور نہین ہین
لوگ وہ لوگ کہ جانا تو نی اونکو اور نہین مکان وہ مکان کہ الفت کرتا ہی تو اوس سے حکایت
منقول ہی حضرت ذو النون مصری رضی اللہ عنہ سی کہ کہا اونہون نی درمیان اوس حال کے کہ طواف
کر رہا تہا مین بیت اللہ کا اور سو گئی تہی اور مخلوق کہ ناگاہ دیکہا مینی ایک شخص محاذی بیت الحرام کے
کہ کہتا ہی ای رب رحیم تیرا غلام مسکین وطرید وشرید تیری آگی سی سوال کرتا ہی تجہسی بطفیل امور حسنہ اور
طاعات پسندیدہ کی اور مانگتا ہی تجہسی بطفیل تیری برگزیدہ لوگون کی کہ ہین وہ مکرم تیری اور مخلوق
سے مثل انبیا علیہم السلام کی یہ کہ پلاوی تو مجکو ایک جام اپنی محبت کا اور دور کردی میرے
دل سے پردی جہالت کی کہ حاصل ہو جاوی مجکو معرفت تیری کہ اڑون ساتہہ بازون شوق کی
طرف تیری پس سرگوشی کرون تجہسی بیچ رکنون حقگی درمیان ریاض معرفت کی پہر رویا وہ اسقدر
پہوٹ کر کہ سُنی مینی آواز اوسکی اشکونکی گرنی کی کنکرون پر پہر ہنسا زور سی اور لوٹ گیا تو پیچہی
چلا مین اوسکی دیکہنی کو اور کہا مینی اپنی دلمین کہ یہ شخص یا کوئی بڑا عارف ہی یا کوئی مجنون بی عقل
ہے پس نکلا وہ باہر مسجد الحرام سے اور لیا راستہ ویرانہ مکہ کا پہر دور چل کر موڑا میری طرف اور کہا
کیا کام ہے تیرا کہ آتا ہی تو پیچہی میری چلا جا کہا مینی کیا ہی نام تمہارا کہا عبد اللہ پہر پوچہا مینی
کسکی بیٹی ہو کہا مین بیٹا ہون عبد اللہ کا کہا مینی سمجہہ گیا مین بی شک کل مخلوق اللہ تعالی کے
غلام اور غلام زادی اوسکی ہین اسم خاص اپنا بتاؤ کہا میری مانی میرا نام سعدون رکہا تہا
کہا مینی خیر کیا تمہی ہو وہ سعدون جو مشہور ہے ساتہہ لقب مجنون کی بولا ہان کہا مینی وہ

کرن لوگ ہین کہ سوال کیا تھی اللہ تعالی سی بواسطی اونکی اور اونکی حرمت و عزت کی کہا وہ وہ
لوگ ہیں کہ چلی وہ اللہ کی طرف چلنا اوس شخص کا کہ نقش ہو گئی ہی محبت اوسکی بیشانی پر اور یکہ اللہ
تنہا ہو گئی ہیں سب تعلقات دنیا سی تحمل تجرد اوس شخص کے کہ داخل ہو گئی ہی عظمت الٰہی اسکی بیشانی
مین پھر منہ کیا میری طرف اور کہا ای ذوالنون بولا مین ہان کہا مین سنا ہی کہ تو باتین معرفت
کیے بیان کیا کرتا ہی سو کچھہ بیان کر کہ سعدون مین اسباب معرفت کی کہا مین اپنی علم سی روشنی
حاصل کرتی ہین اہل معرفت کیا قدر ہی میری کہ بیان کرون آپکی رو برو تقریر تصوف کی کہا
سائل کا جواب ہوا ہی اور تم پہلو تہی کرتی ہو جواب سی پھر پڑھے معقبا اونہوں نی یہہ دو شعر

	تحل بقربه فی کل راح		قلوب العارفین تحن حتی	
	لها عن ودمولاها تراح		صفت فی ود مولاها فلست	

ترجمہ دل عارفون کی روتی ہین یہان تک کہ منزل کرتی ہین نزدیک اوسکی بیچ ہر شراب کی کہ صاف
تھے بیچ محبت مالک اونکی کے بس نہین ہی واسطی اونکی محبت مولا اونکی سے جدا ہونا حکایت
منقول ہے کہ سعدون مجنون رضی اللہ عنہ پھرا کرتی بصرہ کی گلیونمین اور کھڑی ہوئی ہر گہر کے دروازی
پر کہ ملتا او نکو اور پڑھتی وہان یہ آیت یا ایها الناس اتقوا ربکم ان زلزلة الساعة
شیٔ عظیم یعنی ای لوگو ڈرتی رہو اپنی رب سی تحقیق زلزلہ قیامت کے دن کا بڑا سخت ہی پہر رو تے اور پڑھتے

	ولفرقت اعضاؤ ولحمی مبدد		فلو لم یکن شیٔ سوی الموت والبلا	
	علی نائبات الدهر مع کل مسعد		لکنت حقیقا یا ابن ادم بالبکا	

ترجمہ پس اگر ہووی کوئی شی سوای موت اور کہنہ ہوتی کی اور پاش پاش ہوتی اجزای بدن کے

اور گوشت بکھری ہوی کے ؛ البتہ ہوتا ہین لایق اسی مٹی آدم کی ساتھہ رونی کے اوپر حوادث
زمانہ کے ساتھہ ہر بار کے ؛ اور جب ان سعدون کو بہت غالب ہوتی تو پڑھتے یہ اشعار

الهي انت قد اليت حقا	بانك لا تضيع من خلقتنا
وانك ضامن للرزق حتي	توفي ما ضمنت كما قسمنا
واني واثق بك يا الهي	ولكن القلوب كما علمتنا

ترجمہ الهي تونی قسم کہائی سچی کہ تحقیق تو نہ ضایع کریگا اپنی پیدا کیی ہوی کو ؛ اور تو ذمہ دار ہے
روزی کا یہان تک کہ پورا دیگا تو وہ کہ ذمہ دار ہوا تو اوسکا جیسی کہ قسم کہائی تونی ؛ اور تحقیق مین
بہروسا کرتا ہون تجہپر ای معبود میری لیکن دل ایسی ہین جیسا کہ جانتا ہی تو ؛ اور تہا انکی بہرنی کا
ایک جبہ صوف کا کہ لکہا ہوا تہا اوسکی سیدہی آستین پر شعر

عصيت مولاك يا سعيد	ما هكذا تفعل العبيد

ترجمہ نافرمانی کیے تونی مالک اپنی کے ای نیکبخت ایسی بات نہین کرتی ہین بندے ؛
اور اولٹی آستین پر تحریر تہی یہ دو شعر ؛

تبا لمن قوته رغيف	ياتي بالسيد اللطيف
يعصي الهاله حلال	وهو به راحم رؤف

ترجمہ ہلاکت ہو جیو اوسکو کہ کہانا اوسکا ایک روٹی ہی کہ دیتا ہی اوسکو سردار مہربان ؛ نافرمانی کرتا اللہ کی
کہ واسطی اوسکی بزرگی ہی اور وہ ساتھہ اوسکی مہربان ہی رحمت کرنی والا ؛ اور اوسکی پشت پر یہ دو مصرعی تہین

كل يوم يمر ياخذ بعضي	يذهب الاطيبين مني وبعضي

	نفس کفی عن المعاصی وتولی		ما المعاصی علی العباد بفرض	

ترجمہ ہر دن کہ گذرتا ہی لیجاتا ہی اوسکو لیجاتا ہے دو عمدہ چیزون کو مجہی اور گذر جاتا ہے ای نفس میری باز رہ گناہون سی اور توبہ کر نہین گناہ بندہ پر فرض اور ابو بکر طرطوسی کی یہ دو سطرین تہین

	ایها الشامخ الذی لا یرام		نحن من طینة علیک السلام
	انما هذه الحیاة متاع		ثم موت به تساوی الانام

ترجمہ ای شخص بلند قدر کہ نہین قصد کیا جاتا ہی تیری برابری کا ہم خاک سی ہین اوپر تیری سلام بیشک یہ زندگی چند روز کا نفع لینا ہے پہر موت ہی کہ ساتہ اوسکی برابر ہوجاتی ہی تمام خلق اور اوپر چوب دستی اوسکی کی مسطور تہین یہ دو سطرین

	اعمل وانت بدار الدنیا علی جمل		واعلم بانک بعد الموت مبعوث	
	واعلم بانک ما قدمت من عمل		یحصی علیک وما خلفت موروث	

ترجمہ عمل کر اور تو ساتہ اس دنیا کی اوپر ستائش ہی کی ہی اور جان لی کہ تو بعد موت کی زندہ ہوگا اور جان لی کہ تحقیق تو نی جو کچہ آگی بہیجی ہین اعمال اپنی گنی جاوین گی اوپر تیری اور جو چیز کہ پیچہی چہوڑیگا تو وارث لی لین گے پس کہا گیا اونسی کہ تم تو بڑی دانشمند آخرت اندیش ہو نہ دیوانہ کی عقل کہا اونہون نی یارو مین مجنون الاعضا ہون نہ مجنون القلب یعنی میری ہاتہ پاؤن دیوانی ہین کہ آرام وخواہش کیطرف متوجہ نہین ہوتی اور دل میرا ہوشیار بافہم ہے کہ مشغول ہے اپنی نجات اور آرام دائمی مین پہر بہاگ گئی منہ موڑ کر راضی ہوا اونسی اللہ تعالی **حکایت** منقول ہے ابو الجوال مغربی سی کہا اونہون نی تہا مین بیٹہا ہوا ساتہ ایک مرد صالح کی بیت المقدس

مین ناگاہ آگی آیا ہماری ایک جوان اور لڑکی گرد اوسکی نہی مارتی تہی اوسکو پتہر اور کہتی تہی کہ دیوانہ ہے سو گہس آیا وہ مسجد مین اور دعا مانگی اوسنی پکار کر اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِي مِنْ هٰذِهِ الدَّارِ یعنی ای اللہ آرام دی مجکو اس گہر سی یعنی دنیای فانی سے یہہ سنکر کہا مینی اوس سی کہ ای شخص یہ کلام تو دانشمند کا ہی یہ عقل کہا سنی سیکہی جواب دیا اوسنی کہ جسنی اپنی مالک کی خالص دلسی خدمت کیے تو وہ سکہا دیتا ہی عجیب و غریب باتین حکمت کی اور مددگار ہوتا ہے اوسکا اور کہولتا ہی اوسپر

راہین عصمت کی پہر پڑہی اوسنی یہ اشعار پر سوز

هجرت الورى في من جاد بالنعم	وعفت الكرى شوقا اليه فلم انم
وموهت فهني بالجنون على الورى	لاكتم مابي من هواه فما انكتم
فلما رايت الشوق بالحب باثحا	كشفت قناعي ثم قلت نعم نعم
فان قيل مجنون فقد جنبي الهوى	وان قيل مسقام فمابي من سقم
وحق الهوى والحب والعهد بيننا	وحرمة روح الانس في جندس الظلم
لقد لامني الواشون فيك جهالة	فقلت لطرفي افصح العذر فاحتشم
فعاتبهم طرفي بغير تكلم	واخبرهم ان الهوى يورث السقم
فبالحلم ياذا المن لاتبعدنني	وقرب مزاري منك ياباري النسم

ترجمہ چہوڑا مینی خلق کو اوس مالک کی محبت مین کہ بخشش کرتا ہی ساتہہ نعمتون کی اور ترک کی مینی نیند اوسکی اشتیاق مین پہر نہ سویا مین اور ملمع کیا مینی اپنی عقل پر جنون کا لوگون کی دکہلانی کو تاکہ چہپا نون مین اوسکو جو میری دل مین ہی محبت اوسکی سو نہ چہپی پہر جب دیکہا مینی کہ اشتیاق

محبوب کا ات قابو سے نکل گیا کھول دیا میں ایسے موتہ کا پردہ اور کہدیا ایسے ہان ہان اگر کوئی کہی
کہ دیوانہ ہی تو سچ ہی مجکو دیوانہ کر دیا ہی عشق نے او اگر کوئی کہی کہ بیمار ہی تو بیشک ہی مجکو کہتہ بیماری نے
اور قسم ہے دوستی کی حق کی اور محبت کی اور عہد و پیمان کی جو ہمارے درمیان میں ہی اور قسم ہی عزت
انسان کامل کے روح کی اور میری رات میں کہ تحقیق مجکو ملامت کی لڑا ماری والون نے تیری محبت مین
نادانی سے تو اشارہ کیا میں اپنی آنکہہ کو کہ جواب دے اور بیان کر عذر تو دیدہ اپنا ظاہر کیا اوسی تا
پہر گہر کا اونکو میری آنکہہ نے بس بولی اور جتلا دیا اونکو کہ محبت پیدا کرتی ہی بیماری کو بس قسم سے
تیری حلم کے اے صاحب احسان کی یہ جدائی کر مجہی اور قریب کر دیدار کو مجہسے اے پیدا کرنے والے
جان کی او الحوال کہتی ہین کہ جب سے میں یہ اشعار تو آفرین و تحسین کی میں اوسکو اور کہا میں بیشک
غلطی کی جسے نام رکہا تیرا دیوانہ تب دیکہا اوسی طرف پہری اور رویا پہر کہا کیا نہین پوچہتا تو مجہسے حال
اہل اللہ کا کہ کسطرح طلب کیا اونہوں نے وصل الٰہی کو یہان تک کہ حاصل ہوئی اونکو دولت وصال کے کہا
میں نے کیون نہین یہ نکتہ تو صرف بیان کر مجہسے کہا طریق وصول او کا یہ ہوا کہ پاک و صاف کیے اونہوں نے
اخلاق اپنے اور راضی ہوئے اوس مالک سے ساتہہ تہوڑی رزق کی اور حیران و سرگردان پہری
اوسکی محبت مین درمیان ملکون کی او لباس گردانا اپنا صدق کو اور ظاہر کی شفقت مخلوق پہ
او بیچا اوس شی کو جو عاجل و فانی ہی ساتہہ آئندہ باقی کے اور حوالہ ہوئے میدان مجاہدہ مین پہلی
او روشنی اور اوٹہائی دامن اپنی مثل اوٹہانی صاحب محبت و الفت کی یہان تک کہ اوس جگہ زمانہ نے
سے شوکر دیا اوسنی اونکو جنگل اور پہاڑون مین اور غائب کر دیا اونکو مخلوقات سے کہ نہین آرام دیتا
اونکو مکان اور نہین پاس آتا اونکی صبر و قرار سے دیکہتا اونکی طرف سبب حصول عبرت کا ہے

اور محبت اونکی سرمایہ افتخار ہے سو وہ لوگ خلاصہ ابرار ہین اور علماء صاحب ریاضت اور مدح فرمائی
سے اونکی پروردگار عالم نے اور تعریف کی ہی اونکی حضرت اشرف بنی آدم نے اگر آوین وہ لوگ محفلون بیچ
تو نہ پہچانے جاوین اور اگر چلی جاوین تو نہ ڈہونڈہی اونکو کوئی اور اگر مرجاوین تو نہ حاضر ہوون
اونکی جنازی پر لوگ پہر پڑھنے لگے وہ یہ اشعار

کن من جمیع الخلق مستوحشا	مستأنسا بالواحد الحق
واصبر فبا الصبر تنال المنی	وارض بما یجری من الرزق
واحذر من النطق وافاته	فأفة المومن فی النطق
وجد فی السیر وشمر کما	شمر اهل السبق للسبق
اولئك الصفوة ممن سما	وخیرة الله من الخلق

ترجمہ ہو تمام خلق سی وحشی اور انیس ایک حق کا ✤ اور صبر کر کہ صبر سی بر آویگا مطلب اور راضی ہو
اوس سی جو کچہہ ملی رزق سی ✤ اور بچ بولنی سی اور اوسکی بلاؤن سی کہ بلا آتی ہی مسلمان پر بولنی مین
اور کوشش کر چلنی مین اور دامن اوٹہا لی جیسی کہ دامن اوٹہا ای سبقت لیجانی والون نی واسطی سبقت کے
وہ لوگ برگزیدہ ہیں اونسی جنکی رتبی بلند ہین اور پسندیدہ خدا کی خلق سے ✤ ابو الجوال کہتی ہین بعد سننی
اوسکی باتون کی بہول گیا مین بالکل دنیا کو اور وہ یہ کہکر بہاگ گئی ایکبارگی اور رہ گیا مین فراق
مین متاسف و متردد رحمت فرماوی اوسپر اللہ تعالی **حکایت** منقول ہے ابن القصاب
صوفی رح سی کہا اونہون نی گئی ہم چند لوگ ایکبار بیمارستان یعنی شفاخانہ کو سو دیکہا ہمنی
وہان ایک نوجوان نہایت مصیبت زدہ غمناک سخت متفکر پس شوق ہوا ہمکو اوس سے گفتگو

اور ملنی کا سو گئی ہم اوسکی پاس تو چیخ ماری اوسی اور بولا دیکہو لوگو طرف عمدہ کپڑوں منقش
اور عطر آلودہ کی کہ گرداہا ہی اوسہون نی حرص کو پوچھی اپنی اور نہ سمجھی کو فصاحت اپنی اور بیگانہ
ہوی علم سے یکسر نہیں یہ لوگ حقیقت میں بہتر تو سنکر یہ کلام اوسکا پوچہا ہمنی اوس سی کیا اچہی
طرح حاصل کیا ہی تو نی علم کو اب پوچہین ہم تجہسی کوئی بات کہا ہان مین واللہ ہر آئینہ بہتر ہوں
تمام علموں میں دریافت کر مجہسی جو چاہو کہا ہمنی بیان کر کہ حقیقت میں سخی کون شخص ہے بولا
سخی حقیقت مین وہ ہی جسنی روزی دی تمہاری امثال کو اور تم نہین برابری کرنی درمیان
قوت ایکدن کے آپسمین تو ہنسی لگی ہم اوسکی بات سی اور پوچہا ہمنی کون شخص کم ہی لوگونمین
از روی شکر کے کہا وہ شخص کہ بچایا گیا ایک بلا سی پہر دیکہا اوس بلا کو غیر مین اور نہ حاصل کیے
عبرت اوس سے اور نہ شکر کیا اپنی عافیت پر اوس بلا سی بلکہ اور بعوض اوسکی مشغول و متوجہ ہوا
بطالت اور لہو مین ابن قصاب کہتی ہین یہ سنکر جواب اوسکا ٹوٹ گئی دل ہماری عرض کر جو ہین
ہمنی اوس سے اور چند خصلتین محمودہ تو کہا یہ سب باتیں برخلاف اوس حال کے ہین کہ تم اوسمین
مبتلا ہو پہر رونی لگا اور کہا ای اللہ اگر پہن دیتا تو مجکو عقل میری تو پہیر دی مجکو تا نہ میرے
کہ گہونسی اوٹہا کی ماروں ہر ایک کو انہیں سی تو چہوڑا ہمنی اوسکو اور لوٹ گئی وہان سے
حکایت مروی ہی عبد الواحد بن زید رحمہ سی کہا اونہوں نی سوال کیا ملنی اپنی پروردگار
کریم سی برابر تین شب تک اس بات کا کہ دکہا دی مجکو میرا رفیق جنت کا یعنی جو جنت مین میری
ساتہہ ہوی میری ہوگی سو کہا مجکو کہ ای عبد الواحد نام تیری رفیق جنت کا میمونہ سودا ہے
عرض کیے ملنی کہ وہ کہان ہے تو ارشاد ہوا مجکو کہ فلانی قبیلہ میں شہر کوفہ سی پہر روانہ ہوا مین

طرف کوفہ کی اور دریافت کیا وہان جاکر اوسکو تو کہا لوگون نی یہ عورت مجنونہ ہی چرایا کرتی ہے
چند بکریان بہیڑون کی کہا مینی مین اوسکو دیکہا چاہتا ہون کہا اونہون نی جا طرف فلانی جنگل کے
سو گیا مین اوسطرف سو ناگاہ دیکہا مینی اوسکو کہڑی ہوی نماز مین اور کہڑی تہی آگی اوسکے
ایک لکڑی اور لٹکتا تہا اوسپر جبہ اوسکا صوف کا کہ لکہا ہوا تہا اوسپر لا تباع و لا تشتری یعنے
خرید فروخت مت کر اور دیکہا مینی اوسکی بہیڑون کو باہم بہیڑیون کی کہ نہ گرگ کہاتی تہی اونکو
اور نہ وہ بہاگتی تہین اوسنی غرض جبکہ دیکہا اوسنی مجکو تو اختصار کیا اپنی نماز مین اور بعد اتمام کے
کہا مجکو دوسہی آواز بلند ای ابن زید لوٹ جا مقام ملاقات اور محل نشست برخاست ہمارا تمہارا
یہان نہین ہی بلکہ وہ میعاد گاہ کل کو ہی کہا مینی رحم کری تجہپر اللہ تعالی کسنی خبر دی اس بات کی
کہ مین ابن زید ہون کہا اوسنی کیا نہین جانتا تو فی ان الارواح جنود مجندۃ ما تعارف
منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف یعنی روحین ایک لشکر مین اکہٹا جسنی پہچانا اونمین سے
وہان پر وہ دوست ہوا آپسمین یہان پر اور جو نا دانستہ رہا وہان ایک دوسری سی وہ مخالف
اور نا آشنا سا رہا یہان پہر کہا مینی اوس سی کچہہ نصیحت کر مجکو بولین یا فسوس اوس واعظ کو
کہ نصیحت کیا جاوی پہنچی ہی مجکو یہ بات کہ نہین کوئی بندہ جو دیا گیا دنیا سی کچہہ نعمت پہر خواہش کے
اوسنی اوس نعمت کی دوبارہ مگر یہہ کہ سلب کر لیتا ہے اوسی اللہ تعالی ذوق و شوق اوس خلوت
کا کہ حاصل ہے اوسکو ساتہہ پروردگار کے اور بدل دیتا ہے قرب حاصل اوسکا
ساتہہ بعد کے اور دیتا ہے اوسکو وحشت بعد اسکی پہر پڑہنی لگین وہ یہ اشعار

یا واعظا قام لاحتساب	تزجر قوما عن الذنوب		

تنهى وانت السقيم حقا	هذا من المنكر العجيب
لو كنت اصلحت قبل هذا	عيبك اوتبت من قريب
كان لما قلت يا حسيبي	موقع صدق من القلوب
تنهى عن الغي والتمادي	وانت في النهي كالمريب

ترجمہ اي واعظ کہ کہڑا ہوا احتساب کو دہمکاتا ہي تو لوگون کو گناہ سي ؛ منع کرتا ہي تو اوسکو اور تو خود بیمار ہي تحقیق یہ بڑي بات ہي تعجب کي ؛ اگر اصلاح کرتا تو اس سے پہلي اپني عیب کے یا توبہ کرتا تو جلدي ؛ تو ہوتا تیري قول کا اي پیاري موقع مان لیني کا دل مین - تو منع کرتا ہي گمراہي اور حد سي باہر ہونی سي اور خود منا ہي مین مثل شک کرنی والي کي ہي ؛ پہر کہا مینی اوس سے مین دیکہتا ہون کہ گرگ مخلوط ہو رہي ہین تمہاري بہیڑون مین نہ یہ اونکو مارتي ہین نہ وہ انسي بہاگتي ہین کیا ہي سبب اسکا کہا خوب یاد رکہہ اس بات کو کہ سنوارا مینی اور درست کرلیا ہي وہ معاملہ کہ درمیان میري اور میري مالک کي ہي سو صلح کردي اوسني درمیان میري بہیڑون اور بہیڑیون کي ؛ فقط ؛ راضي ہوا اوسني پروردگار اور نفع دي اونکي برکات سي **حکایت** منقول ہے ابو الربیع سي کہ کہا اونہون ني شب گذاري مینی اور محمد بن منکدر اور ثابت بناني نے نزدیک ریحانہ مجنونہ کي رضي اللہ تعالی عنہا کہا ابن ربیع ني کہ کہڑي ہوئین وہ اول شب مین درحالیکہ یہ کہتي تہین

قام المحب الى المؤمل قومة	كاد الفؤاد من السرور يطير

ترجمہ کہڑا ہوا محب طرف محبوب کي اسطرح کا کہڑا ہونا کہ دل خوشي سے اوڑا جاتا ہے ؛ او پہر جب ہوئي نصف شب تو سنا مینی اون کو یہہ کہتے ہوے ؛

لا تأنسن بمن توحشك نظرته		فتمنعن من التذ کار ثی الظلم	
واجهد وکدو کن فی اللیل ذا شجن		یسقیک کاس وداد العز والکرم	

ترجمہ نہ محبت کر اوس سی کہ وحشت مین ڈالی تجھکو اوسکا دیکھنا کہ روکا جاویگا تو یاد سی اندھیری رات مین ⁂ اور کوشش کر اور کد کر اور بن رات کو صاحب درد کا پلاویگا تجکو پیالہ محبت عزت اور بزرگی کا پھر جب آخر ہوی رات تو پکارین واحزناہ واسلباہ کہا خیر ہے کس سے فریاد کرتی ہو تم اور کسنی رنج پہنچایا تمکو تو جواب دیا اونہون نی اسطرح

ذهب الظلام بانسه وبالفه		لیت الظلام بانسه یتجدد	

ترجمہ گذر گئی رات اوسکی محبت اور الفت مین افسوس رات اوسکی محبت مین بار بار نئی ہوتی ⁂

حکایت مروی ہی عتبہ غلام رضی اللہ عنہ سے کہا اونہون نی نکلا مین بصرہ سی کہ جاتا تھا کسیطرف کو سو ناگاہ دیکھی مینی چند جھونپڑیین بدوون کی جنگل مین کہ بوئی تھی اونہون نی وہان کھیتی اور کھڑا تھا قریب اوسکی ایک چھوٹا خیمہ اور تھی اوس خیمہ مین ایک عورت جوان دیوانی پہنی ہوی جبہ صوف کا کہ لکھا ہوا تہا اوسپر لا تباع ولا تشتری یعنی نہ بیچا جاوی اور نہ خریدی اوسکو کوئی سو قریب گیا مین اور سلام علیک کی اوس سے لیکن نہ جواب دیا اوسنی کچھ میری سلام کا یہہ سنا مینی اوسکو کہ پڑھتی تھی یہ اشعار

افلح الزاهدون والعابدونا		اذ لمولاهم اجاعوا البطونا	
اسهروا الاعین القريحة فيه		فمضى ليلهم وهم شاهدونا	
حيرتهم محبة الله حتى		حسب الناس ان فيهم جنونا	

	ھم الّذين عملوا لكي		قد شتاهم جميع ما يرجو جا	—

ترجمہ مرادیا نی زاہدون اور عابدون نی اپنی کہ اوسی مالک کی واسطی بہوکا رکہا بیت ٭ جگایا آنکہوں دکہتی کو اوسکی محبت میں توگذر نی ہی رات اونکی اور وہ حاضر رہتی ہین ٭ حیران کیا اونکو اللہ کیے محبت نی یہان تک کہ گمان کیا لوگون نی کہ انکو جنون ہی ٭ وہ ہوشیار ہین صاحب عقلون کے لیکن تحقیق بیقرار کر دیا اونکو اونکی معرفتون نی ٭ پہر پاس گیا مین اوسکی اور پوچہا مینی یہ کہتی کسکی ہے کہا واسطی ہماری ہے اگر بچ رہی پہر اوسکو چہوڑکر آیا مین طرف اون جہونپڑون کے پس رستی لگا پانی موسل دہار بڑی زور شور سے کہا مینی دل مین واللہ دیکہون گا مین اوسکو اور دریافت کرونگا حال اوسکا اس بارش مین سو باگاہ پایا مینی اوس کہیتی کو ڈوبی ہوئی پانی مین اور وہ عورت کہڑی کہہ رہی ہی یہ بات کہ قسم ہی مجکو اوس ذات پاک کی جسنی امانت رکہی ہی میری دل مین خالص محبت اپنی بیشک دل میرا آئینہ مطمئن موفق ہے تیری طرف سی ساتہ رضا و تسلیم کے پہر ملتفت ہوئی میری طرف اور بولی عجب سر ہی بات کہ اوسنی بویا اور اوگایا اور سیدہا کہڑا کیا اسکو اور بالین نکالین انکی پہر برسایا ابر پانی اور سیراب کیا اور خبر رکہی اسکی اور حفاظت کی پہر جب قریب آیا وقت اوسکی کاٹنی کا اور نفع حاصل کرنیکا تو ہلاک و خراب کر دیا اوسکو پہر یہ کہکر مجسی اوٹہایا منہہ اپنا آسمان کی طرف اور کہا سب بندی غلام تیری ہین اور رزق اونکی تجہیز مین سو کر جو چاہی تو یہ سنکر کہا مینی اوس سے کیون صبر و قرار آیا تجکو ایسی بڑی مصیبت اور فقدان سامان معاش پر پس بولی چپ رہو ای عتبہ میرا پروردگار بیشک غنی حمید ہی ملتا ہی ہر روز اوسکی طرف سی رزق جدید اور حمد ہے اوس اللہ کے کہ ہمیشہ معاملہ کرتا ہے

ساتھہ میرے زائد اوس سی کہ جاتا ہئی عتبہ کہتی ہین بہر واللہ نہ یاد کیا ہئی کبہی کلام اوسکا بعد اس سی مگر یہ کہ غالب ہوا مجہپر گریہ و بکا **حکایت** منقول ھے ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ سے کہا اونہون نی تعریف کیا گیا مجہسی ایک شخص اہل اللہ مین کا کہ رہتا تہا وہ جبل لکام مین سو گیا مین اوسکی ملاقات کو اور جب پاس پہنچا مین اوسکی مقام کے تو سنا مینی کہ کہڑا ہی ساتھہ صوت حزین اور گریہ و انین کے ان شعرون کو

	یا ذا الذي انس الفؤاد بذكره		انت الذي ما ان سواك اريد
	تفنى الليالي والزمان بأسره		وهواك غض في الفواد جديد

ترجمہ ای وہ ذات پاک کہ مانوس ہوا ہی دل ساتھہ ذکر اوسکی کے تو وہ ہی کہ نہین ہین سوا تیری کا ارادہ کرتا فنا ہو جاوین گی راتین اور زمانہ بالکل اور محبت تیری اکہٹا دل مین نئیے ھے حضرت ذوالنون فرماتی ہین پس چلا مین اوسکی آواز کی طرف تو ناگاہ ملا مجکو ایک نوجوان شخص خوبصورت خوش آواز اور حال یہہ کہ جاتی رہی تہین اوس سے یہہ سب خوبیان اور رہگئی تہین رسوم علامات دلونکی بباعث کثرت ریاضت اور فرط مشقت کی اور ہو گیا تہا نحیف زرد رنگ محترق الاخلاط مشابہ مدہوش باختہ اور حیران کی غرضکہ سلام علیک کی مینی اوس سے اور جواب دیا اوسنی میری سلام کا اور دیکہا حیرت سے اور پڑہی اشعار

	اعميت عيني عن الدنيا وزينتها		فانت والروح مني غير مفترق
	اذا ذكرتك وافى مقلتي أرق		من اول الليل حتى مطلع الفلق
	وما تطابقت الاحداق عن سنة		الا رايتك بين الجفن والحدق

ترجمہ بند کی تو نی میری آنکہون کو دنیا سی اور اوسکی آرائش سے تو اور جان میری الگ تہین تو تجہ

جبکہ یاد کرتا ہوں بہتی ہی میری آنکھون سی بیخوابی شام سی صبح کی نکلنی تک ؛؛ ورنہین سدھ ہوتین پلکیں جسو دگی سے مگر دیکھتا ہون تجکو درمیان پلکون اور کویون کی ؛؛ پھر کہا مجھسی اے ذوالنون کیا ہواہے تجکو کہ دربی طلب دیوانون کی ہوا ہی کہا مینی کیا تم دیوانہ ہو کہا اب نام ہو گیاہے میرا کہا مینی آیا ہون میں تمہاری پاس واسطی تحقیق ایک مسئلہ کے کہا پوچھو جو چاہو کہا مینی بیان کیجیی مجسی سبب اس بات کا کہ کس چیزنے مجبوب ولپسندیدہ کردیا تیری نزدیک خلوت وتنہائی کو کہ قطع کردیا تجسی رشتہ تعلق دوستونکا اور حیران وسرگردان کیا تجکو درمیان وادیون اور پہاڑون کے بولا عشق میرا جو اوسکی طرف ہی باعث حیرانی میراہے اور شوق میرا اوسکی طرف سرگردان ومضطرب رکہتاہی اور اوسکی تصور وخیال نے تنہا اور متفرد کیا مجکو پہر بولا اے ذوالنون تعجب مین ڈالا تجکو گفتگونی دیوانون کے کہا مینی ہان قسم اللہ کے اور آزردہ کردیا میری دل کو سو یہہ کہکر غائب ہوگیا میری نظرون سی کہ نہ معلوم ہوا مجکو کہ کسطرف چلا گیا رحمت فرمادی اوسپر پروردگار عالم **حکایت** مروی ہی حضرت ذوالنون مصری سی یہ بہی کہا اوہون سنے سنا مینی ایکبار کہ جبل مقطم میں ایک عورت بڑی عابدہ زاہدہ ہی سو شوق ہوا مجکو اوسکی دیکہنی کا اور چلا مین طرف جبل مقطم کے اوسکی ڈہونڈنی کو پس نہ ملا میں اوس سے اور دیکہا مینی وہان ایک جماعت زہاد وعباد کو تو دریافت کیا مینی اونسی حال اوس عورت کا سو کہا اوہون نی چہوڑتا ہی اہل عقل کو اور ڈہونڈتا ہی دیوانون کو کہا مینی خیر تم بتلادو مجکو مقام اوسکا اگرچہ وہ مجنونہ ہے تب کہا وہ رہتی ہی فلانی وادی مین تو گیا مین طرف اوس وادی کی جب پہنچا مین قریب اوس وادی کے تو سنا مینی ایک آواز غمناک کہ سنا جاتا تہا اوس سے یہ شعر

یا ذالذي أنس الفواد بذكره		انت الذي ما ان سوئك اريد	

ترجمہ اہی صاحب کہ محبت رکہتا ہی دل تیری ذکر سی تو وہ ہی کہ سوا ہی تیری میری مراد نہین حضرت ذوالنون فرماتی ہین پہر چلا مین درمیان جہاڑیی کی اوس آواز پر تو دیکہا ایک عورت کو بیٹہی ہوی بڑی پتہر پر تو سلام علیک کی مینی اوس سی اور جواب دیا اوسنی مجکو سلام کا اور بولی ای ذوالنون کیا پوچہے مجکو کہ تو ڈہونڈتا پہرتا ھے دیوانون کو کہا مینی کیا تم دیوانی ہو تو بولی اگر مین دیوانی ہوتی تو کیون مشہور ہوتا جنون میرا پوچہا مینی اوس سے کس چیزنے مجنون و بی عقل کیا تجکو بولی ای ذوالنون اوسکی محبت نی مجنون کیا مجکو اور اوسکی شوق نے سرگردان کیا اور اوسکی ذوق نے حلق مین ڈالا مجکو اسواسطی کہ بیٹہہ گیی ھے محبت اوسکی قلب مین اور شوق اوسکا فواد مین اور وجد اوسکا سر مین کہا مینی ای نیک بخت کیا فواد اور دلمین فرق ہی بولی ہان قلب دل ھے اور فواد نور قلب ھے اور سر نام ہی نور فواد کا پس دل محبت رکہتا ہی اور فواد مین شوق ہوتا ہی اور سر پاتا ھے اور ملتا ہی پوچہا مینی کس سے ملتا ہی بولی حق سی ملتا ہی کہا مینی کسطرح پاتا ھے حق کو بولی ای ذوالنون پاتا حق کا بلا کیف ھے کچہہ بیان اوسکا نہین ہو سکتا پہر پڑہا اوس نے یہہ شعر

ان کنت بالوجد موجود افلا وجدت		نفسی وجود لك الا بعد موجود	

ترجمہ اگر رہون مین وقت جذبہ عشق کی موجود پس نہ پایا نفس میری نی وجود تیری کو مگر بعد موجود ہونی کے پہر کہا مینی ای نیک بخت نہین صادق پاتا تیرا حق کو پس روئی رونا سخت اسقدر کہ قریب تہا نکل جاوی جان اوسکی پہر بیہوش ہوگیی اور بعد ہوش مین آنی کی پڑہی اوسنی یہ شعر

توحيدي به وجد بوجد وجوده		ووحيد وجود الواحدين لهيب	

	لئن مت حقا في محب سيدي		فان لها يا في الفواد نطيب

ترجمہ پس حالت جذب میری ایک حالت ہے سبب پانی وجود اوسکی کی اور حالت وجود وجد کرنی والوں کے
ایک ہوتی ہی اگر مر جاؤں میں قسم ہی حق کی بیچ محبت میاں میرے کی تو تحقیق آرزو ہی پس تحقیق موت بیچ
دل کے خوش معلوم ہوتی ہی مقتل پھر چیخ ماری رو رو کے اور رنولی دیکھو اسطرح مرتی ہیں عاشق
اور بیہوش پڑی رہی ایک گھڑی تک تو ہلایا میں اوسکو سو وہ مردہ افسردہ تھی بس ڈھونڈھی میں
وہ چیز کہ کہودوں قبر اوسکی تو ناگاہ غائب ہوگئی لاش اوسکی میری رو برو سی اور نہ پایا میں نی چہرہ نام
اور نشان اوسکا حکایت منقول ہی حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سی کہ کہا
اوسون نے ٹھیرا تھا میں جامع مسجد کوفہ کے بیچ تین دن تک کہ اس مدت میں کچھ کہایا میں تو
دن چوتھی ہلا دیا مجکو بہوک نی سو اوسی حال میں کہ بیٹھا ہوا تھا میں آیا میری پاس دروازہ مسجد سے
ایک شخص دیوانہ اور تھا ہاتھ میں اوسکی بڑا پتھر اور پڑا تھا اوسکی گردن میں ایک طوق بھاری
اور لڑکی اوسکی پیچھی تھی سو پھرنی لگا مسجد میں اور جب آتا میری پاس تو غور سی دیکھتا مجکو تو گھبرایا
میں اوس سی دل میں اور کہا میں نی اے مالک میری بی طاقت ہوں میں اور مسلط کیا تو نی مجھپر
اوس شخص کو کہ مار ڈالی مجکو پس لوٹ آیا وہ میری پاس اور پڑھتا یہ شعر

	محل بنات الصبر فيك عزيزة		فيا ليت شعري هل لصبرك آخر

ترجمہ جگہہ پیدا ہونی صبر کے بیچ محبت تیری کی بہت کشادہ ہے پس کا تسکی جانتا میں آیا تیری صبر کے
انتہا ہے حضرت فضیل فرماتی ہیں کہ سنکر یہ شعر اوسکا جاتا رہا غم والم میرا اور حیران ہوگئی عقل
اور کہا میں نی اے مہربان اگر ہوتی امید تو نہ صبر کرتا میں اسقدر پھر بولا مجسی کہاں تک ہی محل تیری

امید کا کہا یعنی اوس مقام تک کہ ہوتا ہی ہم و غم عارفین کا بولا خوب کہا تو نی اے فضیل بیشک
تعمیر قلوب عارفین کی ہموم سی ہی اور دل اونکی اوطان ہین احزان کی پہچان لیا ہی اون
دلون کو رنجون نی سو محبت کرلی ہی اونسی اور آگ بھری ہین اوسمین پس عقلین اونکی صحیح ہین
اور دل ڈوبی ہوی منور ساتھہ انوار کے اور ارواح اونکی عالم علوی ملکوت مین متعلق ہین
پھر لوٹ گیا میرے پاس سے یہ شعر پڑھتا ہوا

فهام ولي الله في الفقر سائحا	وحطت على سير القدوم رواحله
معاد بخير قد جرى في ضميره	تذوب به احشاؤه ومفاصله

ترجمہ پس حیران ہی ولی اللہ کا فقر مین پہرتا ہوا اور اوتاری گئین اوپر سفر وصول کے سواریان اوسکی
پس مراجعت کی ساتھہ خیر کے کہ تحقیق جاری ہوی اوسکی دلمین کہ پگلتی ہین اوس سے آنتین اوسکی
اور ہڈیان اوسکی ✽ حضرت فضیل فرماتی ہین کہ واللہ رہا مین پہرو ہین اوسیطرح دس ان تک بی کہانے
پینی کے اوسکی اشعار کے وجد و کیفیت مین پس خوشخبری ہو اوس شخص کو کہ تنہا ہوا کہیر اکر مخلوق
سے اور مانوس ہوا ساتھہ حق کی اور کیا خوب کہی ہین کسی بزرگ نی اس باب مین یہ اشعار

انست بوحدتي ولزمت بيتي	فطاب الانس لي وصفا السرور
وادبني الزمان فلا ابالي	هجرت فلا ازار ولا ازور
ولست بسائل ما عشت يوما	اسار الجند ام ركب الامير

ترجمہ انیس ہوا تو میرا میری تنہائی مین اور لازم پکڑا تونے میری گھر کو پس خوش معلوم ہوئی
مجکو انست تیری اور صاف ہوا عیش ✽ اور ادب دیا مجکو زمانی نی پس نہین خوف کرتا ہون کی

کہ چہوڑ دیں مجکو لوگ پس تو ملین مجہی اور رہون مین کسی سے اور رہیں ہون مین کسی تو پہنچنی والا حت تک کہ زندہ رہون کبہی آیا روانہ ہوا الشکر یا سوار ہوا امیر ؓ اور کسی کا اور قول ہے

	ودبروکا بیطو علی امیر		کفانی من اللذات ان لایوعی	

ترجمہ کفایت ہی مجکو لذتون مین سی یہی کہ نہیں ڈراتا ہی مجکو وزیر اور نہیں غصہ ہوتا ہی مجپر امیر ؓ

حکایت حضرت شبلی رح فرماتی ہین کہ آیا میری پاس ایک روز بہلول مجنون درحالیکہ جاتا تہا طرف جنگل کے اور پاس اوسکی ایک لکڑی تہی کہ بنایا تہا اوسکو گہوڑا اپنا یعنی اوس لکڑی پر سوار تہا مثل لڑکون کی اور دوسری ہاتہہ مین کوڑا لیے تہا اور دوڑتا تہا سو کہا میں اوسکو دیکہکر کہان چلی ای بہلول کہا واسطی جیتنی ہوئی کی رو برو اللہ تعالی کی حضرت شبلی سے منقول ہے کہ پہر بیٹہہ گیا مین اوسی جگہہ یہانتک کہ آئی بہلول لوٹ کر اور ٹوٹ گئی تہی وہ لکڑی اور اوسکی سواری کی اور سرخ ہوگئی تہیں آنکہین اوسکی کثرت بکاسی تو کہا میں اوسی کیا حال گذرا تمہارا کہا کہڑا ہوا تہا مین جاکر روبرو اللہ تعالی کی اس امید پر کہ لکہہ لیا جاوی نام میرا خادمون مین پہر پہچان کر نکالدیا مجکو اور اوٹہا دیا حضرت شبلی رح فرماتی ہین کہ اوسوقت گذرا میری دلمین کہ یہ قول بہلول کا تحقیق قول ہے عارف مقبول کا کہ کہا سچ اوسنی خاطر حزین سی کہ مشغول تہا ساتہہ خوف الہی کے اور

بیچ معنی رد و قبول کے تصنف کیی ہین میں نی یہ دس اشعار

	فمنا شقی مرحد و مسعد		عرضنا علی المولی ونحن عبید	
	فعن بابہ بالطرد ذاک بعید		فمن کان منا لیس یصلح حادما	
	قریب ومقبول ھناک حمید		ومن کان یصلح فہو فی قدر حمرة	

حبیب له جاه عریض ورفعة　　ومجد علی مر الجدید مدید

اولئك خدام کرام وسادة　　ونحن عبید السوء بئس عبید

فیا غبننا یوم التغابن عندما　　یقابلهم وعد ونحن وعید

تری الناس الاهم سکاری وما هم　　سکاری ولکن العذاب شدید

تحیط بنا الاهوال من کل جانب　　الی ان کانا بالعقار نمید

وهم رکبوا نجبا من النور فی الهوی　　تطیر الی الرب الکریم وفود

ولا فزع یحزنهم بل یقربه　　لهم فرح یحلو هناك وعید

ترجمہ روبرو کھڑی کی گئی ہم مالک ہمارے کی اور ہم غلام اوسکی ہین کوئی تو ہم مین سی کم بخت ہی اور کوئی نیک بخت ہے پس جو شخص ہم مین سی نہین لیاقت رکہتا ہی خدمت کے پس دروازہ اسکی سی ساتھہ رانده جاتی کی وہ بعید ہے اور جو کوئی لیاقت رکہتا ہی تو وہ بیچ درگاہ مقدس اوسکی کے قریب ہے اور مقبول ہی وہان پسندیدہ ہی ؛ وہ محبوب ہی اوسکی لیی مرتبہ عظیم اور رفعت ہی اور ایسی بزرگی کہ علی الدوام تازہ بتازہ ہی ؛ ایسی صفت کے لوگ خادم بزرگ بارگاہ کی ہین اور سردار ہین اور ہم نالایق غلام ہین بری غلام ہین ؛ پس ای وای لوٹے ہین رہین گے ہم دن حسرت اور ٹوٹی کے یعنی قیامت مین اوسوقت کہ آگی آئیگا اونکی وعدہ عطای الٰہی کا اور ہمکو عذاب ؛ اوسدن تو دیکہی گا لوگون کو مدہوش اور نہون گے وہ حقیقت مین مدہوش لیکن عذاب اللہ سخت ہی یعنی وہ خوف عذاب سی ہوش باختہ ہونگی ؛ گہیر لین گی ہمکو وحشتین اور خوف ہر طرف کی یہان تک حالت سخت ہوگی کہ گویا کہ ہم زمین کے زلزلہ مین مبتلا ہین ؛ اور وہ اوسوقت سوار ہون گے اصیل گہوڑون پر نور کے کہ ہوا مین اڑین گی پروردگار کریم کی طرف چلی جاوینگے

اور نہ کوئی خوف عمگین کریگا اونکو بلکہ بسبب قرب الٰہی کے اونکو فرحت ہوگی کہ تیرین اور لذید معلوم ہوگا اونکو اوسوقت عتاب ٭ کہا گیا کہ مثال صالحین کی اور اوس چیز کے کہ ریت دی ہی اونکو اللہ تعالےٰ نی ساتھہ اوس چیز کے سلوک کے چیروں کو مثل اوس لشکر کی ہے کہ کہا اوسی بادشاہ نی آراستہ ہوکر آنا کل کو روبرو میری واسطی ملاحظہ کی سو جسکی زینت اور آرایش عمدہ اور اچھی ہوگی تو قرب و منزلت اوسکی میری پاس بڑی بلند ہوگی پھر خفیہ بادشاہ نی شب کو معتمدوں کی ساتھہ اسباب زینت و حشتام اپنی توشہ خانہ شاہی سی ایی چند پسندیدہ اور مخصوصان مملکت کو بھجوا دیا کہ ولیکن لشکر میں کسی کے پاس رہتا وہ لوگ صبح کو لشکر مین ساتھہ اس ساز و سامان کی آراستہ اور پیراستہ ہوکر آوین غرضکہ جب صبح کو حاضری لشکر کی ہوئی تو خلعت یافتگان شاہی کی فخر و عظمت حاصل کیے تمام لشکر پر بادشاہ کی نزدیک سو مثل اون لوگون کی ہے کہ توفیق دی اونکو پروردگار عالم نے واسطی کرنے اعمال صالحہ کے

حکایت کہا حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نی کہ گیا مین ایکدن قبرستان کو اور ملا مین وہان بہلول مجنون سی پوچھا مینی اوسی کیا کرتے ہو تم یہان پر کہا ہمنشینی کرتا ہون میں یہان اون لوگوں سے کہ نہین تکلیف دیتی وہ مجکو کسیطرح کی اور اگر غائب رہتا ہوں مین اوسی چند روز اور نہیں آتا ملنی کو تو نہین غیبت کرتی پیچھی میری پوچھا مینی اونسی کیا نہین بھوک لگی تمکو کہ رہتے ہو جنگل مین دور شہر سے تو یہ سنکر لوٹ گئے میری پاس سی یہ شعر پڑہ کر

	تجوع فان الجوع من علم التقی		وان طویل الجوع یوما سیشبع

ترجمہ بھوک کو اختیار کر کہ بھوک علامت تقوی کی ہی اور یقینا اس بڑی بھوک کو ایکدن سیرابی ہوجائیگی اور کہا گیا ہے ایک اور کو بھی ہوشیار دیوانوں سی جبکہ آتا تہا وہ مقابر سے کہ کہاںسی آتی ہو تم

کہا اونھی ایا ہون ہین اس قافلہ اوتری ہوی کی پاس سے پوچھا گیا اوس سے پہر کہا کہا تم نی اونسی اور اونہون نی کیا جواب دیا بولا پوچہا مینی اونسی کب کوچ کرجاؤگی تم یہان سی کہا اونہون نے جبکہ اگر مقام کروگی تم یہان پر اور پوچہا گیا ایک اور سے کہ کیون نہین ملتا تو ہمسے تو کہا اوسنی ایک کلام عجیب وغریب اور پڑہی یہ شعر

یقولون ذر نا وافض واجب حقنا		وقد اسقطت حالی حقوقہم عنی	
اذا ہم راو حالی ولم یانفوا لہا		ولم یانفوا منہا انفت لہم منی	

ترجمہ کہتی ہین زیارت کیا کر ہماری اور ادا کر حق واجب ہمارا اور حال یہ ہے کہ اوتار دی میری حال نے حق اونکی جو مجہپر تہے ٭ جسوقت کہ دیکہا اونہون نی حال میرا اور نہ مشتاق ہوی اوسکی اور نہ تنگ ہوی اوس سے تنگ ہوا اونکا مشتاق اپنے آپ سی ٭ اور اسی مضمون مین ہے یہ شعر بہی

یقولون مجنون واو علموا بما		اقاسیہ من فرط الجوی لسطو ابہا	

ترجمہ کہتی ہین وہ دیوانہ ہی اور اگر جانتی جو کچھہ اوٹہاتا ہون مین اوسکو بہت سوزش سی تو بہت عذر کرتی ٭ اور سوال کیا کسینی بعض اہل اللہ سی ان دیوانی مجذوبون کی حالکہ باوجود اس بی دانشی کی کہتی ہین باتین حکمت اور معرفت کی تو کہا اون بزرگ نی ہوتا ہی واسطی ان لوگون کی فضل وعقل پہر جبکہ لی اللہ تعالے نے عقل ظاہری اونکی تو دی اونکی پاس فضیلت اور قابلیت باطنی حکایت

منقول ہے حضرت عطار رضی اللہ عنہ سی کہ کہا اونہون نی گیا مین ایکبار بازار مین تو ناگاہ دیکہا مینی وہان ایک لونڈی کو کہ آواز دی جاتی تہی اوسیر واسطی فروخت کی سو خریدا مینی اوسکو ساٹہہ دینار مین ساتھ قبول کرنے اس بات کی کہ اگرچہ دیوانے ہی اور لایا مین اوسکو اپنی گہر پہر جب شام ہوئی

اور کچھہ رات گئی تو دیکھا مینی کہ اوسنی وضو کیا اور کہڑی ہوئی قبلہ رو نماز پڑھنی کو سامنی آواز اوسکا کہ گہٹ جاتا تہا بسب کثرت گریہ کی اور کہتی جاتی تہی ای اللہ میری بطفیل اوس محبت کے کہ ہی تجکو ساتھہ میری رحم کر مجہپر اور حسن دی مجکو بس سمجھہ گیا میں جنون اوسکا اور کہا مینی ای بیک بحسب یون نہ کہو بلکہ بواسطہ اوس محبت کی کہ مجکو ہے ساتھہ تیری سو یہ سنکر کہا مجسی اوس عورت نی کہ الگ ہٹ جا مجسی ای بطال قسم ہے مجکو ثبوت اوس حق کی کہ اگر نہ چاہتا وہ مجکو تو نہ جوش دل اور نہ قائم رکھتا مجکو عبادت مین اور یہ کہکر گر پڑی زمین پر بیہوش بہر پڑہنی شروع کئی یہ اشعار

الکرب مجتمع والقلب محترق		والصبر مفترق والدمع مستبق	
کیف القرار علی من لا قرار له		مما جناه الهوی والشوق والقلق	
یارب ان کان شئ فیه لی فرج		فامنن علی به مادام لی رمق	

ترجمہ غم انبوہ ہے اور دل سوختہ اور صبر جدا اور اشک رواں ۔ کسطرح قرار ہو اوسکو کہ نہیں قرار ہے اوسکو اوس سبب سی کہ قتل کیا اوسکو عشق اور شوق اور قلق نی ۔ ای رب اگر کوئی چیز ہے کہ اوسمیں مجکو راحت ہو تو احسان کر مجہپر ساتھہ عطا کرنی اوسکی کے جب تک رہی مجہہ میں کچہہ جان ۔ بہر پکار کے کہا اوسنی ای اسد یہلی یہ معاملہ میری اور تیری درمیان پوشیدہ تہا اور جواب جان لیا مخلوق نی سو اوٹہالی تو اسا مجکو اپنی طرف پہر ایک نعرہ مارا اوسنی جانگداز اور سفر کر گئی دنیا سی رحمت کری اوسپر پروردگار عالم

حکایت حضرت شبلی رح فرماتی ہیں کہ دیکھا مینی ایک دیوانہ کو راہ مین اور لڑکی اوسکی پیچہی ہی مارتی تہی پتہر دشنی اور خون آلودہ کر دیا تہا اوسکی منہ کو اور زخمی کر دیا سر اوسکا سو ڈانٹا مینی اون لڑکون کو اور باز رکہا اوسکی ایذا دہی سے کہا اون لڑکون نی مجسی ای شیخ چہوڑ دو ہمسکو

اور اجازت دو کہ اسکو مار ڈالین اسواسطے کہ یہ کافر ہے پوچھا مینے کیا علامت ظاہر ہوئی تمپر اسکی کفر سے
بولی یہ کہتاہی مینے پروردگار کو دیکھا اور اوس سے باتین کین کہا مینے ٹہیری رہو تہوڑی دیر او گیا
مین قریب اوسکی تو پایا مینے اوسکو کہ باتین کرتاہی اور ہنستاہی اور کہتاہی درمیان اپنی اون باتون کے
یہ بہی کہ مجکو یہ امر تیری طرفسی اچھا معلوم ہوتا ہے مسلط کر مجہپر لڑکونکو کہ کرین مجسی وہی مار دہاڑ
اپنی کہ اسمین مرضی اور خوشی تیری ہے پس کہا مینے اوس سے اے بہائی یہ لڑکی تجسی ایک عجیب نقل کرتی ہین
تو پوچہا اوسنی ای شبلی کیا کہتی ہین وہ کہا مینی وہ کہتی ہین کہ تو کہتاہی کہ مین دیکھتا ہون اپنی اللہ کو
اور باتین کرتاہون اوس سے سو ایک چیخ ماری اوسنی اور کہا ای شبلی قسم ہے مجکو حق اوس ذات کے
کہ آرزو کی جاتی ہی محبت اوسکی اور حیران وسرگردان کرر کہاہی مجکو اپنی فراق ووصل مین اگر محتجب
ومخفی ہوجاوی وہ مجسی بقدر مدت ایک پل کے تو بیشک ٹکڑی ٹکڑی ہوجاونمین درد فراق اور
رنج مین مہاجرت سے پہر بہاگا وہ میرے پاس سے یہہ کہکر

	خیالك في عیني وذکرك في فمي		ومثواك في قلبي فاين تغیب

ترجمہ صورت تیری آنکہہ مین اور یاد تیری منہ مین ہی اور جگہہ تیری دل مین ہی سو تو کہان چہپا
ہوا ہے کہا مینی دل مین بہتر یون تہا کہ کہاجاتا یہ شعر اس طرح

	جمالك في عیني وذکرك في فمي		وحبك في قلبي فاين تغیب

ترجمہ جمال تیرا نظر مین اور ذکر تیرا منہ مین اور محبت تیری دلمین ہے سو تو کہان چہپا ہوا ہے
یعنی بجای خیالک جمالک اول مصرعہ مین اور بجای مثواک کی حبک دوسری مصرعہ مین اسواسطے
کہ بعضی الفاظ اول شعر کے جائز نہین اطلاق اونکا بیچ صفات خالق سبحانہ وتعالے کے

حکایت مروی ہی محمد بن محبوب رح سی کہ کہا اوسنے کہ میں جاتا تہا میں راہ میں بیمارستان کی تو ناگاہ ملا مجہسی ایک نوجوان کہ طوق اور بیڑیاں پہنی ہوئی تہا سو کہا اوسنے مجکو دیکہکر ای ابن محبوب کیا پایا ہی تو میری اوس مالک کو اس طوق وقید میں راضی مجہسے یہ سب تکلیف و مشقت گوارا کی ہیں اوسکی محبت میں پہر رویا زور سے اور پڑہے یہ اشعار

مہ دنوبی تجق لی ان انوحا		الم تلح لی الذنوب قلبا صحیحا
احلقت مهجتی الف المعاصی		وتعالی المشیب نعاصر بجا
کلما قلت قد بری جرح قلبی		عاد قلبی من الذنوب جریحا
انما الفوز والنعیم لعبد		جاء فی الحشر امنا مستریحا

ترجمہ گناہوں سی چاہیے مجکو یہ کہ روؤں میں کہ نہ باقی رکہا میری دلکو گناہوں نی صحیح سلامت نہ ناتوان کردیا میری روح کو الفت معاصی نی اور دیکہتا ہی تو بڑہاپی کو کہ خبر موت کی دیتا ہی صریحا تم جسوقت کہ کہتا ہوں میں کہ اچہا ہوگیا زخم دل میری کا تو پہر ہوجاتا ہے دل میرا گناہوں سے زخمی تو سوا اسکی نہیں کہ نجات اور نعمتیں اوس بندہ کی واسطی ہیں کہ آیا محشر میں بیغم خوش حال تم

حکایت منقول ہے علی بن عبدان سے کہا اوسنے کہ تہا ہماری پاس ایک دیوانہ کہ مجنون ہوتا تہا وہ دن کو اور ہوشیار ہوجاتا تہا رات کو اور نماز پڑہا کرتا اور مناجات کرتا اپنی مولا سی صبح تک سو کہا میں نی اوس سے ایکدن کتنی مدت سی دیوانہ ہوا ہے تو کہا اوسنی جبسی کہ معرفت حاصل ہوئی مجکو پہر پڑہے اوسنی یہ اشعار

انا الذی انسی سیدی		لما تعریت لباس الوداد

قصرت لا اوی الی مونس	الا الی مالك رزق العباد

ترجمہ کہ پہنایا مجکو میری مالک نی جبکہ قریب حاصل کیا مینی اوس سے لباس محبت کا پس ہوا مین ساتہہ اس حال کے کہ نہین رغبت کرتا ہون مین طرف کسی دوست کی مگر طرف مالک رزق بندون کے
علی بن عبدان کہتی ہین پہر گیا مین وہان سی کسیطرف تو ملا وہ مجہسی راہ مین اکبار سرگردان و حیران اور پڑہے اوسنی اگر میری پاس یہہ آیہ کریمہ
اٰتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا
یعنی دی ہمکو ناشتا ہمارا التحقیق پائی ہمنی اپنی اس سفر مین تکلیف پس معلوم کیا مینی کہ یہہ بہوکا ہے اور لایا مین اوسکی واسطی کہانا سو کہایا اور پیا اوس نے اور پڑہے یہ شعر

علیك اتكالی لا علی الناس کلهم	وانت بحالی عالم لیس تعلم
واقسمت انی کلما جعت سیدی	سیفتح لی بابا فاسقی واطعم

ترجمہ تجہپر میرا اعتماد ہے نہ لوگون پر اور تو میری حال کو خوب جانتا ہی حالانکہ حال میرا پوشیدہ غیر ظاہر ہے ۞ اور قسم کہاتا ہون کہ مین جبکہ بہوکا ہوتا ہون تو سید میرا کہولتا ہے واسطی میرے دروازہ میرا پس کہانا پانی دیا جاتا ہون مین ۞ پہر کہا مینی اوس سے کچہہ وصیت کر مجکو تو جواب دیا اوسنی ان اشعار سے

الزم الخوف مع الحزن	وتقوی الله ترجح
واترك الدنیا جمیعا	ان تقوی الله ارجح
واجتهد فی ظلمة اللیل	اذ ما اللیل اجنح
واقرع الباب قلیلا	فلعل الباب یفتح

سیکہہ اختیار کر خوف کو ساتہہ غم کی اور ڈر کی اللہ سے فائدہ پاوی گا تو ۞ اور چہوڑ دنیا کو بالکل
تحقیق ڈر اللہ کا بہت بڑا ہے ۞ اور کوشش کر اندہیری رات مین جسوقت کہ رات آوی ۞ اور کوٹہہ
دروازہ کو کچہہ بس امید ہی کہ دروازہ کہولا جاوی ۞ اور پوچہا گیا بعضی مجذوبون سی یہہ کہ بتلاؤ
مجکو کوئی ایسی شی کہ جس حاصل ہو ہمکو اوس سی تو جواب دیا اوسی کہ بہاگ لوگون سی اور مت
مانوس ہو اوسنی کہ پورا ہوگا قرب تیرا مالک سی اور کم ہوگا عذاب تجکو پہر کہا اوس سی کچہہ زیادہ کرو
نصیحت سی تو کہا التزام کر صدق اور تقوی کا اور ترک کر عجب اور ریا کو اور مغلوب کرلی اپنی نفس
اور خواہش کو کہ روزی ہو تجکو مطلوب اور مقصود کہا مینی بس کافی ہے اسیقدر راضی ہو
پروردگار تجہسی **حکایت** منقول ہے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سی کہا اونہون نی
دیکہا مینی غار مین کوہ لبنان کی ایک شخص سفید سر اور ڈاڑہی والا پریشان ہو گرد آلودہ نحیف
وضعیف اور حال یہ کہ وہ نماز پڑہ رہا تہا بعد فارغ ہونی کی نماز سے سلام علیک کی مینی اوس سی
تو جواب دیا اوسنی میری سلام کا اور پہر کہڑا ہو گیا نماز پر سو اسیطرح مشغول رہا وہ نماز مین یہانتک
کہ پڑہی اوسنی نماز عصر کی پہر بیٹہا تکیہ لگا کر ایک پتہر سے اور شروع کی تسبیح و تہلیل اور نہ کلام کیا
کچہہ مجہسی تو کہا مینی اوس سی حسنہ کر می تجہپر پروردگار دعا کرو اسطی میری پروردگار سی کہا اوسنی محبت
رکہی کری تجکو اللہ تعالی اپنی قرب و صال کی کہا مینی کچہہ اور زیادہ کرو دعا مین میری واسطی کہا اوسی
جس شخص کو انس و محبت دی اللہ تعالی نی اپنی قرب کی تو عنایت فرماتا ہے اوسکو پروردگار چار
خصلتین عمدہ ایک عزت کہ نہین ہوتی وہ اونکی اہل قوم اور گہر ہی مین دوسرا علم بغیر طلب کی تیسری
غنی بے مال کی چوتہی دل جمعی اور انسیت بغیر جماعت کی پہر بیہوش ہو گیا اور نہ افاقہ ہوا اوسکو مگر

بعد تین دن کی پہر اوٹہا اور وضو کیا اور پوچہا مجہسی کتنی نمازین قضا ہوئین میری آگی بتایا مینی اوسکی آگی اور نمازونکو تو کہا اوسنی

ان ذکر الحبیب ہیج شوقی	ثم حب الحبیب اذہل عقلی

ترجمہ تحقیق ذکر محبوب کی نی اوبہارا میری شوق کو پہر محبت محبوب کی نی زائل کیا میری عقل کو اوای ذوالنون وحشت ہوگئی ہی مخلوق سی اور انس محبت ہی مجکو رب العالمین کی ساتہہ مت مشغول کر وقت میرا ساتہہ اپنی رخصت ہو مجہسی ساتہہ سلام کی تو کہا مینی اوس سی رحم کری تجہپر پرودگار میں تیری پاس تین دن تک بامید زیادت محبت کی اور چاہتا ہون تجہسی پند ونصیحت پہر رونی لگا مین روبرو اوسکی کہا اوسنی ای شخص محبت حاصل کر اپنی مولا سی اور مت قصور کر اوسکی محبت مین بدل اور عوض کا بیشک محبان خدا سر تاج ہین اور لوگون کی اور نشان ہین زہد کی یہی لوگ برگزیدگان الہی اور احباب اوسکی ہین اور بندگان خاص اور اولیا اوسکی ہین پہر ایک چیخ ماری اور رخصت ہوگیا دنیا سی سونہ گذری تہی مگر تہوڑی دیر کہ آئی وہان ایک جماعت اوتر کر پہاڑ سی اور سامان تجہیز کیا اوسکا اونہون نی یہان تک کہ فارغ ہوی اوسکی دفن سی تب پوچہا مینی اونسی کیا نام تہا اس شخص کا کہا اونہون نی یہہ حضرت شیبان مصاب یعنی غمزدہ ہین رحمت کری اللہ تعالی اونپر اور نفع دی ہمکو اونسی

حکایت مروی ہی انہین حضرت ذوالنون رح سی کہا اونہون نی درمیان اوس حال کی کہ بیٹہا ہوا تہا مین بعضی وادیون مین سی بیت المقدس کی کہ ناگاہ سنا مینی ایک آواز کہ کہتا ہی کوئی

یَا ذَا الْاَیَادِی الَّتِیْ لَا تُحْصٰی وَیَا ذَا الْجُوْدِ وَالْبَقَاءِ مَتِّعْ بَصَرَ قَلْبِیْ فِی الْجَوَلَانِ فِیْ جَبَرُوْتِکَ وَاجْعَلْ ہِمَّتِیْ مُتَّصِلَۃً بِجُنْحِ لُطْفِکَ یَا لَطِیْفُ وَاَعِذْنِیْ مِنْ مَسَالِکِ الْمُتَحَیِّرِیْنَ

بحلال بہائک یا رؤف واجعلنی لک فی اثمانی خادما وطالبا وکن لی یا مسترقلبی وغایۃ طلبی فی القصد صاحبا ترجمہ ای صاحب جود وبقا متمتع کر میری دل کی بینائی کو سبب کرمسی اپنی عالم حیرت میں اور کرہمت میری متصل ساتہہ جودا پنی کی ای لطف اوبار رکہہ مجکو طریق اہل کرام ظلم سی برکت برزگی اپنی نورسے ای رؤف اور کر لی مجکو ہر حال میں اپنا خادم اور طالب اور ہوجا تو واسطی میری ای سرور کر نیوالی میری دلکی اور ای نہایت مطلوب میری بیچ قصد آرزو کی صاحب میری یہ حضرت ذوالنون فرماتی ہین پہر چلا مین اوس آواز پر ڈہونڈتا ہوا تو ناگاہ پایا میں ایک عورت کو کہ گویا وہ ایک لکڑی جلی ہوئی تہی پہنی ہوی کرتا صوف کا اور اوڑہنی کمل کی کہ لاغر ہوگئی تہی بسبب کثرت عبادت کی اور صاف کر دیا تہا اوسکو محنت نی اور گہلا دیا تہا محبت الہی نی اور کہو دیا تہا وجد وحال نی سو سلام علیک کی میں اوس سے تو کہا اوسنی وعلیک السلام یا ذوالنون کہا میں لا الہ الا اللہ کسی پہچان لیا تمنی نام میرا آج دیکہی نہین ظاہر ہون میں سی کہا اونہون نی کہول دیا ہی میری حبیب نے بہید کو اور اوٹہا دیا ہی پردہ نابینائی تیری دل سے اوسی نی بتلادیا مجکو نام تیرا کہا مینی مشغول ہوا ہی مناجات میں ساتہہ پروردگار کے کہ خوش معلوم ہوتی ہین مجکو دعائین اور باتین تمہاری مناجات کی سو کہنی لگی وہ کہ سوال کرتی ہون میں تجہی ای صاحب نور روشنی کی یہہ کہ اوٹہا لی مجہی برای اوس چیز کے کہ پائی ہون میں اوس چیز کو بہاری اپنی دلبر اور ملبس اب نہایت تنگ آئی ہوں میں زندگی سی یعنی درد فراق جہاحرت سی تنگ ہو کر زوال حیات کہ مانع وصال ہے طلب کرتی ہون پہر یہہ کہکر زمین گر پڑی درحالیکہ نہین تہی جان اوسمین لس مین یہ معاملہ دیکہکر

حیران و متفکر ہو گیا کہ اسی حال مین ناگاہ آئی وہان ایک پیرزن مانند حیرانون اور سر گردانون کی پس دیکھنی لگا مین اوسکی طرف پہر کہا اوس بڑھیا نی کہ شکر اوس مالک کا جسنی مکرم کیا اسکو تو پوچھا مینی اوس سے ای ما یہ عورت کون تھی کہا اوسنی میرا نام زہرا والہانہ ہی اور یہ بیٹی میری ہی بیس برس سے لوگون کو گمان اسکی جنون کا تھا مگر راہی اسکو شوق محبت الٰہی نے اور کیا خوب کہا ہے اس باب مین کسی نے یہ شعر

قالوا جننت بمن تهوى فقلت لهم	ما لذة العيش الا للمجانين

ترجمہ کہا دیوانہ ہوا تو جسکو چاہتا ہے تو کہا مینی اونسی نہین لذت زندگی کی مگر دیوانون کو ٭

حکایت منقول ہے ابوعبداللہ اسکندری سی کہا اونہون نی ایکبار پہرتا تھا مین جہاڑی مین کوہ لکام کے اس بات کی جستجو مین کہ ملون یہان کسی مرد یا عورت جماعت صلحا سے سو بخشی اللہ تعالی نی مجکو میری مراد اور ملی مجکو ایک عورت کہ پڑہتی اوسنی روبرو میری یہ اشعار

یا جیرة الحي من شرقي ذي سلم	هل عودة الليالينا على العلم
ایام شملي بکم باسلم مجتمع	وحبل ودي لديکم غير منصرم
ناشدتک الله ان جزت العقيق ضحى	فاقرا السلام عليهم غير محتشم
وقل ترکت صريعا في ديارکم	ميتا کحي بغير السقم ذا سقم

ترجمہ ای ہمسایو قبیلہ جانب شرقی سلم کی کیا پہر لوٹین گی راتین ہماری علم پر ٭ دن فراق کے تمسی ای سلم اکٹھی ہین اور رشتہ محبت کا تمسی نہین ٹوٹا ٭ قسم ہی تمکو اللہ کی ای جانی والی اگر گذری تو عقیق سی دن مین تو سلام کہنا میرا اونپر جا بغیر ہچکی سے ٭ اور کہنا کہ چہوڑا مینی ایک مقتول

تمہاری شہر میں مردہ مثل بندہ کی کہ دون ہماری کی ہمارے ہے عرض کہ جب دیکہا میں اوسکو تو آیا دل مین
میری یہ خیال کہ اگر ملتا ہین کسی مرد سی تو بہتر تہا اسست ملاقات اس عورت کی سو وہ میری اس خطرہ
قلبی پر واقف ہوکر بولی مجہسی ای بندہ اللہ مجکو بڑا تعجب آتا تیری حال سے کہ تو ملنا چاہتا ہے
مردون سی کہ پہنچی ہین وہ عورتون کی مقام تک کہا مینی بڑا دعوی کیا تمنی بولی کچہ ڈر نہین
سچ ہی دعوی کی دلیل جہوٹ معلوم ہوتا ہے کہا مینی اچہا تمہاری پاس اس دعوی کی کیا دلیل ہے
بولین وہ واسطی میری جسطرح کا کہ ارادہ کرون مین اسواسطی کہ مین واسطی اوسکی ہون جیساکہ چاہی وہ
یعنی جب ہین ہر طرح ہر حال مین فرمان بردار اور جی جان سی نثار اپنی پروردگار پر ہون تو وہ بہی ہر طرح
کے خواہش میری پوری کرتا ہی اپنی کمال عنایت اور بندہ پروری کہا مینی اچہا اسوقت مین
آپ سی ہاہی بریان مانگتا ہون کہا اوسون نی یہہ سوال تیرا مجہسی مقتضای پستی مقام تیری کے
ہی اور نی تاب ہوئی مین طلب عدا و غیرہ کی کیون ہمس سوال کیا تو نی اسوقت پروردگار عالم سے
اس بات کا کہ عنایت فرماوی تجکو دو بازو سونی کی کہ اڑتا تو اوسکی طرف اونسی جسطرح کہ مین اڑتی
ہون پہر اڑگئی وہ اور چہوڑ گئی مجکو وہین سہا سو واللہ نہ دیکہی مینی کوئی چیز تلخ تر اپنی دل سے
کہ حاصل ہوئی اوسکی روبرو مجکو اور سیرین تر اوسکی حرت سی پس دوڑا مین اوسکی پیچہی اور پکارا
مینی ای سیدہ میری قسم ہی تمکو اوس ذات پاک کہ عنایت کیا ہی اوسنی تمکو یہ عالی مقام اور
روکا مجکو تمہاری صحبت سی اور شستش کیے تمپر اور نامراد رکہا مجکو یہ کہ عنایت کرو مجہپر ساتہہ دعا
خیر اپنی کے بولین ای شخص نہین چاہتا ہی تو سوا مراد عوام لوگو کی پہر پڑہے اونہوں نے یہ شعر

١	لولاك وما طلع والبان		ما الحرع وما العصي مانعان	

وما ينفعني العقيق والسكان		ان لم ارا كم بالحمى سكان	

ترجمہ کچھہ نہین جزع اور نہ غضا اور نہ نعمان اگر نہو یا اور نہ طلع اور نہ بان ٭ اور نفع نہ دیتی مجکو عقیق اور رہنی والی اوسکی اگر نہ دیکہا مین تمکو یاران کی جنگل مین رہنی والی ٭ پہر کہا مینی اگر دعا کرو واسطی میری تو عنایت کرو مجہپر اسقدر کہ دیکہون مین تمکو ایک نظر تو بولین اسکی جواب مین

فهي تزودني نظرة من جمالك		والا دعيني سائرا مع جمالك	
وقولي لحادي العيس هذا اسيرنا		ترفق بصب واله متهالك	
وجودي على المشتاق يوما بنظرة		وفا له ان الوفا من فعالك	

ترجمہ پہر توشہ عطا کر مجکو ایک نظر اپنی جمال سی یہ نہو تو چہوڑ مجکو کہ چلون ہمراہ تیری اونٹون کی ٭ اور کہدی شتربان سی کہ یہ قید ہی میرا ہے نرمی کرنا اس عاشق حیران مرتی پر ٭ اور بخشش کر اپنی مشتاق پر ایکدن ایک بار دیدار سے واسطی وفا اپنی وعدہ کی تحقیق وفا تیری کامون سی ہی ٭ پہر کہا اونہون نے جس حال مین ہون مین خوف خطر سی وہ اولی ہی تیری ساتہہ مشغول ہونی مین دیکہنی بہالنی سی کہا مینی ضرور ہے کچہہ دعا سے بولین کل ملیگا تو ایک شخص کامل صاحب روشن بال ملیح صورت مقبول العباد سے یہ کہکر غائب ہوگئین اور میری حال شیرین کو تلخ کیا اور تیر مہاجرت سی سینہ میرا مانند غربال مشبک کردیا پہر رات کاٹی مین نی جون تون وہین پر قلق و اضطراب مین پہر دوسری روز صبح کو دیکہا مینی ناگاہ ایک شخص ضعیف و نحیف کہ ظاہر تہین اوس سی خوبیان اور ہویدا تہی اوس سے آثار محبت کے تو کہا مینی دلمین شاید یہ وہی شخص ہے جسکو وہ بی بی کل کہہ گئی ہین سو قریب آئی وہ بزرگ میری اور فرمایا مان مین وہی ہی کہا مینی ای سردار میری عنایت فرماؤ مجہپر ساتہہ ایسی دعا کے

کہ حاصل ہو مجکو برکت اوسکی قرب و منزلت پروردگار کا تو کہا اونہوں نے ای عبداللہ کل گئی تیرے
ہاتہ سی کلی دعا اوس شخص کی کہ یہ تہا واسطی اوسکی کہ جسنے دعوی کیا تہی مجکو چشم بینا کہ دیکہا تہا تو وہ [213] دیکہا
کو یہ تہی ولیکن میں ای عبداللہ نہیں قدرت رکہتا ہے کہ دعا کروں واسطی تیری وہ دعا کہ بسبب برکت اوسکا
کے حاصل ہو تجکو مقام ہماری محاربت کا اور کل کو ملیگا تو اون لوگوں سی کہ مجانین صدقیہ ہیں اور یقین
کریگا تو اونکی وعدہ وصال کا اور یہ کہکر وہ پیر مرد تہا میری روبرو سی غائب ہو گئی پس حاصل ہوئی
مجکو وہ وجد و کیفیت کہ بیان نہیں ہو سکتی اور لمبر دہوی میری زبان حال سے یہہ اشعار

انا شیخ الهوی بروایة احمد	ومن یدعی الغرام مریدی
والذی صاب بالغرام شهید	ذاك فی شرعة الهوی من شهودی
وفقیه مُدرّسٌ بس العشق	من ذا الذی یکون معیدی
واذا ادّعی المحبة قوم	ذع دعاویهم وهم من عبیدی
یا اهیل الهوی الی هلموا	انا سلطانکم وانتم جنودی
قلب للقلب قد ملئ غراما	واحاب الفواد هل من مزیدی
سکرة الحب این منها خلاصی	لیس عن سکرة الهوی من محیدی
واذا انکر العذول غرامی	فالهوی سائقی ودمعی شهودی

ترجمہ میں پیر عشق کا ہوں بیچ گروہ محبت کی اور جو کہ دعوی کری محبت کا مرید میرا ہے ؛
اور جو کہ مرا ساتھ محبت کے شہید تو بیچ راہ محبت کی گواہ میرا ہے ؛ اور میں عالم مدرس طریق
ہوں پس کون ہو سکتا ہے معاون میرا ؛ اور جبکہ دعوی کرین محبت کا لوگ پس دعوی اون کا

اور میری غلام ہین اپنی عبادت و محبت کی چالی او نزدیک میری تمہین بادشاہ تمہارا ہون اور تم لشکر میری ہو کہا مینی دلسی تدبیر ہو گیا
عشق سی تو جواب یا دل نے کہا اور چاہیی زیادہ اوس سے نشہ عشق کا ہو ہین ہے اوس سے مجکو ضد ہی نہین ہے نشہ عشق کی خلاصے کی جگہ اور جبکہ
انکار کرین مدعی خواہ میری عشق کا تو عشق رہبر میرا ہی اور آنسو میری گواہ ہین پھر دوسری دن
ناگاہ سنا مینی ایک قاری کو کہ پڑہتا ہے وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ
عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ
اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ترجمہ اور اوپر تین شخصون کی جو کہ پیچھی چھوڑ گئی تہی یہان تلک کہ جب تنگ ہوئی
اوپر اونکی زمین ساتھہ اسکی کہ کشادہ تہی اور تنگ ہو گئی اوپر اونکی جان اونکی اور جانا اونہون نے
کہ نہین پناہ اللہ سے مگر طرف اوسکی اور پڑہنا اوسنی اوسکو ساتھہ آواز نرم اور دردناک کی دل سے
قریب تہا کہ سننی والا اوسکا پگل جانا شوق و ذوق سی تو کہا مینی دل مین سنکر اوس آواز کو کہ اسنی
غلام کر لیا مجکو اپنی آواز خوش اور لہجہ دلکش سے قسم ہی اوس ذات کی کہ کیا ہی اوسنی خوش
آوازی کو بڑے موثر در دل عشاق اور خاطر مہاجرت کشیدہ مین غرض مین اسی سوچ مین تہا
کہ ظاہر ہوا واسطی میری ایک شخص کہ گھونٹ دیا تہا گلا اوسکا محبت نی زار نزار صدمات عشق سے
اور کہا اوسنی مجسی قریب آکر ای شخص کیا کام ہے تیرا اوس دیوانہ سی کہ آنسو اوسکی نہین
تہمتی اور نہ علاج ہی اوسکی جنون کا نہ امید خلاصی کی اور تمام عمر آتش سوزان محبت سی نالان
ہے لیکن بہیجا ہی تجکو میری طرف واسطی دعا کی سو لازم پکڑ تو جناب محبوبون کی اور محبت رکہہ اونسی
اور ہمیشہ مستعد رہو سنت سنیہ اور طریقہ مرضیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتھہ ادا کرنا نکے
اور ڈرتا رہو اس بات سی کہ کہین نہ نکل جاوی تو اونکی طریقہ سے کہ ہو موجب غضب اور عتاب کا

کہا میں اوسکی کچہ وصیت کرو مجکو کہا رحم کر اپنی جان پر گناہوں کی طرف سی کہ نفس تیرا ضعیف ہے
اور وہ کام کر کہ آرام پاوی وہ وہاں نیز اوسکو اختیار ہوا ہی دنیا سے کہ وہ تھوڑی دیر میں اپنی بڑی بڑی
اولاد کو بحر فنا میں ڈبو کر ویسے نام و نشان کر دیتی ہی اور متوسط مرتبہ والوں کو گہونٹتی ہی گلا اچہو لگا کر
اور ادنی لوگوں کو جلاتی ہی حسرت و طلب میں فایدہ سند کری تجکو پروردگار ساتہہ قبول اور وصول
اور عنایت مرتبہ صدق کی اور داخل کری تجکو جماعت میں اون لوگوں کی کہ فرمایا انکی حق میں اوسی
بادشاہ خالق نی کہ اُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا یعنی وہی لوگ سچی مسلمان ہیں اور محروم
رکہی تجکو وہ مالک لذت دیدار سی اور نہ کری تجکو اون میں سی جو قناعت کرتی ہیں بعد دیکہنی کی سی پر ابو
عبد اللہ اسکندری کہتی ہیں کہ سمجہہ گیا میں اون باتوں کو جن کی طرف اشارہ کیا اوسنی ان کلمات میں رحمت
فرماوی اوسپر اللہ تعالی **حکایت** منقول ہی حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ سی کہ فرماتی
ہیں درمیان اوس حالت کی کہ سیر کرتا تہا میں پہاڑوں میں ناگہ کی ناگاہ ملی مجکو وہاں ایک عورت
گویا کہ وہ مجنونہ تہی پہنی ہوئی کرتا صوف کا سلام کیا میں نی اوس سی تو جواب دیا اوسنی میری سلام کا
پہر کہا کیا تو ہی ہے ذوالنون کہا میں نی کس نی تجکو پروردگار کسی پہچان لیا تو نی مجکو کہا اوسنی
جانا میں نی تجکو ساتہہ علامت محبت محبوب حقیقی کی پہر کہا میں نی تجہسی ایک بات پوچہتی ہوں کہا میں نی دریافت
کر جو چاہو کہا اوسنی بیان کرو سخاوت کسکو کہتی ہیں کہا میں نی دینا مال اللہ کا بولی یہ تو بیان کیا تو نی
سخاوت دنیا کو سخاوت دین کی کیا ہی کہا میں نی سخاوت دین کی یہ ہے کہ جلدی کری انسان
طرف فرمانبرداری حضرت رب العالمین کے بولی جبکہ جلدی کری آدمی طرف بجا آوری اطاعت
الہی کے تو ضرور ہے کہ وہ مالک مطلع ہوگا اوسکی دل پر تو چاہیی کہ اوسوقت دل تیرا مخلص ہو

خالص ساتھہ اللہ تعالی کے نہ چاہی سو اوسکی اور تیرا ای ذوالنون ہین طلب کیا چاہتی ہون
اوس سی ایک چیز بیس برس سی پہر شرماتی ہون مانگتی ہوی بخوف اس بات کی کہ ہو جاؤن
کہین مثل مزدور سخت دل کی کہ جب کام کیا اوسنی کچہہ تو مانگ لی مزدوری ولیکن کام چاہئی کرنا ہم
بہ نیت تعظیم اور ہیبت اور بزرگی مخدوم کی کہ ہی نہ اپنی غرض کی لیی پہر یہ کہکر چلی گیی اوس بن ملین
اور چہوڑ گیی مجکو تنہا رضی ہو اوس سی اللہ تعالی **حکایت** منقول ہی انہین ذوالنون
رضی اللہ عنہ سی کہ کہا اونہون نی ایکبار پہر رہا تہا مین درمیان دشت کی جسکو تیہ بنی اسرائیل کہتی
ہین کہ ناگاہ ملی مجکو وہان ایک عورت سیاہ رنگ کہ حیران و سرگردان کر رکہا تہا اوسکو محبت الہی
نی اور ٹکٹکی لگی ہوئی تہی اوسکی طرف آسمان کی کہا مینی السلام علیک یا اختاہ کہا اوسنی وعلیک
السلام ای ذوالنون پوچہا مینی کسطرح پہچانا تمنی مجکو بولی ای ناسمجہہ پروردگار نی پیدا کیا ہے
ارواح کو پہلے اجسام سی دو ہزار برس پہر ایا اون روحون کو گرد اپنی عرش مکرم کی سو
وہان جو روحین آپسمین ملین اور پہچانا ایک دوسری کو تو وہ یہان مالوف اور باہم موافق ہوتی
ہین اور جو وہان نہ ملین اور نہ پہچانا وہ یہان غیر و نا آشنا ہین میری روح نی تیری روح کو
گشت و دوری مین دیکہا اور پہچانا ہی اسواسطی یاد ہے تو مجکو جیسی پڑہی اوسنی یہہ دو شعر

ان القلوب لاجناد مجندة	لله في الغيب والاهواء تختلف
فما تعارف منها فهو مؤتلف	وما تناكر منها فهو مختلف

ترجمہ تحقیق روحین البتہ لشکر جمع کیا ہوا اللہ کا ہی غیب مین اور خواہشین جدا جدا ہین ✤
پس جس سی پہچان ہوئی تو وہ دوست ہی اور جس سی آشنائی نہ ہوئی تو وہ الگ رہنی والا ہی

حضرت ذوالنون کہتی ہیں پہر کہا میں اوس سی میں تجکو دانشمند جانتا ہون سکہلا مجکو کوئی بات
اومیں سی کہ بتلائی ہین تجکو اللہ تعالی نی تو کہا اوسی ای ابوالفیض کہ کب ہی یہ حضرت ذوالنون
کے رکہایی تمام انصاف ترازو انصاف کی ماگہ ہانکہلتا وہی ہر وہ چیز کہ ہو اوس حضو میں سوا اللہ تعالی
کی اور ہوجاوی دل صفی کدورت اغیار سی کہ نہ دیکہی اوسمیں سوا رب العالمین کے سوجب تو ایسا ہو
جاویگا تو ٹہرا دیگا تجکو ایی دروازہ پر اور دیگا تجکو مرتبہ ولایت جدید کا اور حکم کریگا اور ون
کو تیری متابعت کا پہر کہا میں اوس سی ای بہن کچہ اور زیادہ کہو تو بولی ای ابوالفیض حاصل کر
اپی نفس سے مائدہ اپی نفس کا اور تابع رہو پروردگار کا خلوت وتنہائی میں کہ جواب دیگا وہ تجکو
جسکہ پکاریگا تو اوسکو شدت واضطراب میں رحمت کری اوسپر اللہ تعالی حکایت
منقول ہے حضرت ابوالقاسم جنید رضہ سی کہا اونہوں نی حج کیا میں ایکبار تنہا اور ٹہر اجاکر
مکہ میں اور اکثر طواف کیا کرتا تہا میں شب کو ناگاہ ایکبار ملی مجکو وہان ایک عورت کہ طواف
کرتی تہی اور یہ پڑہتے جاتی تہی ؛

	اَبَی الحب ان یخفی وکم قد کتمتہ		فاصبح عندی قد اناخ وطنبا
	اذا اشتد شوقی ہام قلبی بذکرہ		وان رمت قربا من حبیبی تقربا
	ویبدو فافنی ثم احیا بہ لہ		ویسعدنی حتی الذ واطربا

ترجمہ انکار کیا محبت نی پوشیدہ رہنی کا اور میں نی بہت چہپایا اوسکو پس صبح ہو گئی نزدیک
میری کہ تحقیق مضبوط ہو کر بیٹہی اور جگہہ پکڑی ؛ جسکہ سخت ہوتا ہے شوق میرا تو حیران ہوتا ہے
دل میرا اوسکی یاد میں اور جو چاہتی ہون میں قریب ہونا حبیب سی تو قریب ہوتا ہے ؛

اور ظاہر ہوتا ہی تو فنا ہوتی ہون مین پہر زندہ ہوتی ہون مین اوسکی توجہ سی اوسکی دیدار کی لیی اور مدد کرتا ہی میری کہ لذت پاتی ہون اور خوشی کرتی ہون مین ✤ سو کہا مینی اوس سے اے لڑکی کیا نہین ڈرتی تو اللہ تعالی سی کہ ایسی مکان متبرک اور عبادت گاہ مین پڑھتی جاتی ہی تو یہ اشعار عاشقانہ تو دیکہا اوسنی مڑکر میری طرف اور کہا اے جنید

لولا التقی لم ترنی	اهجر طیب الوسن
ان التقی شردنی	کما تری عن وطنی
افرّ من وجدی	فحبّه هیمنی

ترجمہ اگر نہوتا خوف خدا کا تو نہ دیکہتا تو مجکو کہ چہوڑ دیا مینی لذت سونی کو ✤ تحقیق خوف خدا نے نکال دیا مجکو جیسا کہ دیکہا ہی تو نی وطن میری سی ✤ بہاگتی ہون بیقراری سی اوسکی شوق مین کہ محبت اوسکی نی حیران و پریشان کر دیا مجکو ✤ پہر بولی اے جنید آیا تو طواف کرتا گہر کا یا صاحب گہر کا کہا مینی مین طواف کرتا ہون خانہ کعبہ کا سو یہ سنکر اوٹہایا اوسنی سر اپنا آسمان کی طرف اور کہا سبحانک سبحانک ما اعظم مشیتک فی خلقک ایک مخلوق پتہر ہین کہ پہرتی ہین گرد پتہر ونکی پہر پڑھے یہہ اشعار

یطوفون بالاحجار یبغون قربة	الیک وهم اقسی قلوبا من الصخر
وتاهوا فلم یدروا من التیه من هم	وحلوا محل القرب فی باطن الفکر
فلو خلصوا فی الود غابت صفاتهم	وقامت صفات الود للحق بالذکر

ترجمہ طواف کرتی ہین گرد پتہرون کی چاہتی ہین ثواب تجہسی اور وہ سخت تر ہین اپنی دلون مین

یہ سبب سے اللہ حیران ہوئی یعنی جانا حیرانی کے سبب سے کہ کون ہیں وہ اور جگہہ پائی محل قرب
مین بیچ وطن ذکر کے ﷺ پس اگر اخلاص کرتے بیچ محبت کی تو مانی ہوتیں حالتیں اونکی اور قایم
ہوتی ہین صفتیں محبت کی واسطی حق کی ساتھہ ذکر کے ﷺ حضرت جنید کہتی ہیں عشق آگیا مجکو طواف
میں اوسکی اس کلام سی اور گر پڑا میں زمین پر جب ہوا مجکو کچھہ افاقہ تو نہ پایا مینی اوسکو وہان رحیم ہو
پروردگار اوس سے **حکایت** منقول ہی حضرت ذوالنون مصری سی کہ فرمایا اونھون نے
ملا مین ایکبار تیہ بنی اسرائیل مین ایک عورت سی کہ تہی اوسپر کرتا مالوکا اور رہی تہی چادر کمل کی اوپر
ہاتھہ مین اوسکی ایک رسی لوہی کی تو کہا مینی اوس سی السلام علیک ورحمة اللہ کہا اوسنی وعلیک
السلام ورحمة اللہ کیا کام ہی مردون کو عورتون سی بولنی کا اچھا رکھی تمکو اللہ تعالی کہا مینی سائی
تیرا ہون ذوالنون مصری تو بولی مرحبا ہو تجہپر اور زندہ رکھی تجکو اللہ تعالی ساتھہ سلامتی کی پہر
پوچھا مینی کیا کرتی ہو تم یہان پر کہا جاتی ہون کسی شہر مین اور کرتی ہین وہان لوگ نافرمانی
اپنی حبیب کی تو تنگ ہو جاتا ہے مجہپر وہ شہر پہر ڈھونڈتی ہون کوئی مقام اور گرتی ہون وہان
سجدہ مین اور مناجات کرتی ہون ساتھہ دل لگی ہوئی کی سو اوس سی اوسکی دیدار کی لبی کہا مینی
ای بہن نہین سنا کسی اور سی مینی ذکر حبیب کا بہتر تیری بیان سی سو بیان کرو کہ محبت کیا چیز ہے
بولین سبحان اللہ تو خود بڑا حکیم و واعظ ہو کر پوچھتا ہی مجہسی محبت کو ابتدای محبت شروع ہوتی
ہے کہ دائمی اور مختلف لازمی ہی یہانتک کہ جب سیج جاتی ہین روحین لوگونکی نہایت صفائی کو
تو پلاتی ہے اوسوقت محبت اونکو پیالی لذت کی بس گر پڑی یہہ کہکر اور بیہوش ہوگئی نعرہ مارکر
پہر بعد افاقہ اور ہوش مین آئی کے پڑہے یہ اشعار

أحبك حبين حب الهوى	وحباً لأنك أهل لذاكا
فأما الذي هو حب الهوى	فذكر شغلت به عن سواكا
وأما الذي أنت أهل له	فكشفك للحجب حتى أراكا
ولا حمد في ذا ولا ذاك لي	ولكن لك الحمد في ذا وذاكا

ترجمہ دوست رکھتی ہون مین تجکو دو محبتون سی ایک محبت عشق کی اور ایک محبت ایسی کہ تو لایق اسکی ہی ÷ پس وہ محبت کہ وہ محبت عشق کے ہی پس وہ ذکر ہے کہ غافل ہوی ہون بسبب اوسکی غیر تیری سے ÷ اور وہ محبت کہ تو لایق اوسکی ہے پس کشادہ کرنا ہی تیرا پردون کو تاکہ دیکھون تجکو ÷ او نہین تعریف اسمین اور اوسمین میری ولیکن تیری ہی تعریف ہی اسمین اور اوسمین ÷

حکایت منقول ہی محمد بن رافع رح سی کہا اونہون نی لوٹتا تھا مین بعضی شہرون سے شام کے سو درمیان اوس حال کے کہ تھا مین راہ مین دیکھا مینی ایک جوان کو کہ پہنی تھا جبہ صوف کا اور تھا اوسکی ہاتھ مین لوٹا پوچھا مینی اوسنی کہان کا قصد کیا تمنی کہا نہین معلوم مجکو کہا مینی کہان سی آئی ہو کہا نہین معلوم سو گمان کیا مینی اوسکو صاحب وسواس پہر پوچھا مینی کسنی پیدا کیا ہے تمکو تو زرد ہو گیا رنگ اوسکا یہ سنکر بعینہ مانند رنگ زعفران کی پہر بولا پیدا کیا ہی مجکو اوسنی کہ نہین اوسپر پوشیدہ کوئی چیز برابر ذرہ زمین و آسمان مین کہا مینی رحمت کری تجہپر پروردگار ہون مین تیری بہائیون مین سے اور اون لوگون مین سے جنکو اللہ تعلق ہے تیری طرح کے لوگون سے سو اب تنگ دل اور بیگانہ نہو مجسی اور ساتھہ رہا کر کہا اوسنی ای بہائی قسم اللہ کی ہے اگر جائز ہوتا مجکو ترک جماعتون کا تو محبوب و پسندیدہ تہا مجکو یہ کہ تنہا رہا کرتا درہ دراز پہاڑون مین

خشکی راہیں دشوار گذار ہوں یا کسی غار تنگ و تاریک میں تا مدحاصل ہو میری دل کو کوئی جمعیت
و راحت اور عدم تعلق دنیا اور اوسکی لوگوں سی کہا مینی کیا گناہ کیا ہے تمہارا دنیا نی کہ مستحق ہوئی
ہی بسبب اسکی تمہاری طرف سی اسقدر بغض و نفرت کی کہا اوسکی ایک برائی اسکی تمام برائیوں سے
یہی ہی کہ نابینا کر دیتی ہے انسان کو اپنی برائی اور خرابیوں کی دیکہنی اور سمجہنی سے پوچہا مینی پہر
کہا کوئی دوا بہی ہے اس اندہاپن کی کہ دور ہوا وس سے یہہ پردہ جسکی سبب اپنی مقصود سی باز رہتی
ہیں بولا ہاں کیوں نہیں ہی لیکن میں نہیں دیکہتا ہوں تجکو ولیکن کہ قادر ہو تو اوس علاج کی کرنی
پر لیکن استعمال کر دتم اوسکی دواؤں میں سی آسان و سہل علاج کو کہا مینی بیان کرو کوئی دوا عمدہ
لطیف پوچہا مجہسی اول بیان کر بیماری اپنی کہا مینی عارضہ ہے محبت دنیا کا سو چاہتا ہوں کہ دور ہو جاوی
مجہسی یہہ مرض پس ہنسا اور کہا کونسا مرض اس سی بڑہکر اور خوفناک تر ہوگا لیکن اگر عمدہ علاج اسکا
چاہتا ہے تو اول پی رہر ہای تازہ اور مستقلات سخت پہر پوچہا مینی بعد اسکی کیا کروں کہا بعد اسکی جگہہ تجکو چاہی
اوس چیز کے کہ جسمیں حرج و مرج نہو اور اوٹہاؤ تعب و محنت کہ جسمیں راحت و آرام نہو کہا مینی پہر کیا
کروں کہا یہہ وحشت ہی جسمیں لگاؤ کچہہ انس کا نہو اور فرقت کہ کسطرح کا اوسکی ساتہہ اجتماع نہو
پوچہا مینی پہر کیا کروں کہا یہہ انقطاع ہی مقاصد سے اور باز رہنا ہے مرغوبات سی سو اگر چاہتا ہی تو
علاج تو استعمال کر اسکا اور الا پیش قدمی نکر اور ہمت شدہ اسمیں اور خوف کر فتنوں سی کہ اس
راہ میں بڑی بڑی فتنی ہیں مانند اندہیری راتوں کی کہا مینی اوسسی ہی تیا و مجکو کوئی ایسا اسم
کہ نزدیک کری وہ مجکو اللہ تعالی سے پس کہا ای بہائی نظر کی مینی تمام عبادتوں میں سو نہ پایا مینی
کوئی ارفع اور انفع تنہائی سے اور بہاگنی میں لوگوں سی اور عدم مخالطت ساتہہ اونکی ای بہائی

پایا مینی دل کو دس ٹکڑی سو نو ٹکڑی اوسکی ساتہہ آدمیون کی ہین او ایک ٹکڑا ساتہہ دنیا کی سو
جو قادر ہوا تنہائی اور الگ رہنی پر تو بچالیا اوسنی اپنی نو ٹکڑون کو دل کے بہر غائب ہوگیا یہہ کہکر
مجہسی کہ کبہی نہ دیکہا مینی اوسکو راضی ہوا وسسی پروردگار **حکایت** مروی ہے
بعضی صلحا سے کہ کہا اونہون نی گیا مین ایک طبیب کے پاس درحالیکہ گرد اوسکی بہت آدمی تہے
اور بیمار ہاتہہا وہ دوائین اور غذائین ہوبڑہا مین بہی اوسکی نبض دکہائی کو تو چہوا اوسنی ہاتہہ میرا
نرمی سے اور کہا مجہسے ؛

ولکن بحمد الله یبریک ذو اللطف	ارای لک داء لیس یبلغه وصفی
صدقت وقد اظہرت جملة ما اخفی	فصحت من الالام صیحة مغرم
فقد حل ما بی من سقامی و من ضعفی	فجد لی بوصف فیه برلی من الضنی

ترجمہ دیکہتا ہون کہ تجکو بیماری ہی کہ نہین پہنچتی اوسکو عقل میری لیکن ساتہہ حمد حق کی اچہا کریگا
تجکو صاحب مہربانی کا ؛ پس چلا یا مین دردون سی مثل چلانی عاشق ولدادہ کی کہا سچ کہا تو نی
اور ظاہر کردیا مینی اپنا تمام حال پوشیدہ ؛ پس احسان کر مجہپر ساتہہ بیان کرنی نسخہ کے کہ اوسمین
میری شفا ہو بیماری سی پس تحقیق بڑی سخت ہی جو کہ مجکو بیماری ہی اور ضعف ہی ؛ پہر سوچتا
رہا تہوڑی دیر تک پہر بولا ای عزیز نسخہ تیرا یہ ہے کہ لی تو عرق فقر اور ورق صبر اور ملا اون کو
ساتہہ ہلیلہ تواضع کی پہر رکہہ ان سبکو طرف یقین میں اور بہگو ان کو آب خشیت اور حیا مین اور جلا اسکی
نیچی آگ حزن و غم سے پہر چہان اسکو چہلنی مراقبہ کی سے جام رضا مین اور ملا اوسمین شربت توکل کا
اور اوٹہا صدق کے ہاتہہ مین اور پی اسکو پیچ پیالی استغفار کی پہر کلی کر بعد اسکی ساتہہ پانی

ورع اور تقوی کی اور کریں ہیز ایسی جدا رہتی ہیں حرص و طمع سی سو اگر کیا تو نی یہہ علاج تو اجتنابی
محکو تیرے شفا کی التماس اللہ تعالے اور کیا خوب کہا ہی اللہ نے اسباب میں ان اشعار و مکو

	قل للطبیب اذا ما جئت سائلہ		ھل فی علومک ما یشفی من الکمد
	ای مرضت باوزاری وجعتها		ولیس الم اشتکوه فی جسدی

ترجمہ کہدی طبیب سے جبکہ آوی تو اوس سے پوچھنی کو کہ کیا جانتا ہی وہ دوا کہ شافی ہو درد دل سے
تحقیق میں بیمار ہوں سبب اپنی گناہوں کی اور محیط ہو جاتی اونکی کی اور نہیں مجکو درد کہ بیان کروں اپنی
جسم میں ✤ **حکایت** مروی ہی کہ حضرت امیر المومنین جناب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
ایک دن تشریف لیی جاتی تہی کسی گلی میں بصرہ کی ناگاہ دیکہا ایک جگہہ اژدحام کثیر اور حلقہ آدمیوں کا
کہ لوگ سر اوٹہا کر اوسکی اندر دیکہتی ہیں سو قریب گئی آپ بہی اوس مجمع کی تا دریافت کریں سبب اوس
اجتماع کا پس دیکہا درمیان اوس مجمع کی ایک نوجوان خوش وضع صاف لباس صاحب وقار و بربائی
بیٹہا ہوا ایک کرسی پر اور لاتی تہی لوگ اوسکی پاس قارورے بیماروں کی اور دیکہتا وہ درمیان
اونکی دلائل امراض کو اور کہتا تہا ہر ایک سی ادویہ موافق اوسکی عارضہ کی سو دیکہکر یہہ حال اونکا
ٹہری اوسکی طرف حضرت جناب امیر المومنین رض اور فرمایا السلام علیک ایہا الطبیب و رحمۃ اللہ دیکہا
کیا ہی تیری پاس کوئی تہی محرث ادویہ بہی کہ زوال کری گناہونکا کہ تحقیق لاچار کر دیا ہی لوگوں کو گناہونکی
بیماری نے رحمت کری تجہپر پروردگار سو سنکر یہہ جہکا لیا اوس حکیم نے سر اپنا طرف زمین کے
اور ندیا کچہہ جواب تو پہر کہی اوس سے یہی بات حضرت امیر المومنین نے دوبارہ پکار کر تو پہر بہی
کچہہ نہ بولا وہ آپ کی جواب میں پہر جب تیسری بار فرمایا اوس سے حضرت نی تو اوٹہایا اوسنی سر اپنا

اور جواب دیا حضرت کی سلام کا اور کہا کیا آپ کو معلوم ہین دوائین زوال گناہ کی برکت اللہ تعالی
درمیان تمہاری فرمایا آپنی ہان ہین اون دواون کو خوب جانتا ہون اور اوسکی استعمال کا تجربہ کار
ہون اور مرض معصیت کا طبیب حاذق ہون کہا وس طبیب کرسی نشین سے کہ جانتی ہین آپ تو بیان
کیجیی روبرو میری نسخہ اوسکا کہ دیکھون کیسی ہین وہ دوائین اور ساتھہ اللہ تعالی کی ہی توفیق ہر مرین
فرمایا حضرت امیر المومنین نی وہ نسخہ مجربہ زوال مرض معصیت کا یہ ہی ہو الشافی کہ جا تو طرف باغ
ایمان کے سولی وہان سی عروق نیت اور حب ندامت اور ورق تدبر اور بذر ورع اور ثمر فقہ اور
اغصان یقین اور لب اخلاص اور قشور اجتہاد اور اصول توکل اور پوست عبرت اور شاخین انابت
کے اور تریاق تواضع کا سولی توان سب دواون کو ساتھہ قلب حاضر و فہم وافر کے تصدیق کے
ہاتون سی تواضع کی ہتیلی مین پہر رکہہ ان سب کو طباق تحقیق مین اور دہو ساتھہ پانی آنسوونکی
پہر چڑہا دیگ امید مین اور جلا نیچی اسکی آگ شوق کی یہان تک کہ ظاہر کری وہ جہاگ حکمت کی
پہر نکال اوسکو کابیون مین رضا کی اور ملا اوسپر نیکہا استغفار کا تیار ہوگا واسطی تیری ایک شربت
عمدہ خوشگوار پہر جا ایسی مکان مین کہ نہ دیکہی کوئی تجکو وہان سوا اللہ تعالی کے سو یہ علاج دور کریگا
تجہسی گناہ تیرے اسطرح کہ نہ رہیگا کوئی گناہ تیری ذمہ پر سو یہ شکر پڑہی اوس طبیب نی یہ دو شعر

یا خاطب الحوراء فی خدرہا		شمر فتقوی اللہ من مہرہا	
وکن مجدا لا تکن وانیا		وجاہد النفس علی صبرہا	

ترجمہ ای نکاح کرنی والی حور سے بیچ پردہ اوسکی کی کوشش کر کہ تقوی اللہ کا مہر اوسکا ہے
اور ہو خوب کوشش کرنیوالا نہو سست اور جہاد کر نفس سے اوپر صبر کرنی اوسکی کے پہر ایک

بعرہ مارکر رخصت ہوگیا دریاے او سوقت کہا اوس سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نی خطاب کرکے
کہ واللہ پہلی تہا تو فقط طبیب دریا کا او اب ہوگیا تو طبیب دنیا و آخرت کا پہر حکم کیا اوسکی
تحمیر وتکفین کا رحمت کری او سپر اللہ تعالی **حکایت** منقول ہی حضرت ذوالنون رضی
اللہ عنہ سی کہا او نہوں نی گیا مین ایک بار کسی طبیب کے پاس درحالیکہ گرد اوسکی تہی جماعت مردوں
اور عورتوں کی اور وہ کہہ رہا تہا ہر ایک کو دوائین موافق اوسکی حال کے سو قریب گیا مین اوسکے
اور سلام علیک کی اوس سے تو جواب دیا اوسنی میری سلام کا کہا میں اوس سی رحم کری تجہپر اللہ تعالی
بیان کر میری خطی دوا گناہوں کی اور تہا وہ حکیم حاذق پس نہ سکا تہوڑی دیر تک حکائی رہا وہ سر اپنا
پہر کہا اگر بیان کرونگا میں نسخہ اسکا تو کیا سمجہ لیگا تو کہا میں ہاں یاد کرلونگا میں انشاء اللہ تعالی
کہا اوسی نسخہ دوائی معصیت کا یہ ہی ہو الشافی کر لی تو عروق فقر کو ساتہہ ورق صبر اور ہلیلہ
تواضع او بہیڑہ خشوع اور روغن بنفشہ ہیبت او خطمی محبت اور تمر ہندی سکینت اور گل صدق کے
سو جب جمع ہو جاوں یہ سب چیزیں تو رکہہ انکو دیگ احکام مین اور ڈال اوسپر پانی احکام کا اور
جلا اوسکی تلی آگ اشتیاق کی اور ہلا ساتہہ کفچی خشیت کی یہاں تک کہ ظاہر کری دہہاگ
حکمت کی پہر جب صاف ہووے ساتہہ صفا و فکر کے تو رکہہ اوسکو جام ذکر میں اور ہلا اوسپر
نگہبان صبا کا اور ڈال اوسمیں محمودہ انابت کا اور کہول مقل کو شش فی العمل کی اور پی اوسکو
حجرہ خلوت میں پہر کلی کر بعد اسکی پانی ورع سی اور مسواک کر خوف اور بہوک سی او سونگہہ تعالج
قناعت کا اور پوچہہ لب اپنی رومال اعراض ماسوا اللہ سی سو یہ شربت دور کر دیگا گناہوں کو
اور نزدیک کر دیگا تجکو علام الغیوب سے **حکایت** مروی ہی بعضی اہل اللہ سے

گر بیمار ہوہی وہ اور زار و نحیف یہانتک کہ زرد ہوگیا رنگ اونکا پوچھا اونسی لوگون نی بلا اوینگی ہم واسطی تمہاری کسی طبیب کو کہ علاج کری تمہاری بیماری کا تو کہا اونہون نی میری طبیب نی بیمار ڈالاھے مجبکو پہر یہ شعر پڑہا

	والذي بي اصابني من طبيبي		كيف اشكو الى طبيبي ما بي	✓

ترجمہ کسطرح شکایت لیجاوں طرف طبیب اپنی کی اپنی درد کی حالانکہ جو بیماری کہ مجکو پہنچی ھے طبیب کے طرف سی پہنچی فرمایا حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نی کہ تحقیق واسطی اللہ تعالی کی بہت بندی ایسی ہین کہ لگائی ہین اونہون نے درخت خطاؤنکی روبرو اپنی پہر سینچا ہی اونکو ساتہ پانی توبہ کی پہر لگے ہین اوسمین پہول ندامت اور حزن کی پس توڑی ہین اونہون نی وہ پہل حالت غیر دیوانگی ہین اور بیٹہہ رہی ہین بی تہکی ہوی اور خاموش ہوگئی ہین بی گونگی ہونی کی اور حالانکہ وہ بیشک اہل بلاغت اور فصاحت ہین خوب پہچان نی والی ہین اللہ اور اوسکی رسول کو پیاھے اونہون نی ساغر صفا کو اور اختیار کیا صبر کو طول بلا پر سو حیران ہین دل اونکی عالم ملکوت مین اور پہرتے ہین فکر مین اونکی بیچ دون مین عالم جبروت کی اور آرام لیاھے اونہون نے نیچی سایہ درختون ندامت کے اور پڑھتی ہین صحیفی اپنی خطاؤنکی سو پیدا ہوا ھے اونکی نفس مین جزع وفزع یہانتک کہ پہنچگئی ہین طرف بلندی زہد کے بواسطہ سیڑہی ورع وتقوی کے پس شیرین جانی اونہون نی تلخی ترک دنیا کی اور نرم سمجہا ہی کہردی بستر کو یہانتک کہ حاصل کیے ھے حبل نجاۃ اور عروہ سلامتی کو اور سیر کی ھے اونکی روحون نے عالم علوی مین اور اوتری ہین باغ بہشت مین اور گہسی ہین بحر حیات مین اور بند کردیا ہی خندقون کو جزع ولاچاری کے

اور گذر گئی ہیں خواہشوں کی تلوں سے اور جا پہنچی ہیں میدان علم میں اور پیا پانی حوض حکمت کا
اور سوار ہوئی ہیں سفینہ عطا میں اور چلاتا ہے اون کشتیوں کو ساتھہ ہوائی نجات کی بحر سلامتی
میں یہانتک کہ پہنچی ہیں آخر کو طرف ریاض راحت کی اور معدن عز و کرامت کی اور کہا ہی حضرت
ذوالنون رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی دعا میں کہ ای اللہ کر لی مجکو اون لوگوں میں سی کہ حیران
ہو گئی ہیں روحیں اونکی بیچ عالم ملکوت کی اور کہل گئی ہیں اوپر پردہ جبروت کی کہ گہسی ہیں
وہ بحر یقین میں اور حوض ہوئی ہیں خوشبولون سی باغ متقین کی اور سوار ہوئی ہیں سفینہ
توکل میں اور کاٹ ڈالا ہے رشتہ توسل غیر کا اور اوڑی ہیں ساتھہ ہوائی محبت کی نہروں میں
قرب عزت کی اور ٹہیری ہیں اوپر کنارون اخلاص کے پس ترک کردیا ہی اونہوں نی خطاؤں کو
اور اوٹہا لیا ہی سر پر طاعت کو محض تیری رحمت سی ای ارحم الراحمین اور کہی ہیں بعضے
اہل اللہ نے اس باب میں یہ اشعار

ركب المحب الى الحبيب سفينة	تجري من الخطرات في امواج
في سر سر السر سيرا قلعت	في لج بحر زاخر عجاج
يا حسنها تجري به متفردا	تعلوه في جنح ليل داجي
فالقلب مشكوة وفيه زجاجة	قد عقلت سلاسل الابهاج
حتى غدا بالنور من زيتونه	تسعى سراجا فاق كل سراج

ترجمہ سوار ہوا عاشق طرف معشوق کی اوس کشتی میں کہ جاری ہوتی ہی بیچ موجوں خطروں کی
درمیان بہید سر الاسرار کے پوشیدہ تہا جی گئی بیچ موج دریای عظیم موج خیز شور انگیز کے

کیا خوبی ہی اس کشتی کو کہ جاری ہوتی ہی ساتھہ اوسکی تنہا بسبب علوم اوسکی کی تاریکی مین
اندہیری رات کی پس دل طاق ہی اور اوس طاق مین قندیل آبگینہ کا ھے کہ لٹکا ہوا ہی ساتھہ
زنجیرون وصول کے ؛ روشن ہی وہ قندیل ساتھہ نور کے زیتون سی کہ سیراب کرتا ہی چراغ کو
کہ فایق ہی تمام چراغون سی ؛ اور اسی باب مین کہا مینی یہ مضمون کہ جب آئی ان اہل اللہ کو
عنایت فضل تو چھوڑا اونہون نی فضول کو اور سفر کیا طرف منازل وصول کے اور سوار ہوی
یہ سادات اوپر سواریون سعادات کی اور زاد راہ لی واسطی اپنی اس طریق سلوک مین سرمایہ
تقوی کو ساتھہ پانی توفیق کے اور چرایا ہی اپنی گھوڑون کو چراگاہ ریاضت مین اور جفا کش
کیا ھے اونکو پھر چڑھائی ہی اونپر لگام بی التفاتی کے طرف غیر مولا اپنی کے اور ڈانٹا اور مارا ھے
اونکو ساتھہ کوڑی خوف کے اور دوڑایا ھے اونکو واسطی خاص کرنے اعمال شوق کے اور چلایا
ھے اونکو نہایت آرزو تک میدان سیر مین اور حاصل کیا ہی ساتھہ خرچ کرنے ہمت عالیہ کی بڑی
بڑی خوبیون کو عرائس انوار اور معارف اسرار سے گلزار سرور مین بعد اسکی کہ محنت کی چلنی
مین اس رستہ کی ساتھہ لڑنی لشکر ہوا و ہوس کے جبکہ روکنا اور ہٹانا پایا ہی اونسی انکا
اس راہ سی اور ذبح کیا ہی اونہون نی خواہشون کو ساتھہ تلوارون مخالفت نفس کے اور
چھیدا ھے شہسواران طبع کو برچھون ترک عادت سی اور غسل کیا ھے ساتھہ پاک پانی
آنسوؤن کی جو دہونی والا ھے آلایش ذنوب وعیوب کا یہانتک کہ صاف و پاکیزہ
ہوگئی انکی واسطی وہ عبادت جو محتاج ہی طہارت کاملہ کے مثل نماز وغیرہ کی اور علاج کیا ھے
اپنی دلون کا امراض حب دنیا اور باقی حظوظ نفسانیہ سے مثل جاہ وغیرہ کی اور جلا دیا ہی

استحار حلبیتہ لنفوس کو ساتہہ آگ حزن قلب آدمیوں کے اور خوش کیا ہے اپنی دلوں کو ساتہہ
بیہی گلاب اوراد ومو ظائف کی اور رندہ کیا ہے مردود لوکو ساتہہ ذکر الٰہی کی اسا افسوس ہے
ہم لوگو نکو کہ کسطرح بیہچانیں ہم اون عنایات و احوال کو باوجودیکہ بہت دور ہوا ہی ہمسی
یہ مرض سخت حب دنیا اور آرام طلبی کا کہ پردہ ہو رہا ہی یہ درمیان ہماری اور اون عنایات ربانی
کی سو کہان ہین ہم مثل اون کی پاک وصاف اون بیماریون سی اگر رفتار ہین درمیان اونکی ول
ہماری بیس کیون کر صبر کرین ہم تلخی مرا ہم پر مثل اونکی صبر کی تاکہ صحیح ہون ہم بہی اونکی طرح
اور دور کرین اپنی سی امراض عیوب کو سیک ہم مغلوب اور مائل ہین خواہشون کی اور مالوف
ہو رہی ہین عادتوں کی اور نہین دور ہوئی ہیں ہمسی رعونتاین اور وہ طبعتنین کہ نکل گئی ہین
اونکی حدود سی وہ سرداران مجاہدہ کیتس ہیں اور ہم ہیں پید نیر ہوی ابہی تک ساتہہ کسی
نصیحت کی اور نہ باز رہی کسی بہی سی نہ بجالای کسی حکم کو سو یہہ سب خطائین ہین ہماری نفوس
تار و تیرہ کی اور عدم مساعدت سعادت ازلیہ کی ورنہ یون بطریق علم بلا عمل کے جانتی ہین
ہم بہی اسرہم ان زخمون کی کہ استعمال کیا ہے جنکو اون سعیدان جفا دوست نی اور اسی
باب مین کہی ہین مینی یہ اشعار

وعند الهوى ميتا دمن عبادتهم	لدى سهوة او عند صدم بلية
نكير البلا بعد ومن التر حسه	وميل و تخاس البحس في كل محنة
حلا من حلا قوم كرام تدرعوا	دروع الرضا والصبر في كل شدة
ولا تحوا طعان النفس في معرك الهوى	وراحوا وقد اردوا اموا صي لاسة

وساقوا جياد الجد عند اشتيا قهم ❊ وادخولها نحو العلا للاعنة
سموا فاجتلوا بيض المعالي عواليا ❊ بيبض العوالي في القصور العلية
مقامات قوم اتعبوا النفس في السرى ❊ فاضحوا ملوك الدهر فوق الاسرة
بذل ابتلوا العز والجهد راحة ❊ وفقر غني والحزن كل مسرة
وطيب عيش بالطوى ثم بالظما ❊ شراب كؤس حاليات هنية
بجنات وصل في رياض معارف ❊ لهم ذلك منها قطوف تدلت
جنوا من جناها زاكيا لا يذوقه ❊ من الخلق الا كل نفس زكية
تسلت عن الدنيا وماتت عن الهوى ❊ وغسلها في موتها ماء دمعة
وصلت عليها صالحات فعالها ❊ وقد كفنت في بيض اثواب توبة
وشيلت على نعش انتعاش الى البقا ❊ بقبر خمول شق في ارض عزلة
وقومها في البعث باعث عقلها ❊ وحاسبها في كل مثقال ذرة
والزمها تمشي صراط استقامة ❊ دقيقا كحد السيف ان عنه ذلت
هوت حوف نار الهجر والبعد والقلا ❊ وان ثبتت سارت بجنات وصلة
ونالت مناها والسعادات كلها ❊ فيا سعد نفس ادركت ما تمنت
الهي تفضل بالعطا واكشف الغطا ❊ وكل الخطا فاغفر ومن بجنة
وصل على خير الانام وآله ❊ واصحابه والحمد لله تمت

ترجمہ اور بندہ خواہش نفس کا ممتاز ہوتا ہے بندہ خدا سے نزدیک شہوت کی اور وقت صدمہ بلا کے

بیچ سوتی بلاکی ظاہر ہوتی ہی سوئی کی ڈلی سی جوئی اوسکی اور ظاہر ہو جاتا ہے تا سامنے وسن آزاش
ہین پہ کہ دو ہی وہ ربو۔ قوم مرگ سی کہینچی ہین اونہون نی رہین رضا کی ساتہہ قضا کی
اور صبر کے ہر سختی مین۔ اور ملاقات پیرون نفس کی سی بیچ معرکہ ہوا ہی لقا کی اور چلی اور
تحقیق سراب کیا اونہون نی قتل نفس سے تیر بہالون کو ÷ اور ہانکا کوشش کے کہوڑون کو وقت اشتیاق
ایسی کی اور چھوڑا طرف بلندی کی اونکی باگون کو حیرت ہی بلندی پر نفس جلوہ دیکہا حوران بلند
قدر کا کہ بلند ہین وہ ساتہہ اوصاف پسندیدہ کی بیچ محلون بلند کی ÷ یہ مرتبی ہین اون لوگونکی
کہ تکلف مین رکہا آپ کو دنیا مین پس ہو گئی بادشاہ زمانہ کی اوپر تخت کی یعنی آخرت مین ÷ بسبب
اختیار کرنی خواری کی پائی عزت اور تکلیف کی آرام اور فقیر کے توانگری اور غم کے پوری خوشی
اور پائی عمدہ عیش بسبب تکلف کہینچی بہوک کی بہر بسبب تکلیف پیاس کے شراب پیالون کی نہایت
شیرین خوشگوار ÷ بیچ جلسون وصال کے بیچ باغون معرفت کی واسطی اونکی تابعدار ہوئین اول
باغون مین شاخین بہری ہوئی میوی کی ÷ چیا اونہون نی میوون اوسکی سی پاکیزہ میوہ
کہ نہین چکہا اوسکو خلق سی کسی نی مگر وہ آدمی کہ پاک ہو ÷ اور بی پروا ہوا ہو دنیا سے اور مردہ
ہو گیا ہو جو اہشون کی طرف سی اور غسل دیا ہوا اوسکو اوس موت مین آنسوؤن کی پانی سی
اور نماز پڑہی ہو اوسکی نیک عملون نی اور کفن دیا گیا ہو سفید کپڑون توبہ کا اور اوٹہایا
ہوا اوپر جنازہ شوق اور رغبت آخرت کی مدفون ہو بیچ قبر گمنامی کی کہ کہودی گئی عزت
کے زمین اور اوٹہایا اوسکو بیچ محشر کے اوٹہانی والی عقل کے نی اور حساب لیا اوس سے
ہر عمل ذرہ ذرہ مین ÷ اور حکم کیا اوسکو کہ چلی پل صراط استقامت پر کہ باریک ہے مثل باڑ تلوار کے

اگر اوس سی قدم پہسلئے تو گری اندر دوزخ جدائی اور دوری اور دشمنی کی اور اگر قدم ثابت رہی تو چلا جاوی جنتون وصال کے مین ؛ اور پاوی اپنی مرادون کو اور نیک نصیبون کو سب بہلا کیا سعادتمندی وہ جان کہ پاوی جو کچہہ آرزو کری ؛ یا اللہ مہربانی کر ساتہہ دعا کے اور کہول پردی اور تمام گناہ بخش اور احسان کر ساتہہ جنت کی ؛ اور درود بہیج اوپر بہتر خلق کے اور آل پر اور آپ کے اصحاب پر اور شکر اللہ کا کہ تمام ہوا قصیدہ ؛ بعد لکہنی قصیدہ کی مصنف کتاب نی واسطی کسر نفسی کے عذر کیا ہی بجہت کمال ایمان کی اسطرح کہ یہہ کلام میرا بلا عمل ہے جیساکہ عوام کہا کرتی ہین اور مغفرت چاہتا ہون مین پروردگار سی اس حال قول بلا عمل سی اور مانگتا ہون اوس سی توفیق نیک کامون کی اور حسن خاتمہ انجام کام مین حکایت منقول ہے حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا اونہون نی درمیان اوس حال کی سیر کرتی تہی ہم شام کے شہرون کی ناگاہ کہا مجہسی ایک ہماری ساتہی نی یہان ایک شخص عابد گوشہ نشین ہے آو چلین ہم سب اوسکی ملنی کو شاید اللہ تعالی مسخر کردی کہ باتین کری ہمسی سو گئی ہم سب اوسکی پاس تو پایا ہمنی اوسکو روتا ہوا اور پوچہا ہمنی کیا سبب ہی ای عابد تیری رونی کا بولا کیا ہوا ہے مجکو کہ رویہ وزاری نکرون اور حال یہ کہ دشوار گذار ہوگیا رستا اور گم ہوگئی راہ چلنی والے اور چہوڑ دی گئی اعمال اور قلیل رہگئی راغب حسنات کی اور تہوڑا رہگیا حق اور مٹ گیا زہد و تقوی سو نہین دیکہتا مین درویشی اور تصوف کو مگر اوپر زبان ہر بطال کے کہ باتین کرتا ہی حکمت کی اور نہین خبر لیتا اعمال کے پکڑ لیا ہی رخصت کو اور بنا رکار رکہا ہے تاویلات پر اور گرفتار ہے ساتہہ زلات کاروں کے پہر ایک چیخ ماری اوسنی اور کہا کیسی لطمئن ہو گئی دل اون کی طرف آرام دنیا کے

اور سگاہ ہو گئی راحت ملکوت سما سے پہر کہنی لگا ہای افسوس علما کی فتنہ مین پڑی سے ہای افسوس رہبرون کی حیرانی وپریشانی سی پہر ایک جنبش کیے یکایک اور کہنی لگا ہای افسوس علما کی فتنہ میں پڑی سے ہای افسوس رہبرون کی حیرانی اور پریشانی سی پہر ایک جنبش کیے یکایک اور کہنی لگا کہان گیی ابرار علما ملکہ کیا ہوی سچی قول زاہدون کی پہر رویا اور بولا وا قید مشغول کر لیا انکو طول عمل نی رد جواب سی اور ذکر جنت ونار اور ثواب وعقاب اور طول حساب سی اور بولا استغفر اللہ حرص کلام سی یک سو ہو جاؤ ای لوگو مجہی بس چہوڑا ہی ہم اوسکو روتا ہوا اور پہر گیا اوسکی طرف سی ہماری دل مین رنج وغم اور کیا خوب کہا ہے کسی نے اس باب میں

	طبیب یداوی الناس وہو علیل		وعلم تقی یامر الناس بالتقی	

ترجمہ اور غیر متقی کہ حکم کرتا ہی لوگون کو تقوی کا طبیب ہی کہ دوا کرتا ہی لوگون کی اور آپ بیمار ہے اور کہی ہین مولف روض الریاحین رحمہ اللہ اسی باب مین واسطی مذمت اپنی نفس کے یہ اشعار

	لعبد مسیٔ ذی ضلال وباطل		الٰہی لئن لم تعف بالویل کلہ	
	وکم قال من قول ولیس بفاعل		تعلم علما لیس فیہ بعامل	
	فعدل اتی من عادل غیر عادل		وان تنتقم من ظالم شر ظالم	
	سحائب جود جادنا الخصب ہاطل		وان تعف منک العفو فضل لانہ	
	فقیرا الی عفوت نعمت وابل		علی مجدب عطشان لہمان مقفر	

ترجمہ یا اللہ جو تو نہ معاف کری تو خرابی ہی بالکل اس بندہ بدکار صاحب گمراہ باطل کے جو سیکہا علم اوسپر عمل نہین کرتا اور اورونکو کہتا ہے اور آپ نہین کرتا ؛ پس اگر انتقام لیوی تو اس

ظالم بری ظالم سے تو یہ عدل ہے کہ صادر ہو عادل بہتر عادل ہے ؛ اور اگر معاف کری تو تو معاف کرنا تیرا افضل ہے کہ لایا اوسکو ابر بخشش کا کہ بخشش کے ساتھہ باران خاطر خواہ برسنی والا ہے اوپر قحط زدہ تشنہ غمگین مفلس کے کہ محتاج ہی فریاد سی کا ساتھہ باران کثیر کے **حکایت**

مذکور ہے بعضی اہل اللہ سی کہ کہا اونہوں نی دیکہا مینی نزدیک قبر شریف اور مرقد منور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نو شخصوں کو اولیاء اللہ سی پس ہمراہ ہوا مین اونکی تو پہر کر دیکہا میری طرف اونمین سے ایک نے اور کہا کہان آتا ہے تو کہا مینی مین ہمراہ رہا چاہتا ہون تمہاری اسواسطی کہ محبت ہو گئی ہے تمہاری میری دل مین اسلیئی کہ پہنچا ہی مجکو قول اس شخص کا جسکی زیارت کی تمنی یہ کہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ تب بولا ایک اونمین کا نہ مل سکیگا تو اوسکی ہو کو کہ قصد کیا ہی ہمنی وہان کا اسواسطی کہ نہین قادر ہوتا وہان تک چلنی پر مگر وہ شخص کہ پہنچی عمر اوسکی چالیس سال کو پہر کہا دوسری نی مت منع کر اسکو شاید اللہ تعالی عنایت فرماوی اسپر اور روزی دی اوسکو سو چلا مین ساتھہ اونکی اور زمین لپٹ تی جاتی تہی نیچی ہماری قدمون کی اور محبت کہتی تہی عاشقون سے بڑہی چلو

اور کہی ہین اسی معنی مین یہ اشعار

واللہ ما جئتکم زائرا		الا رأیت الارض تطوی لیه	
ولا انثنی عزمی عن بابکم		الا تعثرت باذیالیه	

ترجمہ خدا کی قسم نہ آیا مین تمہاری زیارت کو مگر دیکہا مینی زمین کو کہ لپٹتی تہی واسطی میری ؛ اور نہ پہرا عزم میرا تمہاری دروازی سی مگر ٹہوکر کہائی مینی اپنی ہی دامن سی ؛ سو اسیطرح چلی جاتی تہی ہم یہان تک کہ پہنچی قریب ایک شہر کے کہ بنی ہوی تہی مکان اوسکی سونی چاندی

اور اشجار وہان کی کہنی سایہ دارتہی اور شہر حق عمدہ بہتی والی او میوی بہت عمدہ عجیب و غریب

پس داخل ہوی ہم او سمین اور کہای میوی وہان کی اور لی لیہا تہی اپنی ساتہہ تین سیب وہان کے

سونہ مہ کیا محکو کسبتی اونکی لینی سی پہر سوال کیا مینی اوستی لونتی کا اوس شہر سے توکہا اونہون سے

یہ شہر اولیا کا ہے جبکہ ارادہ کرتی ہین وہ سیرہ کا تو ظاہر ہوجاتا ہے یہ شہر واسطی اونکی جہان پر کہ

ہون وہ او نہین آتا اسمین کوئی قبل چالیس سال کی عمر کے سوا تیری پہر جب آئی ہم مکہ مین تودیا

مینی واسعاتی کو وہ ایک سیب وہانکا لیس ہنک دیا اوسنی اوسکو تو ملامت کی مجکو میری پہر اسیون نی

اور کہا کہ آ اسکو اسکی جگہہ میر اور تہا من جبکہ سوکا موتا توکہتا اوس سیب سی اور وہ کم اور خراب

نہین ہوتا پہر آیا من طرف اپنی اہل وعیال کے اور رکہا تہا میری ساتہہ ایک سیب کہ ذخیرہ کر دیا

تہا مینی اوسکو اپنی واسطی سولپٹ گئی میری گلی سے بہن میری اور بولی کہان ہی وہ تحفہ کہ لایا ہی

تو ہماری واسطی اپنی اس سفر سی کہا مینی کیا سوغات لاتا واسطی تمہاری حالانکہ مین ایک مرد غریب

تارک الدنیا ہون دور راحت وسامان سی تو بولی وہ مجبی کہان ہی وہ سیب سونا دان من کیا میا

اوسکی آگی اور کہا مینی کیسا سیب تو کہنی لگی ای مسکین و ایہہ لیگئی ہین مجکو اوس شہر مین جب تہی

مین بیس برس کیے اور توفی نہین دیا ہی اوسکو مگر بعد اسکی کہ مانگا اور نکالا اونہون نی مجکو

اور مین تیرہ رکہی گئی تہی اوسکی طرف اور حکم کی گئی تہی اوسکی سیر کے کہا مینی ای بہن اونمین بڑی

تحقیق نے کہا ہی مجبی کہ اسمین کوئی نہین آتا جب تک نہوجاوی عمر اوسکی چالیس برس کی گرتو تو

کہا اوس بہن نی کہ ہان سچ ہی یہ حال ہے مریدون کا اور جو قاصد اوسکا ہوا اور جو لوگ کا فوق

مرتبہ مریدی سی ہین اور حاصل ہے اونکو رتبہ مرادہونی کا یعنی مقام محبوبیتہ کا سولی جاتی ہین

وہ لوگ انکو وہان بخواہش اپنی اور بنین راضی ہوتی وہ مراد لوگ اوسسے اور جب کہی تو تو دکہلادون گی ہین تجکو وہ شہر کہا مینی مین ابہی دیکہنا چاہتا ہون اوسکا تو بولی ای فلانی شہر حاضر ہو سو واللہ دیکہا مینی اوسی ساعت کہ ظاہر ہوا وہ شہر بعینہ اور نہایت قریب ہوا میری بہن سی پہر ٹہا یا اوسنی ہاتہہ اپنا اور کہا کہاں ہی سیب تیرا پہر ملائی اوسنی مجہہ پر والی سیبون کی اور گرا ہی مجہہ پر عمدہ عمدہ اونین کی پہر سننی لگی اور بولی جسکی پاس یہ ملک قبضہ مین ہو وہ کیا محتاج ہو گی تیری سیب کی بہن واسد اوسوقت بہت حقیر جانا مینی آپکو اور نہ معلوم تہا مجکو پہلے سی کہ بہن میری منجملہ اون ابدالون کی ہی راضی ہوا اسد تعالی اون سی اور اون سبسے اور کہی گئی ہین اسی باب مین یہ اشعار

الشوق ینمو والغرام یزید	والسقیم یکتم والشفاء بعید
وقدیم عہدی ثابت لا ینقضی	اذ عمتم ان الغرام حدید
لا والعذیب وساکنیہ ورامۃ	وطویلع والبان حین یمید
وحیاۃ من عرج اللوا من لعلع	والرقمتین وما حوتہ زرود
ما حلت عن عہدی ولا خنت الھوی	وعلی القطیعۃ صابر وجلید
واذا ترنم طائر فی ایکۃ	ابکی اسی ویلذ لی التغرید
وانوح اذ ناح الحمام علی اللوا	شوقا الی وادالغضی وامید
یا بانۃ الجرعاء من وادی النقا	بان الکری وتزاید التسہید
الا رحمت مولہا حذف الضنا	کتم الغرام وصفتاہ شہود

قلما تراه الوجد فهو عميد		ويطل في عرصات نجد مرثدا	
ويجب ساكنه الخيا و تريد		يبكي نعمان ورملة عالج	
عن عادل والعذل ليس يفيد		يخفي هواه حيفة وتسترا	

ترجمہ شوق بڑھتا ہی اور عشق زیادہ ہوتا ہے اور بیماری پوشیدہ ہی اور تسعاد ور ہی ۛ اور محبت قدیمی تاسف ہی نہین جانی کیا تم سمجھی کہ عشق بیاہے ۛ ہرگز نہین قسم جو پرکے اور وہان رہنی والو اور رامہ اور طویلع کی اور درخت بان کی جسکہ کہلتا ہی ۛ اور قسم ہے زندگی اوس شخص کے کہ جڑ ہا ٹیلی پر لعلع کی اور قمتین کی اور جنگل گرداگرد زود کی ۛ کہ نہین پہرا مین ایسی وسدیسی اور نہ خیانت کی مینی عشق یکے اور اوپر مدہری کے صابر ہون بہادر ۛ اور جسکہ بولتا ہی جانور ایسی جہان کے مین روتا ہون غم سے اور خوش آتی ہی مجکو تنہائی ۛ اور روتا ہون جبکہ روتا ہی کبوتر ٹیلی پر مشتاق ہوکر طرف وادی غضا کی اور لرزتا ہون ۛ ای درخت بان رمل صاف کی وادی نقا سے جدا ہوا خواب مجہسی اور بڑہگئی بی خوابی ۛ رحم کر عاشق دلدادہ پر کہ رفیق ہی لاغر یکا چھپایا عشق کو اور آنکہین اوسکی گواہ ہین ۛ اور پہرتا ہی جنگلون مین نجد کی راہ بتاتا ہوا آہ دل کو کہ پارہ کر دیا اوسکو شوق نی سو ہی وہ گم گشتہ ۛ روتا ہی نعمان میں اور عالج کی ریتی مین اور دوست رکہتا ہی خیمہ کی رہنی والی کو اور چاہتا ہی اوسکو ۛ چھپاتا ہی اپنی عشق کو واسطی خوف کی اور چہینی کے حیل جوئی سی حالانکہ حیلی کچہہ مفید نہین یعنی عشق کو کم نہین کرتی

حکایت

منقول ہی شیخ ابی ربیع مالقی رضی اللہ عنہ سی کہا او ہون نے سنا مینی ایکبار ذکر ایک عورت صالحہ کا کہ رہتی تہی کسی گانوں مین اور مشہور تہی ولایت اوسکی اوس اطراف مین اور تہا قاعدہ میرا

یہ کہ نہین زیارت کو جاتا تہا مین عورتون کی لیکن برخلاف عادت مستمرہ اپنی کی چلا مین اوسکی
دیکہنی کو تا کہ مطلع ہون اوسکی کسی کرامت سی اور نام مشہور اوسکا فضہ تہا سو مقام کیا مینی
جاکر اوس گانو مین کہ جسمین وہ رہتی تہی سو بیان کیا مجہسی وہان لوگون نی کہ اوس ولیہ کے یہان
ایک بکری ہی وہ اوس سے دودہ اور شہد دوہ لیتی ہی تو خریدا مینی پہلے وہان سی ایک نیا پیالہ
اور لیگیا پاس اوسکی اور سلام علیک کی اوس سے پہر کہا مینی مقصود میرا یہ ہے کہ دیکہون مین وہ
برکت اس تمہاری بکری کی کہ بیان کیا ہی حال اوسکا مجہسی لوگون نی سو حوالی کردی اوسنی میری
وہ بکری اور دوہا مینی اوسکو پیالہ مین اور پیا مینی دودہ اور شہد پہر بعد دیکہنی اس کرامت کے
پوچہا مینی اوس سی حال اوس بکری کا تو بیان کیا اوسنی کہ ہماری ایک بکری تہی اور ہم لوگ
فقیر و غریب ہین اور نہ تہا ہماری پاس کچہہ اور مال سوا اوسکی سو ہوا عید کا دن اور چاہا
میری خاوند نی ذبح کرنا اوسکا اوس دن مین اور تہا وہ مرد صالح تو روکا مینی اوسکو ذبح
کرنی سی اوس بکری کی اور کہا مینی پروردگار نی معاف کی ہی ہمسی قربانی اور وہ خوب
جانتا ہی ہماری حاجت کو طرف اس بکری کی سو باز رہا وہ اوسکی ذبح سی لیکن حسب اتفاق
اوسی دن آگئی ہماری گہر چند مہمان اور نہ تہا ہماری پاس کچہہ سامان دعوت تو کہا مینی خاوند
سے ای شخص یہ مہمان آگئی ہین اور اللہ تعالی نے ہمکو حکم کیا ہی واسطی اکرام اور خوش کرنی کے
سو لیجا اس بکری کو اور ذبح کر واسطی انکی کہا نیکی پہر ڈر ہی مین اس سے کہ شاید اسکو ذبح ہوتی
دیکہکر چہوٹی لڑکے بسبب فقدان معاش کے گریہ و زاری کرین اور مہمان دل تنگ ہون تو کہا
مینی خاوند سی کہ لیجا تو بکری باہر گہر سی تا نہ دیکہین یہ لڑکے اور ذبح کر اسکو باہر دیوار کے آڑ مین

سو جب ذبح کیا اوسنی اور بہاجون اوسکا تو کود آئی بکری دیوار پر پہر اوتری گہر مین تو خیال
ہوا مجہکو کہ شاید یہ اوسکی ہاتہ سی چہوٹ گئی ہی اور پہر کر گہر مین آئی ہی تو باہر نکلی مین کہ دریافت
کرون خاوند سی ماجرا تو ناگاہ دیکہا مینی اوسکو کہ اودہیڑ رہا ہی بکری کو کہا مینی اوس سی ای شخص
بڑا امر عجیب ہے پہر کہا سب حال تو بولا وہ کچہہ شک نہین بیشک اللہ تعالی نے عوض مین دی ہے
یہ بکری اوسکی سو وہ دیتی تہی دودہ فقط اور یہ دودہ اور تہہ دونو دیتی ہی بسبب عزت کرنی ہماری
مہمانون کی پہر بولی ای اولاد میری یہ بکری ہماری چرتی ہی مریدون کی دلون مین سو جب
اچہی ہوتی ہین دل اونکی تو اچہا ہوتا ہی دودہ اوسکا اور جب بدل جاتی ہیں دل اون کے
تو متغیر ہوجاتا ہے دودہ اوسکا سو پاک و صاف کرو تم اپنی دلونکو کہ پاک و صاف ہوجاوی گے
واسطی تمہاری ہر شی کہ طلب کروگی تم اوسکو پہر جب بیان کیا مینی حال روبرو اورون کی تو پوچہا
مجہسی اہل علم و دانش نے کہ اوس عورت کی مراد مریدون سی کیا تہی یعنی مرید کسکو کہا سو ظاہر ہوا
میری دل پر واللہ اعلم کہ مراد مریدون سی اوسکا خاوند اور اپنی ذات ہی لیکن ظاہر مین اوسنی
لفظ مطلق بولا اور ارادہ کیا تخصیص کا واسطی پردہ اور برانگیختہ کرنی مریدون کی پاک و صاف
کرنیمین دلون کی اسواسطی کہ پاکیزگی سے حاصل ہوتی ہی ہر شی پاکیزہ کہ مطلوب ہو خواہ انوار
ہون خواہ اسرار خواہ لذت حیات ساتہہ قرب اور خصوصیت پروردگار کے اور معنی یہ ہین
کہ جب پاکیزہ ہوجاوینگی دل ہماری تو پاکیزہ ہوجاوی گی ہر وہ شی جو نزدیک ہماری ہے
پس پاک کرو اپنی دلون کو کہ پاک ہوجاوین وہ چیزین کہ پاس تمہاری ہین اور اگر نہوتا
حال ایسا جو بیان کیا مینی بلکہ مراد اوسکی تمام مریدین ہوتی تو بیشک طیب و پاکیزہ ہوجاتا

دوده تمام بکریون کا اور اگر خبیث ہوتا دل اون دونون کا تو نہ نافع ہوتا اونکو کچھ عمدہ
اور طیب ہونا دل اور مریدون کا اور جب طیب اور پاک ہوی دل اون دونون کی تو نہ مضر ہوئی
اونکو برائی اور مریدون کی دلون کی **حکایت** منقول ہے بعضی مریدون سی حضرت
سری سقطی رح کی کہ تہی حضرت سری سقطی کے ایک عورت مرید اور اوس عورت کا لڑکا پڑہنے
جایا کرتا تہا ایک اور معلم کے پاس سو ایک دن بہیجا اوس لڑکی کو معلم نے واسطی اٹہالانی کے پنچکی کی
طرف پس اوترا وہ لڑکا پانی مین جیسی کہ عادت ہوتی ہے لڑکون کے کہ جب کوئی بڑا ساتہہ نہو
تو کہیلتی ہین اور نہاتی ہین سو ڈوب گیا وہ لڑکا دریا مین پس اطلاع کی اس بات کی معلم نے
حضرت سری کو تو فرمایا آپ نی حاضرین محفل سے کہ چلو تم ساتہہ میری اوسکی ماکی پاس سو گئی سبب
اوسکی یہان اور بیان کیا حضرت سری نی اوس سی اجر صبر کا اور خوبی رضا بالقضا کی اور اوسوقت
تک ما اوس لڑکے کی بی خبر تہی اوس حادثہ سے پس عرض کی شیخ سی کہ ای پیر کیا قصد ہے اسکا
اون باتون سی تو اوسوقت فرمایا آپ نی کہ ای نیک بخت لڑکا تیرا ڈوب گیا دریا ی دجلہ مین
تو تعجب سی پوچہا اوسکی ماں نی کہ کیا لڑکا میرا ڈوبا ہے فرمایا آپ نی ہان تو بولی پروردگار میرے نے
ہرگز ایسا کیا ہوگا یعنی اللہ تعالی میری لڑکی کو ہرگز نہ ڈوباویگا اوسوقت پہر اعادہ کیا حضرت شیخ
نے اوسپر بیان صبر و رضا کا تو بولی وہ آؤ تم سب میری ساتہہ تو ہمراہ گئی سب ساتہہ اوسکی اور
چلے یہان تک کہ پہنچی دجلہ تک تو پوچہا اوس عورت نی کس جگہہ ڈوبا ہے لڑکا میرا کہا لوگون نے
فلانی جگہہ پس اوس جگہہ کہڑی ہوکر پکارا اوس عورت نی کہ ای بیٹی میری محمد نام تو جواب دیا
اوسنی دریا کی اندر سے کہ ہان لبیک یا اماہ تو گہسی یہہ عورت اندر پانی کی اور نکال لائی اوسکا ہاتہہ پکڑ کر

اور لی آئی اپنی گہر مین کہا حضرت سری نی حضرت جنید سی یہہ کیا بات ہی فرمایا حضرت جنید نے
کیا بیان کرون حقیقت اس معاملہ کے منسی کہا اونہون نی ہان کہا حضرت جنید نی یہہ عورت
خیال اور نگاہ رکہتی ہی احکام اللہ اور امورات شرعیہ اور حقوق الٰہیہ کو کما ینبغی ادا کرتی ہی اور
جو شخص نگہبانی کرتا ہی حقوق پروردگار کے تو حال اوسکا یہہ ہے کہ نہین واقع ہوتا اوسپر کوئی حادثہ
اور نہین پڑتی اوسپر کوئی مصیبت جب تک کہ نہ مطلع کر دی اوسکو اللہ تعالی وقوع اوس واقعہ سے
اور چونکہ یہہ حادثہ پہلی سے اوسکی ماکو معلوم ہوا تہا اور ایسی مصیبت سخت سی بالکل بے خبر تہی اسوا سطے
آپکی کہنی کا انکار کیا اور کہا کہ پروردگار نے ایسا نہین کیا ہی کہ ڈوبا یا ہو میری بیٹی کو راضی ہو
اللہ تعالی اون سب سی اور نفع دی ہمکو اونکی برکات سی حکایت منقول ہے ابو نامر واعظ
رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا اونہون نی درمیان اوس حال کے کہ بیٹہا ہوا تہا مین مسجد نبوی مین
علی صاحبہا الصلوۃ والسلام لایا میری پاس ایک غلام حبشی ایک رقعہ سوٹر نامی اوسکو تو لکہا تہا
اوسمین رقعہ ای بہائی اللہ تعالی تیری مدد کری ساتہہ رفاقت فکر کی اور نعمت عطا کری تجکو
ساتہہ مصاحبت عبرت کی اور یکتا کری تجکو خلوت محبت مین اور بیدار کری تجکو غفلت سی ای ابو عامر
مین ایک بہائی ہون تیری بہائیون سی مینی سنا کہ آیا تو اس شہر مین تو خوش ہوا اس بات سے
اور مشتاق ہوا تیری زیارت کا اور تیری پاس بیٹہنی کا اور تیرا کلام سننی کا اور مجکو اسقدر
اشتیاق ہے کہ اگر ہوتا اوپر میری تو سایہ کرتا مجکو اور اگر ہوتا نیچی میری تو اوٹہا لیتا مجکو اب
خدا کی واسطی جسنی تجکو بلاغت عطا کی سوال میرا تجہہ سے یہہ ہی کہ تو اپنی ملاقات سی عطا کر مجکو
بازو مسال کا والسلام کہا ابو عامر نے اوٹہہ کہڑا مین وہ رقعہ پڑکر اور چلا اوس رقعہ سکے

لانی والی کے ساتھہ یہان تک کہ لایا وہ مجکو محلہ قبا مین اور داخل کیا مجکو ایک کہنڈر مین اور کہا کہڑی رہو تم یہان تاکہ خبر کردن مین آپ کی آنی سی اپنی آقا کو اور اجازت لاؤن اندر چلنی کے تو کہڑا رہا مین اور گیا غلام اور جلد لوٹا اور کہا اندر چلو سو جب بڑہا مین تو دیکہا مینی فقط ایک کوٹہری کو اوس کہنڈر مین کہ دروازہ اوسکا شاخ خرمی کا تہا اور اوسمین ایک مرد شیخ روبقبلہ بیٹہی ہوی تہی سوز محبت سی حیران و پریشان اور خوف آلہی سے خائف و ہراسان ظاہر تہی چہرے اوسکی سے رنج باطنی اور جاتی رہی تہین روتی روتی آنکہین اوسکی اور مجروح ہوگی تہین پلکین اوسکی غرض کہ سلام علیک کی مینی اوس سے اور جواب دیا اوسنی میری سلام کا سو پایا مینی اوسکو کہ لاچار کر دیا تہا نابینائی سنے پہر کہا اوسنی ای ابو عامر دہوی اللہ تعالی میل تیری گناہونکے تیری دلسی ہمیشہ میرا دل تیری واسطی مشتاق تہا اور تیری کلام موعظت التیام سنی کا حریص و بادیدہ اور مجھین ایک زخم خراب ہی کہ تہک گئی ہین پید کو اوسکی دواسی اور عاجز آئی ہین اطبا اوسکی شفاسے تحقیق سنا ہی مینی کہ تیری پاس ایک مرہم عمدہ اور نافع ہے زخمون کا اور درد ونکا سو جلدی کر رحم کری تجہپر پروردگار استعمال اوس تریاق مین اگرچہ ہووہ تلخ مزاق سو مین بیشک صبر کرنیوالا ہون الم دوا پر بامید شفا کی ابو عامر کہتی ہین کہ مین اوسکی باتین سنکر گہبرا گیا اور دیکہکر وہ حال جاتی رہی حواس میری سو سوچتا رہا مین دیر تک پہر بیان کیا مینی اوس سے یہ مضمون ای شیخ ڈال بصارت قلبی اپنی ملکوت سما مین اور لگا کان معرفت اپنی کی طرف سکان مقام امیدون کی اور نقل کر حقیقت ایمان اپنی کو جنت الماوی کی طرف پس دیکہی گا تو وہان اوس چیز کو کہ تیار کیا ہی وہان اللہ تعالی نے اپنی اولیا کی واسطی پہر جہانک طرف آتش دوزخ کی

کہ شعلہ زن ہی کہ دیکھی گا تو وہان اوس چیز کو کہ آمادہ او رمہیا کیا ہے اللہ تعالی نی واسطی
استقبا کی پس فرق ان دونون مقامونکا بقدر فرق دونوں فریقوں کے ہی موت میں جب
سنا اوس شیخ بہعدو رسینے کلام ابوعامر کا تو ایک نعرہ کہا اور اوٹھا او ویرانی اور رونی لگا یہانتک
کہ کثرت گریہ او سکی ہی کیچڑ ہوگئی زمین پہر بولا ای ابوعامر واللہ واقع ہوئی دوائی تیری ابیر مرض پر
اپنی ہی مجکو رسا میری تیری پاس ہے الغرض کلام ولپسند ایسا رحم کری تجہپر پروردگار
کہا ابوعامر سنے یہہ حسب المطلب اوسکی کہا مینی ای شیخ ملتنگ اللہ تعالی عالم تیری اسرار کا مطلع
ہے سری حسرت دل پر خاطر ہے تیرا خلوت میں ساتھ آنکہ چدرسا ایسی کے جہان کہیں کہ ہو تو تنہا
اوسکی مخلوق سے سو یہہ سنکر پہر دوبارہ آہ ونالہ کیا اوسی مثل اول کے پہر کہا کون خبرگیر ہے
میری فقر کا کون دستگیر ہے میری فاقہ کا کون رحیم ہے میری گناہوں کا کون بخشنی
والا ہے میری خطاؤنکا تو ہی پشت وپناہ میری ای مولا میری اور تیری ہی طرف ہی بازگشت
اور جای قرار میری پہر اتنا کہہ کر گر پڑا زمین پر بیہوش اور جان بحق تسلیم کے پس سنکر نالہ دلسوز
اور آہ جانگداز اسکی باہر آئی میری پاس ایک لڑکی نوجوان کہ کرتا اور اوڑہنی اوسکی صوف کی ہی
اور گوس ڈالا تہا سجدون نے اوسکی ناک اور پیشانی کو اور سوج گئی تہی کہڑی کہڑی نمازین
پاؤن اوسکی اور زرد ہو گیا تہا کثرت مجاہدہ سی رنگ اوسکا بولی اچہا کیا تونی ای بیقرار کرنیوالی
قلوب عارفین کے اور برانگیختہ کرنیوالی غم چاہ شکستوں کی تہولیگا یہہ وقت تیرا رب العالمین یہہ شیخ
میرا باپ تہا مبتلا امراض میں بیس برس سے نمازین پڑہیں اسقدر کہ اکڑ گیا اور رویا یہان
تک کہ اندہا ہوا اور آرزو کیا کرتا تہا تیری ملاقات کے اپنی تئیں لیکر اور کہتا تہا

دیکھی ہی مینی مجلس ابو عامر کے سوز ندہ کردیا ہی اوسنی میری فکر مردہ کو اور دور کردیا ھے
میری نیند کو پھر اب سنا مینی اوس سی بجا ہی اس تشکر گذاری کی یہ کہ مار ڈالا مجکو پس عوض دی
تجکو اللہ تعالی اس تیری وعظ دلنشین کا ساتھہ خیر کے اور متمتع کری تجکو ساتھہ اوس حکمت
اپنی کی کہ عنایت کی ہی تجکو پھر اوندہی گر پڑی لاش پر اپنی باپ کی کہ چومتی تھی پیشانی اوسکی
اور روتی تھی اور کہتی تھی ای باپ میری ای وہ شخص کہ اندہا کردیا اوسکو رونی نی اپنی گناہونکی
یاد پر ای باپ میری ای وہ شخص کہ مار ڈالا اوسکو ذکر عذاب مولا اوسکی نی ای باپ مصاحب سوز
دل اور گریہ جانگداز کی ای ہمنشین عجز وانکساری کی ای باپ زخمی وعاظ اور خطیبون کی ای
باپ مقتول ناصحین اور حکما کی کہا ابو عامر نے پس حال اوس لڑکیکا دیکہکر کہا مینی ای رونی والے
حیران اور ای غمدیدہ جگر پارہ پوری کر گیا باپ تیرا حاجت اپنی اور داخل ہو گیا دار خیر امین
اور دیکہا حسن انجام اپنی اعمال اور افعال کا جو کچہہ کہ تہا لکھا ہوا اوسکی نامہ اعمال ہین نزدیک پروردگار
کے کہ نہین بہولتا اور نہ چوکتا جسنی اچہا کیا اوسنی اچہا پایا اور جسنی برا کیا داخل ہوا گہر مین
برائی کی پس چیخ ماری اوس لڑکے نی مانند اپنی باپ کی اور ٹہیک نی لگا ہر بن موسی اوسکی بدنکی
پسینہ یہانتک کہ وفات کی رحمت کری اون دونون پر پروردگار عالم رحیم وکریم سو پڑہے
ہمنی نماز جنازہ اون دونون کی اور دفن کردیا اون دونون کو پھر تحقیق کیا مینی لوگون قرب
جوار سی احوال اون دونونکا تو کہا مجہی لوگون نی یہ دونو سادات کرام اولاد عظام سی ہین
حضرت جناب گل گلزار فردوس امام حسین بن علی رضی اللہ تعالی عنہم سے سو ہمیشہ مین بی آرام
وبی قرار رہا کرتا تہا اون دونونکی طرف سی کہ کیون وعظ جانگداز و پر سوز کہا مینی روبرو اونکی

کہ مرگئی خیال آخرت سے یہانتک کہ دیکہا مینی اون دونوکو ایکبار خواب میں کہ بیٹھی ہوئی
ہیں عمدہ کپڑی ہمرنگ کی تو کہا میں اون دونون کو مرحبا کہا واہلا وسہلا
میں ہمیشہ غمناک وخوف آلودہ رہا کرتا تہا بخیال اوس وعظ کی کہ کہا تمنی مجہی پس کرو مجہی حال
مفصل کہ اطمینان ہو میری دل کو اور آرام میری جان کو کیا معاملہ فرمایا تمسی اللہ تعالے
مالک مہربان نی تو پڑہی اوس شیخ سردفتر سادات القبانی یہ اشعار

ابشر بکی بالذي ملته	مستاهلا ذاك يا عامر
وكل من ايقظ ذا غفلة	فنصف ما يعطاه للآمر
من رد عبدا مذنبا كان من	قد راقب رب العزة القاهر
واجتمعا في دار عدن وفي	جوار رب سيد غافر

ترجمہ تو تبریک میرا ہی اوس نعمت میں کہ پہنچا میں اوسکو اہلیت رکہتا ہی اوسکی ای ابو عامر اور
جسی کہ جگایا کسی غفلت میں رہنی والی کو یعنی نصیحت سی پیش آیا اوس نعمت کا کہ ملی گی اوسکو
واسطی نصیحت کرنی والی کی ہی ؛ جو کوئی راہ پر لایا بندہ گنہگار کو ہوتا ہی مانند اوس شخص کی ہر وقت
حاضر ناظر سمجہا خدا تعالی صاحب عزت قاہر کو ؛ اور وہ دونون جمع ہون گی جنت عدن میں بیچ
قرب پروردگار مالک غفار کی ؛ پہر کہا ای ابو عامر آیا مین پاس رب کریم کی درحالیکہ وہ راضی
تہا مجہسی نہ ناراض سو کہا اوسنی مجکو اپنی حلیون مین اور نکاح کیا میرا حوران حسین سی حرص کر
ای ابو عامر اس بات کی کہ جسقدر ہو سکی کثرت کر استغفار کی مغفرت مین ہر وقت خصوصا آخر شب مین
کہ پڑوسی اور ہمسایہ ہو جاوی گا تو پروردگار عزیز غفار کا اور کہا ہی کسی نی اسی باب مین

	وبت مجاور الرب الرحيم		اذا امسي وسادي من تراب	
	لك البشري قدمت علي كريم		فهنوني اصحابي وقولوا	

ترجمہ جبکہ شام کو ہو بستر میرا خاک مین اور سوؤن مین پڑوس مین رب رحمت کرنی والی کی ؛ تب مبارکبادی دو مجکو ای دوستو اور کہو تجکو بشارت ہو کہ آیا تو پاس کریم کی حکایت منقول ہے حضرت بہلول سی کہ کہا اونہون نی درمیان اوس حال کے کہ پہرتا تہا مین بعضی گلیون مین بصرہ کے ناگاہ دیکہا ایک مقام پر لڑکون کو کہیلتی ہوئی ساتہہ جوز اور بادامون کی اور ایک لڑکیکو کہڑا ہوا کہ دیکہتا ہی اونکی طرف اور روتا ہی تو کہا مینی اپنی دلمین شاید یہ لڑکا افسوس کرتا ہی اون چیزون پر جو پاس اور لڑکون کی ہی اور نہین اسکی پاس کچہہ تاکہ کہیلتا اوس سے سو یہ جکو کہا مینی اوس سی ای پیاری بیٹی میری کیون غمگین اور روتا ہی آ میری ساتہہ کہ مول لے دون تجکو بہت اخروٹ و بادام تا کہیلی تو بہی لڑکون کی ساتہہ تو یہ سنکر دیکہا اوسنی مجکو اور کہا ای بی عقل ہم کہیلنی کے واسطی نہین پیدا ہوئی ہین پوچہا مینی پہر کسواسطی پیدا ہوئی ہین ہم کہا واسطی حاصل کرنی علم اور بجالانی عبادت کی کہا مینی کہاں سی دریافت کی تونی یہہ بات برکت کری تجہمین اللہ تعالی کہا اس کلام معجز نظام الہی سے اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰكُمۡ عَبَثًا وَّاَنَّكُمۡ اِلَيۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ ترجمہ کیا تم یون سمجہتی ہو کہ پیدا کیا ہمنی تمکو عبث اور تم ہماری پاس پہر نآؤ گی کہا مینی ای فرزند مین تجکو بہت دانشمند پاتا ہون سو کچہہ نصیحت کر مجکو کہ ہو مختصر بہت فائدہ والی پس پڑہی اوسنی یہ اشعار عربی کے

	مشمرة علی قدم وساق		اری الدنیا تجهز بانطلاق	

ولاحی علی الدنیا باق		فلا الدنیا باقیہ لحی	
الی نفس الفتی فرساں		کان الموت والحدثان فیھا	
ومنہا خذ لنفسک بالوثاق		فما عمرودنیا الدنیا بزاد	

ترجمہ دیکھتاہون مین دنیاکو ساماں کیا چلنی کا دامن باندھکر قدم اوٹھاکرۂ - دنیا باقی رہی گے کسی زندہ کی واسطی اورنہ زندہ دنیامیں باقی رہی گا ؛ گویا موت اور حوادث دنیا طرف حال انسان کی دوگھوڑی مسابقت کی ہین ؛ اے ای دنیا پربھولی ہوی چھوڑ دیاکو اور اوس سے لی اپنی جان کی واسطی جای پناہ ؛ حضرت بہلول فرماتی ہیں پھر دیکھا اوسنی اپنی آنکھوں سے آسماں کی طرف اوراشارہ کیا طرف اوسکی ہتیلیوں سی درحالیکہ آنسو اوسکی بہتی جاتی تھی اوسکی رخساروں پراور کھا

یا من علیہ المتکل		یا من الیہ المبتھل	
یرجوہ لم یحط الامل		یا من اذا ما آمل	

ترجمہ یا اللہ کہ تیری ہی طرف ہمارو نامیرا اللہ کہ تجھی پر ہی بہروسا ؛ یا اللہ جبکہ کوئی امید کرنے والا تجھسی امید کرتا ہے خطانہین جاتی امید اوسکی ؛ پھرجب تمام کرچکا کلام اپنا توگر پڑا بیہوش ہوکر پس رکھا مینی سراوسکا اوٹھاکراپنی گودمین اور پونچھی مٹی اوسکی منہ سی اپنی آستین کے ساتھ جب ہوش ہوا اوسکو تو پوچھا مینی اوس سی اے فرزند کیا ہواتھا تجکو اور کیا واقع ہوا تجھپر حالانکہ تو ابھی صغیرالسن ہی نہین محسوب ہونگی گناہ تیرے ذمہ پر کہا اے بہلول الگ ہوجا مجھسی میں بڑی مقام خوف پرہوں دیکھا مینی اپنی ماں کو

بہت بار کہ جلائی ہین اوسنی آگ مین بڑی بڑی لکڑیان سو نہین سلگی ہے وہ آگ اول مگر ساتہ چہوٹی چہوٹی لکڑیون کی مجکو بڑا ڈر یہ ہی کہ کہین مین چہوٹی لکڑیون سے دوزخ کی نہون کہا مینی فرزند مینی تجکو بڑا عقیل و فہیم پایا اور کچہہ نصیحت کر مجکو سو پڑہی اوسنی

یہ اشعار

غفلت وحادی الموت فی اثری یحدو	فان لم ارح یوما فلا بد ان اغدو
انعم جسمی باللباس ولینه	ولیس لجسمی من لباس البلا بد
کانی به قد مر فی برزخ البلا	ومن فوقه ردم ومن تحته لحد
وقد ذهبت منی المحاسن وانمحت	ولم یبق فوق العظم لحم ولا جلد
اری العمر قد ولی ولم ادرک المنی	ولیس معی زاد وفی سفری بعد
وقد کنت جاهرت المهیمن عاصیا	واحدثت احداثا ولیس لها رد
وارخیت خوف الناس سترا من الحیا	وما خفت من سری غدا عنده یبدو
بلی خفته لکن وثقت بحلمه	وان لیس یعفو غیره فله الحمد
فلو لم یکن شیء سوی الموت والبلا	ولم یک من ربی وعید ولا وعد
لکان لنا فی الموت شغل وفی البلا	عن اللهو لکن زال عن راینا الرشد
عسی غافر الزلات یغفر زلتی	فقد یغفر المولی اذا اذنب العبد
انا عبد سوء خنت مولای عهده	کذلک عبد السوء لیس له عهد
فکیف اذا احرقت بالنار جثتی	ونارک لا یقوی لها الحجر الصلد

ــــ	امالم يجعل الموت والفرد في البلا		وابعث فرداً فارحم الفرد فانه	

ترجمہ حائل ہوا من اور امید بی والاموت کا پیچھی میری اور دنیا ہی ہیں اگر سفر کرون میں تمام
کو تو ضرور سفر کرون صبح کو بے راحت پہنچاتا ہون تو اپنی جسم کو ساتھہ لباس سرم کی اور میں میرے
جسم کو لباس پوشید گی سی چارہ ؛ گویا کہ مین ایسی حالت میں ہون کہ جسم میرا اگر داخل سرخ پوشیدگی
کے اور اوپر اوسکی پتھر چنی ہوئی ہین اور نیچے اوسکی لحد ہی ؛ اور تحقیق گم ہوگئین محسن حسین اور بالو
ہوگئین اور ملاقی رہا اوپر ہڈیون سکے گوشت نہ چمڑا ؛ دیکھتا ہون میں عمر کو کہ تحقیق گذر گئی اور
رہا باقی مقصود کو اور نہین ہی ساتھہ میری توشہ اور سفر میرا بعید ہے ؛ اور ہوا ایں علانیہ اللہ کا
نافرمان اور کہی ہی عمل بد اور نہین تھا اوسکو دیکھنی والا ؛ اور کیا چھپ آدمیون کی خوف سی پردہ حیا
اور سب شرارتین کہ کل ہیں حضر نزدیک اللہ تعالی کے ظاہر ہو جاوی گا ؛ ہان مینی خوف سی کیا اللہ تعالی
سے لیکن اعتماد کیا مینی اوسکی حلم پر اور اوسپر کہ نہیں معاف کرتا کوئی سوای اوسکی پس اوسکو تعریف ہے
پس اگر ہوتی کوئی شی سوای موت اوسکی سری سکے اور نہ میری رب کی طرف سی وعدہ اور وعید
تو البتہ ہوتا واسطی ہماری موت اور بلا سکت پہنچنی کا لہو لعب سی لیکن زائل ہوی عقل ہماری سے
راستی ؛ قریب ہی بخشنی والا گناہون کا بخشی گناہ میری پس تحقیق بخشتا ہی مولی جبکہ گناہ کرتا ہے
بندہ ؛ مین غلام بد ہون کہ خیانت کی مینی مولی اپنی کی اوسکی عہد مین اسیطرح سی کا بندہ بد نہیں
ہوتا ہی اوسکو وفای عہد پس کیا حال ہوگا جسوقت کہ جلاوی گا تو آگ میں جسم میرا اور آگ نزدیک
نہین قوت رکھتی ہی اوسکی پتھر سخت میں تنہا ہون وقت موت کی اور تنہا ہون وقت کہ سیدہ
ہونگی کے قبر مین اور اوٹھون گا مین بعد مرنی کی تنہا پس رحم کر تنہا پر ایسی تنہا کہا ہیلو

غش آگیا مجکو سنکر یہ بات اوسکی اور گر پڑا مین بےخبر ہوکر اور چلا گیا وہ لڑکا پہر جب ہوش ہوا
مجکو تو ڈہونڈا مینی اوسکو لڑکون مین لیکن نہ پایا اونین تو دریافت کیا اونسی کہ وہ لڑکا کون تہا
کہا اونہون نی ای بہلول کیا تم اوسکو نہین پہچانتی کہا مینی نہین کہا اونہون نی وہ شریف زادہ
نیک اطوار اولاد امجاد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ سی ہی کہا مینی جبہی بڑا تعجب ہوا تہا مجکو
کہ یہ عمدہ پہل اوس درخت کا ہوگا سوا گلزار بتول یا رسا رضی کی فقط نفع بخشی ہمکو پروردگار اوسکی
آبا ء اکرام کے برکات سی آمین حکایت منقول ہے حضرت بشر حافی رضی سی کہا اونہون نے
دیکہا مینی ایک شخص کو عرفہ کی شب مین پریشان حواس ہوش باختہ روتی ہوی آواز سے یہ اشعار
پڑہتا جاتا تہا کہ

سبحان من لو سجدنا بالعیون له	علی شبا الشوک والمحمی من الابر
لم نبلغ العشر من معشار نعمتہ	ولا العشیر ولا عشرا من العشر

ترجمہ پاکی ہے واسطی اوس خدا کی کہ اگر سجدہ کرین ہم ساتہ آنکہون کے کانٹی کی نوک پر یا سوئی گرم پر
نہ پہنچین گے ہم دسوین حصی کو دس حصون نعمت اوسکی سے یعنی نعمتون مین سی ایک کو اور نہ سوین ہزار سے
ایک کو اور نہ بیس ہزار سی ایک کو اور یہی پڑہتا تہا ان شعرون کو

کم قد زللت فلم اذکرک فی زللی	وانت یا مالکی بالغیب تذکرنی
کم اکشف الستر جہلا عند معصیتی	وانت تلطف لی حلما وتستر لی

ترجمہ بسا اوقات لغزش کرتا ہون یعنی مبتلا ہوتا ہون خطاؤن مین پس نہین یاد کرتا ہون تجہکو
تجکو اپنی لغزش کے وقت مین اور تو ای مالک میری بیچ غیب کی یاد کرتا ہے مجکو

بہت دفعہ پردہ دری کرتا ہون اپنی نادانی سے وقت معصیت کرنی کی اور تو مہما کرتا ہی مجہپر
حلم سے اور پردہ پوشی کرتا ہی تو میری پہر غائب ہوگیا وہ میری روبرو سی یہانتک کہ چارون طرف
ڈہونڈا مینی اوسکو لیکن نہ پایا تو دریافت کیا مینی لوگون سی حال اوسکا کہا اونہون نی وہ ابو عبید
خواص ہے خاصگان الہی سے ستر برس ہوئی اسکو کہ بسبب عظمت اور ہیبت الہی کی نہ دیکہا اسنی آنکہہ
اوٹہاکر کبہی طرف آسمان کی اور بارہا پوچہا اوس سے لوگون نی سبب نہ اوٹہانی کا طرف آسمان کی تو
کہا مین شرماتا ہون اس بات سی کہ کرون طرف محسن کی پیار کے مونہ گنہگار اپنا سو بطر العصات دیکہے
السان کر کیا بڑا مقام ہی تعجب کا کہ ایک وہ لوگ ہین کہ باوجود فرمان برداری کی اپنی کو ذلیل سمجہتی
ہین اور شرماتی رہتی ہین ہردم اوسکی احسان سی اور ایک وہ گنہگار ہین کہ نازان ہین اور نہین شرماتی
اپنی گناہون سی ای پروردگار ہماری مت محروم رکہنا ہمکو دیدار سی وجہہ کریم اپنی کی اور [illegible]
کر ہمکو ساتہ برکات اولیا صالحین اپنی کے اور حشر کرنا ہمارا اونکی ساتہ اوس جہان مین اپنی
کرم سی آمین **حکایت** منقول ہے مالک بن دینار رضہ سی کہ کہا اونہون نی چلا مین
ایکبار بیت اللہ کی حج کو ناگاہ ملا مجکو راہ مین ایک جوان کہ جاتا تہا وہ بہی حج کو پیادہ بی زاد
و راحلہ کے سو سلام علیک کی مینی اوس سی جواب دیا اوسنی مجکو سلام کا پوچہا مینی اوس سے ای
جوان کہان سی آیا ہی تو کہا اوسکی پاس سے پہر کہا مینی کہان جاویگا بولا اوسی کی طرف کہا
مینی کہان ہی سامان سفر تیرا کہا اوسی کی پاس ہے کہا مینی رستا نہین کٹتا بی پانی اور خرچ کے
کیا ہی تیری پاس کچہہ اسباب سی کہا ہان زاد و راہ لیا ہی مینی وقت نکلنی سفر کے پانچ حرفون
کو پوچہا مینی وہ کیا حرف ہین کہا یہ قول الہی کہیعص کہا مینی کیا ہین معنی اسکے

زاد راہ ہونی کی تو کہا کاف سی مراد یہ ہی کہ وہی کافی ہی اور ہا سی یہ کہ وہی ہادی ہی اور
یا سی کہ وہی مووی یعنی جای دھندہ اور عین سی کہ وہی عالم اور دانا احوال بندون کا
اور صاد سی کہ وہی صادق ہی اپنی قول مین سو جو شخص مصاحب اور ہمراہی ہو کافی ہادی مووی
عالم صادق کا وہ کبھی ضائع نہین ہوتا اور نہ ڈرتا ہی کسی سی اور نہ محتاج ہوتا ہے اوٹھانی زاد سفر کا
کھانی پانی سی مالک رض کہتی ہین جب سنا مینی یہ کلام اوس جوان کا تو اوتار امینی قمیص اپنا بدن سے
تا کہ پہناؤن اوسکو کہ برہنہ تن تہا سو انکار کیا اوسنی میری قمیص کے پہنی سے اور کہا ای شیخ برہنگی
بہتر ہے قمیص دنیا سے اسواسطی کہ حلال اوسکا حساب ہی اور حرام اوسکا عذاب اور تہا وہ جوان ہمیشہ
کہ جب شب ہوتی تو اوٹھاتا موںہ اپنا طرف آسمان کی اور پڑہتا یہ کلمات دعا یا مَن تسرّہ
الطّاعات ولا تضرّہ المعاصي هَب لي ما يسرّك واغفر لي ما لا يضرّك پہر جب
احرام باندہا لوگون نی حج کا اور لبیک کہی تو پوچہا مینی اوس سی ای جوان کیون نہین باندہتا
تو احرام اور کہتا لبیک کو کہا ای شیخ ڈرتا ہون مین اس بات سی کہ کہون مین لبیک اور جواب
آئی اوسطرف سی کہ لا لبیک ولا سعدیک ولا اسمع کلامک ولا انظر الیک پہر جب جدا ہو گیا
ہماری ہمراہے سی اور چلا گیا پس نہ دیکہا مینی اوسکو مگر موضع منا مین درحالیکہ پڑھتا تہا وہ یہ اشعار

ان الحبیب الذي یرضیه سفك دمي	دمي حلال له في الحل والحرم
والله لو علمت روحي بمن علقت	قامت على رسها فضلا عن القدم
یا لائمي لا تلمني في هواه فلو	عاینت منه الذي عاینت لم تلم
یطوف بالبیت قوم لو بجارحة	بالله طافوا لاغناهم عن الحرم

حجی الحبیب بنفسی یوم عیدهم
للناس حج ولی حج الی سکنی

والناس ضحوا بمثل الشاء والنعم
تهدی الاضاحی واهدی مهجتی ودمی

ترجمہ تحقیق حبیب کہ خوش آتی ہی اوسکو خونریزی میری خون میرا حلال ہے اوسکو حل وحرم مین ؛ قسم اللہکی اگر جاتی جان میری کہ سیر مبتلا ہی کہڑی ہوتی سر کے بل قدم تو درکنار مین ؛ اے ملامت کرنیوالی مت ملامت کر مجکو اوسکی محبت میں پس اگر مشاہدہ کرے تو اوس ہی وہ چیز کہ مشاہدہ کی مینی تو نہ ملامت کریگا ؛ طواف کرتے ہین مت اللہ کا لوگ اگر ساتھہ دل کے قسم اللہ کی طواف کرتا البتہ بی نیاز کرتا اون کو حرم سی ؛ قربانی کی مینی حبیب میری جان کی دن عید کے اور لوگون نے قربانی ساتھہ بکری اور مواشی کی ؛ واسطی لوگون کی حج ہی اور میرا حج طرف معشوق میری کی ہی ہدی کرتی ہین لوگ اضحیون کو اور مین ہدی کرتا ہون اپنی جان اور خون کو ؛ بعد فارغ ہونی کی ان اشعارون سی بولا ای اللہ آدمیون نی ذبح کین قربانیان اور نزدیک ہوی تجہسی اور میرا پاس میری کچہہ چیز ایسی کہ نزدیک ہون مین تجہسی بسبب اوسکی خرچ کرنی کی مگر جان میری سو یہ نذر کرتا ہون مین میری قبول فرما اس میری نذر کو پہر نعرہ شوقیہ کیا اور گرا زمین پر مرا ہوا رحمت فرماوی اوسپر پروردگار پس اوسیوقت سنا لوگون نی آواز ہاتف غیب کا کہ کہا یہ شخص حبیب اللہ تعالی کا ہے یہ شخص مقتول الہی ہے کہ مارا گیا ساتھہ سیف الہی کی پس تجہیز وتکفین کی مینی اوسکی اور دفن کیا اور سویا اوس رات مین درحالیکہ فکرمند تہا مین اوس قتیل الہی کے معاملہ مین سو دیکہا اوسکو مینی خواب مین تو پوچہا مینی اوس سی کیا فرمایا تجہسی پروردگار نے بولا کیا ہی مجسی میری غمخوار نے معاملہ شہدا بدر کا سا اور پہر اوس قدر پر اپنی عنایت سے

اور کچہہ زیادتی فرمائی ہی کہا مینی کیا وجہ تجہی زیادہ مراحم فرمائی کیے بہ نسبت اونکی بولا وہ ماری گئی تہی کفار کی تلوار ان سی اور مین مارا ہوا ہون محبت جبار کا رحم فرماوی اوسپر پروردگار اور نفع فرماوی ہمکو اوسکی برکت سی فقط حکایت منقول ہی حضرت ذوالنون مصری

9 رضی اللہ عنہ سی کہا اونہون نی دیکہا مینی ایکبار ایک دشت ہولناک مین ایک نوجوان کو جیسی نکلی ہوئی چاند ہی سفید و لطیف کہ غالب تہی اوسکی احوال پر حیرانی و پریشانی اور قصد رکہتا تہا حج کا پس ہمراہ ہوا مین اوسکی اور پہچانی لگا مین اوسکو اور بیان کی مینی دوری اور درازی اس راہ کی مع اوسکی محنتون اور تکلیفون کی تو جواب دیا اوسنی مجہکو ساتہہ اس شعر کے

بعید علی الکسلان اوذی ملالة		فاما علی المشتاق غیر بعید	

ترجمہ بعید ہی اوپر سست کی یا صاحب ملال کی لیکن اوپر مشتاق کی بعید نہین ہے اور مشہور ہی کہ کہڑی ہوئی حضرت شبلی رض عرفات مین تو خاموش رہی اور نہ بولی کچہہ یہان تک کہ ڈوب گیا آفتاب پہر جب نکل گئی باہر حد سی دو علمون کی کہ کہڑی ہوئی ہین واسطی علامت کے تو رونی لگی اور پڑہی یہ اشعار

ارو حُ وقد ختمت علی فوادی		بحبک ان یحل بہ سوا کا	
فلو انی استطعت غضضت طرفی		فلم انظر بہ حتی ارا کا	
و فی الاحباب مختص بوجد		واخر یدعی معہ اشترا کا	
اذا انسکبت دموع فی خدود		تبین من بکی ممن تبا کی	

ترجمہ مین جاتا ہون اور مہر لگائی مینی اوپر دل اپنی کی ساتہہ محبت تیری کی اسلیے کہ نہ اوی

اوسمین کوئی سوای تیری؛ اگر مین طاقت رکہتا بند کرلیتا اپنی آنکہہ کو پہر نہ دیکہتا اوس سے کسی کو جب تک تجکو نہ دیکہہ لیتا؛ اور یہ دوستون کی مخصوص ہے ساتہہ بیقراری کے اور دوسرا دعوی کرنا ساتہہ اوسکی شرکت کا؛ جب کہتی ہین آنسو رخسارون پر ظاہر ہوجاتا ہے رونی والا اوسے بناوکری رونی مین؛ اور ایکبار کہا حضرت فضیل بن عیاض رضی درحالیکہ سب لوگ کہڑی ہوتی تہی عرفات مین یہ کہ ای حاضرین کیا کہتی ہو تم اس باب مین کہ اگر کوئی طلب کری کسی امیر سخی سے ایک دانگ تو کیا لوٹا دیگا وہ اوسکو نامراد ای حطاسی کہا سبہون نی نہین ایک دانگ کیا حقیقت رکہتا ہی آگی اوس سخی کے کہ بخل کری اوسمین اور دیگی کہا حضرت فضیل نے ای یارو قسم ہی پروردگار عالم کی ہر آئینہ مغفرت مطلوبہ ہم سب کی یہان پر نسبت کرم الہی کے کمتر اور آسان ہی اوس مالک الملک حقیقی اور معطی تحقیقی پر بہ نسبت کرم اوس امیر سخی کے ایک دانگ دینی مین اوس شخص کو اور خاموش کہڑی رہی ہین یہہ حضرت فضیل نہی اپنی بعضی حجون مین عرفات پر کہ نہین کہی ایک بات بہی تمام روز پہر بعد غروب آفتاب کی فرمایا ہی واسوا تاہ وان عفوت

حکایت منقول ہی ابراہیم بن مہلب سائح رحمہ سی کہا اونہون نی درمیان اوس حالکی کہ مین طواف کررہا تہا ناگاہ دیکہا مین ایک نوعمر عورت کو لٹکی ہوی ساتہہ پردون کعبہ مکرم کے کہہ رہی تہی اپنی مناجات مین یہ کلمات بسدی محبتک لی الا رددت علی قلبی یعنی ای مالک میری قسم ہی تجکو اوس تیری محبت کی کہ رکہتا ہے مجہسی یہ کہ پہیر دی تو مجکو دل میرا تو کہا مین اوس سی ای نیک بخت کہان سی جانا تونے کہ وہ تجکو چاہتا ہے بوسلے جاتی ہون مین اس بات کو بسبب عنایت قدیمہ اوسکی کے کہ بہیجی اوسنی میری طلب مین لشکر

اور صرف کئی بہت مال یہان تک کہ نکال لایا مجھکو بلاد شرک سی اور داخل کیا مجھکو توحید مین اور دی مجھکو دولت معرفت اپنی بعد اسکی کہ جاہل تھی مین اوس سی سوا ہی ابراھیم کیا یہ باتین نہین ہین اوسکی محبت اور عنایت کی کہا مینی اچھا پھر کیسی ہی تجکو محبت اوسکی بولی ای ابراھیم افسوس بہت بڑی اور بزرگ بات پوچھی تونی کہا مینی بیان کرو اوسکو کہ کیا کیفیت اوسکی ہی تو بولی وہ رقیق ولطیف ترہے شراب سی اور شیرین ترہے شربت شکر سی پہر لوٹ گئے یہ اشعار پڑھتی ہوئی

وذي قلق لا يعرف الصبر والعزا	له مقلة عبرا صنر بها البكا
وجسم نحيل من شجا لوعة الهوى	فمن ذا يداوي المستهام من الضنا
ولا سيما والحب صعب مرامه	اذا عطفت منه العواطف بالقنا

ترجمہ اور صاحب قلق کا نہین جانتا ہی صبر کو اور بی صبری کو واسطی اوسکی آنکھین ہین جاری کہ ضرر دیا اوسکو رونی نے اور جسم لاغر درد سی اور سوزش عشق سی پس کون شخص ہے کہ دوا کری غمگین کی لاغری سے خصوصا محبت مشکل ہے مطلب اوسکا جبکہ رجوع کرین اوس سی رجوع کرنی والی ساتھہ نیزونکی

حکایت منقول ہی بعضی صلحا سی کہ کہا اونہون نی رہتی تہی میری پڑوس مین ایک ۶۱
پڑہیا اور زار و نزار کر دیا تہا اوسکو عبادت نے تو کہا مینی اوس سے یہ کہ نرمی کر اپنی نفس پر کہا اوسنی ای شیخ کیا نہین جانتا تو کہ نرمی کرنا اور آرام دینا نفس کو غیر حاضر کر دیگا مجھکو باب مولا سے اور جو غائب ہوا اوس دروازہ سی بسبب مشغول ہوئی کی دنیا مین تو پیش کیا اوسنی اپنی جان کو واسطی محنتون اور سختیون کی اور کچھہ قدر نہین ہے میری اعمال اور عبادت کی اوس بارگاہ کبریا مین باوجود میری اس جہد و کوشش کے سو کیا حال ہوگا اگر قصور اور سستی کرونگی مین

اور ہین یہہ لی افسوس ہی ناکامی حسرت مساق اور درد فراق سی پس حسرت سباق کی یہ ہی
کرینگی کیں گے لوگ اہی قبر دسی اور سواریوں پر لوز دن کی اور جاوینگے طرف مخلوق بعزت
اور جلال کے اور بلند ہونگے واسطے اونکی منازل محبت کی اور چلینگے رو برو اونکی کوتل گھوڑے
قرب و مرتبت کے اور رہجاوینگے پس ماندہ تا جت خسناکون میں تو ٹوٹ جاویگا دل اوسکا
اوسوقت حسرت اور یاس سی اور بکھیل جاویگا ندامت اور حسی اور ظہور درد فراق کا معلوم ہوگا
وقت تمیز کرنی لوگون کی ساتھ جمع لوہ فراق کی اور ہوگا یہ اسطرحسی کہ جب جمع کریگا پروردگار
مخلوقات کو ایک بین مین توحکم دیگا فرشتی کو کہ پکار دی اہی گنہگار رہ جدا ہوجاؤ اب لی انکا
متقین سے پہنچی مطلب کو اور دلالت کرتاہی اسپر یہ قول الٰہی وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ
یعنی جدا اور الگ ہوجاؤ آجکی دن اہی بدکارو پس الگ ہوجاویگا مرد اپنی عورت سی اور
اولاد و والدین سی اور دوست دوست سی اچھی انمین سے جاوینگی طرف جنات نعیم کے
پروا نہ الٰہی لیکر اور بدکار انکی جاوینگے طرف دوزخ کی طوف اور بیٹر مین پہنچی ہوی اور
بڑہ جاویگا انکی دلون مین رنج تلف ہوتی عمر اور فراق احباب کا اور جاری ہوگی اشک
انکی رخسارون پر مثل نہرون کی درد جدائی سے اور کیا خوب کہا ہی کسینی بیان فراق وجدائی

لوکنت ساعة بيننا ما بيننا	ورأيت كيف نكرر التوديعا
لعلمت ان من الدموع محدثا	ورأيت من عتب الحديث دموعا

ترجمہ اگر ہوتا تو ساعت جدائی کے درمیان ہماری اور دیکھتا تو کہ کسطرح بار بار گرتی ہیں
ہم تو دیع البتہ جانتا تو کہ آنسو بھی کلام کرتی ہین اور دیکھتا تو آنکھون کی کلام سے آنسو

کہتا ہون مین تحقیق بدل دی ہی مینی یہ بیت ثانی اوس بیت سی کہ مناسب ہے فراق آخرت کی اور رونے والون مین وہان کی

لعلمت ان من الدموع لانهرا	تجری وعاینت الدماء دموعا

ترجمہ البتہ جانتا تو کہ آنسوون سی نہرین جاری ہین اور دیکہتا تو خون آنسوون کو حکایت منقول ہی مالک بن دینار رض سی کہا اونہون نی دیکہا مینی ایکبار ایک جوان کو کہ ظاہر تہی اوسپر آثار دعا اور انوار اجابت اور بہی تہی آنسو اوسکی رخسارون پر پس پہچانا مینی اوسکو اور دیکہا تہا مینی اوسکو اول بصرہ مین حالت نعمت وجاہ مین سو رونی لگا مین اوسکو دیکہکر حال خراب اور تہی دستی مین اور رونی لگا وہ بہی مجکو گریان دیکہکر اور ابتدا کی مجسی ساتہہ سلام کے اور بولا ای مالک قسم ہی مجکو اللہ تعالی کی کہ یاد کرنا مجکو اپنی وقت خلوت مین اور مانگنا اللہ تعالی سے اوسوقت میری واسطی توبہ اور مغفرت شاید پروردگار رحم کری تیری برکت دعا سی مجہپر اور مغفرت کری میری پہر پڑہی یہ اشعار

وعرض بذکری حین تسمع زینب	وقل لیس یخلو ساعة منک باله
عساها اذا مامر ذکری بسمعها	تقول فلان عندکم کیف حاله

ترجمہ اور کسی بہانہ سی کر ذکر میرا جسوقت کہ سنی زینب اور کہہ کہ نہین خالی ہوتا ایکدم تجسی دل اوسکا شاید جبکہ گذری ذکر میرا اوسکی کان مین کہی کہ فلانا شخص نزدیک تمہاری کسطرحسی ہے حال اوسکا حضرت مالک کہتی ہین پہر چلا گیا میری پاس سے اور آنسو اوسکی جاری تہی پہر جب آی ایام حج کی تو گیا مین مکہ معظمہ مین سو درمیان اوس حالکی کہ تہا مین مسجد الحرام مین

دیکھا مینی ایک حلقہ لوگون کا تو گیا مین بہی کہ دیکھون سبب اجتماع پس دیکھا مینی درمیان
اوسکی ایک جوان کو کہ مشغول تہا وہ تضرع اور زاری مین اور رک گئی تہی لوگ طواف سی سبب
کثرت گریہ و زاری اوسکی کے سو کہڑا ہو گیا مین اوسکی پاس کہ دیکھتا تہا مین ساتہہ اور لوگون کے
پہر پہچانا مینی اوسکو کہ یہ وہی ملاقاتی میرا ہے خوش ہوا مین اوسکی ملنی سی اور سلام علیک کہی
مینی اوسپر اور کہا مینی اوس سی حمد ہے اوس خدا کے کہ بدل دیا اوسی واسطی تجہکو بجای خوف کی
امن و راحت کو اور عطا کی تجہکو وہ شئی کہ مقصود تیری تہی کہا حضرت مالک نی پس پڑہی اوسنی اشعار

فساروا لاحوف الی حیفا منہم		فلما اتا حوا فی منی بلغوا المنی	
تمنوا فاعطاہم مناہم وصانہم		سوہتہ المخلصا عن المحنۃ والجی	
وساع عن کل الذنوب التی جرب		وما اجترح العبد المسی وما جنی	
ادار علیہم ساقی القوم خمرۃ		فنادوا من الساقی فقال لہم انا	
انا اللہ فادعونی انا اللہ ربکم		لی المجد والعلیاء والملک والسنا	

ترجمہ پس چلی بی خوف طرف خیف امن اپنی کے پس جبکہ اونٹ بٹہلائی منی مین پہنچی آرزو کو
آرزو کے اونہون نے پس عطا کی اونکو آرزو اونکی اور محفوظ رکہا اونکو ساتہہ توجہ خالص اپنی کے
بدبختی اور بیحیائی سے اور درگذر کئے تمام گناہون سی کہ جاری ہوئی اور ارتکاب کیا اون کا
بندہ گنہگار نے اور قصور کیا پہرائی اوپر ساقی قوم کے نی شراب پاک کو پس پکارا اونہون نے
کہ کیون ہی تو ساقی کہا کہ مین ہون نہ مین اللہ ہون پس دعا کرو مین اللہ ہون رب تمہارا
میری ہی واسطی ہی مرتبہ اور بلندی اور ملک اور خوبی ہا حضرت مالک فرماتے ہین

پہر پوچہا مینی اوسسی کہ قسم ہی تجکو پروردگار کی کہ مطلع کر تو مجکو اپنی حال پر کہ کسطرح پر تہارا سہلی تو بولا کہ نہ تہا مگر خیر و بہتر بلایا اوسنی مجکو اپنی طرف محض فضل سے پس قبول کیا مینی اوسکی بلانی کو اور وہی مجکو اوسنی ہر وہ شی کہ طلب کی وہ مینی اوس سے پہر پڑہی یہ اشعار

ولما دعانی قلت اهلا ومرحبا	بوصلک ما احلی هواک واعذبا
وحقک انت السؤل والقصد والمنی	وان لامنی فیک العذول واطنبا
فقلبی ما اشتاق لاراک لاجله	ولا ارض نعمان ولا الخیف او قبا
کذاک النقا والبان والجزع واللوی	بهم ان حدا الحادی وغنی واطربا
وان عرضوا یوما بسعدی وزینب	فما اشتقت سعدی لا ولا رمت زینبا
لئن ذکرت تلک المنازل سادتی	فقصدی دون الکل ساکنة الخبا

ترجمہ اور ہر گاہ کہ بلایا مجکو کہا مینی اہلا ومرحبا تیری وصل کو کسقدر شیرین ہی محبت تیری اور لذیذ ہے + اور قسم ہی حق تیری کی تو مطلوب اور مقصود اور آرزو ہی اگرچہ یہ ملامت کرین مجکو تیری محبت مین ملامت کرنیوالی اور مبالغہ کرین ملامت مین + پس دل میرا نہ مشتاق ہوا اراک کا واسطی اوسکی اور نہ زمین نعمان اور نہ خیف اور قبا کا + ایسی ہی نقا اور بان اور جزع اور اونکی ٹیلونکا اگر حدا کہی حدا کہنی والا اور گاوی اور راحت پہنچاوی + اور اگر ذکر کرین کبہی سعدی اور زینب کا تو نہ مشتاق ہون سعدا کا اور نہ چاہون زینب کو + البتہ اگر ذکر کرین ان منازل کا سردار میری تو مقصود میرا سوای ان سب کی رہنی والی خیمہ کی ہے + پہر کہا مالک رض نی کہ یہ باتین کر کی مشغول ہوا وہ اپنی طواف مین اور چہوڑ دیا مجکو اور بعد فراغت طواف کی چلا گیا پہر نہ دیکہا

ملی اوسکو اور نہ سنی اوسکی کچھ خبر **حکایت** منقول ہی بعضی صالحین رح سی کہا
اونہون نی چلا مین حج کو ایکسال اور تہی اوس سال مین نہایت گرمی اور لوہ پہر ایکدن مین اون
ایام سفر سے کہ پہنچ گئی تہی ہم زمین حرم مین الگ ہوا مین قافلہ سے اور سوگیا تہوڑی دیر سو
نہ گذری تہی مگر تہوڑی دیر کہ جب جاگا مین تو پایا مینی اپنی آپ کو تنہا دشت مین اور نہایت متفکر
اور حیران ہوا تو ظاہر ہوا ایک شخص میری آگی اور دوڑا مین اوسکی طرف اور جا ملا اوس سی سو پایا
اوسکو ایک نوجوان بی ریش درست کی روش منہ مانند ماہ روشن اور آفتاب تابان کی احوال اوسکی
عیان تہی اوس سی آثار ناز و نعمت اور آسایش و تازگی کے کہا مینی اوس سی السلام علیک یا غلام
تو جواب دیا مجکو علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ای ابراہیم پس نہایت تعجب کیا مینی اوس سے اور
متردد ہوا مین اوسکی امر مین اسقدر کہ نہ قدرت رہی مجکو کہ کہون اوس سے سبحان اللہ کیونکر
پہچان لیا تو نے مجکو حالانکہ نہین دیکہا ہی تو نی مجکو قبل اس سی سوا ہی خاموش تہا مین
اور گذرا تہا یہ خطرہ میری دل مین کہ وہ نوجوان اس خطرۂ قلبی پر آگاہ ہو کر بولا مجہسی ای
ابراہیم نہین بہولا مین جبسی کہ پہچانا مینی اور نہین دور ہوا ہون جبسی کہ ملا ہون پوچہا
مینی اوس سے کسنی ڈالا تجکو اس دشت مین خصوصًا ایسی سال گرم مین سو بولا وہ ای ابراہیم
نہین محبت رکہی مینی سوا اوسکی کسی سے اور نہ رفاقت کی اوسکی غیر کے بالکل منقطع ہو گیا ہون مین
اوسکی طرف متفرد ہون واسطی اوسکی ساتہہ عبودیت کی پہر پوچہا مینی اوس سے کہان سی ہی
کہانا پینا تیرا بولا کہ متکفل میرے ہی ان امور کا محبوب میرا اچہے پہر کہا مینی اوس سے واللہ مین
ڈرتا ہون تجہپر اوس بات سی کہ ذکر کیے مینی گرمی موسم اور سختی جنگل سے تو جواب دیا اونی

مجھکو درحالیکہ اشک اوسکی جاری تھی رخسارونپر مانند موتیون کے ساتھہ ان شعرونکی

من ذا یخوفني بالبرا قطعه ۔ الی المحب وقد قدمت ایمانا
الحب اقلقني والشوق اعجبني ۔ ولا یخاف محب الله انسانا
فلو اجوع فذکر الله یشبعني ۔ ولا اکون بحمد الله عطشانا
وان ضعفت فوجل منه یحملني ۔ من الحجاز الی اقصی خراسانا
فهل اصغري یکون الیوم یحقرلي ۔ دع عنك عذلك لی قدکان ماکان

ترجمہ کون ہی وہ کہ ڈراوی مجھکو جنگل مین کہ سیر کرون اوسکو طرف محب کی اور حال یہ ہی کہ مینی پہنچایا مینی ایمان ٭ محبت نی غم مین ڈالا مجھکو اور شوق نی بی وطن کیا مجھکو اور نہین ڈرتا ہی دوست اللہ کا کسیسے سی ٭ اگر بہوکا ہوتا ہون مین تو ذکر اللہ کا بھرتا ہی پیٹ میرا اور نہین ہوتا ہون مین اللہ کے فضل سی پیاسا ٭ اور اگر ضعیف ہوتا ہون مین پس اشتیاق اوسکا اوٹھاتا ہی مجھکو حجاز سی خراسان کے کنارے تک ٭ اب کیا میری صغیر ہونی کی سبب سی آج مجھکو حقیر جانتا ہی تو دور کر مجھسی ملامت اپنی تحقیق ہو جو کچھہ ہوا ٭ پھر کہا مینی اوس سی ای نوجوان سوال کرتا ہون مین تجھسی لو اسطہ نام پاک اللہ تعالی کی یہ کہ بتلا مجھکو کہ کتنی ہے عمر تیری کہا اوسنی قسم دی تو نی مجھکو بڑی قسم میری گمان مین عمر میری بارہ برس کی ہی پہر کہا ای ابراہیم کس بات نی مضطر کیا تجھکو اسطرف کہ پوچھی تو نے عمر میری پس تحقیق خبر دی مینی تجھکو اپنی عمر سی کہا مینی واللہ مین حیران ہو گیا ہون تجھسی یہ سنکر کہا اوس غلام نی الحمد للہ علی ما اولانا من نعمہ وفضلنا علی کثیر من عبادہ المؤمنین حضرت ابراہیم کہتی ہین پس مستعجب رہا مین حسن وجہہ اور روشنی

طلعت اور تیری گستار اوسکی ہی اور کہا منی سبحان اللہ الخالق المصور پس جہکا لیا اپنا
اوس نوجوان نی زمین کیطرف تہوڑی دیر تک پہر اوٹہایا سر اپنا بجانب آسمان اور دیکہا اور دہر پڑہنے لگا

سی اور پڑہی یہ اشعار

	ویحی اذا کان الجحیم جزائی		ماذا الخجل سمعتی وبہائی		
	یبلی العذاب محاسنی ویشینہا		ویطول منی فی الجحیم بکائی		
	ویقول لی الجبار جل جلاله		یا عبد سوء انت من اعدائی		
	بارزتنی وعصیت امری جاہلا		انسیت عہدی ثم یوم لقائی		
	وتری وجوہ الطائعین کانہا		بدر بدی فی لیلة الظلماء		
	کشف الحجاب فعاینوہ فادہشوا		ونسوا نعیمہم وکل رجاء		
	وکساہم حلل المہابة والرضا		وحبا الوجوہ نضرة وبہاء		

ترجمہ افسوس مجکو جبکہ ہو دوزخ سزا میری کیا کام آوینگی خوبی اور رونق میری ؛ خراب کر دیگا عذاب خوبی میری کو اور معیوب کر دیگا اوسکو اور دراز ہوگا دوزخ مین رونا میرا ؛ اور کہیگا مجہسی خدا جل جلالہ ای بندہ بد تو میری دشمنونسی ہی ؛ لڑا تو مجہسی اور نافرمانی کی میری جہل سے کیا تو بہول گیا تہا میری وعدہ کو اور میری روبرو آنی کو قیامت مین ؛ اور حالانکہ نظر آوینگے مونہہ فرمان بردارون کی گویا کہ وہ چاند ہین چودہوین رات کی کہ ظاہر ہوی اندہیری رات مین ؛ دور کیا جاویگا پردہ پس معائنہ کرین گی اوسکو تو مدہوش ہو جاوین گی اور بہول جاوین گی نعمتین اپنی کو اور ہر آسایش کو ؛ اور پہناویگا اونکو زیور عزت اور رضامندی کے

اور عطا کریگا ہونٹون کو تازگی اور رونق پھر کہا ای ابراہیم جان لی کہ منقطع وہ شخص ہے
جسکو قطع کردیا حبیب نی اور موا صل وہ ہی جسنی واصل کیا ہی طاعت سی حصہ لیکن تو
منقطع اور باز رہا ہوا ہی قافلہ حاجیون سی ای ابراہیم کہا مینی اوس سی ان مین جدا
ہوگیا ہون ہمراہیون سی اور مین سوال کرتا ہون تجسی بتدا سبابت کا کہ دعا کری تو واسطی
میری یہ کہ ملادی مجکو اللہ تعالی میری ہمراہیون سی جو آگی نکل گئی ہین کہتی ہین ابراہیم
پس دیکہا مینی اوس نوجوان کو کہ گوشہ چشم سے نظر کیے اوسنی طرف آسمان کی اور کہی کچہ کلمات
کہ ہلایا ساتہہ اونکی اپنی ہونٹون کو سوا اوسیوقت غالب ہوئی مجہپر اونگہہ اور ڈالی گئی مجہپر بیہوشی
سو نہ ہوشیار رہا مین مگر اوسوقت کہ دیکہا اپنی آپ کو مینی درمیان قافلہ کے کہ کہا مجہسی میری
ہمنشین نی اونٹ پر ای ابراہیم ہوشیار ہوجا کہین گر نہ پڑی تو اونٹ سی پہر نہ خبر رہی مجکو
کہ وہ نوجوان چڑہ گیا آسمان پر یا گہس گیا زمین مین پہر جب پہنچی ہم مکہ مین اور داخل ہوہی
درمیان حرم کی تو ناگاہ دیکہا مینی اوسی نوجوان کو کہ لپٹا ہوا ہے ساتہہ پردون کعبی کے
اور رو رہا ہی اور پڑہتا ہے یہ اشعار

تعلقت بالاستار والبیت زرتہ	وانت بما فی القلب والسر اعلم
اتیت الیہ ماشیا غیر راکب	لانی علی صغری محب متیم
هویتك طفلا حیث لا اعرف الهوی	فلا تعذلونی اننی متعلم
وان کان قد حانت الیهی منیتی	لعلی بوصل منك احظی واغنم

ترجمہ لپٹا مین ساتہہ پردون کی اور بیت اللہ کی زیارت کی اور تو میری دل کے حال کو اور بہید کو

محبوب جاتا ہے ؛ آیا مین طرف بیت کی پیادہ بہ سوار اسکی کہ مین ای بچپن مین عاشق ہون
دلدادہ ؛ دوست رکہا مینی تجکو لڑکپن مین اوسوقت مین کہ مین نہین پہچانتا تہا دوستی
سو یہ ملامت کرو مجکو مین مبتدی ہون ؛ اور اگر ہی یہ بات کہ آگئی ای معبود میری موت میری
امید رکہتا ہون مین کہ ساتہہ وصال تیری کے محظوظ ہوں مین اور غنیمت جانونگا ؛ حضرت
ابراھیم کہتی ہیں پہر ڈہیلا کیا اوسی بدن اپنا اور چہوڑا اپر دونکو خانہ کعبہ کے اور گر پڑا آنکہین
اور مین دیکہہ رہا تہا یہ سب حرکتین اوسکی سو آیا مین پاس اوسکی اور ہلایا میں اوسکو تاکہ اوٹہی
سجدہ سی تو پایا مینی اوسکو کہ پورا کر چکا تہا مطلب اپنا اور کوچ کر گیا دنیا سی طرف دار القرار کے
راضی ہو اللہ تعالی اوس سی پہر تاسف کیا مینی اوسپر نہایت اور گیا مین طرف اپنی سواری کے
اور لایا مین اپنی اسباب میں سی کپڑا واسطی اوسکی کفن کے اور ہمراہ لیے مینی چند آدمی رفقا ہی
کہ جنہون نی واسطی حصول ثواب کی ہاتھ میری اور آئی دفن کرنیکو پہر جب آیا مین اوسکی
مقام انتقال پر تو نہ پایا اوسکو وہان پہر پوچہا مینی اور حاجیون سی کہ تہی وہان پر سو کہا کسی نی
نہین دیکہا ہمنی اوسکو یہان زندہ اور نہ مردہ بس جان لیا مینی کہ مستور ہی چشم مخلوقات سی
اور نہین دیکہا ہی اوسکو یہان پر کسینی سوا میری پہر لوٹ آیا مین اپنی مکان پر اور لیٹا سونی
کو تو دیکہا مینی اوسکو خواب مین بڑی جاہ وحشمت کی ساتہہ جم غفیر مین کہ وہ آگی سبکی ہی اور
اوسکی چہرہ پر وہ نور اور عمدہ لباس ہے کہ اوس سی اچہا کبہی کسینی نہ دیکہا ہے اور نہین ہو سکتا
محسی بیان وصف اوسکا تو کہا مینی اوس سی کیا نہین ہوں مین صاحب اور ہمراہی تیرا کہا
کیون نہین تو کہا مینی کیا نہین مر گیا ہی تو تب کہا ہان مرا ہے پہر کیسا کہا مینی واسطی ڈہونڈنا میری

تجکو واسطی کفن دینی اور نماز پڑہنی کی سونہ پایا مینی تجکو کہا ای ابراہیم جان لی تو کہ جسنی نکالا تجکو میری شہر سی اور اپنی محبت مین سرگردان کیا تجکو اور بیگانون اور دوستون سی غریب اور جدا کیا تجکو اوسینی گور کفن کیا میرا اور نہ محتاج کیا تجکو دوسرونکا پہر کہا مینی کیا کیا تجسی تیری پروردگار نی بعد اسکی بولا کہڑا کیا تجکو دو بروا اپنی اور پوچہا مجسی کیا ہی مقصود تیرا عرض کیے الہی وسیدیے تو ہے میرا مقصود اور غایت آرزو ہی تو ارشاد فرمایا تو میرا بندہ سچا ہی اور بیگانا اور واسطی تیرے میری پاس یہ مرتبہ ہے کہ تا زر کہونگا مین تجکو تیری مراد سے تو عرض کیے مینی کہ مین یہ چاہتا ہون کہ شفاعت قبول فرماوی تو میری بیچ حق اوس قرن اور زمانہ کے کہ مین اوسمین ہون پس حکم ہوا کہ قبول کیے مینی یہ آرزو تیری اور قبول ہوئی شفاعت تیری واسطی اس قرن کے پہر اوس جوان نے مصافحہ کیا مجسی اور بعد مصافحہ کے بیدار ہوگیا مین خواب سی اور صبح کو پوری کیئی مینی ارکان مفروضہ حج کے اور بیقرار تہا دل میرا اوس نو جوان کی یاد سی اور ہر دم افسوس ہوتا تہا مجکو اوسپر اور سیر کیے مینی تمام حاجیون مین پس ہر شخص و مومن کا یہی کہتا تہا کہ ای ابراہیم تحقیق ملا دیا تونے لوگون کو اپنی ہاتہہ کیے خوشبو سی کیا چیز عمدہ خوشبودار ملی ہی تونے اسمین اور بعضی راویون نے اس حکایت کی یون ذکر کیا ہی کہ ہمیشہ تا دم مرگ وہ خوشبو اوسیطرح آیا کیے ابراہیم کی ہاتہہ سی یہان تک کہ کوچ کیا دنیا سی رحمت کرے اونپر پروردگار

حکایت

مروی ہی ابراہیم خواص رہ سی کہا اونہون نے چلا مین ایک سال حج کو سو اوس حال مین کہ جارہا تہا مین ہمراہ لوگون کے ناگاہ واقع ہوئی میری دل مین خواہش خلوت اور تنہائی اور جانی کی شاہ راہ سی طرف پگڈنڈی کے سو اختیار کیا مینی ایک رستہ کہ تہا وہ غیر راہ

قافلہ کے اور چلا گیا مین اوس راہ میں تیس دن متواتر شب و روز کہ نہ خواہش ہوئی مجکو اس مدت مین کہانی پینی کی نہ بول و براز کیے پس پہنچا مین طرف ایک صحرا سبز و سیراب کی کہ تہے اوسمین پہول ہر طرح کے اور میوے اور درمیان اوسکی ایک نہر تہی کہا مینی دل میں گویا یہہ ایک جنت ہے اور ہو گیا مین متعجب اوسکی خوبی سے سو اسی حال ہین کہ متعجب تہا مین اور متفکر ناگاہ دیکہا مینے چند لوگون کو کہ آئی آگی میری پیشانی اونکی آدمیون کی سی تہی پہنی ہوی لباس عمدہ اور اوڑہی ہوی چادرین خوشرنگ اور گہیر لیا اونہوں نی مجکو آکر اور سلام علیک کی مجہی تو کہا مینی و علیکم السلام و رحمت اللہ و برکاتہ کیا ہی یہ مقام جسمین ہم تم ہین پہر بعد اس سوال کے واقع ہوا میری دلمین کہ یہہ سب جنات ہین اور مقام موضع عجب ہی پس کہا ایک شخص نے اونمین سی کہ واقع ہوا ہے درمیان ہماری ایک مسئلہ اور اختلاف پڑا ہے درمیان ہماری اوس مسئلہ مین اور ہم لوگ جنات ہین وہ جنات کہ سنا ہی ہمنی قرآن شریف کو زبان مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے لیلتہ العقبہ میں اور بہلا دیا ہمسی آپ کی طرز قرأت نی تمام امور دنیا دیہ کو اور تحقیق پیدا کیا ہے اللہ تعالی نے واسطی ہماری اس نہر کو اس صحرا مین بجای ہماری اگلی مقامون کی پوچہا مینی کسقدر فاصلہ ہے اسجگہہ اور اوس مقام مین جہان چہوڑا ہی مینی اپنی ہمراہیون کو تو ہنسنی لگی یعنی وہ جن کے اور کہا ای ابا اسحق تحقیق واسطی اللہ تعالی کے بہت اسرار عجیبہ ہین اس جگہہ کہ اب تم ہو نہیں آیا یہان کبہی کوئی آدمی پہلی تمسی مگر ایک جوان تہین کہ وفات کی ہی اوسنی یہان اور یہ قبر اوسکی ہے پہر اشارہ کیا اوسکی قبر کی طرف کنارہ نہر پر کہ گرد اوسکی باغ اور پہول تہی کہ یہ دیکہا تہا مینی ویسا کوئی موضع دلکش پہلی اوسکی پہر کہا اوسنی درمیان تیری اور تیری

لوگون کی جنسی جدا ہوا ہی تو مسافت اتنی مہینون کی یا کہا اتنی برسون کی واللہ اعلم کیا کہا
اون دونون مین سی ابراہیم اصل راوی نی غرض ابراہیم کہتی ہین پہر پوچہا مینی اون جنون سی
بیان کرو مجہسی حال جوان صاحب قبر کا کہا ایک نی اوس زمین سی ایکبار بیٹہی ہوی تہی ہم چند شخص
کناری نہر پر اور ذکر کرتی تہی محبت کا اور بحث کرتی تہی اوسمین کہ ناگاہ ظاہر ہوا ایک شخص اور آیا
ہماری پاس اور سلام علیک کی ہمسی پس جواب دیا ہمنی سلام کا اور پوچہا ہمنی کہان سی آیا ہی تو
ای جوان کہا اوسنی آیا ہون مین شہر نیشاپور سی پوچہا ہمنی کب چلا تہا تو کہا ساتہہ دن ہوئی کہا
ہمنی کیا باعث ہوا تیری نکلنی کا وطن مالوف سی کہا اوسنی سنا مینی یہ قول کہ وانیبوا الی ربکم
واسلموا لہ من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون پہر پوچہا ہمنی اوس سے
کیا ہین معنی انابتہ اور تسلیم کی اور کیا معنی ہین اس عذاب کی کہا انابتہ یہ ہی کہ رجوع کری تو
اپنی آپ سی طرف اوسکی اور نہین بیان کئی معنی تسلیم کے اصل روایت مین جس سی نقل کیے گیے
یہ حکایت اور شاید کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ سونپ دی تو اپنی نفس کو واسطی اوسکی اور جان تو
کہ وہ اولاہی واسطی تیری تجہسی کہا اوس جن نی پہر کہا اوس شخص نے والعذاب یعنی بیان کرنا
چاہا معنی عذاب کا لیکن یہ لفظ کہتی ہی ایک نعرہ مارا زور سی اور گر پڑا مرا ہوا پس تجہیز و تکفین
کیے ہمنی اور یہ قبر اوسکی ہے رحمت کری اوسپر اللہ تعالی حضرت ابراہیم کہتی ہین پس نہایت
تعجب ہوا مجکو اونکی اس بیان سی اور گیا مین قریب اوسکی قبر کے تو دیکہا سر کے نزدیک پہول
نرگس کا اسقدر بڑا کہ گویا وہ جکی ہے بڑی اور لکہا ہوا تہا اوسکی قبر پر کہ یہ قبر ہے حبیب اللہ کی
جو مارا گیا ہے غیرت ہی اور اوس نرگس کے ایک پنکہڑی پر لکہی تہی معنی انابتہ کی ابراہیم

خوص کہتی ہین پہر پڑہا مینی وہ سنی کہ لکہی ہوئی تہی اوسکی پیٹہ پر اور سوال کیا مجہسی اون
حنون نی کہ بیان کرو مجہسی مطلب اوس تحریر کا تو بیان کیا مینی اونسی اوسکی تفسیر کو پس ظاہر ہوئی
اونمین خوشی اور طرب اور بعد اسکی کہ افاقہ اور تسکین ہوئی اونکو اوس خوشی سی تو بولی کافی
ہوگیا ہمکو جواب ہماری مسئلہ کا نازہ فیہا کا حضرت ابراہیم کہتی ہین پہر بعد اسکی ڈالی گئی مجہپر نیند
اور غالب ہوئی غفلت سو نہ بیدار ہوا مین مگر در حالیکہ دیکہا مینی اپنی آپ کو قریہ مسجد حضرت
عائشہ صدیقہ رض کی اور رہ گیا تہا میری کپڑون مین ایک پہول وہان کا سو رہا وہ میری پاس
ایک سال کامل تر و تازہ خوشبودار کہ نہ بدلی رنگ و بو اوسکی اس مدت تک پہر بعد ایک سال کے کہو گیا
وہ مجہسی راضی ہوا اونسی اللہ تعالی حکایت مروی ہی بعضی صلحا سی کہ کہا اونہون نی
نکلا مین ایکبار حج کو اور سو گیا مین راہ مین درمیان چاندنی رات کی پس سنا مینی آواز ایک
ضعیف آدمی کا کہ کہتا ہی مجہسی اے ابو اسحق منتظر ہون مین تیرا فجر سے سو قریب گیا مین
اوسکی تو ناگاہ تہا وہ ایک جوان لاغر جسم گویا کہ قریب ہی موت سی اور گرد اوسکی پہول تہے
بہت سی کہ جانتا تہا مین اونمین بعضون کو اور بعضون کو نہین پوچہا مینی اوس سی کہان کا
ہے تو کہا اوسنی فلانی شہر کا ہون مین اور تہا مین پہلی بڑی عزت اور ثروت مین پس خواہش
کی میری دل نی تنہائی کی تو نکلا حیران و سرگردان طرف جنگل اور بیابان کی اور اب قریب
مرنی والا ہون مین اور سوال کیا مینی پروردگار سی کہ مقرر کردی مجہپر کسی ولی کو اپنی اولیا
سے اور امید ہے مجکو کہ ہو تو وہی پوچہا مینی اوس سی کیا ہین اولاد تیری وطن مین کہا
ہان بہائی اور کئی بہنین ہین کہا مینی کیا محبت ہی اونکی تجکو یاد کرتا ہی اونکو بولا نہین

مگر آج چاہا مینی کہ سونگون مین بو اونکی پس گہبرادیا سبلاع وبہایم نی اور رونی لگی ساتہہ میری اور اوٹہالای میری پاس ان پہولون کو حضرت ابو اسحق کہتی ہین پس اسی حال مین کہ یہ باتین کرتا تہا مین اوس سے آیا ایک بڑا سانپ اور تہی اوسکی منہ مین بہت پہول نرگس کے اور کہا اوس سانپ نی چہوڑدی اور الگ ہوجا اس سے بیشک اللہ تعالی مطلع ہی اپنی اولیا اور اہل طاعت پر سو یہ سنکر غالب ہوئی مجہپر بیہوشی اور نہ ہوش مین آیا مین یہان تک کہ نکل گیی روح اوسکی راضی ہوا اللہ اوس سے اور بعد ہوش مین آنی کی پایا مینی اوسکو کہ وفات کرگیا تہا تو متفکر ہوا مین پہر دوبارہ واقع ہوئی مجہپر نیند اور جب جگا مین تو تہا مین اوپر راہ مکہ کے پہر بعد انقضای ارکان حج گیا مین اوسکی شہر کو سو اول ملی مجکو وہان ایک عورت کہ اوسکی ہاتہہ مین چہاگل تہی پانی کی اور نہایت مشابہ تہی وہ اوس جوان کی سو جب دیکہا اوسنی مجکو تو بولی ای ابو اسحق کسطرح دیکہا تونی اوس نوجوان کو کہ مین تیری منتظر ہون تین دن سی پس ذکر کیا مینی اوس سی سب حال یہان تک کہ کہا تہا اوسنی چاہا مینی سونگہنا اونکی خوشبویون کو پس چیخ ماری اوس عورت نی اور بولی آہ پہنچی خوشبو اور یہ کہکر نکل گیی روح اوسکی پہر آئین اوسکی اور چند قریب و عزیز نوجوان عورتین عمدہ لباس پہنی ہوی بیش قیمت چادرین اوڑہی ہوی اور متولی ہوئین اوسکی کاروبار کے رحمت کری اللہ تعالی اوپر

حکایت مروی ہی کہ سوار ہوئی ایک جماعت تجار کے سمندر مین کہ جاتی تہی وہ سب حج کو پس ٹوٹ گیا جہاز اونکا اور ڈوب گیا اسباب اور تنگ ہوگیا وقت حج کا اور تہا اونمین ایک شخص مالدار پچاس ہزار روپیہ کا سو چہوڑدیا اوسنی سب مال اپنا اور چلا حج کو

کہا اوس سی لوگوں نی اگر کچھہ توقف کرتا تو یہان پر توامید نہی کہ نکل آتا کچھہ مال تیرا کھا
اوسنی واللہ اگر حاصل ہو مجکو تمام دنیا تو نہ اختیار کرونگا مین اوسکو حج اور ملاقات پر اون
اہل اللہ کی کہ جمع ہوتی ہین وہ وہان پر بعد اسکی کہ دیکھہ چکا ہون مین اوس چیز کو کہ دیکھی مینی
پوچھا لوگون نی کیا دیکھا ہی تو نی اونسی کہا اوسنی جاتی تہی ہم ایکبار حج کو سو لاحق ہوئی ہم سب کو
راہ مین نہایت پیاس بعضی ایام مین اور ہوگیا ایک گہونٹ پانی اتنی اتنی کو اور پہر امین تمام
قافلہ مین اول سی آخر تک پس نہ ملا مجکو کہین پانی تا مول لون مین اوسکو یا عاریت لون
اور قریب ہوئی ہلاکت پیاس سے تو کچھہ آگی بڑہا مین قافلہ سے دیکھا مینی ایک فقیر کو کہ ہمراہ ہی
اوسکی برچھی اور کوزہ اور گاڑ رکہا ہے اوسی برچھی کو کنارے میں ایک حوض خشک کی اور پانی
اوبل رہا ہے برچھی کی نیچی سی اور بڑہتا جاتا ہی اوس حوض میں تو گیا مین طرف اوس حوض
کے اور خوب پیا مینی پانی اور بہر لیے مشک اپنی پہر مطلع کیا مینی قافلہ کو تو پیا اون سب نی
وہ پانی اور سیراب کیا اپنی جانورونکو اور چہوڑ دیا باقی اور پانی اوسیطرح جوش مار رہا تہا
پس کیا چہوڑ ہی گا کوئی ایسا مقام جہان آتی ہون ایسی لوگ راضی ہو اللہ تعالی اونسی
اور منتفع کری ہمکو اونکی برکت سی **حکایت** منقول ہے ابو عبداللہ جوہری سی آنحہ
کہا اونہون نی تہا مین ایک سال عرفات مین اور آخر شب سو گیا مین وہان سو دیکھا مینی
دو فرشتون کو خواب مین کہ اوتری آسمان سی اور کہا ایک نی دوسری سی کتنی حاجی آئی ہین
یہان اگلی سال کہا اوسنی اوسی چہہ لاکہہ لیکن نہیں قبول ہوا ہے اون چہہ لاکہہ مین سی
حج مگر چہہ آدمیون کا ابو عبداللہ کہتی ہین یہ سنکر چاہا مینی کہ طمانچہ مارون اپنی مونہہ پر اور گریہ

وزاری کرون اپنی اوپر کہ اسی عرصہ مین پہر پوچہا اوسی فرشتی نی دوسری سی کہ پہر کیا کیا
اللہ تعالی نی معاملہ اون سب سی کہا اوسنی دیکہا اون سبکی طرف نظر عنایت و کرم سی کریم حقیقی
نے اوبخشا بسبب ہر ایک کی اون چہہ مین سی لاکہہ لاکہہ کو اور یہ فضل و عنایت الہی ہی کہ دیتا ھے
جسکو چاہتا ھے اور اللہ تعالی صاحب بڑی فضل اور کرم کا ھے **حکایت** منقول ہے
علی بن موفق رضہ سی کہا اونہون نی بیٹہا ہوا تہا مین ایک دن حرم مین اور حج کر چکا تہا مین
ساٹہہ حج پس کہا مینی اپنی دل مین اب کب تک پہرونگا مین ان راہون اور جنگلون مین سو
غالب ہوئی مجہپر خواب اور سو گیا مین تو سنا مینی ایک قائل کو کہتا ہی اہی ابن موفق کیا بلاتا ھے
تو طرف اپنی گہر کے سوا اوسکی کہ دوست رکہتا ہی تو اوسکو پس خوبی اور خوشی ہی اوس کسی کو
کہ دوست رکہی اوسکو مولی اور رکہی اوسکو مقام بلند اور بہتر مین پہر پڑہے اوسنی یہ اشعار

دعوت الی الزیارۃ اہل ودی	ولم اطلب بہا احدا سواہم
فجاؤنی الی بیتی کراما	فاہلا بالکرام ومن دعاہم

ترجمہ بلایا مینی طرف زیارت کی اپنی دوستون کو اور نہ طلب کیا اوسمین کسی کو سوا ہی اون کے
تو آئی میری گہر پر کرم کرتی ہوی پس خوشی ہی کرم کرنی والون کو اور جسکو کہ بلایا اون کو
اور مروی ہی حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ سی کہ کہا اونہون نی دیکہا مینی ایکبار ایک
جوان کو کعبہ کے قریب کہ بہت رکوع اور سجدہ کرتا تہا سو قریب گیا مین اوسکی اور کہا مینی اوس سے
بہت نماز پڑہتا ہی تو کہا اوسنی منتظر ہون مین اجازت کا واسطی لوٹنی کے اور بی اجازت نہین
جاسکتا یہان سی حضرت ذوالنون فرماتی ہین پس اسی حال مین دیکہا مینی ایک رقعہ کہ گرا

اوسپر اوپر سے اور لکہی ہوئی تہی اوسمین یہ عبارت مِنَ الْعَزِیْزِ الْغَفُوْرِ اِلَی الْعَبْدِ الصَّادِقِ
الشَّکُوْرِ اِنْصَرِفْ مَغْفُوْرٌ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ راضی ہو پروردگار اوسے
حکایت منقول ہی بعضی صلحا سی کہ کہا اونہون نی درمیان اوس حال کے کہ بیٹہا
ہوتہا مین نزدیک کعبہ شریف کی کہ آیا ایک شیخ ڈالی ہوی چادر اپنی موہنہ پر اور گیا طرف زمزم
کے اور بہرا پانی اوسکا اپنی لوٹی مین کہ تہا ہمراہ اوسکی پہر پیا اور لی لیا مینی بچا ہوا پانی جہوٹا اوسکا
اور جب پیا مینی اوسکو تو وہ شربت ستو شہد کا کہ نہی تہی مینی ویسی کوئی چیز عمدہ کبہی پہر لوٹا مین
تاکہ دیکہون کون ہی یہ شخص تو چلا گیا تہا وہ پہر دوسری دن آیا مین فجر سی اور بیٹہا رہا مین قریب
زمزم کی کہ ناگاہ وہی شیخ پہر آیا اور وہی نقاب پڑا ہوا تہا اوسکی چہرہ پر پس بہرا ڈول زمزم سے
اور پیا تو پہر لے لیا مینی فضلہ اوسکا اور جب چاکہا تو وہ دودہ تہا ملا ہوا ساتہہ شکر کے کہ اوس سے
عمدہ مینی کبہی دودہ شکر نہین پیا تہا رحمت کری اوسپر پروردگار حکایت منقول ہے
سہیل بن عبد اللہ رض سی کہا اونہون نی مخالطت ولی کی لوگون سی ذلت ہی اور تفرد اوسکا
ساتہہ خدا تعالی کے عزت ہی اور نہ دیکہا مینی کسی ولی کو مگر تنہائی پسند کرنیوالا اور بیشک دسطی
عبد اللہ بن صالح کی تہی عنایت اور مہربانی اللہ تعالی کے اور بہاگا کرتی تہی وہ لوگون سے
شہر بشہر یہان تک کہ آئی مکہ مین اور طویل ہوا مقام اونکا وہان پر تو کہا مینی اونسی ایکدن بہت
مدت گذری آپکو یہان رہتی ہوی فرمایا اونہون نی کیون نہ رہون مین یہان اور
حالانکہ نہین دیکہا مینی کوئی شہر کہ اوترتی ہو وہان رحمت اور برکت زیادہ اس شہر سے
اور فرشتی اوترتی ہین یہان صبح و شام اور مینی دیکہی ہین اومین بہت عجیب چیزیں

اور دیکھا ہے مینی فرشتون کو طواف کرتی ہوی خانہ کعبہ کا مختلف صورتون مین کہ نہین
خالی رہتا کسی وقت طواف سی اور اگر بیان کرون مین سب احوال دیکھا ہوا اپنا تو نہ مانین گیے
اونکو عقلین اون لوگونکی جو نہین ہین ایمان والی کہا مینی اونسی مین سوال کرتا ہون تمسی لِلّٰہ
کہ بیان کرو تم مجہسی کچہہ احوال دیکھا ہوا اپنا فرمایا اونہون نی نہین کوئی ولی اللہ تعالی کا کہ صحیح
ہو ولایت اوسکی مگر یہ کہ آیا کرتا ہی وہ اس شہر مین ہر شب جمعہ کو اور نہین فرق کرتا اسمین سو
اقامت میری یہان وسطی حصول لذت ملاقات کی ہی ایسی لوگون سی اور واسطی دیکھنی حالات
اونکی کے اور تحقیق دیکھا مینی ایک شخص کو کہ نام اوسکا مالک بن قاسم بن جبلی ہی کہ آیا یہان
درحالیکہ بہرا ہوا انہا تہہ اوسکا کہانی مین تو کہا مینی اونسی معلوم ہوتا ہے کہ تم ابہی مشغول تہے
کہانی مین کہا اونہون نی استغفر اللہ چند ہفتہ گذر گئی ہین مجہپر کہ نہین کہانا کہایا ہی مینی
لیکن کہانا کہلا رہا تہا مین اسوقت اپنی والدہ کو اور ویسی ہی جلد ہی چلا آیا ہون یہان
پر تاکہ ملجاؤن نماز فجر مین اور درمیان اونکی اور اوس مقام کی جہان سی آئی تہی مسافت نو سو
فرسخ کی تہی کیا یقین لاویگا تو میری اس کہنی پر کہا مینی ہان یقین آیا مجکو اس بات پر
فرمایا اونہون نی حمد ہی اوس خدا کی کہ دکہایا مجکو مومن شخص یعنی یقین لانی والا کرامت
اولیا پر اب جاننا چاہیی کہ نو سو فرسخ کی ایکسو ستر منزلین ہوئین اور یہ مسافت ہی تین مہینی
ستائیس دن کی بحساب فقط سیر دن کی نہ رات کی یا فقط راتکی سیر کے کہ مقام کیا جاوی
دن کو اور بعضی بزرگون نی بیان کیا ہی مجہسی یہ حال کہ اونہون نی دیکہا ہے گرد کعبہ تشریف کی
بہت فرشتون اور انبیا اور اولیا علیہم السلام کو اعد اکثر دیکہا ہی انکو شب جمعہ مین اور

اسیطرح پیر کی رات مین اور جمعہ رات کی رات مین اور کتاہی اونہون نی رو برو میری اہن سے بعضیون اور ویون کو او دبیان کیاہے اونہون نی کہ دیکہا مین اونمین ہرایک کو مقام خاص خاص مین حرم محترم سی کہ بیٹہا کرتی ہین اپنی مقامون پر گرد کعبہ معظمہ کے اور بیٹہی ہین ہمراہ اونکی ہرایک کی اتباع اہل قرابت اور اصحابون اونکی سے پہر کہا کہ جانا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسقدر اولیاء اللہ جمع ہوا کرتی ہین کہ نہین جانتا ہی کوئی گنتی اونکی سوا اللہ تعالی کی اور اسقدر جم غفیر نہین ہوتا ہی اور انبیا کی ساتھہ پہر کہا حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور اولاد اونکی صلعم جمع ہوا کرتی ہین اور بیٹہتی ہین قریب دروازہ کعبہ کے پاس اپنی مقام مشہور یعنی مقام ابراہیم اور حضرت موسی اور دوسری جماعت انبیا علیہم السلام کی جمع ہوتی ہین درمیان دونو رکنون یمانیین کے اور حضرت عیسی اور جماعت اونکی علیہم السلام والصلوۃ جمع ہوتی ہین جانب حجر اسود کے اور دیکہی ہے اوس جانب مین قریب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اور جماعت ملائکہ علیہم السلام کے جمع ہوا کرتی ہی قریب حجر اسود کی اور دیکہا ہی سردار بنی آدم خاتم المرسلین رحمت اللعالمین تاج الاصفیا امام الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹہی ہوی نزدیک رکن یمانی کے مع اپنی اہل بیت اور اصحاب اور اولیاء امت ناجیہ کی پہر کہا دیکہا ہی مین حضرت ابراہیم اور حضرت عیسی کو زیادہ سب انبیا مین دوستدار اور خیر خواہ واسطی امت محمدیہ کی اور بہت خوش ہونی والی بہ نسبت اور ون کی ساتہہ فضیلت اور بزرگی اس امت کی اور بہت مانوس انکی ساتہہ اور دیکہی ہی بعضی انبیا مین خیرت انکی فضیلت اور بزرگی کی جہت سی پہر بیان کی انہون نے اور بہت اسرار اون سب کی ذکر اونکا طول ہے اور بعضیون کو اونمین سی تجویز کرتی ہین

عقول ظاہر ہے اور بعضوں کو نہیں کہتا ہوں میں یہ غیرت مذکور کچھ مستبعد نہیں اور انبیا سے
اسواسطے کہ معلوم ہی حال غیرت حضرت موسی علیہ السلام اور اونکی بکا کا شب معراج سید المرسلین
مین جو کچھ گذرا اور غیرت خیر دین کی کام میں محمود اور پسندیدہ ہی اور وہ جو مذموم ہو وہ حسد
ہے اور انبیا علیہم السلام پاک ہین حسد مذموم سی اور وہ جو بیان کی محبت حضرت ابراہیم
اور حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی سو مناسب ہے اون دونون کی حال کے اور واسطی محبت
اون دونون کی اس امت مرحومہ کی ساتھ اور خوب جانتا ہی ان باتون کو وہ شخص جو مطلع اور
واقف ہی اخبار اور آثار سی بلکہ یہ امور مفہوم ہوی ہین خود فرقان حمید اور قرآن مجید سے
واللہ اعلم **حکایت** منقول ہی کہ ایکبار حج کیا ہشام بن عبد الملک نی قبل اپنی خلیفہ
ہونی کے پس کوشش کیے کہ بھیڑ مین گھس کر بوسہ دی حجر اسود کو سو نہ پہنچ سکا وہانتک بسبب
اژدہام کی اور اسی حال مین آئی وہان حضرت زین العابدین بن حسین بن علی مرتضی بن ابیطالب
رضوان اللہ علیہم اجمعین اور جانا چاہا اونہون نی واسطی حجر اسود کی پس ٹھہر گئی سب اور
الگ ہوگئی آپکی سامنی سے کہ کھل گیا واسطی اونکی راستا اوس اژدہام اور کثرت مین یہانتک
کہ بوسہ دیا آپ نی جاکر تو کسی نی پوچھا ہشام بن عبد الملک سی کہ یہ کون شخص ہے کہ اسقدر
تعظیم کیے لوگون نی اور ہٹ گئی اوسکی راہ دینی کو اور نہ گذر ہوئی تمھاری بمشقت باوجود
سرداری اور افسری کی کہا ہشام نی مین نہین پہچانتا اسکو پس کھڑا ہوا وہان قریب
ہشام کے فرزدق شاعر سو کہا اوسنی سنکر یہ جواب علی ہشام کا کہ مین اس شخص معظم مکرم
کو خوب جانتا ہون مجھسی سنو پھر پڑھی اوسنی ثنا مین حضرت زین العابدین رضہ کی یہ اشعار

ترجمہ یہ اور جتلا سبکے فضیلت حسب و نسب آپ کے ان شعروں نسے ہشام کو

هذا ابن خير عباد الله كلهم	هذا النقي التقي الطاهر العلم
هذا الذي تعرف البطحاء وطاته	والبيت يعرفه والحل والحرم
يكاد يمسكه عرفان راحته	ركن الحطيم اذا ما جاء يستلم
ما قال لا قط الا في تشهده	لولا التشهد كانت لاءه نعم
اذا راته قريش قال قائلها	الى مكارم هذا ينتهي الكرم
ان عد اهل التقى كانوا ائمتهم	او قيل من خير اهل الارض قيل هم
هذا ابن فاطمة ان كنت جاهله	بجده انبياء الله قد ختموا
وليس قولك من هذا بضائره	العرب تعرف من انكرت والعجم
يغضي حياء ويغضى من مهابته	فلا يكلم الا حين يبتسم

ترجمہ یہ بیٹا ہی بہتر کا اللہ کے تمام بندوں سی یہ پرہیزگار منتخب پاک بادی ہی ÷ یہ وہ شخص ہے کہ پہچانتی ہی زمین مکہ قدم اوسکی کو اور کعبہ پہچانتا ہے اوسکو اور حل و حرم ÷ نزدیک ہے کہ تہامتی اون کو واسطی پہچانی ہتیلی اونکی کے رکن حطیم کا جسکو آئی اوسکو چومنی کو ÷ نہ کہا لفظ لا یعنی نہیں کبہی مگر التحیات میں اگر نہ ہوتا التحیات تو ہوتا لا اون کا نعم ÷ جبکہ دیکہا اون کو قریش نے کہا اونکو کہنی والی نی کہ طرف اخلاق پاکیزہ اس شخص کے منتہی ہوتا ہے کرم ÷ اگر گنی جاوین اہل تقوی تو یہ اونکی پیشوا ہین یا کہ کہا جاوی کون ہیں بہتر زمین پر رہنی والون کے کہا جاویگا یہ ہین ÷ یہ بیٹا فاطمہ رض کا ہی اگر تو اوسسے ناواقف ہی ساتھ نانا اونکی کے تمام پیغمبر

ختم کیی گئی ہے اور نہین ہی تیرا کہنا کہ یہ کون ہین نقصان کرینوالا انکا تمام عرب پہچانتی ہی اوسکو
کر تو نہین پہچانتا او رتمام عجم وہ سر نیچا کیتی ہین حیا سی اور لوگ سر نیچا کرتی ہین ہیبت اوسکی
سے نہین کلام کر سکتا کوئی مگر اوسوقت کہ وہ تبسم کرتی ہین اور مروی ہی کہ حضرت زین العابدینؓ
پڑہا کرتی تہی تمام روز و شب مین ہزار رکعتین اور نہین چہوڑین آپ نی نمازین رات کی کبہی
حضر اور سفر مین اور جب آپ وضو کیا کرتی تو زرد ہو جاتا رنگ مبارک آپکا اور جب کہڑی ہوا
کرتی نماز کو تو کانپنی لگاکرتا بدن شریف آپکا پوچہا کسی نی آپ سی باعث اس لرزہ کا فرمایا آپ نے
تم کیا جانتی ہو کہ مین کسکی روبرو کہڑا ہوتا ہون اور جب آندہی چلا کرتی تو آپکو غش آجاتا تہا
اور ایک بار آپ ایک گہر مین درمیان سجدہ کی تہی کہ اوسمین آگ لگی پس پکارنی لگی آپ کو
باہر سے واسطی نکلنی کے کہ ای ابن رسول آگ آگ لیکن نہ اوٹہایا آپ نی سر مبارک اپنا سجدہ سے
بخوف جان اور اوسیطرح پڑی رہی روبرو پروردگار کی یہانتک کہ بجہہ گیی خود وہ آگ پہر
عرض کیے ہوا خواہون نی کہ یا حضرت آگ زبانہ زن تہی اور ہمنی پکارا آپکو واسطی نکلنی کی سو کیا تہا
تہا کہ نہ باہر آئی آپ فرمایا حیرت زدہ کر دیا تہا مجکو اس آگ سی دوسری آگ نی اور اکثر حضرت
یہہ دعا پڑہا کرتی تہی اللهم انی اعوذ بك ان تحسن فی لوامع العیون علانیتی
وتقبح سریرتی یعنی ای پروردگار مین تجہی پناہ مانگتا ہون اس بات کی کہ بہلا معلوم
ہو لوگون سکے نظرون مین ظاہر میرا اور حال یہ کہ خراب و بد ہو باطن میرا برخلاف ظاہر کے
اور اکثر فرمایا کرتی تہی بطور نصیحت اپنی یارون کو کہ ایک قوم نی عبادت کی اللہ تعالی کی خوف سے
سو یہ عبادت ہی غلامون کی کہ بخوف آقا اوسکی اطاعت مین مشغول رہتی ہین اور دوسری

قوم نی عبادت کی آرزوی رغبت اور امید کے سو یہ عبادت ہی تجار اور سوداگرون کی وراطی
اپنی فائدہ کی مشغول ہین سی اوسکو سیتس بلیغ اور ایک قوم نی عبادت کی اوسکی فقط بنظر شکر
سو یہ عبادت ہی احرار کے اور آپکو یہ بات نہین پسند تہی کہ کوئی دوسرا اعانت کری آپکی وضو
کے پانی حاضر کری مین بلکہ خود لایا کرتی پانی طہارت کا اور چہپا رکہتی اوسکو قبل سونی کی پہر
جب اوٹہتی رات کو تو اول مسواک کرتی پہر وضو فرماکر شروع کرتی نماز اپنی اور قضا کرتی
اوس چیز کو کہ فوت ہوتی آپ سی دن کی اور دین سی شب کو اور جب چلا کرتی تو بہت ہاتہہ نہ
ہلایا کرتی بلکہ قریب رکہتی اپنی زانو سی اور نہ ڈالتی تہی اپنی آپ کو دمدمہ و دانستہ خطرون
اور دشواریون مین اور فرمایا کرتی مجکو نہایت تعجب آتا ہی اوس متکبر صاحب فخر سی کہ تہا وہ
کل نطفہ ناپاک بی حس و حرکت اور پہر ہوجاویگا کل کو مردار ناپاک اور بڑا محل تعجب کا وہ شخص ہی
کہ شک کرتا ہی پروردگار مین حالانکہ دیکہتا ہی خلقت اپنی اور نہایت تعجب ہی اوس سی کہ منکر ہی
حیات آخروی کا حالانکہ دیکہتا ہی حیات دنیاوی کو اور نہایت تعجب ہی اوس سی کہ عمل کرے
واسطی دار فنا کی اور چہوڑا دار بقا کو اور تہی ایک جماعت مدینہ والون کی کہ خرچ کیا کرتی تہے
اپنی ضروریات مین اور نہین جانتی تہی کہ کہان سی ہی یہ وجہ معاش ہماری سو بعد وفات
امام زین العابدین رض کی نہ پایا اونہون نی اوس چیز کو کہ دی جاتی تہی وہ رات مین تو جا
کرتی امام دیتی تہی اوسکو پوشیدہ اور گمان کرتا تہا جاہل شخص آپ پر بخل کا سو بعد وفات
دریافت ہوا کہ آپ متکفل تہی سو گہر کے لوگون کی اور فرمایا ہی انکی صاحبزادی امام محمد باقر
رض نی کہ وصیت کی ہی مجکو میری باپ نی یہ کہ نہ ہمراہی و مصاحبت کرون ہرگز مگر پانچ شخصون کی

اور نہ گفتگو اور نہ آمد رفت رکھون اوسنی اور نہ چلون اوکی ساتھہ راہ مین اول تو پانچ فاسق
سے کہ وہ بیچ دیگا تجکو ایک لقمہ پر بلکہ اوس سی کم پر عرض کی مینی ای والد رحیم لقمہ سے کیا چیز
کم ہے کہا طمع کریگا اوسکا کسی چیز مین پہر نہ پاویگا اوسکا اوس چیز کو اور بخیل کہ وہ قطع کردیگا تجسی
اوس چیز کو ہو تو محتاج تر طرف اوسکی اور جہوٹا کہ وہ مانند سراب کی ہی کہ وہ دور کر دیتا ہی تجسی
قریب چیز کو اور قریب کر دیتا ہی بعید کو اور احمق کہ وہ چاہتا ہے نفع پہنچانا تیرا لیکن نقصان
پہنچا دیتا ہے اور تحقیق کہا گیا ہی کہ دشمن عاقل بہتر ہے دوست احمق سی اور قاطع رحم کہ پایا ہے
مینی اوسکو بعید رحمت الٰہی سے تین مقام پر کلام الٰہی مین اور مروی ہی کہ ایک شخص سنی کچھہ برائی
کیے حضرت زین العابدین کی اور افترا کیا آپ پر تو فرمایا اوس سے حضرت زین العابدین نی اگر
ہون جیسا کہ کہا تونی تو توبہ و استغفار کرتا ہون مین اللہ تعالی سی اور اگر نہین ہون مین جیسا
کہ ظاہر کیا تونی تو بخشی اللہ تعالی تجکو سو پیش آیا وہ شخص حضرت کی بعذر اور پشیمانی کی اور بوسہ دیا
آپ کی سر مبارک پر اور کہا فدا ہون مین آپ پر آپ ایسی نہین ہین جیسا کہ منسوب کیا تہا آپ کو
مغفرت طلب کرین آپ میری واسطی اللہ تعالی سی فرمایا آپنی بخشتا تجکو اللہ تعالی نی اوسوقت
پڑہی اوس شخص نے یہ آیت کریمہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ اور کیا خوب کہا ہی کسی نے

وما الناس الا واحد من ثلاثة	شریف ومشروف ومثل مقاوم
فاما الذي فوقي فاعرف حقه	واتبع فيه الحق والحق لازم
واما الذي مثلي فان زل او هفا	تفضلت ان الحر بالفضل حاكم
واما الذي دوني فان قال صنت عن	مقالته عرضي وان لام لائم

ترجمہ اونہیں ہین لوگ مگر ایک تین قسم سی شریف اور ادنی اور برابر پہر جو کوئی مجہسی اونچا ہی
مین اوسکا حق پہچانتا ہون اور اتباع کرتا ہون اوسکی حق مین اوسکا حق لازم ہی اور جو کوئی برابر
سری ہی پس اگر کچہہ جفا کری تو مین اوسکی ساتہہ احسان کرتا ہون تحقیق اصیل ساتہہ احسان کی
حکم کرتا ہی۔ اور جو کوئی مجہسی نیچا ہی اگر کچہہ کہتا ہی تو بچاتا ہوں اوسکی قول سی اپنی آبرو کو اگرچہ
ملامت کری کوئی ملامت کرنیوالا۔ لازم کرونکا اپنی دل پر روگردانی کرنا ہر خطا واسی اگرچہ بہت
ہون اوس سی مجہہ پر ایدا رسانیں اور ایکبار ایک غلام آپکا جلد لاتا تہا تنور سے گرما گرم
گوشت بہنا ہوا واسطی جہمان کی کہ کہار ہا تہا وہ ہمراہ آپ کی سو گر پڑا وہ اوسکی ہاتہہ سی اوپر
ایک چہوٹی کم عمر صاحبزادی کی سر پر کہ وفات کی اونہوں نی اوس صدمہ سی پس آزاد کر دیا
اوسکو آپ نی اور فرمایا دیدہ و دانستہ نہین کیا تو نی یہہ کام اور تجہیز و تکفین کی اپنی لخت جگر کے
اور تشریف لیگئی آپ واسطی عیادت محمد بن اسامہ بن زید رضہ کی اونکی حالت مرض میں پس
رونا شروع کیا اون محمد نی تو فرمایا اوسنی حضرت زین العابدین رحمہ نی کیا ہی حال تمہارا
عرض کیے اونہوں نی مجہپر قرض ہی فرمایا کسقدر ہی کہا اونہون نی پندرہ ہزار دینار فرمایا
آپ نی تم مطمئن رہو اب مجہپر ہے یہہ مین کفیل ہون اوسکی ادا کا اور نکلی ایک دن آپ مسجد
سو ملا آپ سی راہ مین ایک شخص اور دشنام دی آپ کو تو دوڑے اوسکی تنبیہ اور تادیب کو
عبید و موالی آپ کی جو ہمراہ تہی فرمایا آپ نی اون غلامون سی باز رہو اس سی پہر چلے گئی
پاس اوسکی اور فرمایا نہین پوشیدہ تجہسی اکثر امور ہماری کیا کچہہ حاجت ہی تجکو کہ اعانت

کرون مین تیری اوسمین سواس حلم وکرم سی شرماگیا وہ شخص پس ڈال دیا آپ نی اوسپر اپنی چادر کو کہ اوڑہی ہوی تہی اور حکم کیا واسطی اوسکی ہزار درہم کا اور تہا وہ شخص کہ کہا کرتا تہا بعد اوس واقعہ کے اشہد انک من اولاد الرسول کہتا ہون مین نہ توہم کرہی کوئی بی سمجہہ یہ کہ تہی یہ لوگ دولتمند اور خرچ کرتی تہی اپنی اموال کثیر وسی بلکہ یہ اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارباب سخاوت اور فتوت تہی اور اصحاب فضل ومروت اور مظہر مکارم نبوت کی ملتا تہا انکو مال پس خرچ کیا کرتی تہی بہ اوسکو جلدتر اور نہین رکہتی اوسکو پاس اپنی اور انہین اہل بیت کے حق مین صادق ہی قول اس کہنی والی کا

وہم ینفقون المال فی اول الغنی	ویستانفون الصبر فی آخر الصبر
اذا نزل الحی الغریب تقارعوا	علیہ فلم یدر المقل من المثری

ترجمہ اور وہ خرچ کرتی ہین مال شروع غنا مین اور ازسرنو کرتی ہین صبر بیچ آخر صبر کے ⁂ جبکہ اوترتا ہے اونکی محلہ مین مسافر قرعہ ڈالتی ہین اوسکی لیجانی کو پس وہ نہین پہچان سکتا مفلس کو تونگر سے ⁂ اور کہا ہی کسی اورنی اسی باب مین

تعود بسط الکف حتی لو انہ	ثناہا لقبض لم تطقہ انا ملہ
فلو لم یکن فی کفہ غیر نفسہ	لجاد بہا فلیتق اللہ سائلہ
ہو البحر من این النواحی اتیتہ	فلجتہ المعروف والجود ساحلہ

ترجمہ عادت رکہتا ہی کشادہ رکہنی ہتیلی کے یہان تک کہ اگر وہ سمیٹی اوسکو واسطی بند کرنے کے تو نہ طاقت رکہین اونگلیین اوسکی ⁂ اگر نہ ہوتا اوسکی ہتیلی مین سوا جان اوسکی کے تو البتہ

سخاوت کرتا ساتھ اوسکی لیس ڈرتی آمدسی سائل اوسکا وہ دریا ہے خشبطرف سی آوی
تو اوسکی پاس لیس موج اوسکی خیرات ہی اور بخشش کنارہ اوسکا اور اسی مضمون ہی یہ کلام

	ومن يتيم صعف النطق والبصر		كم بالمواسم من شعثاء ارملة	
	كالفرخ الوكرلم ينهض ولم يطر		ممن يعدك تكفي فقد والده	

ترجمہ بہت ہیں موسم میں تکلیف زدہ عورتیں اور یتیم ضعیف الکلام اور کم بینائی والے
گر گنتی ہیں تجکو کہ تو کافی ہے اونکو مصیبت مرنی والد کے سی مانند چوزہ کے بیچ گہونسلی کی کہ نہ اوٹھ سکی
نہ اڑ سکی اور کیا خوب کہا ہے کسی نے اسی بات میں

	حتى تراه غنيا وهو مجهود		ان الكريم ليخفي عنك عسرته

ترجمہ بتحقیق صاحب کرم چھپاتا ہی تجھسی تنگی اپنی یہاں کہ تو اوسکو غنی جانتا ہی اور وہ مفلس ہوتا ہے
اور کہا حسان بن ثابت رض نی جو شاعر تہی حضرت رسول الثقلین کے جبکہ پوچھا آنحضرت نی ایک
قبیلۂ انصار سے یہ کون ہی سردار تمہارا انہی سلمہ اور بتایا اونہوں نی جر بن قیس کو مع صفت
بخل اوسکی کے تو ارشاد نبوی ہوا کہ کونسی بیماری خراب تر از بخل سے ہی اور سردار بخیل نہیں
چاہی تم جر کو سردار نہ مقرر کرو بلکہ سردار تمہارا آج سی عمرو بن جموح ہی فراخ دل کرتا وہ بخشش بیوہ
والانیس یہ تبدیل و تغیر اور عزل و نصب سنکر حسان ثابت رض تحریر شعرائی اٹہر سے یہ اشعار
متضمن اس مضمون مذکور کے

	فقال لنا من ذا تعدون سيدا		يقول رسول الله والحق قوله	
	نبخله فينا وقد قال سوددا		فقلنا له جر بن قيس على الذي	

فقال وای الداء ادوی من البخل	رمیتم بها حراد بخل بها یدا
وسود عمرو بن الجموح لجوده	وحق لعمرو ذی الندی ان یسودا
اذا جاءه السوال انهب ماله	وقال خذوه انه عدة غدا
فلو کنت یا حر بن قیس علی الندی	علی مثلها عمرو لکنت المسودا

ترجمہ فرماتی ہین رسول اللہ اور حق ہی قول آپ کا پس فرمایا آپ نی ہم کسکو گنتی ہو تم سردار تو کہا ہمنی کہ سردار ہمارا حر بن قیس ہے باوجودیکہ ہم اوسکو بخیل جانتی ہین اپنی درمیان مین اور تحقیق پہنچا سرداری کو پس فرمایا اور کون سی بیماری سخت زیادہ ہی اوس بیماری سی کہ منسوب کیا تمنی ساتھ اوسکی اور تنگ ہوا اوتبی ہاتھ اوسکا اور سردار کیا آپ نی عمرو بن جموح کو بسبب سخاوت اوسکی کے اور حق ہے واسطی عمرو صاحب سخاوت کہ سردار بنایا جاوی جبکہ آتی ہین نزدیک اوسکی سائل لوٹ لیتی ہین مال اوسکا اور کہتا ہی وہ کہ لی لو اوسکو یہہ کل تمہارے کام آویگا پس اگر ہوتا تو ای حر بیٹی قیس کے اوپر اوس خصلت کی کہ اوس پر عمرو ہی البتہ ہوتا تو سردار پس تبسم فرمایا اور خوشنود ہوی حضرت شافع المذنبین سنکر حسان کے ان شعرون کو اور فرمایا ان من الشعر لحکما وروی لحکمۃ اور کہا ہی امام انام سید قمقام ابن مبارک رضی اللہ نی کہ سخاوت النفس یعنی بی پروا ہونا و نگران ہونا دوسرون کی مالکی طرف بہتر اور ارفع ہی مال خرچ کرنی اور داد و دہش سی **حکایت** مروی ہی امام جعفر محمد بن علی بن حسین بن امام علی بن ابی طالب رض عنہم اجمعین سے کہ گئی آپ ایک بار حج کو پہر جب داخل ہوی مسجد الحرام مین تو دیکہا طرف خانہ کعبہ کے

سو اوسکو دیکھکر اسقدر روئی کہ بلند ہوا آواز آپ کا عرض کیے آپ سی لوگون نی کہ سب آدمی
آپ کو دیکھتی ہین اگر نرم کرین آپ اور آہستہ کرین اپنی آوازکو تو عین مناسب ہی فرمایا اپنے
نے کیون نہ گریہ و بکا کرون مین امید ہی کہ پروردگار رحیم بنظر رحمت فرماوی مجہپر اور مرادکو
پہنچون مین ساعت اوس رحمت کی کلکو پہر طواف کیا بیت اللہ کا اور نماز پڑہی پیچہی مقام
ابراہیم کے اور جب اوٹہایا سر مبارک اپنا سجدہ سی تو جگہہ سجدی کی تر تہی آنسوون سے
اور فرمایا آپ نی بعضی مصاحبین سی کہ مین غمناک ہون اور دل میرا افسردہ ہی تو دنیا محبت
کہا اونہون نی باعث اس رنج کدورت کا فرمایا آپ نی جس شخص کے دل عیانی مین خالص
دین الہی سما جاتا ہی تو روک دیتا ہی اوسکو توجہ سی طرف ماسوا ہی کی اور ڈر ہی مجکو یہ کہ ہم
دہ دنیا جیسی حکم ہے پرہیز کا اہل اللہ کو بہی گہوڑا میری سواری کا اور لباس میری پہننی کا
اور بیوی گہر کے اور لقمہ کہانیکا اور مثل اوسکی اور بسیار تہی کی اور فرماتی تہی کہ اہل التقوی
وہ لوگ ہین کہ ہلکی اور سہل ہین بہ نسبت اور دنیادارون کی محنت اور مشقت مین اور زائد
اونسی ہین امداد و اعانت مین جب بہولی تو یاد دلاوین تجکو اور اگر ذکر کری تو تو مددگار
ہون تیری اوسمین کہتی ہین امر حق کو اور قائم رکہتی ہین حکم الہی کو سو قیاس کر تو دنیا کو مانند
سرا ہی کی اوترتا ہی تو اوسمین منزل سی آکر پہر کوچ کرجاتا ہی تو وہان سی صبح کو یا مثل
اوس کمال عالی کی کہ حاصل ہوتا ہی تجکو خواب مین اور بعد بیداری نہین ہوتا کچہہ نشان
اوسکا ساتہہ تیری پہر پڑہی یہ اشعار

	الا انما الدنیا احلام نائم		وما خیر عیش لا یکون بدائم	

	تامل اذا ما نلت بالامس لذة		فافنيتها هل انت الا كحالم	

ترجمہ آگاہ ہو تحقیق دنیا مانند خواب سونیوالے کی ہی اور جو کہ اچہا عیش ہی نہین تھا ہمیشہ تامل کر جبکہ پہنچا تہا تو کل کو لذت پہر پہر فنا کیا تو نے اوسکو پس نہین تو مگر مانند خواب دیکہنی والی کے ❊ اور فرماتے تہی آپ کہ تونگری اور عزت مقام ڈہونڈتی پہرتے ہی مومن کے دلین سو جب پہنچتی ہین اوس جگہہ پر جہان توکل ہے تو ٹہر جاتی ہین اوسجگہہ یعنی اگر اوس دلین توکل کو نہین پاتین تو اوس دلمین نہین رہتین چلی جاتی ہین اور اسی معنی ہین کہی ہین یہہ اشعار

	فان لقیا جوف القلوب توکلا		یجول الغنی والعز فی قلب مومن	
	عزیزا وان لم یلفیاہ ترحلا		اقاما فامسی العبد باللہ ذاغنی	

ترجمہ جولانی کرتی ہین غنی اور عزت بیچ دل مومن کی پہر اگر پاتی ہین یہ دونون اندر دلونکی توکل کو ❊ تو قیام کرتی ہین پہر ہو جاتا ہی بندہ ساتہہ توفیق اللہ کے صاحب غنی کا اور صاحب عزت کا اور اگر نپایا ہین وہ دونون توکل کو توکوچ کرجاتی ہین ❊ اور معنی اوس ارشاد آپ کی جو گذر چکا کہ جب کے دل صافی مین خالص دین آلہی سما جاوی تو اوسکو ماسوا کی ساتہہ مشغول ہونی نہین دیتا یہ ہین کہ خالص دین آلہی مستلزم ہی محبت آلہی کو در حقیقت اوس دلین کہ وہ دین سمایا ہی سو وہ دل مشغول بہ محبوب ہوگا نہ غیر کی طرف پس نہ سنیگا اور نہ دیکہیگا وہ کسی چیز کو مگر ساتہہ اللہ تعالی کے اور اوسکی جانب سی اور کہا شیخ عبد اللہ بن عطا رحمہ اللہ نے کہ نہین دیکہا مینی علما کو کسی کی رو برو کم اور زیادہ دستہ بہ نسبت اونکی

روبرو صاحب امام محمد بن علی بن امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اور کلمہ ہی لفظی اہل
لغت کی کہ لقب ان محمد بن علی بن حسین رض کا امام باقر واسطی کھولنی اور وسعت علم اونکی
ہی اسواسطی کہ یہ مشتق ہی بقر سے اور معنی اوسکی وسعت کی ہین کہتی ہین عرب بقرت الشیٔ تقرا
ای فتحتہ ووسعتہ اور شیر کو بہی باقر اسیواسطی کہتی ہین کہ وہ بہی اول کہولتا اور چیرتا ہے
شکم اپنی شکار ہی ہوی کا اور فرمایا ہی امام باقر رضی اللہ عنہ نی کہ ایک میرا بہائی تہا کہ مین
اوسکو اپنی آنکہون مین معظم اور محترم رکہتا تہا اور باعث اوسکی عظمت کا میری آنکہون
مین حقارت دنیا کی تہی اوسکی آنکہون مین **حکایت** منقول ہی لیث بن سعد رض سے
کہا اونہون نی گیا مین حج کو پیادہ سو اکسو تیرہ ہجری مین سو جب پہنچا مین مکہ مین اور
پڑہی مینی نماز عصر کے تو بعد اوسکی چڑہا مین کوہ ابوقبیس پر پس ناگاہ دیکہا مینی وہان ایک آدمی
بیٹہا ہوا کہ مشغول بدعا ہی پس کہتا ہی یا رب یا رب اسقدر کہ ٹوٹ جاتی ہی سانس اوسکی
پہر یا اللہ یا اللہ اسیقدر پہر یا حی یا حی اسیقدر پہر یا رحمن یا رحمن پہر یا رحیم رحیم یا ارحم الراحمین
یعنی ان ساتون نامون کو اسیطرح کہا کہ دم بند ہو ہو گیا پہر کہا ای اللہ تعالیٰ مین چاہتا ہون
انگور پس کہلا دی وہ مجکو اور یہ کہ دو نو چادرین میری پرانی ہو گئی ہین سو بدل دی
انکو حضرت لیث فرماتی ہین واللہ ہنوز نہ تمام ہوا تہا کلام اوسکا کہ دیکہا مینی ایک برتن
بہرا ہوا عمدہ انگورون کا اور نہ تہی اوس موسم مین انگور کہین روی زمین پر اور دو
چادرین صاف و ستہری رکہی ہوئی مین روبرو اوسکی تو چاہا اوسنی کہانا اونکا کہا مینی
مین بہی شریک تمہارا ہون اس کہانی مین پوچہا مجہسی کسطرح شریک ہوا تو میرا اسمین

کہا مینی تم دعا کرتے تہی اور مین آمین کہتا تہا تو کہا مجہسی انہو آگی بڑہو اور کہا وجسقدر
چاہو لیکن خبردار مت چہپانا اسمین سی کچہہ سو بڑہا مین اور خوب کہایا اوسمین اونکی ساتہہ کہ
اوسقدر کبہی نہ کہا ہی تہی اور بعضی انگور اوسمین سی بی گٹہلی تہی سو بہر گیا شکم ہمارا اور نہ کم ہوا
اوس برتن سی کچہہ پہر کہا اوس بزرگ نی مجہسی کہ لی ایک چادر ان دونون مین سی جو کہ
پسند ہو تجہکو کہا مینی نہین حاجت انکی مجہکو تو کہا مجہسی اوٹ کر لی تاکہ پہنون مین ان دونو
کو سو اوٹ مین ہو گیا مین اوس سی تو تہہ بند کیا اوںہون نی ایک کا اور اوڑہ لی دوسری اور
اگلی دونو چادرین تہ کرکے لیلین اپنی ہاتہہ مین اور اوترہی اوس پہاڑ سی سو پیچہی آیا مین
بہی اونکی یہانتک کہ پہنچی مقام سعی مین تو ملا وہان اوس سی ایک شخص اور سوال کیا اور
اوسنی اسطرح کہ پہناؤ مجہکو کپڑا ای فرزند رسول اللہ پہناوی تمکو پروردگار جامہ جنت سی سو
دیدین اوںہون نی وہ دونو چادرین لپٹی ہوئی اوسکو تب قریب گیا مین اوسکی اور پوچہا
اوس سی یہ کون شخص ہین کہا اوسنی یہ امام جعفر بن امام محمد رضہ ہین پس ڈہونڈا مین نی
اونکو تاکہ سنون اونسی کوئی ایسی بات جو نافع ہو مجہکو لیکن پہر نہ پایا اونکو راضی ہو پروردگار
اونسی اور کہا ہی امام سفیان ثوری رضہ نی کہ سنا ہی مینی امام جعفر بن محمد صادق رضہ سے
فرماتی تہی آپ تحقیق نایاب ہوگئی سلامتی یہانتک کہ پوشیدہ ہوگیا نشان اوسکا پس
اگر ہو کسی چیز مین تو شاید ملی خمول و گوشہ نشینی مین اور اگر نہ ملی خمول مین بہی تو قریب ہے
کہ ملی تخلیہ مین لیکن یہ تخلیہ نہین مثل خمول کے پہر اگر تخلیہ مین بہی دستیاب نہو تو قریب ہے
کہ ہو سکوت مین لیکن سکوت برابر تخلیہ کے نہین اوس سی کمتر ہے پہر اگر سکوت مین بہی نہ ملی

تو قریب ہی کہ مل گئے کلام بن سلف صالحین رح کی اور سعید وہ شخص ہی کہ یاد ہی اپنی
نفس مین خلوت کو یعنی عدم تعلق ساتھہ کسی چیز کے دنیا سی اور مرد ہی ہی کہ طلب کیا
حضرت امام جعفر بن محمد رض کو ایکبار خلیفہ ابو جعفر منصور نی بنی عباس سی اور غصہ ہوا آپ پر اور
وعدہ کیا آپ کی قتل کا پہر جب روبرو گئی آپ اوسکی تو بہت ڈرایا اور دہمکایا اور کہا کیا سچ
تمکو اہل عراق نے امام دیتی ہین تمکو زکوۃ اپنی مال کے فساد و بغاوت کیا چاہتی ہو تم میری
سلطنت مین قتل کری مجکو اللہ اگر قتل کرون مین تمکو تو فرمایا آپ نے اے امیر المومنین
حضرت سلیمان کو سلطنت دی اور شکر کیا اونہون نی اللہ تعالی کا اس عطیہ عظمی پر اور
حضرت ایوب مبتلی ہوئی تو صبر فرمایا اور حضرت یوسف پر ظلم ہوا سو بخش دیا اونہون نے
پس یہ کلام امام سنکر جاتا رہا غصہ خلیفہ کا اور دور ہوئی برائی دلسی اور خوش وخرم
ہوا آپ کی طرف سی اور اظہار رضامندی کی حضرت امام جعفر رض کی جانب سی اور تعریف
کیے آپ کی پہر جب واپس آئی حضرت دربار شاہی سے تو پوچھا ہوا خواہون نی آپ سے
کہ کیا پڑہا تہا ورد آپ نی جاتی وقت خلیفہ کے پاس کہ فرو ہوگیا اسقدر غیظ و خشم اوسکا
فرمایا آپنی جاتی وقت اوسکی روبرو یہہ پڑہا اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِي بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ
وَاكْفِنِي بِكَنَفِكَ الَّذِي لَا يُرَامُ وَاغْفِرْ لِي بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ لَا أَهْلِكُ وَأَنْتَ رَجَائِي
اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَجَلُّ وَأَكْبَرُ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ اَللّٰهُمَّ بِكَ أَدْفَعُ فِي نَحْرِهِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ ترجمہ یا اللہ نگاہ رکہہ مجکو ساتھہ آنکہہ اپنی کے کہ نہین سوتی
کبھی اور جگہہ دے مجکو بیچ پناہ اپنی کے کہ نہین توڑی جاتی ہی اور بخش مجکو ساتھہ قدرت

قدرت تیری کی اوپر میری کہ نہ ہلاک ہوؤن مین حالانکہ تو امیدگاہ میرا ہے یا اللہ تو بزرگ ہے
اور بہت بڑا ہے اوس شخص سے کہ خوف کرتا ہون مین اور ڈرتا ہون اوس سی یا اللہ ساتھہ
مددتیری کے دفع کرتا ہون مین بیچ گردن اوسکی کے اور پناہ چاہتا ہون ساتھہ تیری شر
اوسکی سے اور بعضی روایتون مین اغفر لی کی جگہہ ارحمنی آیا ہے فقط اور منقول ہے حضرت
امام جعفر رضہ سی کہ فرمایا اونہون نی حدیث کی مجھسی میری باپ نی اونہون نی میری دادا
سی کہ کہا اونہون نی فرمایا ہے آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نی کہ جسپر انعام واکرام فرماوی
پروردگار رحیم ساتھہ کسی نعمت کی تو لازم ہی اوسکو کہ شکر و حمد کری مالک معطی کے اور جو تنگدست
وکم زوری ہو وہ کثرت استغفار کری اور بخشش مانگی اللہ تعالی سی اور جو تنگ و حیران ہوگیا
امر مین تو لاحول پڑہی فقط **حکایت** منقول ہے حضرت شقیق بلخی رضہ سی کہا اونہون
نی چلا مین بعزم حج سنہ ایکسو اوپچاس مین پس پہنچا مین شہر قادسیہ مین سو اوسجا مین
کہ دیکہہ رہا تہا مین طرف لوگون اور اونکی زیب و زینت اور کثرت کی ناگاہ دیکہا مینی ایک
نوجوان حسین صورت خوش اندام اور اوپر سب کپڑون کی پہنی ہوی تہا وہ ایک لباس
صوف کا اور عمامہ شملہ چہوٹا ہوا پہنی ہوی نعلین پاؤن مین اور بیٹہا ہوا ہے تنہا تو کہا مینی
اوسکو دیکہکر دلمین کہ یہ جوان شاید جماعت صوفیہ سی ہی چاہتا ہے کہ بنی لوگون کی نظر
مین بہاری بہرکم اور پیشوای طریقت اونکا واللہ ضرور جاونگا مین قریب اسکی اور
بزجر و توبیخ پیش آونگا اس سی پس یہ سوچکر قریب گیا مین اوسکی سو جب دیکہا مجہکو
اوسنی روبرو آتی ہوی تو فرمایا پکار کر ای شقیق بلخی اجتنبوا کثیرا من الظن

ان بعض الظن اثم یعنی ای مسلمانون بچو بہت گمانون سی تحقیق بعضی گمان گناہ
ہین اور یہ کہکر چہوڑ دیا مجکو اور چلا گیا تو کہا مینی اپنی دلمین یہ بڑی بات ہوئی کہ کہدیا اسنی
جو خطرہ کہ گذرا تہا میری دلمین اور لیا نام میرا اوجوہ جان بی کی بیشک یہ کوئی بندہ صالح
ہی البتہ لونگا مین اس سی او سوال کرونگا اس سے یہ کہ بحبش وہی مجکو وہ خیال بد کہ اسکی طرف
سے مجکو ہوا تہا پس دوڑا مین اوسکی پیچہی لیکن نہ ملا اوس سے اور غائب ہوگیا وہ میری نظرون
سے پہر بعد کوچ جب اوتری ہم جا کر موضع واقصہ مین تو ناگاہ دیکہا مینی اوسکو اوس مین
پر نماز پڑہتا ہوا اور حالیکہ اعضا اوسکی کانپتی تہی اور آنسو جاری تہی کہا مینی اپنی دلمین یہ وہی
شخص ہے پہچانا مینی اسکو اب ملکر اس سی بخشواونگا گناہ اپنا جو کیا تہا اوسکی حقمین پس صبر
کیا مینی یہان تک کہ بیٹہا وہ فارغ ہوکر نماز سے اور چلا مین اوسکی طرف سو جب دیکہا اوسی
مجکو آتا تو کہا ای شقیق پڑہ یہ آیت شریف وانی لغفار لمن تاب وامن وعمل
صالحا ثم اہتدی ترجمہ اور تحقیق مین بخشنی والا ہون اوس شخص کو کہ توبہ کری
اور ایمان رکہتا ہوا اور عمل کیی ہون نیک پہر سیدہی راہ چلا پہر چہوڑ دیا مجکو اور چلا گیا
پس کہا مینی اپنی دلمین بیشک یہ جوان ابدال اللہ سے ہی کہ بیان کردیا اسنی خطرہ میری
دلکا دو بار الغرض پہری دن پہر جب بعد کوچ پہنچی ہم مقام زبالا مین تو ناگاہ دیکہا
مینی اوسی جوان کو کہڑی ہوی ایک کوی پر اور ہاتہہ مین تہا اوسکی ایک کوزہ کہ چاہتا تہا
بہری اوس سی پانی پس گر پڑا وہ کوزہ اوسکی ہاتہہ سے کوی مین اور مین دیکہہ رہا تہا اوسکی
طرف سو دیکہا مینی اوسکو بعد وقوع اس حال کے کہ دیکہا اوسنی آسمان کی طرف اور سنا مینی

کہ پڑہا اوسنی یہ شعر				
	انت ربی اذا ظمئت من الماء		وقوتی اذا اردت الطعاما	

ترجمہ تو رب میرا ہے جبکہ پیاسا ہوتا ہون ہین پانی سی اور قوت میرا ہے جبکہ ارادہ کرتا ہون
کہانی کا ۔ ای اللہ تو خوب جانتا ہی ای مالک اور سردار میری کہ نہین تہا کوئی برتن میری
پاس سوا اسکی سو مت گمان ہوا اسکو مجہسی حضرت شقیق فرماتی ہین کہ دیکہا مینی کوئی کو کہ
ایکبار گیے اوبلا پانی اوسکا اور آگیا موہنہ تک پس پڑہا یا اوسنی ہاتہہ اپنا اور پکڑلیا وہ کوزہ اپنا
اور بہرا پانی سی اور وضو کیا کوئی سی اور پڑہین چار رکعتین پہر گیا طرف ایک ٹیلہ ریت کی پس
بہرتا تہا مٹہیین ریت کی اور ڈالتا تہا اوس کوزہ پر آب مین پہر ہلاکر پیا اوسکو پس اسی حال
مین جا پہنچا مین پاس اوسکی اور سلام علیک کی مینی تو جواب دیا میری سلام کا کہا مینی عنایت کرو
بچا ہوا اوسمین کا جو انعام کیا ہی پروردگار نی تمپر کہا ای شقیق ہمیشہ ہین انعامات ربانیہ
ہمپر ظاہر و باطن سو اچہا گمان ساتہہ اپنی مولا کی پہر یہ کہکر دیا مجکو وہ کوزہ سو پیا مینی اوسمین سے
پس ناگاہ وہ ستو گہند ہا ہوا تہا شکر مین واللہ نہین پی ہی مینی کوئی چیز کبہی لذیذ تر اوس سی
اور نہ خوشبو دار اوس سی یہان تک کہ بہر گیا شکم میرا اور خوب سیراب ہوگیا مین اور کئی دن
تک قوت رہی مجہمین باوجودیکہ نہ کہایا کچہہ مینی اور نہ پیا کسی چیز کو بباعث عدم خواہش کے پہر نہ دیکہا
مینی اوسکو یہان تک کہ داخل ہوے ہم مکہ معظمہ مین پس دیکہا مینی اوسکو وہان ایک رات قریب قبہ
چاہ زمزم کے آدہی رات کو کہ مشغول بہ نماز تہا ساتہہ نہایت خشوع اور گریہ وزاری کی اور اسی
حال مین رہا یہان تک کہ گذر گئی شب پہر بعد صبح بیٹہا رہا اپنی مصلی پر کہ پڑہتا تہا تسبیح و تہلیل

پہر کہڑا ہوا اور نماز پڑہے صحر کے پہر طواف کیا تیت آنکہ کلیسات بار اور نکلا باہر تو پیچہی پیلا میں
اوسکی سوباگاہ دیکہی مینی باہر خادم اور غلام اوسکی اور وہ بہی برخلاف اوس حال کے ہی کہ دیکہا
تہا میں پہلی اوسکو راہ مین اور گہیر لیا اوسکو لوگون نے آکر گرد سی کہ سلام علیک کرتے تہے
اوس سے تو پوچہا میں ایک شخص سے کہ قریب تہا اوس سی کون شخص ہے یہ جوان کہا اوسنی
تو نہین پہچانتا اوسکو یہ حضرت موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب
رضی اللہ تعالی عنہم ہین کہا میں دلمین جبہی تعجب تہا مجکو کہ ہو ظہور ایسی خوارق عادات کا اور کسی
سوا ایسی سیدکی **حکایت** منقول ہی شیخ ابو سعید خزاز رضی اللہ عنہ سی کہا اونہون نے
داخل ہوا میں ایکبار مسجد الحرام میں سو دیکہا میں وہان ایک فقیر کو کہ بیٹہی ہوی تہا جبہ سوال
کرتا تہا کسی چیز کا تو کہا میں دلمیں ایسی ہے شخص گران و دشوار ہوا کرتی ہین لوگون سے کے
دلون پر سو دیکہا اوسنی میری طرف اور بولا اِعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ
فَاحْذَرُوْہُ یعنی جان لو کہ تحقیق اللہ جانتا ہے اوسکو کہ تمہاری دلمین ہے پس ڈرو اوس سے
پس توبہ کی میں اپنی دلمین اوس خطرہ سی پس پکارا اوسنی مجکو اور کہا وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ
التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْ عَنِ السَّیِّاٰتِ یعنی اور وہی ہے کہ قبول کرتا ہی توبہ
اپنی بندون سی اور معاف کرتا ہے گناہون سے اور بعضی اہل اللہ سی مروی ہی کہا اونہون
نے جاتا تہا میں ایکبار جنگل مین ساتہہ قافلہ کے سو دیکہا میں ایک عورت کو جاتی ہوی آگی
قافلہ کے کہا میں دلمین اوسکو دیکہکر یہ ایک ضعیفہ ہی آگی ہے قافلہ کے بخوف آہستہ جانے کے
کہ کہیں رہجاوی لوگون سی اور تہی پاس میری چند درہم سو نکالا میں اونکو اپنی جیب سے

اور کہا اوسن سی لی اسکو واسطی خرچ کی اور جب مقام ہو قافلہ کا تو آنا میری پاس تاکہ جمع کردون لیکر سامان سفر واسطی تیری اور کرایہ کردون کوئی سواری تجکو سو یہ سنکر ٹہرا یا اوسنی ہاتہہ اپنا طرف آسمان کی اور لی جیبی کوئی چیز ہوا مین سی پہر کہولا اوسکو روبرو میری سو ناگاہ وہ چند دراہم تہی اور دی اوسنی وہ مجکو اور بولی نکالی تو نی انکو جیب سی اور لیا مینی انکو غیب سی راضی ہو پروردگار اوس سی اور سنا مینی ایک عورت کو کہ لٹکی ہوئی تہی کعبہ شریف کی پردونمین اور پڑہتی تہی یہ اشعار

یاحبیب القلوب مالی سواکا	فارحم الیوم زائرا قد اتاکا
عیل صبری وزاد فیک اشتیاقی	وابی القلب ان یحب سواکا
انت سؤلی وبغیتی ومرادی	لیت شعری متی یکون لقاکا
لیس قصدی من الجنان نعیما	غیر انی اریدھا لا اراکا

ترجمہ ای محبوب دل کے نہین ہی واسطی میری سوا ای تیری کوئی پس تو رحم کر آج اوس پر کہ تیری زیارت کو آیا ہے ٭ کم ہوا صبر اور زیادہ ہوا طرف تیری اشتیاق میرا اور انکار کیا دل نے اس بات سی کہ محبت رکہی تیری سوا سے ٭ تو سوال میرا ہے اور خواہش اور مراد میری کاشکے مجکو علم ہوتا کہ کب ہوگی ملاقات تیری ٭ نہین مقصود میرا جنتون سی نعمت اوسکی سوا ای اسکی کہ تحقیق مین ارادہ کرتا جنت کا تاکہ دیکہون تجکو **حکایت** منقول ہی شیخ ابو عبد الرحمن بن خفیف رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا اونہون نی داخل ہوا مین بغداد مین ایکبار ارادہ حج کی اور تہا میری سر مین شور صوفیہ کا یعنی ارادہ قوی اور مجاہدہ اور عدم توجہ طرف ماسوا کی

اور یہ کہا یا تہا میں یا اس دن سی اور یہ گیا میں ملنی کو جنید سی اور نکلا میں وہان سی بی کہانا
پانی پئی ہوئی اور تہا میں با طہارت پس دیکہا میں ایک ہرن کو جنگل مین کہڑا ہوا ایک کوئی کے
موہ پر کہ پی رہا ہی پانی اور ہو گیا تہا میں نہایت پیاسا سو چلا میں اودہر پانی پینی کو پس
جب قریب پہنچا میں کوئی کی تو بہاگ گیا وہ ہرن اور پانی کہ برابر موہ کوئی کی تہا نیچی بیٹہ گیا
تو آگی چلا مین با امید ہو کر اور عرض کیے ای مولا اور مالک میری نہین واسطی میری تیری نزدیک
مقام برابر اس ہرن کی تو سنا میں ایک کہنی والی کو کہ کہا اوسی سری پیچہی سی یہ کہ آزمایا ہمنی تجکو
پس نہ صابر پایا تجکو جا لوٹ کر اور لی پانی تحقیق آیا تہا وہ ہرن بی ڈول رسی کی محض توکل
اور تو آتا تہا کورہ اور رسی سے سو یہ سنکر پہر لوٹا میں طرف کوئی کی تو پایا اوسکو لبب بہرا ہوا
پس بہر لیا میں اوس سی برتن اپنا پس ہمیشہ پیتا رہا میں اوسی مین سی اور طہارت میں بہی
صرف کرتا تہا یہان تک پہنچا مدینہ منورہ میں اور حال یہ کہ نہ تمام ہوا تہا وہ پانی اوسمین کا پہر
جب لوٹ آیا میں حج سی بغداد مین اور گیا وہان کی مسجد جامع مین سو نظر داسکی سطر پڑی
مجہپر حضرت جنید کی فرمایا آپ نی اگر صبر کرتا تو تو البتہ بہہ نکلتا پانی تیری قدموں کی تلی سے
حکایت مروی ہی بعضی اہل اللہ سے کہ وہ جا رہی تہی جنگل مین سو ناگاہ ملا
اونسی درویش کہ برہنہ سر و پا جا رہا تہا اور تہی اوسکی پاس فقط دو کپڑی کہ تہہ بند باندہا
تہا ایک کا اور اوڑہی تہا دوسری کو اور نہ تہا اوسکی پاس کچہہ خرچ اور نہ لوٹا وغیرہ
پس کہا میں دیکہکر دلمین کہ اگر ہوتی اسکی ہمراہ رسی اور لوٹا تو بہتر تہا کہ جب چاہتا تو پانی
لیکر وضو کر لیا کرتا اور نماز پڑہتا تو بہتر ہوتا اسکی واسطی پہر یہ سوچ کر گیا مین پاس اسکی اور چالا

کہ تیز ہوگئی تھی دہوپ پہر کہا مینی اوس سی ای جوان اگر ڈال لیتا تو یہ کپڑا اپنی کاندہی کا سر پر کہ بچتا تو دہوپ سی تو بہتر تہا بس چپ ہوگیا وہ یہہ سنکر اور چلا آگی پہر بعد ایک ساعت کے کہا مینی اوس سی کہ برہنہ پا ہو تم کیا مضائقہ ہے اسمین کہ پہنی چلو تم جوتہ میرا اور مجہ کو دو مین برہنہ پا تو بولا وہ ای شخص مین تجکو بڑا فضولی دیکہتا ہون کیون بیفائدہ اتنی باتین کرتا ہے کیا نہین لکہین تو نے کچہہ حدیثین آگی اوستاد کی مکتب مین کہا مینی کیون نہین لکہا ہی مینی بہت حدیثون کو وقت سبق کے کہا اوسنی پہر کیا نہین لکہا تو نی اس حدیث کو آنحضرتؐ کے کہ فرمایا آپ نی من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ بس خاموش ہوگیا مین اور چلا اوسکی ساتھہ خاموش پا پیادہ سو پیاسا ہوا مین اوس گرمی مین اور جا رہے تھی ہم کنارہ سمندر پر بس دیکہا اوسنی میریطرف اور کہا کیا پیاسا ہوا ہی تو کہا مینی نہین پہر چلی ہم تہوڑی دیر تو بیتاب کر دیا مجکو پیاس نے تو پہر دیکہا اوسنی میری طرف اور کہا پیاسا ہوا ہے تو کہا مینی ہان اور کیا کر سکتی ہو تم ایسی میدان مین علاج میری پیاس کا کہ نہین ہے یہان پتا پانی میٹہی کا بس لی لیا اوسنی لوٹا میری ہاتہہ سے اور گیا سمندر مین اور پہر اوہ لوٹا اوسکی پانی سے پہرلا دیا مجکو اور حکم کیا اوسکی پینی کا بس پیا مینی اوسکو تو تہا وہ پانی میٹہا سرد خوشگوار تر آب نیل سے اور صاف زائد اوسکی پانی سے رنگ مین اور تہی اوسمین ایک گونہ خوشبو اور کیا خوب کہا ہے کسی نے اسباب مین

اذا ادسر دوا لاطلال تاهت بهم عجبا	وان لمسوا عودا ذهی غصنه رطبا
وان وطئوا یوما علی ظهر صخرة	لانبتت الصمّا من وطئهم عشبا

وان وردوا البحر الاجاج لشربه		لاصبح ماء البحر من ريقهم عذبا	

ترجمہ جبکہ اوترتی ہین ٹیلون پر حیران ہوتی ہیں ٹیلی اونسی تحف کرکے اور اگر جیو لین سوکھے
لکڑی کو ہوجاوی شاخ اوسکی سبز۔ اور اگر قدم رکہیں ایک روز اوپر پتہر کے البتہ اوگاوی پتہر
صاف تاثیر قدم اونکی سی سبزہ کو ۔ اور اگر اوترین دریای شور پر واسطی پانی پینی کی البتہ ہوجاوے
پانی دریا کا آب دہن اونکی سی شیرین پس یہ معاملہ دیکہکر کہا مینی اپنی دلمین یہ شخص متوکل علی
اللہ ہی لیکن بی ادبی کی مینی اس سی پہر جب قریب ہوی ہم منزل کی تو سوال کیا مینی صحبت
اور ایک جا رہنی کا اوس سی تو کہڑا ہوگیا وہ اور پوچھا مجہسی کیا پسند ہی تجکو ان دونو مین سی
کہ آگی تو جاوی یا مین آگی چلون تو سوچا مینی دل مین کہ اگر یہ آگی گیا تو ٹہر جاویگا مجہسے بہتر
یہ ہے کہ مین آگی چلون اور یہ پیچہی آوی اور مین آگی بڑہ کر بیٹہہ رہون سر راہ منزل پر پہر جب
آوی یہ تو درخواست کرون اوس سی ایک جگہہ رہنی کی پس اوسنی واقف ہوکر میری اوس خطرہ
دلی پر کہا ای ابوبکر تو اگر چاہے آگی چل اور بیٹہہ سر راہ پر اور اگر چاہے پیچہی آ لیکن کسیطرح
ہمراہ ہے اور ساتہی نہوسکیگا تو میرا اور یہ کہکر چلا گیا وہ مجکو چہوڑ کر پہر پہنچا مین منزل پر
اور تہا اوس منزل مین ایک دوست میرا اور اوسکی یہان اوسوقت چند بیمار تہی تو کہا
مینی اون سی چہڑکو یہ پانی میری لوٹی کا ان بیمارون پر سو چہڑکا اون گہروالون نی پانی
اوسمین کا اوپر تو اچہی اور تندرست ہوگئی وہ سب بحکم الہی اور پوچہا مینی اون لوگون سے
پتا اوس شخص کا کہا سبہنی نہین دیکہا ہمنی کوئی آدمی ایسا فقط **حکایت**
منقول ہی شیخ فتح موصلی رضہ سی کہا اونہون نی دیکہا مینی ایکبار ایک نوجوان کو ایک

ایک جنگل میں کہ ہنوز بالغ نہوا تھا اور جا رہا تھا راہ میں اور ہلاتا جاتا تھا وہ اپنے ہونٹوں کو
تو سلام علیک کی مینے اوس نے اور جواب دیا اوسنے میرے سلام کا پوچھا مینے کہاں جاتا ہے تو اے
نوجوان کہا طرف بیت اللہ کے پھر پوچھا مینے ساتھ کس چیز کے ہلاتا ہے تو ہونٹ اپنے کہا ساتھ
قرآن مجید کی کہا مینے ابھی نہیں جاری ہوا ہے تجھپر قلم تکالیف کا بولا دیکھا ہے مینے موت کو کہ لیا ہے
اوسنے مجھسے چھوٹوں کو پھر کہا مینے قدم تیرے چھوٹے ہیں اور راہ بعید ہے کہا سوا اسکے نہیں کہ لازم ہے
مجھپر ہلانا قدموں کا راہ طلب میں اور وصول اوپر اللہ تعالی کے ہے پوچھا مینے کہاں ہے زاد و راحلہ
تیرا بولا زاد میرا یقین ہے مالک رازقیت پر اور سواری میری دونو پاؤں میرے ہیں پھر کہا
مینے سوال کرتا ہوں تجھسے یہ کہ بتا تو کھانا پینا اپنا بولا اے چچا کیا دیکھتا ہے تو کہ اگر بلاوے تجکو
آدمی اپنے گھر کے طرف تو کیا پسند آویگا تجکو کہ لیجاوے تو ہمراہ اپنے کھانا پانی کہا مینے نہیں
تو بولا تحقیق مالک نے بلایا ہے اپنے غلاموں کو اپنے گھر کے طرف اور حکم ہے اونکو اوسکی زیارت کا
تو باعث ہوا ضعف یقین اونکا اونپر ہمراہ لینے اونکی کے زاد و سامان کو اور میں بہت برا جانتا ہوں
اس بات کو کہ نگاہ رکھا مینے ادب ساتھ اوسکی کیا گمان ہے تمکو کہ وہ ضایع اور ہلاک کریگا مجکو
کہا مینے ہرگز نہیں پاک ہے وہ مالک اسی پھر یہ کہکر غائب ہوگیا وہ مجھسے کہ نہ دیکھا مینے اوسکو مگر مکہ
میں پھر جب دیکھا اوسنے مجکو تو کہا اے شیخ تو ابھی تک اپنے اوسی یقین ضعیف پر ہے اور پیری انتہا

مالک العالمین ضامن رزقی	فلماذا اکلف الخلق رزقی
قد قضى لي بما علي و ما لي	ما لي في قضائه قبل خلقي
صاحب البذل والندى في يساري	و رفيقي في عسرتي حسن صدقي

فلما لا برد عجزي رزهيفي	فلذا الا مجر رزقي حذقي

ترجمہ مالک جہان کا ضامن روزی میری کا ہی لیس کسواسطی تکلیف دون مین حلق کو کہانی کے ٭ تحقیق حکم کیا واسطی میری ساتہہ اوس چیز کے کہ ضر یا نفع ہی مجکو مالک میری نی بیچ قضا وقدر کے پہلی پیدا ایش میری سے ٭ صاحب عطا اور بخشش کا ہے بیچ وقت بخشی میری کی اور ردیں میرا ہے بیچ وقت سگی حسن صدق میری کے ٭ بس جیسی کہ نہین رد کرتی نادانی میری روزی کو اسیطرح نہین کہینچ کر لاتی روزی میری کو دانائی میری حکایت مروی ہی بعضی اہل اللہ سے کہ کہا اوہون نے رہا مین درمیان صحرا عرب کی ایکبار کئی دنون تک بہوکا کہ نہ کہایا مینی کچہہ کہانا پس خواہش ہوئی مجکو گرما گرم باقلا اور روٹی کے کہا مینی دلمین یہ واقع ہون جنگل مین اور درمیان مکہ اور عراق کی مسافت بعیدہ ہی کیسی حاصل ہوگی یہ آرزو میری اس بیابان مین سو ہنوز پوری ہوئی تہی یہ خواہش میری دلکی کہ آواز دیا ایک اعرابی نے اوس جنگل مین دور سی مثل خوانچہ فروشون کی کہ لو باقلا گرما گرم اور روٹیں تو گیا میں پاس اوسکی اور پوچہا مینی اوس سی کیا تیری پاس ہے باقلا گرم کہا ہان پہر بچہائی اوسنی چادر اپنی اور نکالین روٹیین اور باقلا گرما گرم اور کہا مجسی کہا سو کہایا مینی پہر کہا مجسی اور کہا تو پہر کہایا پہر تیسری بار کہا اور خوب کہا تو اور کہا مینی پہر جب چوتہی بار کہا اور کہانی کو تو کہا مینی قسم ہے اوسکی جسنی بہیجا ہے تجکو میری واسطی اس جنگل مین یہ کہ بتا دی تو کون ہے کہا اوسنی مین خضر ہون اور یہ کہکر غائب ہوگیا مجسی کہ پہر دیکہا مینی اوسکو سلام اللہ تعالی کا اوس پر ہمیشہ ہو حکایت منقول ہے

حضرت شقیق بلخی رضہ سی کہا اونہون نی دیکہا مینی راہ مین مکہ معظمہ کے ایک بچہ کو کہ گہسٹا
جاتا تہا زمین مین پوچہا مینی کہان سی آیا ہے تو کہا سمرقند سی کہا مینی کتنی مدت گذری تجکو راہ
مین تو بیان کیا اوسنی کچہہ اوپر دس برس کو تو دیکہنی لگا مین اوسکو تعجب کے نظر سی بولا ای شقیق کیون دیکہتا ہی مجہو
اس تعجب سے کہا مینی مین حیران ہون تیری اس ضعف بنیہ اور بیکاری اعضا اور اس سفر دراز سے کہا مجہہ ای شقیق دوری
اس سفر کے پس قریب کردیا ہی اوسکو میری شوق نی اور ضعف وبیکاری اعضا کی سو یہ مرضی
ہے میری مولا کی اور حال یہ کہ وہ حامل ہیں اپنے ای شقیق کیا تعجب کرتا ہی تو اوس غلام ضعیف
سے کہ حامل اوسکا ہو مولا لطیف پہر پڑہے اوسنے یہہ اشعار

ازورکم والهوى صعب مسالكه		والشوق يحمل من لا مال يسعده	
ليس المحب الذي يخشى مهالكه		كلا ولا شدة الاسفار تقعده	

ترجمہ زیارت کرتا ہون تمہاری حالانکہ عشق سخت ہی رستی اوسکی اور شوق اوٹہا کر لیجاتا ہے
اوس شخص کو نہین کسیطرح کا مال کہ مددگار ہوا اوسکا ❊ نہین ہی عاشق وہ شخص کہ ڈری جاہے
ہلاکتون اوسکی سے ہرگز نہین اور نہ سختی سفرون کی بہٹلا رکہتی اوس کو ❊ **حکایت**
منقول ہے بعضی صالحین سے کہ کہا اونہون نی دیکہا مینی راہ مین ایک شخص نوجوان لاغر
جسم دقیق الساقین کہ روتا ہے اور کہتا ہے واشوقاہ واسطی اوس کسیکی کہ دیکہتا ہی وہ مجکو
اور نہین دیکہتا مین اوسکو تو پوچہا مینی اوس سے کون ہی وہ شخص تو جواب دیا اوسنی
مجکو ساتہہ ان شعرونکی

	ولي حبيب بلا كيف ولا شبه		ولي مقام بلا رابع ولا خيم	

٨١

	من عهد من لي المی تم حالہم		انت من دار عشق لا مثلہا		

ترجمہ لیو واسطی میری محبوب ہی بی کیف و مانند اور واسطی میری مقام ہی بی منزل جیسے آیا مین تہہ عشق سی کہ نہین حال بیان کر سکتا ہون اوسکا نزدیک اوس شخص کے جسی کہ نہین طاقت رکہتا ہوین اوسکی وصف بیان کرنے کی ساتہہ مونکی پہر واقع ہوا اوسکو عشق تہوڑی دیر تک تو پایا ہمنی اوسکو پس پایا اوسکو مرا ہوا راضی ہوا اللہ تعالی اوس سے اور مروی ہی حضرت شیخ نجم الدین اصفہانی رضی سی کہ ایکبار گئی وہ ہمراہ ایک جنازہ بعضی صلحا کی مکہ میں پہر جب دفن کر چلی اوسکو اور بیٹہا ملقن واسطی تلقین اوسکی کے تو ہنسی حضرت شیخ نجم الدین اور تہی عادت شیخ کی یہ کہ کبہی نہین ہنستی تہی سو پوچہا اونسی بعضی مریدون نی سبب ضحک کا تو ڈالا اوسکو شیخ نی پہر بعد چند دنون کی فرمایا اسطرح کہ سین ہنسا مین مگر اسواسطی کہ جب بیٹہا ملقن قبر پر تو سنا مینی صاحب قبر کو کہتا تہا ای لوگو کیا نہین تعجب کرتی تم اوس مت سی کہ تلقین کرتا ہے وہ زندون کو راضی ہو پروردگار اونسی آمین **حکایت** منقول ہی شیخ عربی کبیر رحمہ اللہ تعالی سے کہا اونہون نی تہا مین مقیم مکہ میں پس واقع ہوئی میری دلمین گہبراہٹ واسطی سفر کے سو نکلا مین بارادہ روانگی طرف مدینہ پر سکینہ کے اور جبکہ پہنچا مین طرف بیر حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کی تو ناگاہ دیکہا مینی ایک جوان کو پڑا ہوا جنگل مین اور تہا وہ حالت نزع مین کہا مینی اوسکو لا الہ الا اللہ سو کہول دین اوسنی دونو آنکہین اپنے اور پڑہا اوس نی اس شعر کو ۸

	دم الہوی یغوث الکرام		انا ان مت بالہوی حتو قلبی	

ترجمہ مین اگر مرون تو عشق اندر دل میری کی ہوگا اور ساتھہ بیماری عشق کے مرتا مین اصل پہر وفات کی اوسنی پس غسل دیا مینی اوسکو اور کفنایا اور نماز پڑہے اوسپر پہر جب فارغ ہوا مین اوسکی دفن سی تو جاتا رہا میری دلسی ارادہ سفر کا اور گہبراہٹ خاطر کے تو لوٹا مین طرف مکہ کے راضی ہوا اون سی پروردگار اور منقول ہی کسی بزرگ سی کہ کہا اونہون نی تہا ہماری پاس ایک جوان مکہ مین کہ تہی اوسپر پہٹی پرانی کپڑی اور نہ نشست و برخاست کیا کرتا تہا وہ ساتھہ ہماری پس واقع ہوئی محبت اوسکی ہماری دلمین پس آئی میری پاس دو سو روپیہ وجہ حلال سی تو لیگیا مین اون سب کو اوسکی طرف اور رکہدیا مینی اون سب کو نیچی اوسکی مصلی کے اور کہا مینی اوس سے کہ ملی ہین یہ دو سو روپیہ مجکو وجہ حلال سے خرچ کر تو انکو اپنی ضروریات مین تو دیکہا اوسنی مجکو تیز نگاہ سی پہر بولا کہ مینی خریدا ہے اس جلسہ کو ساتھہ اللہ تعالی کے بفراغت واطمینان بعوض ستر ہزار اشرفی کے سوا اور املاک و اسباب کی اب کیا چاہتا ہی کہ فریب دی تو مجکو اسمین ساتھہ ان روپیون کی پہر کہڑا ہوکر پہینک دیا ان کو اور بیٹہا مین واسطی اونکی چننی کی سو نہ دیکہا مانند اوسکی عزت کی جبکہ چلا گیا وہ وہان سے اور نہ مانند اپنی جہوٹ کی جبکہ چننی لگا مین اون کو راضی ہو پروردگار اون سے

حکایت منقول ہی بعضی اہل اللہ سی کہ کہا اونہون نی تہا مین مدینہ مین پس آیا مین ایکبار قریب قبر شریف سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سونا گاہ دیکہا مینی وہان ایک شخص عجمی کو کہ کہتا تہا کہ رخصت ہوتا تہا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سو پیچہی چلا مین اوسکی جبکہ نکلا وہ روضہ شریف سی پہر جب پہنچا مسجد ذو الحلیفہ مین تو وہان

پڑہتی اور لبیک کہتے پہر آپڑی میں آپ ہی لبیک کہی اور میلا میں دیکھی تہی سو دیکھا اوسی مجکو پہر کر اور بولا کیا ارادہ
کیا ہے تو نے کہا میں ارادہ کیا ہی تیری متابعت کا تو انکار کیا اوسنی میرے ساتھہ چلنی کا
سو نہایت الحاح وزاری کی میں اوس سے تو کہا اوسنی خیر اگر نہیں مانتا تو اور ضرور ہے
تجکو ہمراہی میری تو خبردار رکہنا راہ مین قدم اپنا میری قدم پر کہا میں اچہا پہر چلا وہ
اور لیا اوسنی رستا او جانے کا سوا اوسکی آمد رفت لوگون کی پہر جب گذر ا ایک پارہ رات سے
تو ناگاہ ظاہر ہوئی روشنی چراغ کے تو ملتفت ہوا وہ میری طرف اور کہا یہ مسجد ہی حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی سو پہلے تو آگی جا تو یا میں پیچہے چلو مین شہر میں کہا میں اختیار ہے
تمکو جو چاہو کرو سو آگی بڑہ گیا وہ اور سویرا میں اوس مسجد میں یہان تک کہ جب فجر ہونے
تو داخل ہوا مین مکہ مین پس طواف و سعی کی مینی اور گیا مین پہر نزدیک شیخ ابوبکر کتانی
رحمہ کی اور بیٹھی تہی ایک جماعت شیوخ کی گرد اونکی سو سلام علیک کی مینی اون سے
کہا مجسے شیخ کتانی نے کب آئے ہو تم مکہ میں کہا میں اسیوقت پہر پوچہا کہان سے
آئے ہو کہا مینی مدینہ منورہ سے پوچہا کب چلے تہے کہا مینی کل شام کو سو یہ سنکر دیکہنے
لگے بعضے اونمین بعضون کو پس پوچہا مجسے شیخ کتانی نے کہ کسکے ساتہہ آیا ہے تو کہا
مینی ہمراہ ایک شخص کے اور بیان کیا میں حال اور قصہ اوسکا جو کچہہ کہ گذرا تہا تو کہا
اوس شیخ نے معلوم ہوا وہ شخص کامل ابو جعفر دامغانی ہے اور یہ بات بہ نسبت اونکی
حال کے بہت کم ہے پہر کہا اپنی ہمنشینوں سے جاؤ اور ڈہونڈو اوسکو پہر کہا مجسے اے
عزیز مینی پہلے ہی معلوم کر لیا تہا کہ نہین ہے یہ حال تیرا پہر پوچہا مجسے کیونکر راہ مین

پاتاتہا تو ہین کو نیچی اپنی قدمون کی کہا مینی مانند موج کی کہ پی در پی داخل ہوتی ہے
تلی کشتی کے راضی ہو اون سی پروردگار **حکایت** منقول ہی حضرت سفیان
ابن ابراہیم رح سی کہا اونہون نی ملا مین ایکبار حضرت ابراہیم بن ادہم رض سی مکہ مشرفہ مین
بیچ سوق اللیل کے قریب مولد شریف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درحالیکہ وہ رو رہی تہی پس
لیگیا مین اونکو ایک طرف راہ کی اور سلام علیک کی اونسی اور نماز پڑہی مینی اونکی پاس
پہر پوچہا مینی اونسی کیا سبب ہی اس گریہ وزاری کا اہی ابو اسحق کہا اونہون نی خیر ہے
پہر مکرر سہ کرر سوال کیا اونسی پہر حسب الحاج کیا مینی اونسی سوال مین تو کہا مجہسی ای سفیان
اگر خبر دون مین تجکو اپنی حال سی تو ظاہر کرو گی تم اوسکو یا راز داری کرو گی میری کہا
مینی ای بہائی کہو جو چاہو کہا چاہتا تہا جی میرا شوربہ کو تیس برس سے اور مین روکتا
تہا اوسکو حصول خواہش سے بزور واجتہاد کے پہر کل غالب ہوئی مجہپر نیند تو دیکہا مینی
ایک جوان حسین کو کہ ہاتہہ مین اوسکی پیالہ سبز ہی اور اوٹہتا ہی اوسمین سی دہوان اور
خوشبو سکباج کی پس روکا مینی اپنی طبیعت کو اوس سی سو قریب آیا وہ میری اور کہا
ای ابراہیم کہا اسکو کہا مینی ہرگز نہ کہاونگا مین اوس چیز کو کہ چہوڑا ہی مینی اوسکو واسطی
اللہ تعالی کی کہا اوسنی کبہی نہو گا ایسا جبکہ کہلا ویگا تجکو اللہ تعالی پس قسم ہی خدا کے
نہ باقی رہا مجکو کچہہ جواب سوا رونی کے پہر کہا اوسنی رحم کری تجہپر اللہ تعالی کہا مینی اوس سے
مین مامور ہون ساتہہ اس بات کی کہ نہ ڈالون اپنی پیٹ مین مگر اوس چیز کو کہ جان لون
حقیقت اوسکی تو کہا اوسنی مجہسی کہا عافیت دی تجکو اللہ تعالی دیا ہے یہ کہانا مجکو حضرت

رضوان داروغہ بہشت نی اور کہا مجہی ای خضر لیجا تو اس کہانیکو اور کہلا جاکر ابراھیم کے
نفس کو کہ بیشک رحم کیا ہے اوسپر پروردگار نی بسبب صبر دوام و وساز اوسکی کی اوپر باندہنی
اوسکی کے نفس کو خواہشون سی پہر کہا مجہی اللہ تعالی کہلاتا ہے اور تو تامل کرتا ہے اوسکی کہانی مین
ای ابراھیم اور حالانکہ مینی سنا ہی فرشتون سی کہ کہتی ہین وہ جو شخص دیا جاوی کوئی چیز بن مانگی
اللہ کیلیوی وہ اوسکو تو طلب کرتا ہی وہ اوسکو اوپر نہین ملتی وہ چیز اوسکو آخر مین کہا مینی اگر
سے یہ حال ایسا تو حاضر ہون مین روبرو تمہاری ای خضر نہین خلاف عہد کرون کا اللہ تعالی سے
اسی حال مین ظاہر ہوا ایک اور شخص اور دی اوسنی پہلی کو کچہہ چیز اور کہا ای خضر لقمہ بنا کر کہدی
اسکی منہہ مین پس کہلاتا رہا وہ مجکو اپنی ہاتہہ سے یہان تک کہ سیر ہو گیا مین اور حلاوت
اوسکی باقی ہے میری منہہ مین اور رنگ زعفران کا لگا ہوا ہے میری لبون مین پہر گیا مین
چاہ زمزم پر اور خوب دہویا منہہ کو پس نہوا دور مزہ اوسکا میری منہہ سی اور یہ رنگ
زعفران ہونٹون سی حضرت سفیان کہتی ہین پہر کہا مینی ابراھیم بن ادہم سی کہ دکہلاو مجکو
لبہا اپنی تو دیکہا مینی کہ اثر اوسکا زائل نہوا تہا پس دعا کی مینی جناب باری سی اس طرح کہ
ای وہ ذات پاک جو کہلانی والا ہے باز رکہنی والون کو نفس کے خواہشون سی جبکہ بیچی ہون
وہ صنع کرنی مین اپنی نفس کے ای وہ ذات پاک کہ لازم کردی ہی تونی قلوب اولیا اپنی
کو تقیدیق اور تصحیح ای وہ ذات پاک کہ پلائی تونی اونکی دلون کو شراب محبت اپنی
کیا دیکہتا ہے تو دا سطی سفیان کے نزدیک اپنی یہ مرتبہ پہر پکڑا مینی ہاتہہ ابراھیم بن ادہم کا
اپنی ہاتہہ مین اور اوٹہایا مینی اوسکو طرف آسمان کے اور کہا مینی الٰہی اللہ بہ برکت قدر و حرمت

اس ہاتھہ اور مرتبہ صاحب اس ہاتھہ کی اور برکت اوس عزت اسکی کے کہ تیری نزدیک ہے
اور بواسطے اوس جود کے کہ پایا ہی اسنے تیری جناب معلی سے ای اللہ بخشش اور عنایت فرما اپنی
غلام پر کہ محتاج ہے طرف فضل واحسان تیری کی ساتھہ رحمت کاملہ اپنی کے ای ارحم الراحمین
اگر نہین مستحق اس عنایت کا تیری جناب سی یہ غلام ای پرورش کرنیوالی سب جہانون کے
حکایت مروی ہے حضرت ابراھیم بن ادھم رضی سی کہ حج کیا اونہون نی ایکبار
بیت اللہ شریف کا سو درمیان اوس حال کے کہ مشغول تہی وہ طواف مین ناگاہ ظاہر ہوا
ایک جوان خوبصورت کہ تعجب کرتے تہی لوگ اوسکی حسن وجمال سی پس دیکھنا شروع کیا
اوسکا ابراھیم نے درحالیکہ روتی جاتی تہی تو کہا اونکی بعضی دوستون نی انا للہ وانا الیہ
راجعون یہ ایک غفلت ہی کہ داخل ہوئی ہی شیخ کی دل مین پہر کہا ایک ہمراہی نی ای
سردار ہماری کیا ہی یہ نظر ملی ہوئی ساتہہ گریہ کے کہا اوس سے حضرت ابراھیم نے ای بہائی
مینی عہد باندہا ہے اپنی پروردگار سے ایسا عہد کہ نہین قادر مین اوسکی توڑنی پر ورنہ قریب
جاتا مین اس جوان کے اور سلام علیک کرتا اوس سے کہ قرۃ العین میرا فرزند جگر پیوند ہے
چہوڑ آیا تہا مین چہوٹا درحالیکہ بہاگتی والا تہا مین طرف اللہ تعالی کے اور اب یہ بڑہگیا ہی اسقدر
کہ دیکہتا ہی تو اور اب مین بیشک شرماتا ہون پروردگار سے اس بات مین کہ لوٹون طرف
اوس چیز کے کہ نکلا ہون مین اوسمین سی اور چہوڑا ہے اوسکو واسطی اللہ تعالی کی پہر پڑہا ان شعرونکو

ولا عرضت لی نظرۃ مذ عرفتہ	مد الدھر الا کان لی حیث النظر
اغار علی طرفی لہ فکاننی	اذا رام طرفی غیرہ لیست البصر

ایامنتہی دہری وسولی وعدتی		ودادک فی تعلی الی یوم الحشر	

ترجمہ اور یہ عارض ہوئی مجکو کوئی نظر جسی کہ بچانا میں اوسکو تمام عمر سے مگر کہ موجود ہوتا ہے واسطی میری جہان نظر کرتا تہا مین * مین غیرت کرتا ہون اپنی آنکہون پر واسطی اوسکی پس گویا کہ مین جبکہ ارادہ کرتے ہین آنکہ میری اوسکی غیر کو دیکہنی کا تو نہین دیکہتا ہون مین * ای نہایت دیرہ میری اور آرزو میری اور سامان میری کی دوستی تیری میری دل مین ہی روز قیامت تک پہر کہا محسن جا تو اور سلام علیک کر اوس سی تا شاید تسلی ہو مجکو بسبب تیری سلام کی او سیرا ور تجہی آگ میری جگر کیے پہر آیا مین اوس نوجوان کے پاس اور کہا مینی اوس سی برکت عطا کری اللہ تعالے واسطی تیری باپ کی تیری حقمین کہا اوسنی ای عم مہربان کہان ہی باپ میرا او حال یہ کہ وہ نکلا ہے گہر سے کہ بہاگنی والا تہا طرف اللہ تعالی کے کاش دیکہون مین اوسکو اگرچہ ایک بار ہو اور نکل جاوی جان میری اوسوقت افسوس ہے اوسکی گم جانی پر پہر زور سی شروع ہوا اوسکو گریہ یاد سی باپ کے اور کہا واللہ محبوب ہی مجکو یہ کہ اگر دیکہون مین اوسکو اور مر جاؤن اوسیوقت تو نہین کچہ غم پہر رویا اور پڑہی یہ اشعار

لقد حکم الزمان علی حبی		برانی فی ھواک کما برانی	
حسیبی ان بعدت فان علمی		علی مر الزمان الیک دانی	
وان بعدت دیارک عن دیاری		فتنغصک لیس ینزح عن عیانی	
لقد اسکنت حبک فی فوادی		مکانا لیس یعرفہ جنانی	
کانک قد ختمت علی ضمیری		بحبک لایمر علی لسانی	

ترجمہ البتہ تحقیق حاکم بن گیا زمانہ مجھہ پر یہان تک کہ ترا اشنا تجکو بیچ محبت تیری کی جیسا کہ دیکھتا ہی تو ✽ ای پیاری اگرچہ تو بعید ہے تو کیا ہوا اسلیے کہ دل میرا مدتین گذری ہین کہ طرف تیری مائل ہے ✽ اگرچہ دور ہی شہر تیرا میری شہر سے تو کیا ہوا کہ صورت تیری نہین غائب ہوتی میری انکھون سی ✽ البتہ تحقیق رکھا مینی محبت تیری کو اپنی دل مین ایسی مقام مین کہ نہین پہنچتا ہی اوسکو دل میرا ✽ گویا کہ تو نقش ہے میری دل پر پس غیر تیرا نہین گذرتا میری زبان پر ✽ پھر لوٹ آیا مین طرف حضرت ابراہیم کی درحالیکہ وہ سجدی مین تہی مقام ابراہیم مین اور تر کردیا تہا کنکرون کو اپنی آنسوون سی اور مشغول تضرع تہی آگی مالک حقیقی کی اور روتی تہی اور پڑھتی تہی یہ اشعار

هجرت الخلق طرا فی هواكا	وايتمت العيال لكی اراكا
فلو قطعتنی فی الحب اربا	لما سكن الفؤاد الی سواكا

ترجمہ چھوڑا مینی تمام خلق کو بیچ محبت تیری کی اور یتیم کردیا مینی اولاد کو تاکہ دیکھون تجکو ✽ پس اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالی تو مجکو بیچ محبت کی البتہ تب بھی نہ قرار پکڑے گا دل طرف غیر تیری کے پس کہا مینی اوسنی دعا کر واسطی اپنی فرزند کی تو کہا ای اللہ باز رکھہ اوسکو گناہون سی اور مدد کر اوسکی اوپر مرضیات اپنی کی **حکایت** منقول ہی شیخ ابوبکر دقاق رضی اللہ عنہ سی کہا اونہون نی رہا مین مکہ شریف مین بیس برس تک اور چاہتا تہا دل میرا دودہ کو لیکن روکتا تہا مین اوسکی خواہش حاصل کرنی سی یہان تک کہ غالب ہوا مجھہ پر نفس میرا تو گیا مین طرف عسفان کی اور مہمان ہوا مین ایک قوم کا اقوام عرب سی سو پڑی نظر میری ایک حسین

لڑکی پر کہ جم گئی محبت اوسکی بہتری دلمن تو کہا اوسی ای شیخ اگر سچا ہوتا تو ترک شہوات ملی
تو بیشک جاتی رہتی تجہسی خواہش دو دہ کی پہر لوٹ آیا مین طرف مکہ کے اور طواف کیا بیت اللہ کا
سو دیکہا میں اوس رات خواب بیچ حضرت یوسف صدیق صلعم کو تو عرض کیے میں اون سے
ای نبی اللہ ٹہنڈی کری اللہ تعالی آنکہ آپ کی بسبب بچنی آپ کی زلیخا سی فرمایا اونہوں نی مجہسی
ای مبارک ملکہ تو سرا وار ہی ساتہہ اس بات کی کہ ٹہنڈی کری اللہ تعالی آنکہہ تیری بسبب سلامت رہنی
تیری کی اوس لڑکی عسفانیہ سی پہر پڑہی حضرت یوسف علی یہ آیت شریفہ ولمن خاف مقام
ربہ جنتان ترجمہ اور واسطی اوسکی جسنی خوف کیا اسکی آگی کہڑا ہونی سے دو جنتین
ہیں آواز نرم سی اور کیا خوب کہا ہی لوگون نی اشعار مین

	لعلک یوما اتعبتک المناظر		وانت اذا ارسلت طرفک رائدا	
	علیہ ولا عن بعضہ انت صابر		رایت الذی لاکلہ انت قادر	

ترجمہ اور تو جبکہ بہیجتا ہی نگاہ اپنی کو دراں حال کہ لیجانی والی ہو واسطی دل تیری کی ایک روز رنج
مین ڈالین گئے تجکو دیکہی ہوئی چیزین * دیکہا تو نی اوس چیز کو کہ اوسکی تمام پر تو قادر نہیں ہے
اور نہ اوسکی بعض سے تو صابر ہے * اور کہا بعض عارفون نے کہ نہیں ممکن نکلنا فریبون سے
نفس کے پروردگار ہی بلکہ ممکن ہے نکلنا نفس کے پہندیسی ساتہہ اعانت اور عنایت اللہ
تعالی کے اور کہا راحت طلب کر ساتہہ اللہ تعالی کی اور مت راحت ڈہونڈ دوری بیچ اللہ تعالی
سے تحقیق جسنی راحت طلب کی ساتہہ اللہ تعالی کے نجات پائی اوسنی اور جسنی راحت چاہی
اللہ تعالی سی دوری مین وہ ہلاک ہوا اور استراحت ساتہہ اللہ تعالی کے خوش جدم

ہونا دلکا ہے اوسکی ذکر سے اور استراحت اللہ تعالی سی دور ہی ہین ہمیشہ ہونا غفلت
کا ہی اور کہا ہی شیخ عبد اللہ محمد بن علی ترمذی حکیم نی رض کہ ذکر الٰہی تر و تازہ کرتا ہی دل کو
اور نرم کرتا ہی اوسکو پہر جب خالی ہوتا ہی یاد الٰہی سے تو پہنچتی ہی اوسکو حرارت نفس اور آگ شہوات
کے پس سخت اور خشک ہو جاتا ہے اور باز رہتی ہین اعضا طاعت اور عبادت سی پہر جب
کہینچی تو اونکو زور سی تو ٹوٹ جاتی ہین جیسی درخت بعد خشکی کی کہ نہین صلاحیت رکہتا کیسے
کام کی سوا کاٹ ڈالنی کے اور ہو جاتا ہی آخر کو ایندھن آگ کا کہ بچاوے ہمکو اوس سے
پروردگار کریم اور کہا ہی شیخ ابو عبد اللہ محمد بن فضل رض نی کہ بڑا تعجب ہی اوس شخص سے
کہ قطع کرتا ہی وہ دشت و صحرا اور جہاڑیونکو تا کہ پہنچی طرف بیت اللہ شریف کی اور حرم محترم
اوسکی کے بنظر اس بات کی کہ اوسمین آثار ہین اوسکی انبیا کی تو کیون نہین قطع کرتا
وہ اپنی نفس و خواہش کو تا کہ پہنچی طرف اپنی دل کے کہ تحقیق ہین اوسمین آثار اوسکی مولا کے
اور کہا ہے شیخ ابو تراب نخشبی رح جو کہ مشغول ہو غیر سے درحالیکہ مشغول تہا وہ ساتہہ اللہ
تعالی کی تو آتا ہی اوسپر غصہ اوسیوقت نعوذ باللہ بوجہہ الکریم من مقتہ و عذاب الالیم
حکایت منقول ہی بعضی اہل اللہ سی کہ سفر کیا انہون نی واسطی حج کی اوپر قدم
تجرید کے اور عہد کیا اللہ تعالی سی اس بات کا کہ نہ سوال کری کسیسی ہرگز کسی چیز کا پہر جبکہ
تہا وہ بعض راہ مین تو گذرا اوسپر ایک زمانہ کہ نہ ملا اوسکو اوسمین کچہہ تو عاجز ہوا چلنی سے
اوسوقت کہا اپنی دل مین یہ وقت ضرورت کا ہے کہ پہنچاویگا طرف ہلاکت کی بسبب ضعف
کے کہ وہ سبب انقطاع قوا اور ارواح کا ہے اور تحقیق منع فرمایا ہے اللہ تعالی نی ڈالنی سے

اپنے آپ کو ہلاکت مین پہر قصد کیا سوال کا اور جب مستعد ہوا سوال پر تو پیدا ہوا
اوسکی دل مین ایک خطرہ اور روکا اوسی اوسکو قصد سوال سی تو کہا اوسی دل مین مرنا
بہتر ہے مجکو نہ توڑونگا مین وہ عہد کہ ہی درمیان میری اور اللہ تعالی کی سو بڑہ گیا قافلہ اور رہ
گیا وہ ضعف سی تس لیٹ گیا منہہ کرکے طرف قبلہ کے باتنظار موت کی سو اسی حال مین تہا
کہ ناگاہ دیکہا اوسی ایک سوار کو کہڑا ہوا اپنی سر پر کہ ہی پاس اوسکی ایک چہاگل پانی کی پس
پلایا اوس سوار نے اوسکو پانی اور پوری کیے حاجت اوسکی پہر کہا کیا چاہتا ہی تو ملنا قافلہ سے
کہا اوسنے اب کہان قریب ہی قافلہ کہ ملون اوس سی کہا سوار نے اوٹہ اور چلا ہمراہ اوسکی چند قدم
پہر کہا کہڑا رہنا ہمین پر کہ قافلہ آجاوی گا پاس تیری پس تہوڑی دیر مین آنا قافلہ اوسکی
پاس پیچہی سے اور آوی گا خاتمہ کتاب مین انشاء اللہ تعالی جواب مکر اس حکایت کا اور
مثال اسکی کا حکایت مروی ہی کہ ایک جوان طواف کیا کرتا بیت اللہ شریف کا
اور جب فارغ ہوا کرتا طواف سی تو مشغول ہوتا درود پڑہنی مین اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور نہی یہی دو کام اوسکی بکثرت تو پوچہا اوس سی کسی نے کیا ہی تیری پاس کوئی سبب
اس کثرت درود کا کہا اوسی ہان نکلا مین اور باپ میرا اوسطی حج کی سو بعضی منزلون مین
بیمار ہوا باپ میرا ایسا کہ مرگیا اور سیاہ ہوگیا مونہہ اوسکا اور پہلی پڑہ گئین آنکہیں اور پہول
گیا پیٹ اوسکا پس رونی لگا مین اور کہا مینی انا للہ وانا الیہ راجعون مرا باپ میرا مسافرت
مین افسوس ساتہہ ایسی موت کے پہر جب رات ہوئی اور پڑی ہوئی تہی لاش اوس کی
اوسیطرح تو غالب ہوئی مجہپر نیند تو دیکہا مینی جناب محبوب الہی حضرت رسالت پناہ ہے

صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہنی ہوی ہین آپ حلۂ سفید او منتشر ہے اوسمین بہی نہایت خوشبو
عطر کے سو تشریف لیگئی آپ قریب میری باپ کی اور پہیر ادست مبارک اپنا اوسکی مونہ پر
سو ہو گیا سفید تر وو دہ سی پہر پہیرا ہاتہ اوسکی شکم پر تو جاتا رہا نفخ اوسکا پہر بعد اسکی
جانا چاہا آپنی سو گیا مین اوٹہکر آپکی قریب اور پکڑا مینی دامن مبارک آپکی را دہ تشریف کا اور
عرض کی مینی ای سردار میری قسم ہی تمکو اوس ذات پاک کی کہ بہیجا ہی اوسنی تمکو طرف میری
باپ کی لاش کے اس مقام مسافرت مین واسطی رحمت کی کون ہو آپ فرمایا اوسی آنحضرت نی
کیا نہین پہچانا تو مجکو مین محمد رسول اللہ ہون صلعم تہا یہ باپ تیرا بڑا گنہگار و مجرم اور فقط اسمین
یہ بات اچہی تہی کہ یہ مجہپر درود بہت بہیجا کرتا تہا پہر جب واقع ہوا اسپر یہ حادثہ سخت تو مستغیث
ہوا یہ مجہسی تو فریاد رسی کی مینی اسکی اور مین فریاد رس ہون اوسکا جو کثرت کری مجہپر درود دنیکی
دنیا مین مولف کتاب روض الریاحین کہتی ہین کہ وقت تحریر اس حکایت کے گذری میری و مین
چند اشعار مدح تشریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین بیچ بیان شفاعت کی اور وہ یہ ہین

علیك صلوة الله یا ملجاء الورى	اذا اقبلت یوم الحساب جهنم
وراموا شفیعا یستغاث بجاهه	له شرف العلیاء رحب مکرم
وقالوا لاهل العزم فی الرسل من لها	فلیس سوالم ما ولی العزم یعزم
فعنها خلیل والکلیم تاخرا	وعیسى وقیل القوم نوح وادم
فخیر الکرام الرسل عنها تاخروا	اتیت الیها بالندی استقدم
اغثت جمیع الخلق اذ کنت رحمة	لجئت لکل العلمین لیرحموا

ترجمہ تجہیز درود اللہ کی ای جای پناہ خلق کے جبکہ آگی آویگی دن قیامت کی دوزخ ؛
اور ڈہوندہی گی شفیع کہ استعانت کرین ساتھہ مرتبہ اوسکی کے واسطی اوسکی بزرگی کے ظاہر ہوگئیا دہ
پیشیاسے صاحب عزت ؛ اور کہین گے واسطی انبیاء اولوالعزم کے کہ کون ہی صاحب شفاعت
تو سوای تمہاری ای صاحب عزیم کے کوئی بہی عزم کریگا شفاعت کا۔ کہ اوس سی ابراہیم
خلیل اللہ اور موسی کلیم اللہ بہی ہٹ جاوین گے اور حضرت روح اللہ بہی اور پہلی ان کی نوح
اور آدم علیہم السلام ؛ پس بہتر بزرگون کی جو مرسلین ہین اوس سے ہٹ جاوین گے
اور تو آویگا طرف اوسکی یعنی شفاعت خلق کے آگی بڑہ کر ؛ فریاد رسی کریگا تو تمام خلق کے
اسلیے کہ تو رحمت ہی واسطی خلق کے مبعوث ہوا تو واسطی تمام خلق کی تاکہ رحمت الٰہی ہوا ون پر
پس تو وہ شخص ہے قیامت مین بہی نشان تیری کے تمام مخلوق ہوگی اور تو تمام خلق کا
سردار ہوگا ؛ **حکایت** مروی ہی ابو الحسن سراج رح سی کہا اونہون نکلا ایک بار
مین واسطی حج بیت اللہ کی سو در حالیکہ طواف کرتا تہا مین ناگاہ روبرو آئی ایک عورت
با حسن و جمال کہ روشنی ہوگئی اوسکی جمال حسن سی کہا مین اللہ نہین دیکہا مینی کبہی آجتک حسن
وجمال اس عورت کا سا اور نہین یہ تروتازگی اور بار و انداز مگر بسبب بی فکری اور بی غمی
اور ہونی خوشی وخورمی کی پس سن لی یہ بات میری اوس عورت نی تو بولی کیسی کہی یہ
بات تونی ای شخص واللہ میں بندہی ہوئی ہون غمون مین اور گرفتار ہون مین رنجو نمین
اور زخمی ہے دل میرا ایسی درد والم مین کہ نہین اونمین کوئی شریک میرا کہا مینی کسطرح نقین ہی

ہو مجکو تیری اس بات کا تو بولی ذبح کی تھی میری خاوند نی ایک بکری عید ضحی کو اور میرے دو لڑکے کم عمر کہیلتی تہی گہر مین اور تیسرا چہوٹا لڑکا دودہ پی رہا تہا میری پستان سے تو اونہی مین اوسکو بہٹلا کر واسطی پکانی کہانی کے اونکی لیی تو کہا کہیل مین میری بڑی بیٹی نے مجہلی کیا دکہاؤن مین تجکو کسطرح کیا ہی باپ ہماری نی ساتہہ اوس بکری کی کہا اوسنی ہان سو کہیل مین بڑی نے لٹایا مجہلی کو اور ذبح کر ڈالا اوسکو پہر ترٹپتا دیکہکر بہاگا گہر سے طرف پہاڑ کی سو کہا لیا اوسکو وہان بہیڑی نی اور گیا باپ اوسکا پیچہی اوسکی جستجو کو سو ہلاک کیا اوسکو پیاس نے یہان تک کہ مرگیا پہر زمین پر بہٹلایا اپنی چہوٹی لڑکے کو اور گئی مین طرف دروازہ کی کہ دریافت کرون کچہہ حال اونکی باپ کا کیسی کہ اسمین گیا وہ لڑکا گہسٹتا کر قریب دیگچی کے کہ وہ پک رہی تہی اور کہینچ لیا اوسکو پکڑ کر اوپر اپنی لپس جدا ہوگیا گوشت پوست اوسکا ہڈی سی بسبب گرمی گرم شوربا کی اور مرگیا جل کر پہر سنی یہ بات میری ایک بڑی بیٹی نی کہ تہی گہر مین اپنی خاوند کے سو گر پڑی یہ احوال پرملال سنکر اوپر سی زمین پر اور گرتی ہی مرگئی سو تنہا کر دیا مجکو زمانہ نی اون سب سی پہر پوچہا مینی اوس سے کیونکر صبر ہوا تجکو ایسی بڑی مصیبتون پر تو بولی نہین کوئی شخص جو پہچانی فرق صبر و بی صبری کا مگر یہ کہ پالیتا ہی درمیان ان دونون کے راستا جدا جدا سو صبر کرنا جان بوجہہ کر مصائب مین نیک انجام ہے اور بی صبری صاحب کو عوض مصیبت کا نہین دیتی پہر چلی گئی وہ میری پاس سے یہہ اشعار پڑہتے ہوسے ؎

صبرت و کان الصبر خیر معول	وہل جزع یجدی علی فاجزع

ضرت علی ما لو یحمل لعضه ملکب دموع العین حتی یردہا	حبالی ستر ورگا اصبح مصلع الی ناظری فالعین فی القلب مع

ترجمہ صبر کیا مین اوپر اوس خبر کے کہ اگر اوٹھا دین کچہہ اونین سی پہاڑ سختیون کو تو ہوجاوین ریزہ ریزہ ۔ قابو پایا مینی آنکہ کے آنسوؤن پر یہان تک کہ لوٹایا مین سے اونکو طرف آنکہون کے پس چشمی بیچ دل کے اوبلتی ہین **حکایت** منقول ہی حضرت ابراہیم خواص سے کہا اونہون نی پیاسا ہوا مین ایکبار اپنی بعض سفرمین یہان تک کہ گرپڑا مین مارے پیاس کے سو ناگاہ معلوم ہوا مجکو کہ کسنی چہڑکا پانی میری مونہہ پر تو کہولین مینی آنکہیں پس دیکہا ایک شخص خوبصورت کو سوار سرخ گہوڑی پر پلایا اوسنی مجکو پانی اور کہا مجسی کہ بیٹہہ میری پیچہی سو گذری تہی مگر تہوڑی دیر کہ پوچہا اوسنی مجسی کیا دیکہتا ہی تو کہا مینی دیکہتا ہون مین یہ ہی سامنی شہر مدینہ منورہ پہر کہا اوسنی اب اوتر جا تو اور بڑہہ جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام و درود اور کہو آپ سی کہ بہائی آپ کا خضر سلام کہتا ہی اور کہا شیخ ابوالخیر اقطع رضہ نی کہ گیا مین مدینہ منورہ کو اور رہا وہان پانچ دن کہ چکہا میں او مین کچہہ پس گیا مین طرف قبر شریف اور خوابگاہ مبارک حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سلام علیک کی مینی آنحضرت شریف اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضہ پر اور عرض کی مینی یارسول اللہ مین مہمان آپکا ہون آجکی شب پہر یہ کہکر لوٹا مین در دولت سی اور سو رہا جا کر پیچہی منبر شریف کی سو دیکہا مینی خواب مین کہ تشریف لائی جناب سرور عالم اور حضرت ابوبکر رضہ طرف یمین کی ہین اور حضرت عمر رضہ طرف یسار کے اور حضرت جناب

امیر کرم اللہ وجہہ آگی آگی آتی ہین پس ہلایا مجکو حضرت علی رض نی اور کہا مجہسی اوٹہہ تحقیق
پتشریف لائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو اوٹہا مین اور قریب جاکر بوسہ دیا مینی آپکی جبین
مبارک پر درمیان دونو ابرون کی پہر عنایت کی آپ نی مجکو ایک روٹی سو کہائی مینی آدہی
اور بیدار ہوا مین درحالیکہ تہی واسطی آدہی باقی اوسمین کی اور کیا خوب اشعار کہی ہین بعضی
بزرگون نی اس مقام مین

احن الی نوح الحمام اذا غنی … واشتاق للوادی واصبو الی المغنی
ویعجبنی مر النسیم لانہ … تحدث عن نجد حدیثا لہ معنی
ویخبر عن زوائر لیلی بانہم … سراوا عند بانات النقا وجہا الا سنی
بعیشک ان جئت الخیام تقف بہا … وقل للملیح الحی انی بہ مضنی
وعرض بذکری عندہ فلعلہ … یرق لمشتاق الی ربعہ حنا
متی تقبا تقضی منیۃ عاشق … ویدفن فی سلع ومہیی سکنا
تملک قلبی حب من سکن الحمی … فقلبی بہواہ وعقلی بہ جنا
تکاسل معناہ فاصبح فاتنا … الا یالہ بدرا حوی الحسن والحسنی
علیہ صلاۃ اللہ ما لاح بارق … وما ناح طیر فی الغصون وما غنی

ترجمہ بیقرار ہوتا ہون طرف آواز کبوتر کے جبکہ خوش آوازی کرتا ہے اور مشتاق ہوتا ہون
طرف صحرا کے اور بیقرار ہوتا ہون طرف گانی کے ؁ اور خوش آتا ہی مجکو چلنا باد نسیم کا ایسی
کہ وہ پہنچاتی ہی زمین نجد سی ایک پیام کہ واسطی اوسکی عجیب معنی ہین اور خبر دیتی ہی زیارت

کر میوالون لیلی کے اسطرح کہ اسہون نی دیکہا ہی نزدیک درختون ان صحرا ہی لقاکی اوسکی چہرۂ
روشن کو قسم ہی تجکو زندگی کی اگر جادی تو لیلی کے خیمون مین تو ٹہر جا اور وہان پر اور کہنا
واسطی معشوق نمکین اوس قبیلہ کے کہ تحقیق مین تجہپر شیفتہ ہون ؛ اور کسی تقریب سی کر دیا
ذکر میرا نزدیک اوسکی پس شاید کہ اوسکو رقت پیدا ہو اور رحم آوی اپنی مشتاق پر کہ وہ
طرف منہ لگا وہ اوسکی کے بیقرار ہوا ہے ؛ کب ہوگی یہ آرزو کہ بیچ فنا کی آجاوی موت عاشق
کو اور مدفون جبل سلعہ کے بیچی اور شام کو کری وہین سکونت ؛ مالک ہوگئی میرے دل کے محبت
اوس شخص کی رہتا ہی وہ صحرا مین پس دل میرا دوست رکہتا ہی اوسکو اور عقل میری بسبب
اوسکی مجنون ہوگئی ؛ کامل ہی وہ اپنی سیرت مین سو ہوگیا وہ مفتون کرنیوالا ہی لوگو کسقدر
حسین ہی وہ کہ چاند ہی جسنی جمع کیا حسن صورت اور حسن سیرت کو ؛ اون پر رحمت اللہ کے
جبتک چمکی بجلی اور جبتک خوش آوازی کرین طیور شاخون پر اور جبتک ترانہ کرین ؛
حکایت منقول ہی حضرت ابو جعفر صفار رض کہا اونہون نی کہ میرے راہ میں ایکبار
جنگل مین حیدر رو پیاسا رہا مین ایک مدت تک اور ضعف طاری ہوا مجہپر پس دیکہا
مینی اوس جنگل مین ایک شخص ضعیف نحیف منہ کہولی ہوئی کہ دیکہتا ہی طرف آسمان
کے پوچہا مینی اوس سی کیا ہی یہ انتظار کہا اوسنی کیا کام ہی تجکو دخل دینی سی درمیان
غلام اور آقا کی پہر اشارہ کیا ہاتہ سی ایک طرف کا اور کہا جا اس راستہ پر سو چلا مین
اوسطرف موافق اشاری اوسکی کے سو ہنوز نہ گیا تہا مین مگر تہوڑی دور کہ دیکہی میں نی رکہی
ہوئی دو روٹیان کہ ایک پر اونمین گوشت گرما گرم تہا اور برابر اونکی رکہا ہوا تہا

ایک کوزہ بہرا ہوا پانی سرد و شیرین سو کہایا مینی اونکو یہان تک کہ شکم سیر ہوگیا
اور پیا پانی کہ بخوبی سیراب ہوا پہر لوٹ آیا مین اوسکی طرف اور پوچہا مینی اوس سے
بیان کرو مجہسی کیا چیز ہے تصوف سو تبسم کیا اونہون نی پہر کہا لائح کلامح فاصطلم
فاستباح یعنی ظاہر ہوا ظاہر ہونی والا پس جڑہ سی اوکہیڑ دیا اور لوٹ لیا یعنی وہ ایک
کشف ہی کہ وارد ہوتا ہی اسرار پر سو اوچاٹ لیتا ہی وہ بندی کو اور مباح جانتا ہی اوس سے
ہر چیز کو کہ تہی واسطی اوسکی مال وغیرہ سی یہان تک کہ نہین اختیار کرتا واسطی اپنی کسی چیز کو
اور اصطلام یعنی جڑہ سی اوکہیڑنا محل قہر مین لغت حیرۃ ہی اور صفت دہشت راضی ہو
اون سی پروردگار فقط کہتا ہون مین اسی اصطلام مذکور کے طرف اشارہ کیا ہے شیخ
ابو العیث یمنی نے کہ مشائخ اہل اللہ سی ہین رضو ساتہہ اس قول اپنی کے کہ اہل حضور چار قسم پر
ہین ایک وہ شخص ہی کہ خطاب کیا گیا سو ہوگیا وہ ہمہ تن کان واسطی سننی کی دوسرا وہ ہے
کہ دکہایا گیا انوار و تجلیات سو بن گیا تمام جسم چشم تیسرا وہ شخص کہ مضمحل اور مغلوب
ہوگیا نیچی انوار تجلیات کی چوتہا وہ کہ زبان ہوگیا ہی شفاعت کی وقت مین اور یہہ سب
مین کامل تر ہے **حکایت** مروی ہی علی بن موفق رضہ سی کہا اونہون نے
حج کیا مینی ایک سال بسواری محمل سو دیکہا مینی لوگون کو پیادہ چلتی ہر دی سو خوش آیا
مجکو پیادہ چلنا ہمراہ اونکی پس اوترا مین اور سوار کرایا ایک شخص کو اپنی جگہہ پیادہ چلنی
لگا مین پیادہ اونکی ساتہہ سو پڑہ گئی ہم قافلہ سے طرف جنگل کے اور الگ ہوگئی راہ سے
پہر سو رہے ہم سب تہک کر تو دیکہا مینی خواب مین خوبصورت لڑکیون کو کہ تہی اونکی

ہاتون مین طشت سونی کے اور لوٹی چاندي کی اور دہولاتی پہرتی ہین وہ پاؤن پیادہ
چلنی والون کے اور تنہا باقی رہا مین درمیان ہین اونکی تو پوچہا ایک نی اپنی ساتہہ والی سے
کیا ہین ہی یہ شخص اونہین سی کہا اونہون نی اسکی واسطی تو محمل ہی پہر جواب دیا پہلی نی نہیں
کہا ہوا اونہین سی ہی اسواسطی کہ اسنی دوست رکہا ہی پیادہ چلنی کو انکی ہمراہی میں پہر دیا
اونہون نی میرا پاؤن تو جاتا رہا اوسیوقت رنج تعب میرا کہ معلوم ہوتا تہا بدن مین راہ
چلنی سی **حکایت** مروی ہی علی بن موفق رضی اللہ سی کہا اونہون نی کجہہ اوپر
پچاس حج کئی مینی اور کر دیا ثواب اون سبکا واسطی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی
اور حضرت ابو بکر رضا اور حضرت عمر رضا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہم کے اور ببرکت ان کی
اپنی والدین کو اور باقی رہا ایک حج آخری سو نظر کی مینی طرف حاضرین موقف اور شور
وغل اونکی کے تو کہا مینی ای پروردگار اگر ہو اس جماعت مین کوئی شخص کہ نہ قبول
ہوا ہو حج اوسکا تو دیا مینی اوسکو ثواب اس حج کا پہر سویا مین اوس رات مزدلفہ مین تو
دیکہا مینی خواب مین اللہ عز وجل کو اور ارشاد کیا مجہسی اسطرح کہ ای علی بن موفق کیا
سخاوت کرتا ہی تو مجہپر تحقیق بخش دیا مینی تمام اہل موقف کو اور برابر انکی دونکو اور
اضعاف مضاعف کو مثل انکی اور شفاعت قبول کی مینی ہر ایک کی انمین سی بیچ حق
اہل بیت انکی کے اور دوستون انکی کے اور پڑوسیون انکی کے اور حال یہ کہ مین صاحب
تقوی اور مغفرت ہون **حکایت** مروی ہی حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے
کہا انہون سوار ہوی ہم ایکبار جہاز پر اور سوار ہوا ہماری ساتہہ ایک جوان حسین روشن

موتیہ والا پھر جب پہنچے ہم بیچ مین بحر کے تو گم گیا مالک جہاز کا ایک کیسہ جسمین مال کثیر تھا
سو دریافت کیا اوسنے ہر شخص سے کہ تہا وہ اوس جہاز مین پھر جب آئی وہ لوگ دریافت
کرتے ہوئی قریب اوس جوان خوبصورت کی تو کود پڑا وہ جہاز سے دریا مین اور بیٹھ گیا موج
دریا پر اور ٹھر گئی واسطی اوسکی موج مانند تخت ہموار کے اور ہم سب دیکھتی تھی اوسکو جہاز سے
پھر کہا اوسنی ای مولا میری ای مالک میری ان لوگون نی تہمت لگائی مجھپر اور مین قسم
دیتا ہون تجکو ای حبیب میری دلکی یہ کہ حکم کری تو اسیوقت ہر ایک جانور کو دریا کی جو تجکو
ہے یہ کہ نکالی وہ سر اپنا اور حال یہ کہ منہہ مین ہر ایک کی اونمین سی جوہر بیش بہا ہو حضرت
ذوالنون فرماتی ہین ہنوز نہ تمام ہوا تہا کلام اوسکا کہ دیکہا ہمنی جانوران دریا کو آگی جہاز
کے کہ نکالی اونہون نی سر اپنی اور ہر ایک کی موتہہ مین ایک جوہر تابندہ موجود تہا پھر اوترا
وہ جوان موج پر سے دریا مین اور چلنی لگا سطح آب پر مثل زمین کی تجخر سی اور کہتا جاتا تہا
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ یعنی تیری ہی عبادت کرین اور تجہی سی مدد چاہین
یہانتک کہ غائب ہو گیا ہماری نظرون سی حضرت ذوالنون فرماتی ہین بس یہہ معاملہ دیکہکر
شوق ہوا مجکو سیاحت کا واسطی دیکہنی اہل اللہ کی اور یاد ہوا مجکو یہ قول شریف جناب
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا لا یزال فی امتی ثلثون قلوبہم علی قلب ابراہیم
خلیل الرحمن کلما مات منہم واحد ابدل اللہ تعالی مکانہ واحدا
یعنی ہمیشہ رہینگی میری امت مین تیس ابدال دل اونکی مثال دل ابراہیم خلیل اللہ
کی ہین جب مرتا ہی اونمین سی ایک بدل کرتا ہے اللہ تعالی اوس جگہہ دوسرا

حکایت منقول ہے حضرت ابراہیم خواص سے کہا او ہون نی داخل ہوا میں ایک بار جنگل مین سو پہنچی شدت تکلیف راہ کی سو صبر و تحمل کیا میں اور سیر پہر جب پہنچا مین مکہ معظمہ مین تو داخل ہوا اس ریاضت کی جانب سی وہان میری دل مین کچہ سوٹرا سخت و تکبر سی پکارا مجکو طواف مین سی ایک بوڑہی عورت نی کر ابراہیم موجود تہی میں تیری ساتہہ اوس صحرا میں دشوار گذار مین لیکن نہ بات جیب کی میں تجہسی اسواسطی کہ بچایا مین کہ پہیرون شغل تیرے سے باطن کا اوس طرف سی اور مشغول کرون مجکو اپنی طرف یعنی خلل انداز تیری مشغولی مین نہوئی نکال ڈال یہ وسواس او خطرہ سخت و پیدا کا اپنی دلسے اور کہا ہی شیخ ابو الحسین مزین رضی کہ داخل ہوا میں ایکبار جنگل مین بطریق تجرد بازاد و طور پر سر و پا برہنہ پہر خیال آیا میری دلمیں کہ کوئی نہ آیا ہوگا اس جنگل مین بیچ راہ مکہ کے اس سال بحالت تجرید و تفرید زائد مجہسی سو مجرد وقوع اس خطرہ کی پہنچا مجکو پیچہی آدمی نے پیچہی سے اور کہا اے حجام کب تک باتین کریگا اپنی نفس کی ساتہہ باطل اور جہوٹی اور کیا خوب کہی گئی ہین شعر اسی باب مین

نظرت فی الراحۃ الکبری فلم ارہا	تنال الا علی جسر من التعب
والجد منہا بعد فی طلبہا	فکیف تدرک بالتقصیر واللعب

ترجمہ غور کیا میں بڑی راحت مین پس نپایا میں اوسکو کہ حاصل ہو مگر بعد ایک نوع کے تکلف کے ؛؛ اور مرتبہ سعی کی اوس سے بہت دور ہے بیچ طلب اوسکی کے پس کسطرح سے حاصل ہو ساتہہ تقصیر اور کہیل کے ؛؛ اور کہا بعض اہل اللہ نے کہ ترک کرنا اور چہوڑ دینا نفس کا ہی

مواصلات آلہی ہی اور مواصلت ساتھہ نفس کے عین فراق اور دوری ہی حق سی اور کہا گیا ہی کہ ہجر آتش سوزان ہی او وصل خاطر شادان اور کیا خوب کہی ہین کسینی یہ اشعار

	والہجر لو سکن الجنان تحولت		نغم الجنان علی العبید جحیما
	والوصل لو سکن الجحیم تحولت		نقم الجحیم علی العباد نعیما

ترجمہ اور جدائی اگر جا رہی جنت مین ہو جاوین نعمتین جنت کی بندون پر دوزخ ؛ اور وصل اگر جا رہی دوزخ مین ہو جاوین عذاب دوزخ کے بندون پر نعمت ؛ اور کہا ہے بعضون نی کہ پروردگار عالم نے عنایت کیا ہی ہر ایک اپنی بندہ کو ایک مقدار اور مرتبہ اپنی معرفت کا او مقرر کیا ہے او سپر بلا اور آزمایش سی او سقدر کہ عنایت کی ہی اوسکو معرفت تاکہ ہو معرفت اوسکی مددگار واسطی اوسکی اوپر اوٹہانی اوس بلا و محنت کے

حکایت منقول ہی بعض صالحین رحمۃ سی کہا اونہون نی دیکہا مینی حضرت سمنون کو طواف مین درحالیکہ وہ ٹہیر رہی اور جہکتی جاتی تہی چلنی مین سو پکڑا مینی ہاتہہ اونکا اور کہا مینی ای شیخ خیال رکہو اس موقف کا کہ روبرو تمہاری ہے اور خبر دو مجکو اپنی اوس حال و کیفیت سی کہ پہنچایا ہی تجکو اللہ تعالی نے طرف اوسکی یعنی اسوقت تمیز کیا کیفیت طاری ہی سو جب سنا اونہون نی ذکر موقف روبرو اپنی تو گر پڑی بیہوش ہو کر پہر جب ہوش مین آئی تو پڑہے اونہون نے اوسوقت یہہ اشعار

	ومکتئب لج السقام بجسمہ		کذا قلبہ بین القلوب سقیم
	یحق لہ لومات خوفا ولوعۃ		لموقفہ یوم الحساب عظیم

ترجمہ اور بہت دردمند کہ موج اٹھتی ہین بیماریین اوسکی جسم مین اسیر حتی دل اوسکا درمیان دلون کی بیار ہی۔ سزاوار ہے اوسکو اگر مر جاوی تی اندیوی خوف اور شور ش دل کی کہ موقف اوسکا دن قیامت کے بہت سخت ہوگا۔ پھر کہا ای بھائی مقرر کیے ہین مینی ای نفس پر پانچ خصلتین اور مضبوط کر لیا ہی مینی انکو خصلت اولی یہ ہی کہ مارا ہی مینی ایی ہی سی اوسکو کہ زندہ تہی یعنی خواہش نفسانی کو اور زندہ کیا ہے اوس چیز کو کہ مردہ ہے یعنی دل دوسری یہ کہ حاضر اور موجود جانا ہے مینی اوس چیز کو جو مجسی غائب اور دور تہی یعنی نصیب اور حصہ اپنا دار آخرت سی اور غائب اور دور جانا ہے اوسکو کہ حاضر اور قریب تہی مجہسی یعنی نصیب اور حصہ اپنا دنیا کا تیسری یہ کہ باقی اور پایندار جانا ہی مینی اوس چیز کو کہ فانی اور زوال پذیر تہی نزدیک میری اور وہ تقوی ہی اور فانی اور بی بقا جانا ہی مینی اوسکو جو میری نزدیک باقی تہی یعنی خواہش اور آرزو چوتھی یہ کہ مینی النس محبت پکڑی ہی اوس چیز سی کہ تم لوگ اوس سی وحشت کرتی ہو اور بہاگا ہون مین اوس چیز سے کہ جس سی تسکین ہوتی ہی تمکو پہر چلی میری پاس سی ہو نہ پہر کر یہ اشعار

سروحی الیک بکلها قد اقبلت	لو کان فیک هلاکها ما اقلعت
تبکی علیک تخوفا و تلهفا	حتی یقال من البکاء تقطعت
فانظر الیها نظرة بتعطف	فلطالما متعتها فتمتعت

ترجمہ جان میری تیری طرف بالکل متوجہ ہے اگر ہو تیری طلب مین موت اوسکی تو بھی جا نہین سکتی۔ روتی ہے ڈر اور افسوس سے یہانتک کہ لوگ کہتی ہین کہ رونی سکے

سبب سے ٹکڑی ٹکڑی ہو گئی ٭ پس دیکھہ طرف اوسکی ایک بار مہربانی سی پس جسقدر تو
نفع دیگا اوسکو نفع یادہی کی **حکایت** منقول ہی شیخ ابو ربیع رض سے
کہا اونہون نی تہی ہم ایک گروہ فقرا کے مکہ معظمہ مین اور تہی اونمین اکثر ایسی آدمی
کہ حاصل تہین واسطی اونکی سیاحتین اور ایسی احوال کہ عہد کیا تہا اونہون نی اونکا اپنی نفسون
سے اور تہا مین کہ مطلع ہوا تہا مین بسبب بحث کی اپنی نفس سے اسپات پر کہ نہین ہی واسطے
میری کوئی عمل صالح سو سوچنی لگا مین اپنی دل مین کہ کیا پایا جاتا ہے مجہمین کوئی ایسا حال
کہ بسبب اوسکی انتظار کرون کسی بہلائی کا زمانہ مین جو وقوع مین آوہی اوس حالت
موجودہ سی سو پایا مینی اپنی آپ کو خالی اور بی مایہ اوس سی بہی تو کہا مینی دلمین علامات
عجز سی ہی انتظار کرنا اوس چیز کا جو موجود نہواب چاہیی کہ متعلق ہون مین ساتہہ ایسی شغل کے کہ لازم
ہے مجکو بالفعل خیر و سعادت سی تو معلوم ہوا مجکو کہ نہین یہان کوئی عمل صالح بہتر طواف سی سو کثرت
[illegible] مینی اوسکی یہان تک کہ کہنی لگی لوگ مجسی کہان تک پہریگا تو مانند حمار ربٹ کی کیا تمام اسی کام
[illegible] پاتا ہے تو دل اپنی کو کہا مینی نہین پہچانتا مین واسطی اپنی دل کے کہ پاؤن اوسکو اور نہین
[illegible] تا مین واسطی اوسکی مکان کہ طلب کرون اوسکو وہان سی لیکن سنا ہی مینی کلام ربانی
[illegible] لیطوفوا بالبیت العتیق سو مین عمل کرتا ہون اوپر ظاہر اس حکم کے **حکایت**
[illegible] ی ہے حضرت شیخ ابو یعقوب بصری رض سی کہا اونہون نی بہوکا ہوا مین درمیان
[illegible] م محترم کے دس دن تک سو پہنچا مجکو ضعف کمال اور کہینچا مجکو دل نے طرف اس بات کے
[illegible] جاؤن باہر طرف وادی کے شاید پاؤن وہان کوئی چیز کہ تسکین دون اوس سے

اپنی بہوک کو سونکلا مین اور پایا مینی ایک تھلیچہ پڑا ہوا متغیر تو اوٹھا لیا مینی اوسکو پہر پائی مینی
دلمین اوس سی وحشت آگو با کوتا ہی کوئی کھتی والا مجبی کہ بہوکا رہا تو دس دن تک اور آخر
میں ہوا حصہ تیرا ایک تہلیچہ پڑا ہوا خراب وخستہ پہر پہینک دیا مینی اوسکو اور آیا مسجد الحرام مین اور
بیٹھ گیا وہان پس ناگاہ آیا ایک شخص اور بیٹھا آگی میری اور رکہا ایک صندوقچہ اور کہا بہ دو واسطی
تیری ہی اور اسمین ایک ہمیانی ہے پانسو اشرفیون کی پوچھا مینی کسطرح خاص کیا تو نی مجکو واسطی
اسکی بلا معرفت سابقہ کے کہا اوسی معلوم کرتی ہم لوگ سمندر میں دس دن تک اور طوفان
زدہ ہوکر قریب تہی کشتی ڈوبنی کی تو نذر مانی ہمیں سی ہر شخص نے ایک نذر یہ کہ اگر خلاصی دی ہمکو
اللہ تعالی نے اس تباہی اور بلا سی تو صدقہ کریں گے ساتھ کچھ مال کے اور مینی یہ نذر کی کہ اگر بچا لیا
اور زندہ رکہا مجکو خداوند کریم نے تو صدقہ دونگا اوسکی نام کا ان پانسو اشرفیون کا واسطی
اوس شخص کے کہ پہلی نظر پڑیگی میری اوس پر مجاورین حرم محترم سی سو تو اول اوسکا ہی کہا
مین اوس سی پہر کہا مینی اوس سے کہول اوسکو تو کہولا اوسکو اوسی تو ناگاہ دیکہی اوسمین
روٹی عمدہ مانندہ مصری کے اور بادام چہلی ہوی اور بتاسی سو لی لیا مینی ایک ایک مٹھہ
اونمیں سے اور کہا مینی لیجا باقی کو ہدیہ میری طرف سی واسطی اپنی لڑکون کی کہ قبول کر چکا میں
اس سب کو کہا مینی دل مین کہ رزق تیرا چلا آتا ہی دس دن سی اور تو ڈہونڈھتا تھا اوسکو
درمیان وادی کی اور کیا خوب کہا ہے کسی نے اس باب میں

لقد علمت وما الاسراف من خلقي	ان الذي هو رزقي سوف ياتيني
اسعى له فيعنيني تطلبه	ولو قعدت اتاني لا يعنيني

ترجمہ البتہ تحقیق جانا مینی اور نہین ہے اسراف میری عادت سی تحقیق جو کہ رزق میرا ہے قریب ہی کہ آویگا پاس میری ؛ دوڑتا ہون طرف اوسکی تو تہکا دیتا ہے مجکو طلب کرنا اوسکا اور جو مین بیٹہ رہون تو آوی پاس میری حالانکہ نہ تہکاوی مجکو ؛ حکایت منقول ہے شیخ بنان حمال رح سی کہا اونہون نی تہا مین ایکبار راہ مکہ مین کہ آتا تہا مصر سے اور تہی ساتہہ میری زاد راہ سو آئی میری پاس ایک عورت اور کہا اوسنی اے بنان تو حمال ہے کہ لادا ہے سامان اپنی پشت پر اور گمان رکہتا ہی کہ نہ روزی دیگا تجکو رازق عالم حضرت بنان کہتی ہین یہ سنکر اوسیوقت پہینک دیا مینی زاد سفر اپنا پشت سی پہر گذری مجپر تین دن بی کہائی ہوی پہر پائی مینی ایک خلخال پڑی ہوئی راہ مین تو کہا مینی دلسی کہ اوٹہالون اسکو یہان تک کہ آوی مالک اسکا کہ شاید دوی مجکو کچہہ اسکی عوض مین سو مجپر گذری اس خیال کی روبرو آئی میری ناگاہ وہی عورت اور بولی کیا تو تجارت اور سوداگری کرتا ہی کہ کہتا ہی کہ آوی مالک اسکا اور دی مجکو کچہہ اسکی عوض مین پہر پہینک دی اوس عورت نی میری طرف چند درم اور کہا خرچ کر انکو سو کافی ہوئی وہ مجکو سفر مین قریب مصر تک اور کہی گئی ہین اس مضمون مین یہ اشعار

کم من قوی قوی فی تقلبه	مهذب الرای عنه الرزق منحرف
وکم ضعیف ضعیف فی تقلبه	کانه من خلیج البحر یغترف
هذا دلیل علی ان الاله له	فی الخلق سر خفی لیس ینکشف

ترجمہ بہت سی شخص تندرست قوی چلنی پہرنی مین کامل عقل والی کہ اون سی رزق دور بہاگتا ہی ؛ اور بہت سی شخص کمزور چلنی پہرنی مین گویا کہ وہ دریا کی نہر سے چلو بہر تا ہے

دلیل ہے اس بات کی کہ تحقیق واسطی اللہ تعالی کی خلق مین ایک سر مخفی غیر منکشف ہے

حکایت منقول ہے کہ شیخ ابو بکر کتانی رحمۃ نے کہا او ہون نے جاری ہوا ایک مسئلہ مکہ میں درمیان موسم حج کی باب محبت میں سو گفتگو کے شیوخ نے او سمین اور تہی حضرت جنید چہوٹی اون سب مین کہا اون بزرگون نے اون سے لاؤ تم بہی او میں جو تحقیق کو کہ نزدیک تمہارے ہی اس باب مین ای عراقی پس جہکایا اوہون نے سر اپنا اور بہر آئین دونون آنکہیں اون کی بہر کہا اوہون نے محب وہ ایک بندہ ہی کہ جدا اور دور ہو گیا ہے اپنی نفس سے اور قریب اور ملا ہوا ہے ساتہہ ذکر الہی کے مستعد و قایم ہے واسطی ادا کرنی اوسکی حقوق کے ناظر ہے اوسکی طرف اپنی دل سے جلا دیا ہی اوسکی دل کو انوار ہیبت الہیہ نی اور صاف و گوارا ہو گیا ہے اوسکو پییا جام محبت اوسکی کا اور ظاہر اور منکشف ہو گیا ہے واسطی اوسکی جبار حقیقی پردون غیب سے سو اگر کلام کرتا ہی وہ شخص تو کلام کرتا ہی ساتہہ اللہ تعالی کے اور اگر کہتا ہی تو کہتا ہے اللہ تعالی سے اور اگر حرکت کرتا ہی تو ہوتی ہی وہ ساتہہ حکم الہی کے اور اگر ٹہیرتا ہی تو ساتہہ اللہ تعالے کی غرض وہ شخص ہوتا ہے ساتہہ اللہ تعالی کے اور واسطی اوسکی اور ساتہہ اوسکی پس یہ تقریر حضرت جنید کے سنکر رونی لگی سب شیوخ حاضرین اور کہا نہ زائد ہو سکیگا بیان اس تقریر کا کسی سے کامل تر کر ہی تجکو پروردگار اے تاج عارفون کے اور کہی ہین انہون نی بیان محبت مین یہ اشعار

اذا فرقت بین المحبین میلۃ	تحببت لی حتی اموت قرابہ
سامضیت ودی للحبیب والہت	ہوالت لعظمی فے التراب دہین

ترجمہ جسوقت کہ تفریق کری درمیان دو دستون کی تسلی پاتا ہیں محبت تیری واسطی میری موت تک قرین ہی ؛ اختیار کرونگا تیری محبت کو جب تک زندہ رہون اور اگر مرون تو محبت تیری میری ہڈیون کی خاک مین مدفون ہوگی ؛ منقول ہے حضرت ضیاء ملک بن مزاحم رض سی کہا اونہون نی نکلا مین گھر سے شب جمعہ کو بارادہ جانی کے جامع مسجد کو مین اور تھی وہ رات روشن چاندنی سو ناگاہ دیکھا مین بعضی حجرون مین مسجد کے ایک جوان سی کہ پڑا ہوا تھا سجدی مین اور بشدت رو رہا تھا سو یقین ہوا مجھکو کہ یہ کوئی ولی ہی اولیاء الٰہی سے پس قریب گیا مین اوسکی تا کہ سنون کیا کہتا ہے سو وہ یہ کہتا تھا

علیک یاذا الجلال معتمدی	طوبی لمن کنت انت معناہ
طوبی لمن بات خائفا وجلا	یشکو الی ذی الجلال بلواہ
ومابہ علۃ و لا سقم	اکثر من حبہ لمولاہ
اذا خلا فی الظلام مبتہلا	اجابہ اللہ ثم لباہ

ترجمہ تجہپر یا اللہ میرا بہروسا ہی خوشحالی ہے اوسکو تو اوسکا مقصود ہوئے خوشحالی ہے اوسکو کہ رات گذاری خوف اور دہشت مین شکایت کرتی ہوئی طرف اللہ کے اپنی تکلیف کے ؛ اور نہین ہوا اوسکو کچہہ رنج دیماری زیادہ اپنی مالک جل جلالہ کی محبت سی ؛ جبکہ تنہا اندھیری مین روتا ہی اور پکارتا ہے اوسکو جواب دیتا ہے اوسکو اللہ اور لبیک کہتا ہی ؛ اور تکرار کرتا تھا اشعار کے اور روتا تھا اور رونی لگا مین بھی اوسکی رونی پر رحم سے واسطی اوسکی پھر اوسنی کہی ایسی کلمی کہ سمجہا مین اونکی معنون سی یہ بات کہ اسنی دیکہا ہی ایک نور اور سنا ہی کچہ

الف کو کہ کہا اوسنی اس سے یہہ

لبیك عبدی انت فی کنفی	وکل ما قلت قد سمعناه
صوتك تشتاقه ملائکتی	وذنبك الآن قد غفرناه

ترجمہ حاضر ہوں میں ای بندی میری تو میری پناہ مین ہی اور جو کچہہ تونی کہا تحقیق سن لیا ہمنی اوسکو اور آواز تیری کی مشتاق ہین فرشتی اور گناہ تیری اب ہمنی سب بخشی یہ کہا مینی دل مین شاید یہہ دیکہنا اور سننا اسکا واقع ہوا ہے حال خواب یا وجد و حال مین پہر سلام علیک کہی مینی اوس سے تو جواب دیا اوسنی میری سلام کا پہر کہا مینی اوس سے برکت کری پروردگار تیری رات مین اور تجہین کون شخص ہے تو رحم فرماوی تجہپر خداوند کریم کہا اوسنی مین راشد بن سلیمان ہوں بس پہچانا مینی اوسکو سبب اسکی کہ سنتی تہی مینی پہلی خبر اوسکی اور آرزو رکہتا تہا اوسکی ملنی کے سو نہ قادر ہوا مین جاکر اوس سے ملنی پر یہان تک کہ آسان کردیا یہ کام مجہپر پروردگار نے کہا مینی کیا مرضی ہی تمہاری میری ہمراہ رہنی مین تو کہا اوسنی ہیہات کیا مانوس ہو بالوحدہ ہوتا ہے مخلوق سے وہ شخص کہ لذت پاوی ساتہہ مناجات اور سرگوشی کے رب العالمین سی آگاہ ہو کہ واقعہ اگر ظاہر ہوا ویں لوگون اسپر زمانہ ہماری کی کوئی شخص اون مشائخ سی جو صاحب ہیئون صادقہ کے ہین تو بیشک کہی گا کہ یہ فرقہ نہین ایمان رکہنی والا قیامت کی دن پہر یہہ کہکر غائب ہوگیا وہ میری نگاہ سی سو مین معلوم چڑہ گیا آسمان پر یا گہس گیا زمین مین تو کمال رنج ہوا مجکو اوسکی فراق پر سو پہر دعا کی مینی اللہ تعالی سے یہہ کہ ملادی مجکو اوس سے ایکبار قبل موت کی پہر ایک سال گیا مین حج کو طرف بیت الحرام کے سو ناگاہ دیکہا مینی اوسکو

وہاں سایہ مین دیوار خانہ کعبہ کے اور چند آیتین پڑہ رہی تہی روبرو اوسکی سورۂ انعام کو پہر جب
دیکہا اوسنی مجکو سامنی تو تبسم کیا اور کہا یہ لطف ہی علما کا اور جو تواضع تہی اولیا کی پہر کہڑا ہوا اپنی
طرف اور معانقہ اور مصافحہ کیا اور کہا کیا دعا کی تہی تو نی پروردگار سی کہ ملادی وہ ہمکو تمکو قبل
موت کی کہا مینی ہان کہا حمد ہی پروردگار عالمین کے لیے پہر کہا مینی اوس سے رحم کری تجہیر اللہ
تعالی بیان کرو مجہسی وہ معاملہ کہ دیکہا تہا تمنی اوس رات اوسکو جامع کوفہ مین اور سنا تہا قول
ہاتف کا سو یہ سنکر ایک چیخ ماری اوسنی اسقدر کہ جانا مینی پہٹ گیا پردہ اسکی دل کا پہر گرپڑا
بیہوش ہوکر اور چلی گئی وہ لوگ کہ پڑہتے تہی اوس سے قرآن شریف پہر جب ہوش مین آیا
تو کہا ای بہائی کیا نہین جانتا تو اوس چیز کو کہ ہی پروردگار عالم کی طرف سی واسطی مومنین
اہل محبت کی خوف وخشیت سی بیان وظاہر کرنی مین اجابت اوس شب کی یعنی کشف راز الہی
مناسب اور بہلا نہین پہر پوچہا مینی یہ کون لوگ تہی گرد تمہاری پڑہتی قرآن حمید سے
کہا یہ جماعت جنات کی تہی کہ ثابت ہی واسطی اونکی میری ذمہ پر عزت وحرمت بجہت قدرت
محبت اور صحبت اونکی کے پڑہتے ہین مجہسی قرآن مجید اور حج کیا کرتی ہین میری ساتہہ ہر سال
پہر رخصت کیا مجکو اور کہا ای بہائی ملادی ہمکو تمکو اللہ تعالی جنت الفردوس مین کہ
نہین وہان فراق تعب اور حزن وملال پہر غائب ہوگیا میری آنکہون سی اور نہ دیکہا
مینی اوسکو کبہی راضی ہوا اوسنی پروردگار اور نفع دی ہمکو اونکی برکات سی آمین فقط
حکایت لکہا ہی کہ ایک عابد کے پاس عابدان حرم محترم سی ہر شب لایا کرتا تہا
ایک شخص دو روٹیان کہ افطار کیا کرتا وہ اوسنی اور نہ مشغول ہوتا کسی سی سوا اللہ تعالی

کے سوا ایک دن کہا اوس تسی اوسکی دل سے کر اطمینان ہوا تحکو قوت و روزی میں طرف
اس مخلوق کے اور بہول گیا تو رزاق مخلوقات کو کیا ہی یہ غفلت اور تعلق خاطر پہر جب
لایا اوسکی پاس وہ شخص دو روٹیاں تو پہیر دین اوسنی اونکو اور لوٹ گیا وہ اونکو لیکر
پہر تین دن نہ ملا کچہہ اس فقیر کو قسم قوت سی تو شکایت کی اپنی ناداری اور بہوک کی طرف
پروردگار سبحانہ وتعالی کے تو دیکہا اوسنے خواب میں کہ کہڑا ہی آگی اللہ تعالی کے اور فرمایا
اوسی پروردگار نے کیون بندی رد کردی تو نی وہ چیز کہ بہیجی تہی مینی اوسکو تیری طرف
ساتہہ اپنی ایک بندہ کی عرض کی اوسنی اے مالک میری واسطی خطرہ گذرنے کی میری دل مین
اعتماد کا تیری غیر کیطرف تو دوبارہ ارشاد ہوا اے بندی میری بہر کسنی بہیجا تہا اوسکو تیری
طرف کہا آپنی اے رب رحیم میری فرما لیا ہے تو اوسکو اوس شخص سے کہ نسبت کی تو نی اوسکی
میری طرف سو لیا کر اوسی اور مت دو ہی اور تجاوز کر اوسی پہر دیکہا اوس شخص متصدق کو کہ گویا
وہ بہی کہڑا ہے روبرو اللہ تعالی کے تو فرمایا اوسی پروردگار نے اے بندی کیون روکا تو نی
اس بندی میری سی قوت اوسکا عرض کی اوسنی اے رب تحقیق تو جانتا ہے اس بات کو
پہر ارشاد ہوا اے بندی میری تو کسکی واسطی دیا کرتا تہا کہا اوسنی واسطی تیری اے رب میرے
فرمایا بس جاری رکہہ اس فقیر پر دینا اپنا موافق عادت کی اور ثابت رہو اپنی عادت پر
او ثواب تیرا جنت ہے راضی ہوا ان دونون سی اللہ تعالی اور اسی معنی مین کہی ہین

بعض اشعار قصائد مین

ل	فکل جمیل او جمال نحو ده	-	وصیته عن حکمة ذات الفعل	

فلا نعمة الا و من عند انت		اليك وان جاءتك من عند الناد	

ترجمہ ہر جمیل اور جمال بخشش اور عنایات اوسکی ہے اور صنعت اوسکی ہی حکمت صاحب بخشگی سے پس نہین ہے کوئی نعمت مگر نزدیک اوسکی سے آئی ہے طرف تیری اگرچہ ملی تجکو کسی انسان سے

حکایت منقول ہی احمد بن ابو الحواری رض سی کہا اونہون نی تہا مین ساتہہ ابو سلیمان دارانی کے راہ مکہ مین پس گر پڑا توشہ دان میرا تو مطلع کیا مینی ابو سلیمان کو اوسکی گرنی سے تو پڑہے اونہون نی یہ دعا یا راد الضالہ ارددعلینا الضالۃ یعنی ای لوٹانی والے گمی ہوی چیز کے لوٹا ہماری طرف گی ہوئی کو سو نہ گذری تہی مگر تہوڑی دیر کہ آیا ایک شخص کہتا ہوا کس شخص کا گر گیا ہے توشہ دان تو دیکہا مینی اوسکو سو وہ وہی تہا توشہ دان میرا گرا ہوا تو لی لیا مینی اوسکو پہر کہا ابو سلیمان نے کیا گمان کرتا ہے تو ای احمد کہ چہوڑیگا وہ ہمکو بی پانی کے پہر چلے ہم تہوڑی دور اور آگی اور سردی سخت تہی اور پہنی ہوی تہی ہم پوستین سو دیکہا ہمنی اوس جنگل مین ایک آدمی کو کہ تہین اوسپر دو چادرین پرانی اور ٹپک تاتہا اوس سے پسینہ کہا اوس سے ابو سلیمان نے تواضع کرتی ہین ہم تیری ساتہہ یعنی اون کپڑون کے کہ اوپر ہماری ہین تو کہا اوسنی گرمی اور سردی یہ دونو ایک مخلوق ہین مخلوقات سی اللہ تعالے کے اگر حکم کرتا ہے اونکو تو ڈہانک لیتی ہین وہ مجکو اور اگر حکم کرتا ہے مجسی الگ رہنی کا تو چہوڑ دیتی ہین مجکو اور مین پہرتا رہتا ہون اس جنگل مین تیس برس سے نہ کبہی کانپا سردی سے اور نہ کبہی کپڑی اوتارے گرمی سی پہنا دیتا ہی وہ مجکو گرمی اپنی محبت کے موسم سردی مین اور پہناتا ہے گرمی مین مذاق سردی محبت اپنی کا ای دارانی اشارہ کرتی ہو تم مجکو

طرف کپڑون کی اور چھوڑتے ہو رہد کو ماتی ہو تم سردی کو ایک دانہ کی لیس تروتی ہو اور آوار
کرتے ہو ماری مان اور محتاج ہوتی ہو طرف ہوا مارد کی گرمی مین پہر رشانہ دہی ابو سلیمان
اور کہا پہچانا محکو اسکی عمر نے کہا گیاہے ساتھ معنی ہین اس حکایت کی کہ حب تام اور مضبوط
کر دیا اللہ تعالی نے یقین ابو سلیمان کا ملا دینی ہین تو تنبہ دان کی تو پہچانا اور نگاہ پر کہا
اونکو عجب و تکبر سے بسبب اوس چیز کے کہ و کہلایا اونکو خداوند کریم نے حال سے اوس شخص کے
یہان تک کہ کم جانا ابو سلیمان نے اپنی آنکھون ہین حال اپنا اور یہ عادت الہیہ جاری ہی ہے درمیان
اولیا اوسکی کے کہ حفاظت کرتا ہی اونکی نظر کرنی سی طرف اعمال کے اور صبر و حصر کر دیتا ہے اونکی نظرون
ہیں اوس چیز کو کہ صاف ہوتا ہے واسطے اونکی احوال سے راضی ہو پروردگار اون سب سے
حکایت منقول ہے بعضی اہل اللہ سے کہ کہا دیکہا ملیں درمیان طواف کی ایک شخص
کہل کو کہ ضعیف و نحیف کرتا تہا اوسکو عبادت نے اور تہا اوسکی ہاتہہ مین عصا اور وہ طواف
کرتا تہا اوس پیر بزرگ سیہر پوچہا اوسنی شہر میرا کہا ملیں مین خراسان کا ہوں پہر کہا کتنی
مدت مین آتی ہو تم وہان سی یہاں پر کہا ملیں دو باتین ہمنی ہیں کہا بس کیون نہیں آتی ہو تم
یہاں حج کو ہر سال کہا ملیں تم کہو کہ مسافت تمہاری گہر سکے مکہ معظمہ سے کسقدر ہے تو کہا
پانچ برس کہے سو یہ سنکر کہا ملیں واللہ یہی ہے فضیلت اور محبت صادقہ سو ہنسا وہ اور پڑہی یہ اشعار

زر من ہویت وان شطت بک الدار	وحال من دونہ حجب واستار
لا یمنعنک بعد من زیارتہ	ان المحب لمن یہواہ زوار

ترجمہ زیارت کر اوس شخص کے کہ دوست رکہتا ہے تو اوسکو اگرچہ بعید ہے تجہ سی مکان اوسکا

اور حائل ہون اوسکی نزدیک ہونی سے پردی اور موانع تو نہ روکی مجکو دوری زیارت اوسکی سے
تحقیق محب واسطی اوس شخص کے کہ دوست رکھتا ہی اوسکو زیارت کرنیوالا ہوتا ہے ✤ حکایت
مروی ہی بعض اولیا سے کہا اونہون نی دیکہا مینی ایک جوان کو راہ مکہ مین کہ اتراتا چلتا تھا
گویا کہ وہ خرام کرتا ہے صحن مین اپنی گہر کے تو کہا مینی اوس سے کیا ہے یہ چال ای جوان جواب
دیا اوسنی یہ چال ہے جوانون کے جو خادمان حضرت رحمن ہین پہر پڑہے اوسنی یہ شعر

اتیہ بلک افتخارا غیر انی		اذوب من الهیابة عند ذکر ام	
ولو انی قدرت لت شوقا		واجلالا لاجل عظیم قدرک	

ترجمہ حیران ہوتا ہون ساتھ تیری ازروی افتخار کے سوا اسبات کی کہ مین پگھل جاتا ہون
خوف سی وقت ذکر تیری کے اور اگر مجکو قدرت ہوتی تو مرجاتا مین ازروی اشتیاق اور
اجلال کے واسطی عظمت رتبہ تیری کے ✤ پہر پوچھا مینی اوس سے کہان ہی زاد راحلہ تیرا تو
دیکہا اوسنی مجکو بری نظر سے اس پوچھنی پر پہر کہا بڑا تعجب ہی کیا دیکہا تونے کیسے
غلام ضعیف کو قصد کرنے والا طرف مولا کریم کے پہر ہمراہ لی چلی وہ غلام کھانا پانی اپنا
تو اگر کریگا وہ یہ کام تو حکم کریگا وہ آقا ی نامدار اور خادمون کو ہٹا دینی اوسکی کا اپنی عتبہ
فلک رتبہ سی تحقیق اوس مولی جلیل القدر نے جبکہ بلایا مجکو متوجہ اپنی طرف تو روزی
کیا ہے مجکو حسن توکل پہر یہ کہکر غائب ہو گیا مجسی پہر نہ دیکہا اوسکو مینی کبہی فقط
حکایت منقول ہی بعضی اولیا سے کہا اونہون نی تہا مین مکہ مین سو دیکہا
مینی ایک فقیر کو طواف کرتی ہوی خانہ کعبہ کا پس نکالا اوسنی اپنی جیب سی رقعہ اور دیکہا

اوسکو پھر دوسری تیسری دن کیا اوسنی اسیطرح پھر چند روز کے بعد دیکھا مینی کہ طواف کیا اوسنی اور دیکھا اوس رقعہ کو اور چلا تھوڑی دور اور گر پڑا ئی حال ہوکر پس نکالا مینی وہ رقعہ اوسکی جیب سی اور دیکھا مینی پس لکھی ہوئی تھی اوسمین یہ آیت شریفہ واصبر لحکم ربک فانک باعیننا یعنی صبر کر واسطی حکم رب تیری کے پس تحقیق تو ہماری نگاہ مین ہے راضی ہو پروردگار اونسی اور نفع دی ہمکو اونکی برکات سی اور حکایت ہے ابو العباس حضر رضوان اللہ علیہ سے کہ پوچھا اون سی بعض ابدال نے کہ کیا دیکھا ہی تمنی کسی ولی اللہ کو بلند تر درجہ مین اپنی سی کہا اونہون نی ہان ایکبار داخل ہوا مین بیچ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ مین سو دیکھا مینی وہان عبد الرزاق کو اور گرد اون کے ایک جماعت کو کہ سماعت کرتے تھی اونسی اور اوس مسجد کے ایک گوشہ مین ایک جوان بیٹھا ہوا تھا رکھی ہوی سر اپنا گھٹنون پر کہا مینی اوس جوان سی کیا نہین دیکھتا تو اس جماعت کو کہ سماعت کرتی ہین احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شیخ عبد الرزاق سی پس کیون نہین سنتا تو ساتھ اون کے سو اوسنی نہ اوٹھایا سر اپنا میری طرف اور نہ کچھ پرواہ کی میری لیکن کہا اسقدر کہ وہان وہ ہین جو سنتی ہین عبد الرزاق سی اور یہان وہ ہی کہ سنتا ہے خود رزاق مالک سے نہ اوسکی اور کسی غلام سی حضرت حضر کہتی ہین پھر کہا مینی اگر ہے کلام صادق تو بتلا کون ہون مین پس اوٹھایا اوسنی سر اپنا میری طرف اور کہا اگر فراست اور شناخت سچی ہے تو تو حضر ہے پس جان لیا مینی کہ تحقیق واسطی اللہ تبارک وتعالی کے بہت ایسی ولی ہین کہ نہین پہچانتا مین اونکو بسبب علو شان اور رفعت مرتبت اونکی کے راضی ہو اون سی پروردگار

اور منتفع کرتی ہمکو اون کے سبب سی آمین **حکایت** منقول ہی بعض اولیای
کرام سے کہ کہاتہی ہم مدینہ منورہ مین گفتگو کیا کرتے بعض اوقات مین اون آیات الٰہی کے
کہ انعام فرمایا ہے ساتھ اونکی اوپر اپنی اولیا اور اہل محبت اور اہل قرابت اونکی کی اور
رہتا تہا ایک نابینا شخص قریب ہمسی کہ سنا کرتا تہا باتین ہماری سو آیا ایک دن پاس
ہمارے اور کہا مانوس ہو گیا ہون مین تمہاری باتون سی سنو قصہ میرا کہ تہی واسطی میرے
اہل وعیال پس گیا مین ایکدن طرف بقیع کے لکڑ مین لانی کو تو دیکہا مینی وہان ایک جوان کو
پہنی ہوی قمیص کتان کا اور جوتیین اوسکی اوسکی ہاتہہ مین تہین تو گمان کیا مینی کہ یہ شخص کوئی
راہ بہولا ہوا حیران وسرگردان ہی پس چاہا کہ چہین لون کپڑی اسکی تو کہا مینی اوس سے
اوتار دی جو کچہہ اوپر تیری ہے کہا اوسنی مجہسی چلا جا حفاظت الٰہی مین پہر کہا مینی اوس سے
دوبارہ اور سہ بارہ وہی کلام تو کہا اوسنی کیا یہ قصد تیرا مصمم ہے کہا مینی ہان ضرور لونگا
مین سامان تیرا تو اشارہ کیا اوسنی اپنی دونون اونگلیون سی میری آنکہون کی طرف
پس نکل پڑین دونون زمین پر کہا مینی قسم ہے تجکو اللہ تعالیٰ کی بتا کون ہی تو کہا مین ابراہیم
خواص ہون رض **فائدہ** لکہا ہی یہان صاحب روض الریاحین نے کہ دعا کی حضرت
ابراہیم خواص نے چور پر واسطی اندہا ہونی کی اور دعا کی حضرت ابراہیم بن ادہم نے
ساتہہ جنت کی واسطی اوس شخص کے کہ اوسنی مار العوج پہنچایا اونکو سو سبب اسکا یہ ہے
کہ ابراہیم خواص نے معلوم کیا اوس چور سی کہ یہہ تائب ہو گا مگر بعد نابینائی کے سو دیکہا
عقوبت کو صالح تر اور مناسب واسطی اوسکی اور حضرت ابراہیم بن ادہم نی نہ دریافت کیے

تو برادسکی عقوبت مین بسو احسان اور عنایت کی اسپیر ساتھہ دعا برکت کے مستعفا ہی دولت اور
کرم کے سو حاصل ہوئی خیر و برکت اونکی دعا سی اوس مارنی والی کو اونکی پس آیا و شخص ظالم
لوٹ کر اونکی قابس و سطی عذر خواہ اور طلب بخشش کی تو کہا اوس سے حضرت ابراہیم بن ادہم نے
ای بہائی جو بلخ محتاج عذر خواہی کا نہا چہوڑ آیا ہون مین اوسکو شہر بلخ مین یعنی نخوت شرافت
اور تکبر ریاست میری سر مین جب تہا کہ پہرتا تہا مین سیدان عجب و تکبر مین اور پر گہوڑی جب
جاہ اور زینت دنیا کی بلخ مین اور اب وہ باتین نکل گئین ہین میری دماغ سی اور حاصل
ہوئی ہے بعوض عجب و تکبر کے تواضع و مسکنت اور انکسار سی اور اوتار ڈالا ہی مینی اپنی بدن سی
خلعت احمقون کا جو بنا ہوا تہا سوت سی غرور اور ہلاکت کی اور دور کر دیا ہی مینی آپ سی وہ
زیور سو قوفون کا کہ بنا تہا نخاس نجاست اور غفلت اور ظلمت سی اور پہنا ہی مینی اب بدلی اوسکی
خلعت شرف ادب کا کہ بنا ہوا ہی پشمہ زہد و ورع اہل التحقیق سے اور خشوع و خضوع عبودیت
اور لعقیا سے ساتہہ کاریگری توفیق کے اور آراستہ ہوا ہون مین ساتہہ حلیت اولیاء اللہ کے
جو گوہر گیا ہے جواہر معارف اور لواقیت ادب اور فیروزون محاسن اہل طریقت سی اور پیا
ہے مینی شراب محبت کی اوپر فرش مشاہدہ حبیب کے سو نہین اب کچہہ پرواہ مجکو ظلم و جفا
کیسے لشکری سی جسکی ہون مین بادشاہ حقیقی سی قریب و مردیک اور جسکہ حاصل ہو مجنون
مشتاق کو لیلے کے طرف سی نسیم قبولیت اور اوتاری اوسکو محبوب موضع خالی ہین اور
دکھادی اوسکو حسن و جمال سے بہا اپنا تو نہین کچہہ رنج و ملال ہوتا اوسکو جبکہ پہونکی اوسپر
کوئی کتا کتون سی قوم کے یا حملہ کری اوسپر فقط اور اسی مضمون مین کہی ہین کسی نی یہ اشعار

	بزبان حال ادنکی کے	

اذا ما کلاب الحی فیہا ننابحت		انا سادمن لیلی قبول واقبال
بروبا الجمال العال منہا انا المنی		ومنہا لنا فی للنزل العال انزال

ترجمہ جسوقت کہ کتی محلہ کے درمیان اوسکی بہوکتی ہین لوگون کو تولیلی کی طرف سی قبول اور اقبال ہے طرف ویدار جمال بی بہا لیلی کے ہمکو آرزو ہے اور اوسکی طرف سی ہمکو بیچ منزل بلند کے سکونت ومقام ہے **حکایت** مولف کتاب روض الریاحین فرماتی ہین رحمت فرماوی اوپر اللہ تعالی کہ کہا مجسی بعضی ثقات اہل یمن نی کہ مین چلا ایکبار حج کو ہمراہ چند صلحا کے اہل شہر اپنی سی سوجب پہنچی ہم سب موضع جدہ مین تو کرایہ کئی سب نی اونٹ سواری کے اور چلی مکہ کو ہمراہ قافلہ کے پس آئی روبرو قافلہ کے بعض شخص حاکمان مکہ معظمہ کے اور لیا محصول اوس قافلہ سی یہانتک کہ نہ باقی رہا اور کوئی سوا ہم لوگون کی پس طلب کیا ہمسی محصول اور پکڑ لیا ہماری اونٹون کو تب کہا اوس محصولی سی شیخ صالح نی کہ چہوڑ دی اونٹون کو اور نہ روک چلنی سے تو نہ مانا اوسنی پہر مکرر سہ کرر سمجہایا اوسکو اور وہ نہین مانتا تہا اور زیادہ ہوتا تہا خشم وطیش مین یہانتک کہ کہا اوسنی قسم ہے مجکو اپنی باپ کی سر کے ہرگز نہ چہوڑونگا مین تمکو مگر بعوض اسقدر مال کے اور ذکر کیا اندازہ اوسکا بہت توکہا اوس سے شیخ نی قسم ہے ہمکو بہی اپنی مولا کی حق کے کہ ندینگے ہم تجکو کچہہ پہر کہا ہمسی شیخ نی کہ چلو ہانکو اونٹونکو سو بڑہا ہی ہمنی اونٹ اور گہڑا رہگیا وہ محصولی وہین اپنی گہوڑی پیر کہ نہ قادر تہا حرکت پیر اپنی مقام گاہ سی تو دوڑایا اوسنی چند غلامون کو شیخ کی طرف واسطی

سوال عوکے اپنی حیاسی اور یہ کہ رنا کرین اوسکو اوس عقوبت سی تو معاف کیا تنج سے
اور رحم کیا اوسپر تیس کہل گیا وہ اور مانگا گہوڑا اپنا بعد اسکی کہ نہ قادر تہا چلنی پر راضی ہو اونسی
پروردگار اور تمام صالحین سی اور منتفع کری ہمکو اونکی برکات سی

حکایت

مروی ہی کہ آئی بشر حافی کے پاس چند آدمی اور سلام علیک کی اونہون نی اون سی تو پوچہا
بشر حافی نی کون لوگ ہو تم کہا اونہون نی ہم شامی ہین آئی ہیں آپ کی پاس واسطی سلام
کرنی کے اور قصد رکہتی ہین ہم حج کا کہا آپ نے قبول کری اللہ تعالی تمسی اور توفیق خیر دی ہمکو
کہا اونہون نی چلو آپ ہی ہماری ساتہہ تا کہ حج کرین ہم آپکی ہمراہ ہے مین سو انکار کیا بشر حافی بے
اور الحاح کیے اونہون نی اس بات مین تو فرمایا اگر آمادہ ہو تم اس بات پر تیس چلونگا مین
تمہاری ساتہہ چند شرطون سی اول یہ کہ نہ لین ہم ساتہہ اپنی کوئی شئی زاد سفر سے دوسری یہہ
کہ اگر دی ہمکو کوئی کچہہ تو نہ قبول کرین ہم اوسکو اوس سی کہا اونہون نی یہ دو شرطین کہ ہمراہ
لی چلین زاد راہ اور نہ مانگین کسی سی سو قبول کیا ہمنی اور تیسری کہ اگر کوئی کچہہ دی تب بہی
نہ قبول کرین اوسکو سو اسکی ہم طاقت نہین رکہتی ہین کہا بشر حافی نی تم نکلی ہو اپنی گہرون
سے توکل اور اعتماد کرکے اوپر زاد و سامان اور حاجیون کی نہ متوکل ہوکر پروردگار رازق
حقیقی پر چہوڑو مجکو میری حالپر اور جاؤ تم اپنی شغلو مین پہر فرمایا بہتر فقیرون کے
تین ہین ایک وہ فقیر کہ نہ سوال کری اور اگر دیا جاوی تو نہ قبول کری سو یہ فقیر جماعت
روحانیین مین سی ہی یا فرمایا ساتہہ روحانیین کے ہی دوسرا وہ فقیر کہ سوال تو نکرے
لیکن اگر دیا جاوی تو قبول کر لیوی سو یہ اونمین سی ہی کہ بچہائی جاتی ہین اسکی واسطی

دستر خوان بیچ حضرت قدس کے تیسرا وہ فقیر کہ سوال کری اور اگر دیا جاوی تو قبول کری
بقدر کفایت کی پس کفارہ اوسکا صدقہ اوسکا ہی اور مروی ہی کہ آئی اہنین بشر حافی کے
پاس ایک جماعت صوفیہ کی گدڑی پوش فرمایا آپ نی ای لوگو بچو اللہ تعالی سی اور ترک کرو
اس لباس کا کہ تم پہچانی جاتی ہو اسکی سبب سی سو خاموش رہی وہ سب مگر ایک جوان اونمین کا
بولا واللہ البتہ پہنین گے ہم اسکو حتی یکون الدین کلہ للہ فرمایا اوس سی آپ نی کیا خوب کہا تو نی
ای جوان تجہہ الیسی کو درست و بجا ہی پہننا اسکا راضی ہوا اونسی اللہ تعالی **حکایت** ۱۱
منقول ہی بعضی اہل اللہ سی کہ کہا دیکہا مینی ایک فقیر کو کہ آیا ایک کوئی پر جنگل مین اور ڈالی
اوسمین ڈولچی اپنی سو ٹوٹ گئی رسی اوسکی اور گر پڑی ڈولچی کوی مین پہر کہڑا رہا وہ وہان کچہہ
دیر تک اور کہا قسم ہی مجکو ای مولا میری تیری عزت کی کہ نہ ہلونگا مین یہان سی مگر ساتہہ ڈولچی
اپنی کی یا یہہ کہ حکم فرمادی تو مجکو اسکی چہوڑ جانی کا راوی کہتا ہی پس ایسی اتنا مین دیکہا مینی ایک
ہرن پیاسی کو کہ آیا طرف کوی کی اور دیکہا اوسنی اندر اوس کوی کے پس ابل آیا پانی اور آگیا لب چاہ
تک اور آگئی وہ ڈولچی بہی اوپر تو پکڑ لیے اوسنی اوسکو اور رو کر کہا ای اللہ نہین واسطی میری
تیری نزدیک مرتبہ اس ہرن کا سو آواز دی اوسکو ہاتف نی کہ ای مسکین آیا تو ڈول رسی لیکر
معتمد اسباب پر اور آیا یہہ ہرن تارک اسباب ہو کر فقط متوکل ہمپر کہا ہی بعضی اہل اللہ نے
کہ پلایا پانی اللہ تعالی نی اوس ہرن کو ببرکت توقف فقیر کے اوس مقام پر بسبب انبساط
وس فقیر کے اپنی مولا کے ساتہہ اور جب قسم کہائی اوسنی کہ نہ جاؤنگا بی ڈولچی لیے ہوئے
تو پورا کیا اللہ تعالی نے اوسکی قسم کو بصورت پہنچنی اوس ہرن کی واسطی تہذیب اخلاق

ایسی اولیا کی اور واسطی اهتمام ترک اسباب کی اور اعتماد کرنیکی مسبب حقیقی پر کہ وہاں تحقیق ہی
حکایت مروی ہی کہ سوال کیی گیی حضرت ابو الخیر اقطع رح عجائب احوال سی تو فرمایا
اونہوں نی کہ عجب تر اوس چیز کا کہ دیکھا مینی یہ ہی کہ ڈالا ایک نوجوان سیاہ رنگ نی سر اپنا
اپنی گودڑی میں بیچ مسجد جامع طرطوس کے پہر آیا اوسکی دل مین دیکھنا حرم محترم اور شوق زیارت
کعبہ مشرفہ کا پہر جب نکالا اوسی سر اپنا اوس گودڑی سی تو تہا وہ حرم مین اور کہا عبد الواحد
بن زید نے ایکبار ابو العاصم بصری سی رح کہ کیا آپ نی جبکہ بلایا تہا آپ کو حجاج نی کہا مین بیٹہا
ہوا تہا اپنی غرفہ میں بس کہڑ کہڑایا لوگوں نی دروازہ میرا اور گہس آئی اندر ایکبار گی تو
معلوم کیا مینی کہ دہکا دیا مجکو کسی نی ایک دہکا بس ناگاہ دیکہا مینی اپنی آپ کو کہڑا ہوا جبل
ابو قبیس پر مکہ معظمہ مین پہر پوچہا اوسی عبد الواحد نی کہان سی کہاتی پیتی تہی تم کہالاتی تہی
میری پاس ہر روز ایک بوڑھیا وقت افطار کے دو روٹیں وہ دو روٹیں کہایا کرتا تہا
مین اونکو بصرہ مین تب کہا عبد الواحد نی وہ بڑھیا دنیا تہی متشکل کر حکم کیا تہا اوسکو اللہ تعالی
نے یہ کہ خدمت کیا کری ابو العاصم رح کی **حکایت** کہا بعضی اہل اللہ نی کہ تہی ہم
نزدیک شیخ ابو محمد جریری رح کی سو کہا اونہوں نی کیا ہی تم مین کوئی وہ شخص کہ جب ارادہ
کری اللہ تعالی یہ کہ حادث کری کسی ملک مین کوئی حادثہ تو جان لی وہ اوسکو پہلے اوس سے
کہ ظاہر ہوا اور موجود کری اوسکو کہا ہمنی نہیں تو فرمایا رو اپنی دلوں پر کہ نہیں پائی اونہوں
نے اللہ تعالی سی کوئی چیز اور کہا گیا ہی کہ مریض ہوا کوئی ایک شخص اولیاء اللہ سی سو لگی
اوسکی پاس دوا ایک پیالہ مین سو لی لیا اوسنی دوا کو پہر کہا واقع ہوا ہے آجکی دن ایک

ملک مین حادثۂ عظیم نہ کہاؤن پہونچگا مین یہان تک کہ معلوم کرلون اوس حادثہ کو پہر
آئی خبر بعد چند روز دون کی کہ قرمطی داخل ہوا تہا اوسی دن مکہ معظمہ مین اور کیا تہا اوسنی
وہان اوسیدن ایک قتل عام پہر جب ذکر ہوا اسس قصہ کا روبرو ابن کاتب کی تو کہا
اوسنی بڑی تعجب کی بات ہی تو فرمایا اونسی شیخ ابوعثمان مغربی رض کہ بیٹہی تہی پاس اونکی
نہین کچہہ یہ بات تعجب کی کہا ابن کاتب نی اگر عجیب تر نہین تو کیونکر خبر مکہ معظمہ کی پہنچی اوسدین
کہا شیخ ابوعثمان نے اسوقت جنگ کرتی ہین بنی طلحہ اور جماعت اونکی ابنا امیر حسن بن علی
رض سی اور مقدم فرقہ طلحیہ کا ایک شخص اسود ہی باندہی ہوی سرخ عمامہ اور اوپر مکہ معظمہ کی
آج ابر ہے بمقدار حرم محترم کے سو یہ مشاہدہ اونکا سنکر لکہا اوسیوقت ابن کاتب نی مکہ کی
طرف بقید یوم و زمان واسطی تحقیق حال کے سو دریافت ہوا موافق کہنی ابوعثمان رح کی
رضی اللہ تعالی عنہ ونفعنا بہ **حکایت** منقول ہی ابوجعفر حداد سی جو استاد ہین
حضرت جنید کی رض کہا اوسنون نی تہا مین مکہ مین لپس بڑہ گئی بال میری تو گیا مین پاس ایک
موتراش کی اور دریافت کی تہی ملینی اوسمین علامت خیر وبرکت کی اور کہا مینی اوس سی لی
بال میری للہ تو قبول کیا اوسنی شوق ورغبت سی اور بیٹہا ہوا تہا روبرو اوسکی ایک دنیادار
واسطی اصلاح کے سو ہٹا دیا اور بٹہلایا مجکو اور مونڈہی بال میری پہر دی مجکو ایک پڑیا
کاغذ کی کہ اوسمین کئی درہم تہی اور کہا صرف کرو انکو اپنی ضروریات مین تو لی لیا مینی اونکو
اور ارادہ کیا مینی اس بات کا کہ دونگا مین اسکو جو کچہہ کہ ملی مجکو اول فتوحات سی پہر آیا مین
مسجد الحرام مین پس ملا مجسی ایک عزیز میرا اور کہا مجسی لایا ہے بہائی تیرا ایک ہمیانی بصرہ سے

اوسمین تین سو دینار ہین اور دیا ہی اون سب کو واسطی تیری شد فی اللہ سولی لیا مینی اوس تہیلی کو اور لایا پاس اوس موتراش کے اور کہا اوس سی یہ تین سو دینار ہین صرف کر انکو تو بی لعبنی ضروریات مین تب کہا اوسنی شرم ہنین آتی تجکو ای شیخ کہ کہا تو نی اول مجسی کہ وتار دی بال میری شد پہرلوں ہیں اوسکی اجرت میں کچہہ چیز تجسی لوٹ جا تجسی تجکو اللہ تعالی راضی ہو پروردگار اون دونوں سی **حکایت** منقول ہی حضرت شیخ شبلی رح سے کہا اوسہوں نی کہا مجسی مری دل نی ایکدن کہ تو بخیل ہے تو کہا مینی مس بخیل ہون پہر کہا دل نی نوالستہ بخیل ہے تو تب کی مینی کہ اول اوس چیز کا جو فتوح ہو مجہپر دونگا مین وہ اوس فقیر کو جو پہلے ملی مجسی سو نہ تمام ہوا تہا خطرہ میرا ہنوز یہان کہ آیا مری پاس فلانا شخص اور نام لیا اوسکا پچاس دینار لیکر سو لی لیا مینی اونکو اور نکلا گہر سے سو آول وہ شخص کہ ملا مجسی ایک فقیر نابینا تہا کہ بیٹہا ہوا تہا آگی موتراش کے اور مونڈرہا تہا وہ بال اوسکی تو دی دی مینی وہ دینار اوسی کہا اوسنی دی یہہ اس موتراش کو کہا مینی یہ اشرفین ہین پس اوٹہا اوسنی سر اپنا اور کہا نہ کہا تہا ہمنی تجسی پہلی ہی کہ تو بخیل ہے پہر دین مینی وہ اشرفین اوس موتراش کو کہا اوسنی ای شخص جب بیٹہا تہا یہ فقیر نابینا رو برو میری بال منڈوانی کو تو عزم کیا تہا مینے اللہ تعالی سے یہ عزم کہ نہ لونگا اسکی مونڈنی پر کچہہ اجرت اور نہ قبول کیا اون اشرفیون کو پہر اوٹہا مین اور لی گیا اون اشرفیون کو سمندر کے طرف اور پہینک دین سب اوسمین اور کہا مینی خطاب کرکے اوس مال سی کہ کری تجسی اور تیری دوستدار سی اللہ تعالی جو کہ چاہی اور تحقیق کہ نہین دوست رکہا تجکو کسی نی مگر حال یہ کہ ذلیل و خوار کیا اوسکو اللہ تعالی نے

راضی ہو پروردگار ان تینون بزرگوارون سے اور منتفع کرے ہمکو اونکی برکات سے اور آئیگا جواب خاتمہ مین منکر اس حکایت کا انشاء اللہ تعالی **حکایت** منقول ہے حضرت ابراھیم خواص رض سے کہا اونہون نے گیا مین جنگل مین ایکبار سو ملا مجسے وہان ایک نصرانی پہنے ہوے زنار اور سوال کیا اوسنے مجسے صحبت اور ہمراہی کا پہر چلے ہم دونو سات دن تک تو کہا اوسنے اے عابد دین مذھب حنفیہ کے لا جو کچہہ تیرے پاس ہو خوشی نفس سے بیشک بہت بہوکے ہوے ہین ہم تو کہا مینے اے اللہ میری مت فضیحت اور رسوا کر مجکو ساتہہ اس کافر کے پس دیکہا مینے طباق کہ اوسمین روٹیان اور بہنا گوشت اور چہوارہ تازہ اور ایک کوزہ بھرا ہوا پانی کا تہا سو خوب کہایا اور پیا ہمنے پہر چلے سات دن تک و نیز سبقت کی مینے اور کہا اے عابد ملت نصرانیہ کی لا جو کچہہ تیرے پاس ہے کہ آخر ہوئی نوبت طرف تیری تو تکیہ کیا اوسنے اپنی عصا پر اور دعا کی پس ناگاہ آئے دو طباق کہ اون دونون مین دو چند اوس کہانیکا تہا بہ نسبت میری طباق کی سو حیران رہگیا مین اور متغیر ہوگیا رنگ میرا اور انکار کیا مینے کہانے سے پس الحاح کی اوسنے اور بار بار کہا لیکن کچہہ جواب نہ دیا مینے تب کہا اوسنے کہا خبر دونگا مین تجکو دو بشارتین اول یہ کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ اور توڑ ڈالی اوسنے زنار اور دوسری یہ ہے کہ کہا مینے اے اللہ اگر ہے واسطے اس بندہ کی تیرے نزدیک کچہہ حصہ تو کھول میرے دروازہ اپنے کرم کا کہا اوسی سے پہر کہایا پیا ہمنے اور چلے یہانتک کہ حج کیا ہمنے اور رہے وہان ایک سال تک اور مرا وہ ہمراہ سے میرا اور مدفون ہوا بطحا مین اور کہا ابراھیم خواص رح نے کہ دوائے قلب پانچ چیزون مین ہے قرات قرآن کی ساتہہ تدبر کے اور قیام لیل اور خلاء باطن اور تضرع وقت سحر کے

اور مجالست ساتھ صالحین کی حکایت مروی ہی کہ کہا گیا حذیفہ مرعشی رح سی کہ عجیب تر وہ بات ہی کہ دیکھا مینی اوسکو ابراہیم بن ادہم رح سی کہ رہی ہم ایکبار راہ مکہ مین کی جانی سے پہر داخل ہوی ہم کوفہ مین اور جگہہ بے ایک مسجد شکستہ مین سو دیکہا میری طرف حضرت ابراہیم بن ادہم نی رح اور کہا ای حذیفہ دیکہتا ہون مین تجھمین بہوک کہا مینی یون ہی جیسا کہ دریافت کیا شیخ نی تو فرمایا لا دوات و قلم میری پاس مین کاغذ کے تو لایا میں اوسکی پاس پس لکہا آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم انت المقصود بکل حال والمشار الیہ بکل معنی

انا حامد انا شاکر انا ذاکر	انا جائع انا قانع انا عاری
ھی ستۃ وانا الضمین بنصفہا	فکن الضمین بنصفہا یا باری
مدحی لغیرک لہب نار خضتہا	واجر عبیدک من دخول النار

ترجمہ میں حمد کرنیوالا ہون میں شکر گزار ہون میں ذاکر ہون میں بہوکا ہون میں قانع ہون میں ننگا ہون یہ چہہ خصلتین ہین اور میں متکفل ہون اوسکی نصف کا یا اللہ پس ہو تو متکفل واسطی نصف اوسکی کے یا اللہ مدح میری تیری سوا واسطی غیر تیری کی شعلہ آگ کا ہے کہ داخل ہوون مین اوسمین پس بچا بندہ اپنی کو داخل ہونی آگ کی سی پہر دیا مجکو وہ رقعہ اور کہا باہر جا اور مت لگا دل اپنا سوا اللہ تعالی کے اور دیا یہ رقعہ اوسکو کہ جو شخص پہلے ملی تجسی حضرت حذیفہ کہتی ہیں پہر نکلا میں باہر سو اول وہ شخص کہ ملا مجہسی سوار تہا ایک خچر پر تو دی دیا مینی اوسکو رقعہ اور دیا اوسکا مضمون دیکہکر رو یا پہر پوچہا کہاں ہے صاحب اس رقعہ نے کہا مینی وہ اوترا ہے فلانی مسجد مین تو دی اوسنی مجکو ایک تہیلی

کہ اوسمین چہ سو دینار تہی اور چلا گیا پہر ملا مین ایک اور شخص سے اور پوچھا مینی اوس سے کون تہا سوار اس خیمہ کا کہا اوسنی یہ ایک نصرانی ہی پہر لوٹ آیا مین پاس حضرت ابراہیم بن ادہم رض کی اور بیان کیا اونسی قصہ تو فرمایا آپ نی مت چہونا اونکو بیشک وہ آوینگا ابہی پہر بعد ایک ساعت کی آیا وہی نصرانی اور گر پڑا آگی حضرت ابراہیم کے اور اسلام لایا اوہ واسطی اللہ تعالی کے ہی خوبی کہنی والی کے

يَكُونُ اُجَاجًا دُونَكُمْ فَاِذَا انْتَهٰى	اِلَيْكُمْ تَلَقّٰى طِيْبَكُمْ فَيَطِيْبُ

ترجمہ ہوتا ہی آب شور جدا تمسی پس جبکہ اپہنچتا ہی طرف تمہاری پاتا ہی خوشبو تمہاری تو خوشبودار اور خوش لذت ہو جاتا ہی **حکایت** مروی ہی شیخ ابوحمزہ خراسانی سی کہا اونہون نی حج کیا مینی ایک سال سو درمیان اوس حال کے کہ چلا جاتا تہا گر پڑا مین ایک کوی مین سو تنگ کیا مجکو میری نفس نے کہ فریاد کرون اور پکارون کسی کو کہا مینی واللہ ہرگز نکرونگا ایسا کہ پکارون کسی کو اپنی بچاو کی واسطی کہ آوی میری فریاد رسی کو سو نہ تمام ہوا تہا یہ خطرہ پہر اکہ گذری اوس کوی پر دو شخص اور کہا ایک نی دوسری سی آو کہ پاٹ دین اور بند کردین منہ اس کوی کا تاکہ ہموار رستا پیدا ہو جاوی اور نہ گری اسمین کوئی راہگیر و مسافر سو لای وہ نرسل اور لکڑیان اور بند کردیا دہن چاہ کا اور برابر کردیا زمین سی کی نام و نشان سو چاہا مینی کہ چلاؤں اور پکارون اندر سے پہر کہا دلسی واللہ نہ پکارونگا غیر کو واسطی اطلاع کے مگر دعا کرونگا اوس سے جو قریب تر ہے مجہسی بہ نسبت اون دونون کے اور خاموش رہا مین پس بعد تہوڑی دیر کے آئی ایک شی اور کہولا اوسنی دہن چاہ کا اور لٹکایا پاؤن اپنا اندر کو گویا کہ وہ کہتا ہی مجہسی اپنی زبان غیر معروف مین کہ لپٹ جا پیر سے قدیم سی اندر اوسکی پہچان ہے یہ بات سمجہتا تہا مین سو لپٹ گیا اوسکی تو ہم سی اوسنی نکالا الی اوسنی مجکو پس ناگاہ پایا مینی اوسکو

ایک درندہ کہ چلا گیا اور آواز دی مجکو ہاتف نی کہ اے ابو حمزہ کیا نہین یہ اچھا ہے کہ بچایا تجکو ایک درندہ سے اور نجات دی
ہمنی تجکو تلف سی سات تلف کی پس روانہ ہوا مین درحالیکہ یہہ کہتا جاتا تھا

نہانی حیائی منک ان اکشف الغطا — واغنیتنی بالفہم منک عن الکشف
تلطفت لی امری فابدیت شاہدی — الی غائبی واللطف یدرک باللطف
تراءیت لی بالغیب حتی کانما — تبشرنی بالغیب انک فی الکف
ارانی وبی من ہیبتی لک وحشۃ — فتؤنسنی باللطف منک وبالعطف
وتحیی محبا انت فی الحب حتفہ — وذا عجب کون الحیاۃ مع الحتف

ترجمہ منع کیا مجکو حیائی تجہسی اس سی کہ کہولون پردہ کو اور مستغنی کیا تونی مجکو بسبب معرفت اپنی کے پردہ کہولنی سی ٭ مہربانی کی تونی میری حقمیں سو ظاہر کیا تونی حاضر میرا طرف غائب میری کے اور لطف پہنچا ہی ساتہہ لطف کی ٭ دکہایا تونی مجکو غیب مین یہان تک کہ گویا کہ خوشخبری دی تونی مجکو غیب مین کہ تحقیق تو بیچ دفع کرنے بلا کی ہے ٭ دیکہتا ہون مین اپنی تئین اس حالت مین کہ مجکو ہیبت ہلاک مین تجہسی غفلت ہوئی پس انیس ہوا تو میرا ساتہہ مہربانی اپنی کے اور رجوع رحمت کی ٭ اور زندہ کیا تونی محب کو کہ محبت مین اوسکی موت ہی اور یہ تعجب کے بات ہے ہونا زندگی کا ساتہہ موت کی

حکایت

مروی ہی حضرت ابراہیم بن ادہم سی رضہ کہ وہ کیا کرتی تہی مزدوری کہیتی کاٹنی اور حفاظت باغ کی پس آیا اونکی پاس ایکدن کوئی لشکری اور طلب کیا اونسی کہ دیوین وہ اوسکو کچہہ میوہ ہی تو انکار کیا آپنے دینی کا تو پہر کر مارا اوس سپاہی نی کوڑا آپ کے سر پر پس جہکا دیا اونہون نی آگی اوسکی سر اپنا

اور کہا اوسنے واسطے سی ام اس سحر کو کہ بہت نافرمانی کی اسنی اپنی پروردگار کے جب پہچانا اوسکو

ساپاہی تو عذرخواہی کی اون سی فرمایا حضرت ابراہیم نے جو سحر کہ محتاج عذرخواہی کا تہا چھوڑ

آیا ہون مین اوسکو بلخ مین اور فرمایا اونہون نی ایک شخص کو کہ وہ طواف مین تہا کہ جان تو

نہین حاصل کریگا درجہ صالحین کا یہانتک کہ گذر جاوی تو چہہ گہاٹیون سی اول اونمین کیے

یہہ ہے کہ بند کر تو دروازہ نعمت اور آرام طلبی کا اور کہول دروازہ محنت اور شدت کا دوسرے

یہہ کہ بند کر دروازہ عزت کا اور کہول دروازہ ذلت کا تیسرے یہہ کہ بند کر دروازہ راحت کا اور

کہول دروازہ جہد و کوشش کا چوتہا یہہ کہ بند کر دروازہ نیند کا اور کہول دروازہ بیداری کا

پانچوین یہہ کہ بند کر دروازہ غنی کا اور دولت کا اور کہول دروازہ فقر کا چہٹا یہہ کہ بند کر دروازہ

طول امل کا اور کہول دروازہ استعداد کا واسطی موت کی اور کہی ہین بزرگون نی اسی معنی میں اشعار

ان للہ عبادا فطنا	طلقوا الدنیا وخافوا الفتنا
نظروا فیہا فلما عرفوا	انہا لیست لحی وطنا
جعلوہا لجۃ واتخذوا	صالح الاعمال فیہا سفنا

ترجمہ بیشک واسطی اللہ تعالی کی بندی ہین دانا طلاق دی دنیا کو اور ڈری فتنون سے ٭

غور کیے دنیا مین جب کہ پہچانا کہ مقرر وہ نہین ہی کسی زندہ کی واسطی وطن ٭ کر دانا اوسکو

دریا اور بنایا نیک عملون کو اوسمین کشتی حکایت منقول ہی عبداللہ بن مبارک

سے کہا اونہون نی تہا مکہ مین درحالیکہ پہنچی تہی لوگون کو قحط سالی اور رک گیا تہا باران سو

نکلی لوگ واسطی استسقا کی اور جمع ہوی مسجد الحرام مین اور تہا بیچ ہمارے کوئی چہوٹا اور تہا مین

اون لوگون مین قریب باب شیبہ کی کہ ناگاہ ظاہر ہوا ایک غلام سیاہ رنگ اور آیا حالانکہ
تہی اوسپر دو پارچہ موٹی کہادی کی باندہی تہبند ایک سی اور ڈالی ہوی دوسری کو اپنی کاندہا
پر اور جا کہڑا ہوا وہ ایک مقام پوشیدہ مین قریب مجہی سو سنا مینی اوسکو کہ کہتا تہا ای پروردگار
پرانا کر دیا تونی موہون کو کثرت ذنوب اور اعمال نسا وہ سی اور روک لیا تونی ہمسی باران کو تاکہ
ادب دی مخلوق کو بسبب اوسکی بس سوال کرتا ہون مین تجہسی ای حلیم صاحب آہستگی اور تاخیر کی
ای وہ ذات پاک کہ نہیں معلوم کیا اوسکی بندون نی اوسکی طرف سی سوا نیکی اور بہلائی کے نیہ کہ پانی
دی اونکو اسی دم پہر ہمیشہ کہتا تہا ابہی ابہی یہان تک کہ چہا گیا ابر آسمان میں اور شروع ہوا
پانی برسنا ہر طرف سی تو بیٹہہ گیا وہ اپنی جگہہ پر تسبیح و تہلیل کہتا ہوا اور رونا شروع کیا مینی
پہر جب کہڑا ہوا وہ جانی کو تو پیچہی چلا مین اوسکی یہان تک کہ معلوم کر لیا مینی مقام اوسکا پہر آیا مین
پاس حضرت فضیل بن عیاض کی رض کہا اونہون نی مجہسی کس بات سی دیکہتا ہون مین تجہکو
رنجیدہ کہا سبقت لیگیا ہمسی اوسکی طرف غیر ہمارا اسود دوست پکڑا اوسکو ہمکو کہا حضرت فضیل نی
کیا ہے یہ بات تو بیان کیا مینی اونسی سب قصہ تو ایک نعرہ مارا اونہون نی اور گر پڑی بیہوش ہو کر
اور فرمایا افسوس ہے تجہکو ای ابن مبارک لی چل مجہکو اوسکی طرف کہا مینی اب تنگ ہو گیا ہی وقت
اور عنقریب دریافت کر لونگا حال اوسکا پہر دوسری دن پڑہی مینی نماز صبح کی اور چلا مین اوسکی طرف
سو ناگاہ دیکہا مینی اوس مکان کی دروازی پر بیٹہی ہوی ایک شیخ صاحب وقار کو فرش پر اور جب دیکہا اونہون نی
مجہکو تو پہچان لیا مجہکو اور کہا مرحبا ہو تجہکو ای ابو عبد الرحمن کیا حاجت ہی تیری کہ آیا تو اوسلیی یہان تک
کہا مینی حاجت ہی مجہکو طرف غلام اسود کی بولا ہان میری پاس کئی غلام ہیں ایسی ہیں وہ جتنیا

کر لی اونمین سی جسکو کہ چاہی تو پہر پکارا اوسنی ای غلام تو نکل آیا ایک غلام حبیت وچالاک کہا اوس
شیخ نی مجہسی یہ غلام سب انجام ہی پسند کرتا ہون مین اسکو واسطی تیری کہا مینی نہین یہ مطلوب
میرا پس ہمیشہ بلاتا تہا وہ میری واسطی ایک ایک کو یہان تک کہ بلایا اوس غلام مستجاب الدعوات کو
سو جب دیکہا مینی اوسکو تو متوجہ ہوا مین اوسکی طرف تو پوچہا اوس شیخ نی کیا یہی ہی وہ کہا
مینی ہان تو کہا مجہسی نہین بیچنا اسکا منظور مجہی پوچہا کیون نہین تو بولا برکت حاصل کرتا ہون
مین بسبب ہونی اسکی کے گہر مین اسواسطی کہ نہین تکلیف دیتا یہہ مجکو کسی چیز کی پوچہا مینی پہر کہان سی
کہاتا ہی یہ کہا بیچا کرتا ہی رسی کہجور کی بٹ کر نصف دانگ یا کم و زیادہ کو سو وہ ہی قوت اسکا سو اگر
بیچا اوسکو اوس دن تو کہایا ورنہ فاقہ سی رہتا ہی اوسدن پہر کہا مجہسی اور غلامون نی کہ یہہ
نہین سوتا تمام رات اور نہین ملتا ہی کسی سی اور اہتمام مین لگا رہتا ہی اپنی واسطی پس متعلق
ہو گیا اوس سی دل میرا تو کہا مینی کہ کیا اب لوٹ جاؤنگا مین طرف فضیل بن عیاض اور سفیان
توری رح کے بن حاصل ہونی مقصد کے پس کہا اوس شیخ نی مجہسی کہ آنا آپکا میری مکان پر بڑا
امر ہی اور مین زیر بار اس عنایت کی ہون لو اس غلام سیاہ کو بعیوض جس چیز کی کہ چاہو سو
خرید مینی اوسکو اور لایا طرف گہر حضرت فضیل کے اور جب چلا مین تہوڑی دیر تو کہا اوسنی مجہسی ای
مولا میری کہا مینی لبیک کہا تم مجکو لبیک مت کہو جواب مین بلکہ غلام اولی ہی لبیک کہنی مین اپنی مولا
کو کہا مینی کیا حاجت ہی تیری ای حبیب میری بولا مین ضعیف ہون طاقت خدمت نہین رکہتا
اور تحقیق تہی واسطی تمہاری دوسری غلام کے لینی مین گنجایش اور مطلب برآری اور بیشک
بلایا اوسنی طرف تمہاری اون غلامون کو کہ وہ حبیت وچالاک مجہسی تہی تو کہا مینی نہ دیکہی

مجکو امید تعالے کی کہ خدمت لون میں تجہی ملکہ خرید لونگا مین واسطی میری ایک مکان اور کام کرونگا تیرا اور خدمت کرونگا میں سری خود تو روباوہ نہایت رونا پوچہا مینی کیون روتا ہی کہا تو نی مجکو مگر یہہ کہ دیکہا ہی تو نی بعض قرب واتصال میرا ساتہہ اللہ تعالی کے ورنہ کاہی کو اتنی کرتا تو مجہی آگی اون غلامون سے جو ہون کی کہا مینی کچہہ حاجت مجکو تیری اس خدمتکی نہین پہر کہا سوال کرتا ہون مین تجہسی ساتہہ نام پروردگار کے یعنی قسم اوسکی کہ بیان کرو وہ حال کہ دیکہا ہی تمنی مجہی تو بیان کیا مینی اوسسے واقعہ اجابت دعوت اوسکی کا پانی برسنی مین تب کہا اوسنی مجہسے کہ گمان کرتا ہون مین تمکو اے بندہ اللہ تعالی یہہ کہ مرد صالح ہو بتحقیق واسطی اللہ تعالی کی چیدہ اور برگزیدہ لوگ ہین اوسکی مخلوق مین نہین ظاہر کرتا حال اونکی مگر اوپر کہ دوست ہین اوسکی بندہ صالحین سی اور نہین ظاہر کرتا اوپر مگر اوس کسی کو کہ پسند کرتا ہی اوپر مخلوق سی پہر کہا اگر ہی اجازت تمہاری تو مجکو اس قدر کم مہلت کہ پڑہ لون چار رکعت نماز فجر کی کہ جو باقی ہین میری ذمہ پر تو بہتر ہی کہا مینی اب قریب ہی مکان حضرت فضیل کا پڑہنا وہان جسقدر تو چاہی کہا نہین پسندیدہ ہی مجکو یہین پڑہنا اوسکا حکم الہی مین تاخیر کرنا نچاہیی پہر داخل ہوا مسجد مین اور پڑہتا رہا نماز یہانتک کہ دیا گیا جس بات کا کہ ارادہ کیا تہا اوسنی پہر دیکہا مجہی مونہہ پہیر کر اور کہا ای عبد الرحمن کیا ہے کوئی حاجت تمہاری کہا مینی کیوں پوچہتا ہے تو کہا میں لوٹنا چاہتا ہون پوچہا مینی کسطرف کہا طرف دار آخرت کی کہا مینی ایسا ہرگز نکر چہوڑ مجکو کہ خوش ہون ساتہہ تیری تو کہا نہی زندگی محبوب و گوارا جبتک کہ تہا معاملہ درمیان میری اور پروردگار کے کہ نہین مطلع تہا اوسپر کوئی اور اب مطلع ہوا تو اوسپر تو مطلع ہوگا اوسپر اور کوئی بہی اور مجہی اس سے کہ تجہہ

کے کچھ حاجت نہیں پہر گر پڑا سجدے مین اور کہنے لگا اللهم اقبض الساعة تو پاس گیا مین اوسکی اوٹہانی کو تو پایا اوسکو وفات کر چکا تہا سو والله جب یاد کیا مینے اوسکو تو نہایت رنج ہوا مجکو اور حقیر ہوئی دنیا میری آنکھون مین راضی ہوا اون سب سی پروردگار اور نفع دے ہمکو اونکے برکات سی اور کہی ہین صاحب روض الریاحین نے اس مقدمہ اور مثل اسکی مین یہ اشعار

عبید لمولاهم تعالی وغیرهم	عبید الهوی بین الفریقین کالثری
وعلو الثریا فی ارتفاع مقامهم	بهم یدفع الله البلایا عن الوری

ترجمہ وہ بندہ ہین اپنے مالک الله تعالی کے اور غیر اون کی بندہ ہین خواہش نفس کے فرق درمیان دونون فرقون کے ‡ مانند خاک کی اور بلندی ثریا کی ہیچ بلندی مرتبہ کے سبب اون کے دفع کرتا ہے الله تعالی بلاؤن کو خلق کے

حکایت

مروی ہی ابی محمد بن حسن بصری رحمۃ الله سے رضی کہا اونہون نے حج کیا مینے ایکسال سو درمیان اوس حال کے کہ پہر رہا تہا مین مکہ شریف کے گلیون مین ناگاہ ملا مین ایک شیخ سی کہ پکڑی ہی ہوا تہا وہ ہاتھہ ایک لونڈی کا کہ زرد تہا رنگ اوسکا اور لاغر تہا جسم اوسکا اور درویش تہا اوسکی صورت سی لاغر اور پکارتا تہا وہ شیخ فروخت کرتا اوسکی اسطرح کہ کیا ہی کوئی طالب کیا ہی کوئی راغب کیا مین کسی کے پاس تہ بندہ دینار سے اسکی لینے کو اور حال یہہ کہ بری ہی ہون مین ہر عیب سی کہا اوی نی یہہ سنکر قریب گیا مین اوسکی اور پوچہا مینی کہ معلوم کیجئے قیمت اب کہو کیا عیب ہے اسمین کہا اوسنی جان لی کہ پریشان حال مغموم زدہ ہی نماز پڑہتی رہتی ہی ساری رات اور روزہ رکہتی ہی ہمیشہ نہ کچھہ کہاتی ہی نہ پیتی ہے اور دوست رکہتی ہے گوشہ تنہائی کو پہر لیا اور شہر مین سو یہہ سنکر پسند کیا میری دل نے

اوس لونڈی کو اور خرید لیا مینی اوسکو ساتھہ اوس قیمت مذکور کے اور لی آیا مین اپنی گھر مین دیکھا مینی اوس لونڈی کو کہ سر جہکایا تھوڑی دیر زمین کیطرف پھر اوٹھایا سر اپنا اور دیکھا مجکو پھر کہا ای مولای صغیر و مخازی میری کس ملک سی ہو تم کہا مینی ملک عراق سی ہون پوچھا عراق کی کون سی لوگون سی بصری سی یا کوفہ سی کہا مینی بصری کا ہون سکوی کا تو بولی شاید تم مدینۃ الاسلام بغداد سی ہو کہا مینی ہان کہا بخ بخ یعنی خوشی ہوا اچھا ہی وہ شہر زہاد و عباد کا بس متعجب ہوا مین اور کہا مینی دل مین ایک لونڈی کہ بکارا جاتا تہا اوسکی بیچ کو ہر دروازہ مکانون کی کہان سی جانتی ہی زہاد و عباد کو پھر موتہ کہا مینی اوسکی طرف دل لگی سے اور پوچھا مینی اوس سی کن لوگون کو پہچانتی ہی تو اون مین سی بولی مین جانتی ہون مالک بن دینار اور بشر حافی اور صالح مری اور ابو حاتم سجستانی اور معروف کرخی اور محمد بن حسین بغدادی اور مسمات سی رابعہ عدویہ اور شعوانہ اور میمونہ کو پھر پوچھا مینی اوس سی کہان سی معرفت اور جان پہچان ہوئی تیری ان سب سی کہا ای جوان کیون کر نہ جانون مین اونکو حالانکہ وہ سیاطبار قلوب اور راہ نما عشاق کی ہین معشوق کی طرف پھر پڑہے یہہ اشعار

قوم همو همهم بالله قد علقت	فمالهم همم تسموا الی احد
فمطلب القوم مولاهم وسیدهم	یا حسن مطلبهم الواحد الصمد
ما ان تنازعهم دنیا ولا شرف	من المطاعم واللذات والولد
ولا اللباس لثوب فائق انق	ولا الترائد فی الاموال والعدد

ترجمہ وہ ایسی قوم ہین کہ ارادی اوسکی ساتھہ اللہ تعالی کے سب ہہین ہس واسطی اوسکی ارادی

کہ رجوع ہون طرف کسی ایک کی ÷ پس مطلوب اوس قوم کا ہوا اونکا اور سردار اونکا ہی واہ واہ

کیا خوب ہی مطلوب اونکا خدا ہی واحد صمد ÷ نہین پہر آتی ہی اونکو اونکی مطلوب سی دنیا

اور نہ کوئی مرتبہ مطعومات اور لذات اور اولاد سی ÷ اور نکوئی لباس کپڑی فاخرہ خوش منظر کا

اور نہ زیادتی اموال اور افواج کی ÷ پہر کہا مینی اوس سی ای لڑکی مین محمد بن حسین ہون تو

بولی مینی دعا کی تہی اللہ تعالی سی یہہ کہ ملاوی مجکو تمسی ای ابو عبد اللہ کیا کیا تمنی حسن صورت

اپنا کہ زندہ کرتی ہو اوس سی دل مریدون کی اور رولاتی ہو اوس سی آنکہون کو سننی

والون کے کہا مینی باتین ہی وہ اپنی حال پر تو بولی قسم تمکو خداوند کریم کی پڑہو روبرو میری

کچہہ قرآن پس پڑہا مینی بسم اللہ الرحمن الرحیم سو ایک چیخ ماری اونسی اور گر پڑی

بیہوش پس چہڑکا مینی اوسکی مونہہ پر پانی تو افاقہ ہوا اوسکو تو بولی ای ابو عبد اللہ یہہ نام پاک

اوس مالک حقیقی کا ہے پہر کیا حال ہو اگر معرفت حاصل ہو مجکو اوسکی اور اگر دیکہون مین اوسکو

بہشت مین آگی پڑہ رحمت کری تجہپر اللہ تعالی پہر پڑہا مینی اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا

السَّیِّئَاتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَا

هُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۝ ترجمہ آیا گمان کرتی ہین وہ لوگ

کہ عمل کئی بدیہہ کہ کردینگے ہم اونکو برابر اون لوگون کے کہ ایمان لاءی اور عمل کیئے

نیک برابر ہے زندگی اور موت اونکی برا ہے وہ جو کچہہ حکم کرتی ہین سو یہہ سنکر بولی

ای ابو عبد اللہ نہین پوجا ہمنی کوئی بت اور نہ بوسہ دیا ہمنی کسی مورت کو پڑہ رحمت

کرے تجہپر پروردگار تو پڑہا مینی اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ

سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا ترجمہ تحقیق ہمنی طیار کیے واسطی ظالمون کی آگ کہ گہیر لیا اونکو پردون اونکی نے اور اگر پانی مانگین گے تو دی جاوین گے پانی مانند تیل کے گادکی کہ جلاویگا مونہون کو بری چیز پینے کی ہی اور برا نفع لینا ہے بولی ای ابوعبد اللہ لازم ہے توسنے اپنی نفس پر خوف و خشیت اور تو مسدہی اب آرام دی اپنی دل کو درمیان امید و خوف کی بڑہ رحم فرماوی تجہپر پروردگار پہر پڑہا اپنی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ اور پڑہا اپنی یہ بہی کہ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ٥ تو بولی افسوس شوق میری طرف ملاقات اوسکی کے جسدن کہ تجلی فرماویگا واسطی اولیا اپنی کے آگی بڑہ رحمت کری تجہپر پروردگار پہر پڑہا اپنی يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ الی قولہ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ٥ طواف کرینگے لوپر غلمان ہمیشہ جنت مین رہنی والی ساتھہ کوزون اور ابریقوں کے اور پیالہ کے شراب معین سے کہ نہ دردسر اوٹہاوین گے اوس سے اور نہ عقل کہووین گے بولی ای ابوعبد اللہ گمان کرتے ہون مین تجکو کہ منگنی کیے ہی تو نے حور العین سے پس کیا خرچ کیا ہے اونکی مہر مین کچہہ مال کو کہا میں نہ نمائی کر مجکوا ای نیک بخت اونکی مہر کیطرف اسواسطی کہ مین مرد مفلس ہون کیا آمادہ کردن واسطی اونکی مہر سے بولی لازم پکڑ قیام شب اور روزہ دن کا اور محبت

فقرا اور مساکین کے پہر یہ اشعار پڑہی

یا خاطب الحوراء فی خدرها	وطالبا ذاك علی قدرها
انهض بجد لا تکن وانیا	وجاهد النفس علی صبرها
وقم اذا اللیل بدا شطره	وصم نهارا فهو من مهرها
فلو رات عینك اقبالها	وقد بدت رمانتا صدرها
وهی تماشي بین اترابها	وعقدها یشرق فی نحرها
لهان فی عینك هذا الذي	تراه في دنیاك من زهرها

ترجمہ اي چاهني والي حور کے کہ مستور ہے وہ اپني پردہ مین اور طلب کرنیوالي اوسکي قدر کے ؛ اوٹہہ کوشش کرنہو سُست اور جہاد کر نفس سے اختیار صبر پر ؛ اور قیام کر رات مین جبکہ ہو نصف اوسکا اور روزہ رکہہ دن کو کہ وہ مہر اوسکا ہے ؛ سو اگر دیکہین آنکہین تیري اوسکو سامنی سي اوس حال مین ظاہر ہون دو انار سینہ اوسکي کے ؛ اور وہ چلتي ہو اپني ہم عمرون مین اور ہار اوسکا چمکتا ہو اوسکي گلي مین ؛ تو ذلیل ہوجاوی تیري نظرون مین یہہ جو دیکہتا ہي تو اپني دنیا مین آرایش اوسکي کی ؛ پہر غالب ہوئي اوسپر بیہوشي اور چہڑکا مینی اوسکي موںہہ پر پاسنے تو افاقہ ہوا اوسکو پہر پڑہا یہ اشعار

الٰہي لا تعذبني فاني	مقر بالذي قد کان مني
فکم من زلة لي فی الخطایا	غفرت وانت ذو فضل ومن
یظن الناس بي خیرا واني	لشر الناس ان لم تعف عني

ترجمہ یا الٰہي نہ عذاب کر مجہکو کہ تحقیق مین مقر ہون ساتہہ اوس گناہ کے کہ ہو مجہسے ؛

پس بہت سی نعرتین میری گناہونمین بخشیں تو نی اور تو ہی ہے صاحب فضل اور
احسان کا ہے گمان کرتے ہین لوگ میری طرف نیکی کا اور مین اللہ تیری خلق کا ہون اگر
معاف کریگا تو میری گناہون کو نہ اور نہین ہے واسطی میری کوئی تدبیر سوا ہی امیدوار کے
عفو کرنے تیری کے اگر تو عفو کری سوای حسن ظن میری کے پس اور بعد تیری ان اشعار کے
پہر بیہوش و غافل ہوگئی تو قریب گیا مین اوسکی دیکہنی کو پس پایا مینی اوسکو کہ وفات کر گئی
تہی رحمت کری اوسپر پروردگار پس کمال غم ہوا مجکو اوسکی رحلت سی اور گیا مین بازار کو
کہ لاؤن واسطی اسکی سامان تجہیز و تکفین اوسکی کا پہر جب لوٹ کر آیا مین گہر مین تو پایا اوسکو
کفنائی ہوئی اور لگا ہوا تہا اوسکی حنوط عمدہ اور رکہی تہین اوسپر دو چادرین لائی ہوئی
جنت سی اور لکہی تہین اوسکی کفن پر بخط نور دو سطرین پہلی سطر مین یہہ تہا کہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور دوسری سطر مین یہہ آیت شریف تہی آگاہ
ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ۝ پہر اوٹہا لیا مین اوسکو اور
ہمراہ تہی اور یارو نماز پڑہی اوسپر اور دفن کیا اوسکو اور پڑہی بیٹہی سرہانی اوسکی قبر کی
سورہ یسین پہر لوٹ آیا مین اپنی محراب عبادت مین پہ قیام کیا مین نے کہ میری دل اوسکی جدائی
سے اور محبت نماز پڑہکر سو رہا مین تو دیکہا اپنی خواب مین اوسکو کہ ٹہلتی کو دیتی ان
جنت سی کہ پہنی ہوئی لباس عمدہ ایک کہیت مین زعفران کی کہ چمکتی تہی اوسپر کہ ٹہی
سندس اور استبرق سی کے اور اوسکی سر پر ایک تاج تہا جڑاؤ موتیون اور جواہر کا اور تہین
پاؤن مین جوتیان یاقوت احمر کے آتی تہی اوسسی خوشبو مشک کی اور نور اوسکا روشن تہا

تھا آفتاب و ماہتاب سے کہا میں نے اوس سے شہزادی لڑکی کس چیز نے پہنچایا تجکو اس
مرتبہ پر تو بولی محبت نے فقرا و مساکین کے اور کثرت استغفار نے اور دور کرنے اوس چیز
کے نے جو ہوویں راہ سے مسلمانوں کے بیچ پڑے ھے اوسنے یہہ شعر پڑھا

شعر	طوبى لمن سهرت في الليل عيناه	وبات ذا قلق في حب مولاه	
	وناح يوما على تفريطه وبكى	خوفا لما قد جناه من خطاياه	
	وقام يرعى نجوم الليل منفردا	خوف الوعيد وعين الله ترعاه	

ترجمہ خوشی ہے اوسکو کہ جاگیں رات کو آنکھیں اوسکی اور رات بھر بیقرار رہے محبت میں اپنے پروردگار
کے ۞ اور روئے دن بھر اپنی تقصیر پر اور زاری کرے واسطے خوف اوس شئی کی کہ کر بیٹھا ہے
اپنے گناہوں سے ۞ اور قیام کیا گنتے ہوئے رات کے ستاروں کو تنہا بسبب خوف عذاب کے
اور آنکھ اللہ تعالی کی نگہبانی کرتی ہے اوسکی ۞ حکایت منقول ہے بعض اہل علم سے کہا آیا
کرتی تھی میرے ہمسایہ میں ایک لڑکی کہ واسطے اوسکی جمال و حیا تھی اور پوچھا کرتی تھی
مجھسے شرایع اسلام کے اور امور دین میں محبت کرتا میں اوس سے اور مہربانی کرتا اوس پر
اور تھا حال اوسکا مائل طرف اخفا اور پردے کے اور پسند آتا تھا مجکو سکوت اور خوبی
اوسکی حال کی سو میان اوسی حال کے کہ ناگاہ ایک مدت کی جاتا تھا میں بازار میں ناگاہ
دیکھا اوس لڑکی کو کہ پکڑے ہوئے ہے ہاتھ اوسکا ایک شخص اور پکارتا ہے یہ کہ کون مول لیتا ہے
اسکو جاریہ کو ہر عیب اوسکی سے تو پوچھا میں نے اوس لڑکی سے کیا نہیں پوچھا کرتی تھی
تو مجھسے امور دین اور احکام اسلام کے سو جھکا لیا اوسنے سر اپنا اور اشارہ کیا مجکو طرف اپنا کا

پہر کہا مینی اوس مردسی کہ چہوڑ دی ہاتہہ اسکا تو بولا وہ ای سید میری مین نہین قادر
اسکی چہوڑ دینی پر بلاشبک آقا اسکا ایک مجوسی ہی اور غصہ دلایا ہی اسنی اوسکو سو اسی حال
من کہ ابہی کر رہا تہا مین اوس مردسی ناگاہ آیا وہان مالک اوسکا تو پہرا مین اوسکی
طرف اور کہا مینی اوس سی بیان کر کیفیت اپنی چہوکری کی اور بیان کر مجہسی کیا بات ناپسند
اسکی آئی ہے تجکو کہا اوسی ہم جماعت مجوس کی عبادت کیا کرتی ہین نار و نور کی اور مین بہت نا
پسند رکہتا تہا اس لونڈی کو بسبب عقل و جمال اسکی کے اور خریدا مینی اسکو بہت دامون مین
اور دیکہتا تہا مین اسکو بہت عبادت والی اور تعظیم کرنی والی واسطی اپنی معبودون کی محب
اور فرمان بردار ہماری اسد کی یہان تک کہ گذرا ہماری طرفسی ایک شخص اہل مذہب تمہارا
اور پڑہی اوسنی کچھہ چیز تمہاری کتاب سی پس جو ہی سنا اسی اوس چیز کو کہ پڑہا اوسنی
تو ایک نعرہ کیا زور سی کہ دہشت ہوی ہمکو اسکی طرفسی پہر پڑہے اوسنی یہ اشعار

طرق السمع یا اہیل المصلی	خبر منکم فزاد اشتیاقی
محکم النقل قد رواہ ثقات	مسندا للرواۃ والاتفاق
عند ما شمت بارقا من حماکم	حن قلبی لی الدیار للاقی
وکتمت الوشاۃ ما بی من الوجد	ومن لوعتی وحر احتراقی
اما امی بکم وتبلی عظامی	ودرسیس الغرام فی القلب باقی

ترجمہ آئی کانون مین ای صاحبان نماز خبر تمسی تو زیادہ ہوا اشتیاق میرا ؛ نقل اور
چیز کیے محکم ہے نقل کیا اوسکو ثقات نی مسند ساتہہ روات اور اتفاق کی ؛ جبکہ دیکہی مینی

بجلی تمہاری جنگل کے مشتاق ہوا دل طرف لذیذ ملاقات کی ÷ اور پوشیدہ رکھا مینی عیب
گویون سے وہ کہ ہے مجکو بیقراری اور سوز دل اور حرارت سوزش کنے ÷ مین ہلاک
ہونگا تمہاری محبت مین اور پوشیدہ ہوجاوین گے استخوان میری دران حال کہ رشتہ
محبت دل مین باقی ہوگا ÷ پس خوفناک ہوئی ہم او سیر او حال یہ کہ وہ مدہوش
اور بیخود اس تہی پوچھتی تہی ہم اوس سی لیکن نہ جواب دیتی تہی کچھہ مگر یہ کہ چھوڑ دیا
اوسنی ہمکو اور ترک کر دیا ہماری معبودون کو اور انکار کیا ہماری کہانی کہانیکا کہا پھر جب
رات ہوتی تو نماز پڑہے اسنی تمہاری قبلہ کے طرف سو ہر چند منع کیا ہمنی لیکن نہ باز آئی
اور تحقیق جاتی رہے تازگی اسکی چہری کی اور متغیر ہوگیا ہی حال اسکا اور نہ حاصل ہوا ہمکو
اس سے کچھہ نفع اور نہین طاقت ہمکو اس بات کی کہ لوٹاوین ہم اسکو اس حال سی کہ اب ہے
یہہ او سپر اسواسطے ارادہ کیا ہے اب اسکی فروخت کا کہا راوی نی یہہ سنکر پوچھا مینی اوس
چھوکری سی کیا ہے معاملہ اسطرح تو اشارہ کیا اوسنی مجکو کہ ہان تو کدر ا میری دل مین یہہ
خیال کہ معیوب کہنا انکا اس لڑکی کو شاید بسبب جاہلہ اور بی علم ہونی اسکی کہتی ہی پس
واقف ہوئی وہ اس خطرہ پر اور پڑہا اوسنی اوسدم یہہ شعر

	لکانوا اشد الناس حبا لما عابوا		یعیبون ما لوانہم فطنوا بہ

ترجمہ عیب لگاتی ہین اوس شی کو کہ اگر دہ جانین اوسکو تو ہوجاوین سب لوگون سے
زیادہ محبت کرنیوالی اوس شی کے کہ عیب لگاتی ہین اوسکو پہر پوچھا مینی اوس سے
کونسی آیتہ پڑہے کہی تہی آگی تیرسے کہا یہہ قول الہی ففروا الی اللہ انی لکم

مِنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ
نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ یعنی بس بہاگو طرف اللہ کے تحقیق مین تمکو اوسکی عذاب سی ڈرانی
والا ہون اور نہ ٹہراو ساتہہ اللہ کے خدا دوسرا تحقیق مین تمکو اوس کے عذاب سے
ڈرانی والا ہون سو جیسی سنا ہی میں اسکو بی صبر ہوگئی ہین اور ظاہر ہوا تجہبر وجد حال
کر دیکہا ہے تو پہر پڑہے اوسنی یہہ اشعار

ما بین معرج اللوی والوادی	یا صاحبی صحی عدمت فوادی
وبرحت ذا ولہ وکم من عاشق	مقتول عشق مالہ من فادی
یا اھل نجد ارحموا ذا لوعۃ	ما بین اطناب الخیام ینادی
ولہان لا یصغی لعذل عواذل	ظمآن من ماء التواصل صادی
ما ہب لی منکم نسیم مخبر	بالوصل فیہ مبشر الاسعاد
الا سعت مبادر اللقا نکم	ومنعت عینی من لذیذ رقادی
واذا نطقت بذکر غزلان النقا	اوزینب او علوۃ وسعادی
فلانتم مقصدی دعایۃ مطلبی	ولا ہم دون الجمیع مرادی
لا شئی یشغلکم تعالی ذکرکم	عن قول ذی لیع وذی احقادی

ترجمہ درمیان ٹیلہ ریگ اور صحرا کے ای صاحب میری اوسدن کہ گم کیا مینی دل کو اور
ہوگیا مین صاحب حرت کا اور بہت سی عاشق ہین مقتول عشق کے کہ نہین اونکو کوئیی
فدیہ دیکر چہڑانی والا ۞ ای اہل زمین بلند کے رحم کرو صاحب سوزیہ پر کہ درمیان

رستیون خیمون کے پکارتا ہے دلدادہ ہوکر ؛ نہین کان لگاتا ہے کسی ملامت کرنیوالے
کے ملامت پر تشنہ جگر ہے آب وصال سے لب تشنہ ؛ نہ چلی نزدیک تمہاری سی ہوا خبر دینیوالے
وصال کے کہ اوسمین تحفی ہون سعادت مندی کے ؛ مگر کہ دوڑا مین شتاب واسطے دیدار
دیکھنی تمہاری کے اور روکا مینی آنکھون کو لذیذ نیند سے ؛ اور جبکہ بیان کرتا ہون ذکر آہوان
صحرای نقا کا یا ذکر زینب یا علوۃ یا سعاد کا ؛ تو تم ہی مقصود میری ہوتی ہو اور غایت مطلب
میری اور تم سوای تمام خلق کے مراد میری ہو ؛ نہین ہے کوئی شی کہ مشابہ ہو تم سے
بلند و برتر ہے ذکر تمہارا سخن بجردی اور اتحاد والی سی ؛ کہا مینی اوس سی اگر سنا تا مین
تجکو تمام آیتون کو تو خوش ہوتی تو بولی اگر تو اچھی طرح سی پڑہ سکی انکو تو پڑہ پہر پڑھنی لگا
مین آگے اوسکی یہان تک کہ پہنچا مین اس کلام الٰہی تک وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ
اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ط مَا اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِنْ رِّزْقٍ وَّمَا اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنَ
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ ٥ یعنی نہین پیدا کیا جن والنس کو مگر اسلیی
کہ عبادت کرین نہین چاہتا مین اونسی روزی اور نہین چاہتا مین یہہ کہانا دیوین مجکو
بیشک اللہ ہی ہے روزی دینی والا صاحب قوۃ پختہ کا تو بولی اچھا پڑہا تو نے کافی ہے تجکو
وہ چیز کہ ضامن ہوا ہے اوسکا خداوند معبود پہر کہا مینی اوسکی آقا سی کیا لیتا ہی تو ثمن
اسکا مجسی تو بولا وہ قیمت اسکی گران ہے اور ایک بہتیجا میرا چاہتا ہے اسکو اور طلب
کیے ہی اوسنی مجسی اسکی مقدمہ مین اور وہ چاہتا ہے یہ کہ لوٹ جاوی یہہ اوس حال
سے کہ ہی اوسمین اس خیال سے کہ عارض ہوا ہے اسکو اور وہ مجوسی مذہب ہی سو اسکی

حال ہین کہ وہ یہہ باتیں کرتا تہا مجوسی آیا سنجا اوسکا اور کہا اوسی ہین لوٹای لیناہون
اسکو اسکی خیال و عزم سے سو سیر دکیا اوس شخص نے اوسی اپنی بہتیجی کے لیں جب جانا اور
لڑکے کی یہہ حال تو بولے مجہسے ای شیخ مت سمجہنا اسکی بات کو کہ قادر ہو مجہپر اور واسطی اس
نوجوان کے حال عجیب ہی مطلع کر دیگا پروردگار تیرا اوسپر بعد تہوڑی مدت کی دیکہا مینی
اوس مجوسی کو کہ لیگیا تہا اوسکو اپنی ساتہہ نماز پڑتی ہوئے مسجد مین تو پوچہا مینی اور سے
کہا سچ ہی تو مالک لونڈی کا کہا کون ہین ہون پہر کہا مینی کیا خبر ہے کہا حسن وبرکت ہے
اور ہوا قصہ کہ جب لیگیا مین اوس لڑکے کو اپنی گہر مین اور نکلا پہر باہر واسطی اپنی کسی حاجت کے
تو لوٹ کر دیکہا مینی اوسکو گہر مین کہ بیٹہی ہے ایک کرسی پر اور ذکر کرتی ہی اللہ تعالی کا اور
توحید کہہ رہی ہے اوسکی اور ڈرا رہی ہے میری اہل وعیال کو اور منع کر رہی ہے اونکو آگ
کے پوجنی سے اور تعریف کر رہی ہے جنت کے تو ڈرا مین اس سے کہ بگاڑی ہمیر دین ہمارا
اور کہا مینی حلیں کر لیا مینی اس لڑکیکو بطمع اس بات کی کہ بگاڑون دین اسکا اب یہہ
در پی ہے ہمارے دین بگاڑنے کی پہر بیان کیا مینی قصہ اوسکا اپنی ایک یار ہمراز سے
اور صلاح پوچہی اوس سے میں اس معاملہ کے کہ کیا کرون اسکی ساتہہ کہا اوسنی سو پہلی
اوسکو کچہہ مال پہر اوسی غفلت مین حیرانی اوس مال کو اور طلب کر اوسی سو جب حاضر ہو وہ
اوسکی دینی سی تو پوری ہو جاوی سکے جنت تیری اوسپر پہر خوب مارنا اوسکو پس دی مینی
اوسکو ایک تہیلی پانسو اشرفیون کے اور مشغول کیا اونکو مینی اوسکی عبادت مرغوبہ مین
اور لے لی مینی وہ تہیلی اسطرح کہ نہ جانا اوسنی پہر جب مانگی مینی اوس سے وہ تہیلی تو سیدہے

چلی گئی وہ اوس جگہہ پر کہ رکہا تہا اوسنی اوسکو وہان پوشیدہ پہر لادی مجکو وہ انسی سو
نہایت متعجب ہوا مین اس امر سی اور کہا مینی دلمین کہ مینی چہپائی تہی تہیلی اپنی زمین پر پہی
اور ہنگام طلب اسنی لا دی وہ تہیلی ویسی ہی او تنی اشرفیون کی اب کیا مقام شک رہا
بعد دیکہنی کی آنکہون سی اور یہہ امر دال ہی اوپر کمال قدرت اوسکی خدا کی جسکو یہہ پوجتی ہے
پس ایمان لی آیا مین اوسکی خدا پر اور مسلمان ہوا مین اور وہ دوست ہمراز میرا اور سب اہلخانہ
اور کہولدیا مینی رسنا اوسکا کہ جاوی جہان چاہے راضی ہوا اوس سے پروردگار اور نفع دی
ہمکو اوسکی برکات سی اور ہمیشہ تہی وہ کہ چہپا ہی رکہتی تہی محبت اپنی ساتہہ خداوند کریم کی یہان
تک کہ ظاہر کردیا حال اوسکا اللہ تعالی نے لوگون پر اور گویا تہی زبان حال اوسکی ساتہہ ان شعرونکی

کتمت الوشاۃ غرامی بکم	وحبکم فی حشی اضلعی
وموّہت عنکم بوادی النقا	وسکان رامۃ وا لاجرع
ولولاکم ما ذکرت اللوی	ولا حن قلبی الی لعلع

ترجمہ چہپایا مینی چغلی کہانیوالون سی عشق اپنا تم پر اور محبت تمہاری میری جگر اور پہلوون میں
ہے ٭ اور مراد لیتا ہون مین تمکو ساتہہ ذکر صحرای نقا کے اور ساکنان رامہ اور اجرع کی ٭ اور اگر
تم نہوتی نہ ذکر کرتا مین ریگستان کا اور نہ مشتاق ہوتا دل میرا طرف منزل لعلع کے ٭٭٭
حکایت منقول ہی حضرت سری سقطی رح نے کہا اونہون نی بیدار رہا مین ایک رات
اور تہا اوس شب مجکو قلق کمال پس نہ آنکہہ لگی میری اور قضا ہوئی تہجد میری پہر بعد نماز
صبح کے نکلا مین گہر سے واسطی حصول قرار دلکی اور گیا مین مسجد جامع مین کہ مسنون باتین

اہل سیر اور تاریخ کے شاید اونکی باتوں سی حاصل ہو مجکو راحت دلکی لیکن پایا میں دل کو
کر زائد ہوتی تھی قساوت اور جی جیسے اوسکی پہر گیا میں محفل وعظ میں سو وہاں بہی یہ تسکین
ہوئی پہر جی یہہ کہا میں چلوں اس طرف یعنی طرف بستان دل کے جو جگہ ہی عشاق ہیں طرف
معشوق کے پہر وہاں بہی گیا میں لیکن نہ پائی انشراح خاطر اور زائد تہی تنگ دلی پہر کہا
میں اس چلوں طرف کو توال کے کہ عبرت حاصل کروں اون لوگوں سی جو تکلف دی جاتی
ہین دیا میں سو گیا وہاں بہی لیکن چین ہوئی مجکو اور زائد تہی وحشت و پریشانی پہر گیا
میں طرف شفاخانہ شاہی کی تا کہ خوف و انزجار حاصل کروں اون لوگوں سی جو مبتلا ہیں
امراض میں سو جب گہسا میں بیمارستان میں تو پایا میں اپنی دل کو منشرح اور خوشحال پس سامنی
آئی میری ایک لڑکی حسین تر عورتوں سے پہنی ہوی لباس قیمتی اچہی کا اور آتی تہی
اوس سے خوشبو عطر کی شرمگین نگاہ ظاہر تہین اوس سے علامتیں سوچ و فکر کی اور حال
یہہ کہ مقید تہی دونوں پاؤن اوسکی اور بندہی تہی دونو ہاتہہ اوسکی۔ جب دیکہا اوسی
مجکو تو بہرلائی دونو آنکہیں آنسو سی اور پڑہے یہہ اشعار +

اعمد لك ان تعل بدى	بغير جريمة سبقت
تغل يدى الى عنقى	وما خانت وما سرقت
وبين جوانحي كبد	احس بها قد احترقت
وحقك يا منى قلبى	يمينا برة صدقت
فلو قطعتها قطعا	وحقك عنك ما رجعت

ترجمہ پناہ چاہتی ہون تجسی اس میرکہ باندہی جاوین ہاتہہ میری بی گناہ کی کہ بہلی ہوا ہو؛ باندہی جاتی ہین ہاتہہ میری میری گردن سی حالانکہ نہ خیانت کی اور نہ چوری کی؛ اور میری پہلو مین جگر ہین پاتی ہون اوسکو کہ تحقیق سوختہ ہوگیا؛ او قسم کہاتی ہون تیری حق کے ای آرزو میری لکے قسم پوری سچی؛ کہ اگر ٹکڑی ٹکڑی کرڈالی تو اوسکو قسم ہے تیری حق کی کہ تجسی نہین پہریگا دل میرا؛ کہا حضرت سری نی جبکہ سنا مینی کلام اوسکا تو کہا مینی داروغہ شفاخانہ سے کون ہے یہہ کہا اوسنی یہہ ایک لونڈی ہے کہ مختل ہوگئی ہی عقل اسکی سو قید کیا اسکو مالک نی شاید یہہ اچھی ہوجاوی؛ پس جب سنا اوسنی یہہ کلام داروغہ کا تو بہنی لگین دونو آنکہین اوسکی ساتہہ آنسوونکی پہر پڑہنا شروع کیی اوسنی یہہ اشعار

معشر الناس ما جننتُ ولکن	انا سکرانة وقلبي صاحي
اغللتم يدي ولم آت ذنبا	غير جهدي في حبه وافتضاحي
انا مفتونة بحب حبيب	لست ابغي عن بابه من براحي
فصلاحي الذي زعمتم فسادي	وفسادي الذي زعمتم صلاحي
ما علي من احب مولي الموالي	وارتضاه لنفسه من جناح

ترجمہ ای لوگو نہ دیوانی ہون مین لیکن مین مست ہون اور دل میرا ہوشیار ہے؛ کیا باندہے تمنی میری ہاتہہ حالانکہ نکیا مینی گناہ سوای سختی کے اوسکی محبت مین اور رسوائی مین نا مین مفتون ہون ساتہہ محبت اوس حبیب کے کہ نہین چاہتی ہون مین دروازہ اوسکی سی ہٹنا؛ پس اصلاح میری ہے جو تم سوچی ہو تباہ ہے میری ہے اور تباہی میری جو سمجہی ہو اصلاح میری ہے

ہے ÷ نہیں ہی اوپر اوس شخص کے کہ محبت رکھی مالکوں کے مالک کی اور اختیار کری اوسکو
واسطی اپنی کسیطرح کا گناہ ۔ فرماتا ہے حضرت سری کہ جب سنا میتی یہہ کلام اوسکا تو نہایت
قلق اور غم ہوا مجکو اور جلنی لگا دل میرا اور درد نی لگا مس پہر جب دیکھی اوسنی آنسو میری جاتی
تو بولی ای سری سقطی یہہ رونا تیرا اوپر صفات اوسکی کی سبب ہے پس کیا حال ہے اگر پہچانی تو
اوسکو حق معرفت اوسکی کا پہر بیہوشی رہے اوسپر ایکساعت اور جب ہوش میں آئی تو پڑہی شعر

الستني ثوب وصل طاب ملبسه	فانت مولى الورى حقا ومولائي
كانت لقلبي اهواء مفرقة	فاستجمعت مذ رأتك العين اهوائي
من غص داوى بشرب الماء غصته	فكيف يصنع من قد غص بالماء
قلبي حزين على مافات من زللي	والنفس تحسدني ما اعظم الداء
والشوق في خاطري مني وفي كبدي	والحب مني مصون في سويدائي
اليك منك قصدت الذات معتذرا	وانت تعلم ما ضمنه احشائي

ترجمہ پہنای تونی مجکو کپڑی وصال کی کہ اچہا ہی پہننا اوسکا پس تو مولا خلق کا ہی سچا اور مولا
میرا ہے ÷ تہیں ہیچ دل میری کی خواہشیں جدا جدا پس جمع کریں جبسی کہ دیکہا تجکو آنکہوں سے
میری خواہشوں کو ÷ جسکی حلق میں پہانس اٹکے دوا کرتا ہے ساتہہ پینی پانی کی پہانسی اپنی
کے پس کیا کری جو کوئی کہ پہنسا اوسکی حلق میں پانی ÷ دل میرا غمگیں ہے اوپر پست لغزش
میری کے اور ہوا پان کا میری جسم میں بڑی بیماری ہے ÷ اور شوق میری دلمیں ہے
میری طرف سی اور میری جگر میں ہے اور محبت میری بدن میں محفوظ ہی میری سویدا میں ÷

طرف تیری ہی تیری ہی مدد سے قصد کیا مینی دروازہ تیر کا عذر کرتا ہوں مین اور تو جانتا ہے
اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی اوسکو میری آنتون نی پہر کہا مینی اوس سے ای جاریہ تو لبیک ای سری
کہا مینی کیسی پہچانا تو نے مجکو کہا نہ بہولی مین جیسی پہچانا ہی اور نہ سست ہوئی ہوں جیسی خدمت
کیے ہی مینی اور نہ مہجور ہوئی ہون جیسی وصل ہوا ہے مجکو اہل درجات پہچانتی ہین ایک دوسرے کو
کہا مینی دریافت ہوا مجکو تیری بیان سی محبت کا سو کسکو چاہتی ہی تو بولی محبوب میرا وہ ہی کہ ظاہر ہوا ہے
ہمپر ساتہہ نعمتوں اپنی کے اور بخشش کیے ہی ہمپر ساتہہ کمال عنایت اپنی کے بیچ وہ نزدیک ہی دلونکی
قبول کرنیوالا ہے واسطی طلب عشاق کے سمیع و علیم اور بدیع حکیم ہے جواد کریم اور غفور رحیم ہے
پہر پوچہا مینی اوس سے کسنی قید کیا ہے تجکو یہان پر تو بولی ای سری حاسدون نی مددگاری یا سکے
اور باندہا او پہچا یہان پر پہر ایک نعرہ مارا اسقدر کہ جانا مینی مرگئی یہہ اور بعد افاقہ کی پڑہا یہہ اشعار

قلبي اراه الی الاحباب مرتاحا	سکران من راح حب بالهوی طاحا
یا عین جودي بدمع خوف هجرهم	فرب دمع اتی للخیر مفتاحا
ورب عین راها الله باکیة	بالخوف منه فنال الروح والراحا
لله عبد جنی ذنبا فاحزنه	فبات یبکی ویبدي الدمع سفاحا
مستوحش خائف مستیقن فطن	کان في قلبه للنور مصباحا

ترجمہ دل اپنا دیکہتی ہون طرف محبوب کی مشتاق اور مست شراب محبت سی کہ عشق کو اوسنی
برملا کردیا ہے ای آنکہہ سخاوت کر ساتہہ آنسوؤن کی خوف جدائی سے کہ بہت سی آنسو کہ نکلتی
ہین واسطی خیر کے کنجی ہوتی ہین اور بہت سی آنکہین کہ دیکہا اونکو اللہ تعالی نی روتی ہوی

ساتہ خدا کی تو وہ اللہ کے یہان سی پہنچتی ہین رحمت اور راحت کو پہ اسد ہی کا وہ بندہ ہی
کہ کیا گناہ تو غمگین کیا اوسکو اوس گناہ نی پس رات بہر روتا رہا اور جاری کئی آنسو وتکو بہت
سہی ہوی وحشت ناک اور خوفناک اور صاحب یقین ہی دانا گویا کہ اوسکی دلین نور کا چراغ ہے
حضرت سری فرماتی ہیں پہر کہا مینی داروغہ شفاخانہ سی کہ چھوڑدی تو رہا کر دیا اوسی اوسی پہر
کہا مینی اوسی چلی جا جہان چاہی تو بولی ای سری کہا جاؤن مین اور کہاں ہی مجکو اوس سے مقام
جا ای اور دور ہوی کا تحقیق محبوب قلبی میری نی مختار کردیا ہی مجہپر اپنی بعض غلامون کو سو اگر
راضی ہو مالک میرا تو چلی جاؤن گی ورنہ صبر کرون گی اور ثواب طلب کرون گی کہا مینی دل مین
واللہ یہہ تو عقیل تر ہی مجسی بہی سو اسی حال مین کہ باتیں کررہا تہا مین اوس سی آیا مالک اوسکا اور
پوچہا اوسی داروغہ سی کہاں ہی وہ چھوکری تحفہ نام کہا اوسی وہ اندر شفاخانہ کی ہی اور اوکی
پاس ہین حضرت سری سقطی رض باتیں کررہی ہی اوس سے بس خوش ہوا وہ یہہ سنکر اور اندر آیا اور سلام
علیک اور مرحبا کہی مجکو اور نہایت تعظیم کیے میری تو کہا مینی اوس سی ای شخص یہہ لونڈی بے
سزاوار تر ہے ساتہ تعظیم کے بہ نسبت میری کیا بات بری اور مکروہ معلوم ہوئی مجکو اسکی
کہا اوسنی بہت باتین ہین کہ نہ کہاتی ہی نہ پیتی ہی بی عقل و مدہوش ہی نہ خود سوتی ہے
نہ ہمکو سونی دیتی ہی ہر وقت متفکر اور متردد رہتی ہی گریہ و فریاد و آہ و زاری کیا کرتی ہے
اور یہی پونجی میری تہی کہ خرید اتہا مینی اسکو تمام مال اپنا دیکر بیس ہزار روپیہ مین اور
امید تہی مجکو کہ اسیقدر حاصل کرونگا نفع اسکو بیچ کر بسبب کمال فن اور حسن صنعت اسکی کے
تو پوچہا مینی اوس سی کیا پیشہ اور فن اسکا ہی کہا اوسنی یہہ خوب گاتی ہی پوچہا مینی کب سے

ہوا ہی اسکو یہہ عارضہ کہا ایک سال سی کہا مینی کسطرح شروع ہوئی اسکو بیماری یہ بولا ایکدن
رباب اسکی گودمین تہا اور گا رہی سی تہی یہہ ان شعرون کو ⁜ ⁜ ⁜ ⁜ ⁜ ⁜ ⁜ ⁜

	وحقك لانقضت الدهر عهدا	ولا كدرت بعد الصفو ودا	
	ملأت جوانحي والقلب وجدا	فكيف الدار اسلو واهدا	
	فيا من ليس لي مولى سواه	تراك تركتني في الناس عبدا	

ترجمہ قسم ہی حق تیری کی نہ توڑا مینی اپنی تمام عمر مین وعدہ اور نہ مکدر کیا مینی بعد صفائی کے
محبت کو ⁜ بہرا تو نی میری پہلو مین اور دل مین بیقراری کو پس کسطرح لذت پاؤن مین
یا تسلی ہو مجکو یا نیند آوی مجکو ⁜ پس ای محبوب کہ نہین ہی واسطی میری مولا سوا اوسکی
کوئی دیکہتا ہون مین تجکو کہ چہوڑا تو نی مجکو لوگون مین غلام ⁜ پہر ایکبار گی توڑ ڈالا رباب
کو اور اوٹہہ کہڑی ہوئی اور رونی لگی اور پہینک نی لگی اسباب کو تو متہم کیا اسکو ساتہہ
محبت کسی انسان کے سو تحقیق کی مینی اس امر کی لیکن نہ پایا کچہہ نام و نشان اس بات
کا پہر پوچہا مینی اوس سی کیا اسی طرح دل مین آئی سے تیرے یہہ بات بی تعلق خارجی کے
تو جواب دیا اسنی مجکو ساتہہ زبان گویا اور دل سوختہ کے ساتہہ ان شعرون کے

	خاطبني الحق من جناني	فكان وعظي على لساني	
	قربني منه بعد بعد	وخصني الله واصطفاني	
	اجبت لما دعيت طوعا	ملبيا للذي دعاني	
	وخفت مما جنيت قدما	فاوقع الحب بالاماني	

ترجمہ خطاب کیا مجکو حق سنے میری باطن سے لیس ہے وعظ ابرا میری ہی بیان پس ÷ مقرب کیا مجکو اپنا بعد دوری کے اور خاص کیا مجکو اپنا الدسنے اور برگزیدہ کیا مجکو ÷ قبول کیا مینے حسکو بلایا گیا مین خوشی سے لبیک کہا ہوا اوسکی اوس خبر کے بلایا مجکو ÷ اور خوف کیا مینے اوس سے کہ کیا مینے گناہ ہمیشہ سے لیل واقع کیا محبت نے اور روزن کو ÷ حضرت سریسے فرماتی ہین پہر کہا مینے اوسکی مولا سے کہ قیمت اسکی میری ذمہ پر ہے اور یہ عزم کر تو مین دونگا تجکو مول اسکا بلکہ راہ اسکی قیمت سی خود ہی ہی تو نی تو گریہ وبکا کی اوسنے اپنی تقرہ دتہی دیتے ہم اور بولا کہان ہے تمہاری پاس مول اس چہوکری کا کہ آپ ایک مرد بزرگ تارک الدنیا ہین کہا مینے اوس سے مت گہبرا اور نہ جلدی کر اور نہ غمناک ہو خرابی پرانی مال کے انشاء اللہ تعالی ہوگا تو اسی شفاخانہ مین کہ لی آتا ہو نہیں مال اسکی قیمت کا پہر نکلا مین وہان سے گریان چشم غمناک خاطر اور واللہ نہا میری پاس قیمت سی ایک درم بہی پس تمام شب تضرع وزاری کرتا رہا مین اور دعا مانگتا رہا پروردگار سے اور نہ آنکھ بند کی مینے اور کہتا تہا لمن ای رب میری تو خوب جانتا ہی حال ظاہر و پوشیدہ میرا اور بیشک اعتماد کیا ہی مینے تیری فضل و کرم پر اب مت رسوا کر مجکو آگی اوسکی مولا کی سوا اسی حال کی مشغول تہا مین دعا مین درمیان محراب کے ناگاہ ایک شخص مینے گہر کا یا دروازہ گہر کا تو پوچہا مینے کون ہی دروازے پر کہا اوسنے ایک دوست ہی دوستون مین سی کہ آیا ہے یہان کسی ایک کام کو بحکم ملک وہاب کی سو کہولا مینے دروازہ اپنا تو ناگاہ آیا پاس میری ایک شخص کہ ہمراہ اوسکی چار غلام اور شمع روشن تہے پہر کہا اسی اوستاد کیا دیتی ہو تم مجکو حکم اندر چلنے کا کہا مینے چلو پس آیا وہ اندر گہر کے

پوچھا مینے اوسسے کون ہو تم کہا مین احمد بن مثنی ہون کہ دیا ہے مجکو بہت کچھ اوس کیسینے کہ جب دیتا ہے وہ تو نہین بخل و کمی کرتا عطا مین تہا مین اگلی رات سوتا ہوا کہ ناگاہ آواز آئی مجکو غیب سے کہ لی جا اسیوقت پانچ بدرے طرف سری سقطی کے اور خوش کر سبب اون کے دل اوسکا کہ خریدی وہ اولنی مسماۃ تحفہ کو بی شک ہمکو تحفہ پر کمال عنایت ہے فقط پس سجدۂ شکریہ کیا مینے اللہ تعالی کا اسپر کہ خاص کیا مجکو اپنی نعمت اور کرم سے اور بیٹھا رہا مین متوقع صبح کا اور بعد ادای نماز صبح کے اوٹہا مین اور پکڑا مینے ہاتہہ احمد کا اور لیچلا مین اوسکو طرف شفاخانہ کے پس ناگاہ دیکہا مینے اوسکی داروغہ کو کہ دیکہتا تہا داہنی بائین منتظر مین پہر جب دیکہا اوسنے مجکو کہا مرحبا ہو تمپر آؤ اندر بیشک نزدیک اللہ تعالی کے واسطے اس چھوکری کے عنایت ہے کہ آواز دی مجکو رات ہاتف نے ان شعرون سے

انہا منا ببال	لیس تخلو من نوال	قربت ثم ترقت	وعلت فی کل حال

ترجمہ تحقیق یہہ تحفہ محبت ہماری سے بیچ ایک حالت عجیب کے ہے نہین خالی ہے وہ احسان اس ہماری سے نزدیک ہوئی پہر ترقی پائی اور مراتب اعلی کو پہنچی ہر حال مین حضرت سری فرماتے ہین پہر جب دیکہا مجکو تحفہ نے تو بہر آئین آنکہین اوسکی ساتہہ آنسوؤنکی اور بولے مشہور کیا تونے مجکو درمیان مخلوق کے پہر پڑہا اوسنے یہہ شعر

قد تصبرت الی ان	عیل فی حبک صبری

ترجمہ تحقیق صبر کیا مینے یہان تک کہ مشکل ہو گیا بیچ محبت تیری کے صبر کرنا مجکو پس اسی حالین کہ بیٹھی ہوی تہی ہم ناگاہ آیا مولی اوسکا روتا ہوا غمگین دل متغیر

رنگ تو کہا میں اوس سی مت رو تحقیق لائی ہیں ہم وہ روپیہ کر تول دی تھی تو نی اسکی
قیمت میں مع پانچہزار روپیہ نفع کے تو انکار کیا اوسنی اور قسم کہائی اللہ تعالی کی تو کہا میں نفع
لے دس ہزار روپیہ کا کہا اوسنی ہمن قسم اللہ کی کہا مینی نفع لی برابر قیمت کی تو کہا اگر دیگا
تو مجکو تمام دنیا تو بہی قبول نکرونگا مین یہ اب آزاد ہے خالصا لوجہ اللہ تعالی کہا مینی کیا ہی
قصہ اس مفت آزاد کرنیکا بولا متنبہ کیا گیا ہین آج فجر کو اس امر میں اب گواہ کرتا ہون تمکو کہ نکلا
مین اپنی تمام مال و اسباب سی درحالیکہ بہاگنی والا ہون طرف اللہ تعالی کے ای اللہ مو تو دیکہی
میری وسعت مین کفیل اور رزق مین جمیل بس اوسوقت بہر کے دیکہا میں طرف ابن متنی
کے سو پایا اوسکو روتا ہوا پوچہا مینی اوس سے کس چیز نے رولایا تجکو بولا شاید پروردگار
میرا انہین راضی ہوا مجسی اس امر مین کہ پورا ہو مجسی اب گواہ کرتا ہون تمکو کہ تصدق کردیا
مینی تمام مال اپنا واسطی حصول رضامندی پروردگار عالم کے کہا مینی کیا بڑی ہی برکت ہے
تحفہ کے سب پر پہر اوٹہی تحفہ اور اوتار ڈالا تمام لباس عمدہ اپنا اور اوڑہی ایک کملی
اور چلی روتی ہوئی کہا میں اوس سی رلا کیا تجکو اللہ تعالی نے بس کیا سبب ہے رونی کا
مقام جو تہا مین تو پڑہی اوسنی یہہ اشعار

	ھربت منہ الیہ		بکیت منہ علیہ
	وحقہ ھو مولی		لا زالت بین یدیہ
	حتی انال واحظی		بما رجوت لدیہ

ترجمہ بہاگی ہیں اوس سی طرف اوسیکی روئی ہن اوس ہی اوپر اوسکی اور قسم ہے

حق اوسکی کے وہ مالک میرا ہے ہمیشہ رہتی ہوں میں روبرو اوسکی ؛ تاکہ مقصود مند ہووں میں اور حظ اوٹہاؤں میں ساتھہ اوس چیز کے کہ امید ہے مجھے نزدیک اوسکی پہر نکلگئی دروازہ بیمارستان سے جبکہ آئی ہمراہ پر تو ڈہونڈا اوسکو پس نہ پایا پتا اوسکا اور مرگیا ابن مثنی راہ میں مکہ کے کہ ہمراہ ہوا تہا وہ بہی بیماری اور بہجا میں اور مالک اوسکا مکہ میں سو درمیان اوس حالکے کہ ہم طواف کررہی تہی سنا میں آواز دردناک جگر خستہ سے کہ پڑہتا ہے ان اشعار کو

محب اللہ فی الدنیا سقیمٌ	تطاول سقمه فدواه داه
سقاه من محبته بکاس	فاروا ه المهیمن اذ سقاه
فهام بحبه وسما الیه	فلیس یرید محبوبا سواه
کذالک من الدعی شوقا الیه	یهیم بحبه حتی یراه

ترجمہ دوست اللہ کا دنیا میں بیمار ہوتا ہے بڑہتا ہی زہر اوسکا تو دوا اوسکی بیماری اوسی کے ہی ؛ پلایا اوسکو محبت اپنی سے ایک پیالہ پس سیراب کیا اوسکو پروردگار نے جسوقت کہ پلایا اوسکو ؛ پس متحیر ہوا اوسکی محبت میں اور قصد کیا طرف اوسکی پس نہیں چاہتا محبوب سوا اوسکی ؛ اسیطرح سے جو کوئی کہ دعوی کرتا ہے اشتیاق کا طرف اوسکی حیران و پریشان ہوتا ہے اوسکی محبت میں تاکہ دیدار دیکہی اوسکا ؛ پہر پڑا میں اوس آواز پر سو جب دیکہا اوسکی متکلم نے مجھکو کہا ای سری کہا میں لبیک کون ہے تو رحمت کری تجہپر اللہ تعالی کہ نہیں پہچانا میں تجکو تو بولا اے کہ

الا اللہ کیا واقع ہوئی یہول بعد ملاقات اور پہچان کے مین وہی تحفہ ہوں پس ہو گئی
تہی وہ ضعیف ولاغر مانند خیال کے پوچہا مینی ای تحفہ کستی تہا یا تحکو طریق طرف جو کے
بعد جدا ہونی کے تیری خلق سے تو بولی مالوس کیا تحکو اوسنی ساتہہ قرب اپنی کے اور وحشی
کر دیا تحکو اپنی غیر کے طرف سی کہا مینی اوس سی وفات کی راہ من ابن مثنی سے جو آتا تہا بیچ
واسطی تیری رہائی کے بولی رحمت فرماے اوسپر پروردگار بیشک عذاب کی ہین اوکو
میری مولا اور مالک پی سرزنش اور عربوں سی وہ حسن ہین کہ کسی آنکہہ نی دیکھا کسی
کان نی سنا مثل اوسکی اور وہ پڑ وسی میرے بیچ جنت مین پہر کہا مینی آتا ہے مولا تیرا ہے
میری ساتہہ جسنی آزاد کیا ہی تحکو سو اوسی دعا کی اوسکی حق مین کچہہ دبی زبان سی بس نہ گذرا
مگر تہوڑا قلیل کہ دیکہا مینی اوس تحفہ کو برابر کعبہ کی مری ہوی پہر جب دیکہا اوسکو حالت
وفات مین اوس مالک معوسے تو نہ روک سکا اپنی آپ کو اور گر پڑا اوسکی موہنہ پر جب
سے بس نہلا یا مینی اوسکو واسطی اوٹہانی کے تو ناگاہ پورا کر گیا تہا مطلب اپنا اور سفر
کر گیا تہا ہمراہ اوسکی طرف دار الحیاں کے بس تجہیز وتکفین کئے مینی اون دونوں کے
رحمت کری اوپر اللہ تعالی اور منتفع کری ہمکو انکی برکات سے آمین **حکایت**
منقول ہے ابو ہاشم رحمہ کہا اوسنے جاتا جیا ہا مینی بصرہ کا تو آیا مین واسطی کرایہ کرنی
کشتی کی دیکہا مینی اوس کشتی مین بیٹہی ہوی ایک شخص کو ساتہہ ایک لونڈی کی اور کہا
اوسنی مجہسی نہین ہمین جگہہ اور گنجائش واسطی تیری پس سوال کیا مینی واسطی لی چلنی
کے اوس جاریہ نے تو قبول کر لیا اوسنی اور بیٹہا لیا تحکو کشتی پر پہر جب کہولی کشتی

اور چلی ہم تو طلب کیا اوس شخص نے کہا اپنی صبح کا اور رکہا گیا خوان روبرو اوسکی تو بولا بلاؤ اوس مسکین کو تا کہا وی کہانا ساتہہ ہماری لیس آیا مین بجہت مسکین ہونی کے اور کہایا اوسکی ساتہہ پہر بعد فراغت طعام کے کہا اوسنی ای جاریہ لا شراب اپنی پہر شراب پی اوسنی اور حکم کیا اوسکو میری بہی پلانی کا تو کہا مینی رحم کری تم پر اللہ تعالے بیشک وسطی مہمان کے حق ہے خاطرداری کا تو معاف رکہا مجکو پینی سے پہر جب وہ ہوا اپنی شراب سی تو بولا ای لڑکے لا سرود اپنا اور گا جو کچہہ یاد رہے تجکو سو اوٹہایا اوسنی سرود اور گانا شروع کیا ساتہہ ان اشعار کے

وکنا کغصنی بانة لیس واحد	یزول علی الحالات عن رای واحد
تبدل بی خلا فخالت غیره	وخلیته لما اراد تباعدی
فلوان کفی لم تردنی ابنتها	فلم یصحبها بعد ذلك ساعدی
الا قبح الرحمن کل مخادق	یکون اخا فی الخفض لا فی الشدائد

ترجمہ اور تہی ہم دو لو مثل شاخون درخت بان کے کہ نہین جدا ہوتا تہا ایک ہمارا کسیے حالت مین رای دوسری کی سی ÷ بدل گیا مجہی دوستی مین تو دوستی کری ملنی کیسیے اور سے اور چہوڑ دیا ملنی اوسکو جسوقت ارادہ کیا مجسی دوری کرینکا ÷ پس اگر ہتیلی میری نہ چاہے مجکو جدا کر ڈالون اوسکو پہر ساتہہ نہ لین اوسکو بعد اوسکی باہین میری ÷ خبردار ہو خراب کرے خدای تعالے ہر فریبی کو کہ بنی بہائی آرام مین نہ تکلیف مین پس ملتفت ہوا وہ شخص میری طرف اور بولا کیا جانتا ہے تو کوئی کلام عمدہ مثل اسکی

کہا بیٹی ہاں جانتا ہوں میں بہت بہتر اس سے پس پڑھا میں اذا الشمس کورت واذا النجوم
انکدرت واذا الجبال سیرت واذا العشار عطلت یعنی جسوقت آفتاب لپیٹا جاوے
اور ستارے تاریک ہو جاویں اور پہاڑ اوڑ جاویں اور اونٹنیاں دودھ کی بیکار چھوڑی جاویں
تو رونا شروع کیا اوس شیخ نے یہہ جب پہنچا میں اس کلام الہی تک کہ واذا الصحف
نشرت اور جسوقت کہ اعمال نامہ لوگوں کی طرف اوڑائے جاویں تو بولا تو اے لونڈی
خراب تو حرہ اور آزاد ہے لوجہ اللہ اور یہہ سب اسباب دی جو کچھہ پاس تھی شراب سے دریا میں
اور توڑ ڈالا وہ باجا پھر آیا اور گلے ملا مجھسے اور بولا اے بھائی کیا دیکھتا ہے تو ہم کہ پروردگار
قبول کریگا توبہ میری کہا میں نے بیشک اللہ تعالی دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالی کو اور
پسند کرتا ہے ستھرائی اور پاکی کرنے والونکو اور بھائی بنایا میں نے اوسکو راہ خدا میں
پھر رہا ہم رہے ہم دونو چالیس برس تک یہانتک کہ وفات کی اوسنے تو دیکھا میں نے اوسکو
خواب میں پس پوچھا اوس سے کہاں رکھا گیا تو کہا اوسنے ٹھہرایا گیا میں درمیان
جنت الماوی کے کہا میں نے پس کس بات کی بولا سبب پڑھنی تیری کی روبرو میری
یہہ آیہ شریفہ واذا الصحف نشرت اور کیا خوب کہا گیا ہے اس باب میں

بادر الی التوبة الخلصاء مجتهدا	والموت ویحک لم یمدد الیک یدا
فانما المرء فی الدنیا علی خطر	ان لم یکن میتا فی الیوم مات غدا

ترجمہ شتابی کر طرف توبہ خالص کے کوشش کرکے اوس حالمیں کہ موت نے اے خانہ خراب
نہ دراز کیا طرف تیری ہاتھہ اپنا پس تحقیق ہر مرد دنیا میں اوپر خوف کے ہے اگر نہ مرا آج

توکل کو مرتکا **حکایت** منقول ہے اسماعیل بن عبداللہ خزاعی رح سی کہا اونہون نے
آیا ایک شخص قبیلہ مہالبہ کا بصرہ سی ایام حکومت برامکہ مین واسطی اپنی کامون کی پہر جب فارغ
ہوا اون سے تو لوٹا طرف بصرہ کی اور ہمراہ تہی اوسکی ایک غلام اور ایک لونڈی اوسکی پہر جب
سوار ہوی دجلہ مین کشتی پر اور چلی وہ تو ناگاہ دیکہا اوسنی کنارہ دجلہ پر ایک مرد پہنی ہوی جبہ
صوف کا اور تہا اوسکی ہاتہہ مین ایک عصا اور توشہ دان سو آواز دیا اوسنی ملاح کو کہ سوار
کرے مجکو بہی اور لے مزدوری اپنی کرایہ سے پس دیکہا اوسکی طرف اوس مہلبی نے تو رحم
کیا اوسپر اور کہا ملاح سے قریب لیچل اپنی کشتی اور بٹہالی اسکو کسی جگہہ مین تو سوار کرلیا اوسکو
پہر جب پہر دن چڑہا تو رکہا گیا آگی اوس مہلبی کے کہانا تو کہا اوسنی ملاح سی کہ کہو اوس
جوان سے آوی اور کہاوی ہماری ساتہہ تو انکار کیا اوسنی وہان جا کر کہانیکا سو مکرر طلب
کیا اوسنی یہان تک کہ آیا وہ اور کہایا اسنی ملکر پہر بعد فراغت جانا چاہا اوس جوان نے
تو روکا اوسکو مہلبی نے پہر منگوائی شراب اور خود پیا ایک پیالہ اور ایک پیالہ اوس چہوکری
نے پہر پیش کیا پیالہ اوس جوان کے تو انکار کیا اوسنی پینی سے تو پی لیا اوسکو بہی
اوس چہوکری نے پہر کہا مہلبی نے لا جو کچہہ ہو تیری پاس خوشی سے تو نکالا اوسنی
سرود غلاف سی اور تیار کیا اوسی ملاکر پہر گانی لگی پہر بولے اوس جوان سے کیا تو بہی
کچہہ جانتا ہے مثل اسکی کوئی چیز عمدہ کہا اوسنی مین خوب جانتا ہون اوس چیز کو جو بہتر ہے
اوس سے پہر شروع کیا پڑہنا قرآن شریف کا اسطرح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ط

ایمنما تکونو یدرککم الموت ولوکنتم فی بروج مشیدۃ یعنی توکہدی فائدہ
لیا دنیا میں تہوڑا ہے اور آخرۃ بہتر واسطی اوسکی ہے جو تقوی کری اور نہ ظلم ہوگا تمپر
برابر ایک تار کے جہان تم ہوگی آپہنچی گے تمکو موت اگرچہ تم ہو قلعون محکم مین اور تہا وہ
جوان خوش آواز بس پہینک دیا اوس شخص نے پیالہ ہاتھہ سے دریا میں اور بولا کہ اوجی
دیتا ہون میں کہ یہہ کلام بہتر ہے اوس سے جو سُنا مینے کیا ہی پاس میری اور پہی کہا
تاں پہر پڑہا وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر
انا اعتدنا للظالمین نارا احاط بہم سرادقہا وان یستغیثوا یغاثوا
بماء کالمہل یشوی الوجوہ بئس الشراب وساءت مرتفقا
یعنی توکہہ یہ حق ہے تمہاری رب کی طرف سی پہر جو چاہے ایمان لاوی اور جو چاہے
کفر کرے تحقیق ہمنی تیار کر رکہی ہے واسطی بدکاروںکی آگ کہ گہیر لیا ہے اونکو اوسکی
پردون نے اور اگر پانی مانگیں گے تو دی جاوینگے پانی گرم مانند تانبہ پگلای ہوے
کے کہ بہون ڈالیگا موہون کو بہت بری پینی کی چیز ہے وہ اور وہ بری لفع کے
جیہ ہے بس جم گیا اوسکی دلمیں خوب اور ڈالدیا صراحی کو مع شراب دریا میں اور توڑا
سرود کو اور کہا ای جوان کیا ہے امید جو ستی اوسکا اوسکے کہا اوسی کیوں نہیں
اور پڑہی یہ آیہ شریفہ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا
من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور
الرحیم ط یعنی توکہہ ای بندو جنہوں نے زیادتی کی اپنی جانون پر ساتہہ کرنے گناہون

کے نا امید ہوں رحمت اللہ سی مقرر اللہ تعالی بخشتا ہے گناہوں کو تمام گناہوں کو
بیشک وہ گناہ کا بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے پس نعرہ مارا اوسنی زور سے اور گر پڑا بیہوش
ہوکر تو دوڑی اوسکی طرف لوگ اوٹھانی کو تو پایا اوسکو کہ سفر کر چکا ہے دنیا سے اور تہا
وہ امیر مشہور سولائی گیی لاش اوسکی طرف اوسکی مکان کے اور جمع ہوی لوگ اوسکی
جنازہ مین پس نہین دیکہا کوئی جنازہ کہ لوگ اوسمین بہت ہون اوسکی جنازی سی رحمت
کری اوسپر پروردگار اور حال اوس لونڈی مغنیہ کا یہہ ہوا کہ بعد وفات اوس شخص کے
پہنا اوسنی ایک کمل اوپر لباس صوف کی اور روزی رکہنی شروع کیی ہر روز اور نماز
پڑھنی لگے تمام رات اور اسیطرح گذری اوسپر چالیس دن پہر سنے اوسنی یہہ آیہ شریفہ
ایک رات وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر
انا اعتدنا للظالمین نارا احاط بہم سرادقہا وان یستغیثوا
یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ بئس الشراب وساءت مرتفقا
سو لعد صبح کی پایا اوسی لوگون نے متوفی رحمت کری اوسپر پروردگار **حکایت**
مروی ہے کسی اہل اللہ سے کہا اونہون نے تہی ہم کہ جاتی تہی کنارے ایلہ کے چاندنی رات
مین پس پہنچی ہم قریب محل ایک قصر سیاہ کی کہ اندر اوسکی ایک لونڈی سرود بجا رہی تہی
اور بیٹہا ہوا تہا کنارے اوس مکان کے ایک فقیر پہنی ہوی دو خرقے سو سنا اوس
فقیر نے گانا اوس لونڈی کا کہ کہتی ہی ان شعرونکو

	کان منی لك یبذل		فی سبیل اللہ ود	

کل یوم تتلون		غیر هذا بک اجمل	

ترجمہ اسکی راہ محبت میری طرف سی واسطی تیری خرچ کی جاتی ہے ٭ ہر روز تو رنگ بدلتا ہی
سوای اسکی تجکو بہتر ہے. پس نعرہ مارا فقیر نے اور پکار کر کہا دو ہہ اسکو ای جاریہ قسم ہے
تجکو تیری مولای کی حقیقی کے بس یہی حال ہے میرا ساتھہ اللہ تعالی کے تو دیکہا مالک لونڈی
نے اوس فقیر کی طرف اور حکم کیا لونڈی کو کہ موقوف کر گانا اور جا پاس فقیر کے کہ بیشک
یہہ کوئی صوفی ہے پس شروع کیا لونڈی نی کہنا اون شعروںکا بار بار اور فقیر کہتا تہا یہی
حال میرا ہے ساتھہ اللہ تعالی کے اور لونڈی تکرار کرتی تہی اوہن شعروں کی یہان تک
کہ ایک چیخ ماری فقیر نے اور گر پڑا بیہوش ہوکر تو ہلایا ہمنی اوسکو واسطی اوٹہانی کے
تو پایا اوسکو مردہ ہو رہا تہا اوس سے پروردگار پس دیکہا اوس صاحب گہر نے اس حال کو
تو لی گیا لاش اوسکی اندر محل کے سو غمگین ہوی ہم واسطی فقیر کے اور کہا ہمنی یہ اچھی طرح
تجہیز و تکفین کریگا اسکی پہر چڑہا مالک اوس مکان کا اوپر کوٹہی کے اور توڑی سب
وہ چیز کہ تہی وہان اگی اوسکی تو کہا ہمنی نہین بعد اسکا م کے مگر چیر مرکب پہر گئی ہم شہر
ابلہ مین اور مطلع کیا اس حال سے لوگون کو پہر دوسری دن صبح کو آی ہم لوٹ کر اوس
محل کی طرف تو دیکہا لوگون کو آتی ہوی وہان ہر طرف سی واسطی جنازہ کی گویا کہ پکارا
گیا ہے بصرہ مین یہان تک کہ آی قاضی اور شرفا وغیرہ سب اور وہ لشکری جاتا تہا
پیچھی جنازہ کے سر برہنہ پس دیا یہان تک کہ مدفون ہوا وہ پہر جب لوٹا جانا لوگون نے
تو کہا اوس لشکری نے قاضی سے آگے گواہ ہوں کے تم شاہد رہو تم ایسی بات کی کہ مرلونڈ

میری بی آزاد ہی واسطی اللہ تعالی کے اور کل مال اور زمین میری فی سبیل اللہ ہی اور میرے
صندوق میں چار ہزار اشرفیاں ہیں فی سبیل اللہ کیا مینی اونکو بہی پہر اوتاری کپڑی اپنی
بدن کی اور پہینک دی اور نادسیر فقط پائجامہ پہر دین اوسکو لوگون نی دو چادرین تو تہبند
باندہا اوسنی ایک کا اور اوڑہا دوسری کو بس تہا گریہ لوگون کا اوسکی حال پر زیادہ تر اونکی یعنی
سے اوس میت پر اور کہا ہی بعضون سے نی دیکہا مینی بیچ تیہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کہ لاغر کر دیا
تہا اوسکو عبادت نی یہان تک کہ ہو گیا تہا مثل مشکیزہ پرانی کے پوچہا مینی اوس سی کس
چیز سے پہنچا دیا ہے تجکو طرف اس حالت کی تو دیکہا اوسنی مجکو تعجب سی بسبب میری سوال کے
اور بولا کیا ہے تعجب یہ ضعف ولاغری میری بسبب اوٹہانی بوجہہ اور خوف نار اوجہا
کے ہے ملک جبار سی اور کیا خوب کہی ہیں بعضون سے نی اس باب میں یہہ اشعار

لما ذكرت عذاب النار اعجبني	لما تذكر عن اهلي واوطاني
وصرت في القفر اعي الوحش منفردا	لما تراني على وجدي واحزاني
وذا قليل لمثلي بعد جرأته	فما عصى الله عبد مثل عصياني
نادوا علي وشالوا في مجالسكم	هذا المسيء وهذا المجرم الجاني
فيا ارحم تبت ولا قصرت لي	ولا غسلت بماء الدمع اجفاني

ترجمہ جب کہ سنا مینی ذکر عذاب دوزخ کا اوچاٹ دیا دل میرا اس نصیحت سے نی اہل اور وطن
سے اور ہو گیا مین جنگل میں چیرواہہ وحشیون کا تنہا جیسا کہ تو دیکہتا ہے مجکو اور یہہ قرار سے
اور جنون میری اسکے ہے اور یہہ تہوڑا سا ہے واسطی مجہ جیسی شخصون کے بعد دلیری کہ ہوئی کے دیکہنے

سہین معصیت کی اللہ کے کسی بندہ نی مثل معصیت کرنے مصری کی ۔ منادی کرو مجہہ
اور کہو اپنی مخلصوں مین کہ یہہ بدکار ہے اور یہہ مجرم گنہگار ہے ۔ پہلی کہ نہ مار رہا مین اور
قصور کیا مین گناہ کرنی مین اور نہ دہویا مینی ساتہہ آنسوون کی اپنی پلکون کو ۔ حکایت
منقول ہے عبد اللہ بن خفیف سی کہا اونہوں نے نکلا مین مصر سے ارادہ جاتی ہوے
رملہ کے واسطی زیارت شیخ رودباری رحمہ اللہ کی پس دیکہا مجکو عیسی بن یونس مصری جانے والے
تو کہا مجہسی کیا رہبری کرون مین تیری کہا مینی ہان کہا پہلے جا طرف موضع صور کے
کہ اوسمین ایک شیخ اور ایک جوان ہے کہ اکہٹا ہوی ہین یہہ دونو حال مراقبہ پر سو اگر
ایک نظر بہی دیکہی گا تو اون دونون کو تو کافی ہوگی تجہی وہ نظر تمام عمر کو عبد اللہ کہتی
پہر گیا مین اونکی پاس درحالیکہ مین بہوکا پیاسا تہا اور نہ تہا میری سر پر کوئی کپڑا جو چہپاوے
مجکو دہوپ سی پس پایا مینی اون دونو کو قبلہ رو بیٹھی ہوی سلام علیک کی مینی اونسی
اور باتین کین اونسی لیکن نہ جواب دیا کچہہ اون نی مرا تو کہا مینی قسم دیتا ہون مین تمکو
اللہ تعالی کے یہہ کہ کلام کرو تم مجہسی تو اوٹہایا شیخ نی سر اپنا اور کہا ای ابن خفیف کیا کم ہے
مشغولی تیری یہان تک کہ فارغ ہوا تو واسطی آنی کے ہماری طرف پہر جہکا لیا سر اپنا
پس ٹہیر رہا مین روبرو اونکی یہان تک کہ نماز پڑہی ہمنی ظہر و عصر کے تو جاتی رہی بہوک
و پیاس میری پہر کہا مینی جوان سی کہ نصیحت کر مجکو کوئی چیز کہ نفع پاون مین اوس سی کہا
اونسی ہم اہل مصائب مین نہین واسطی ہماری زبان وعظ و نصیحت کی پس رہا مین
اونکی پاس تین دن رات تک کہ نہ کہا یا ہمنی اور نہ پیا کسی چیز کو پہر جب ہوئی

شام تیسیری دن کی تو کہا مینی دل مین ضروری مجکو پوچہنا کسی وصیت کا الٹی تا کہ نفع حاصل
کرون اوس سی تمام عمر پس واقف ہوا وہ جوان میری اس خطرہ پر اور کہا لازم پکڑ
صحبت اوس شخص کی جو یاد دلاوی تجکو اللہ تعالی کے اپنی نگاہ سی اور وعظ کری تجہکو
ساتہہ زبان فعل اپنی کے نہ ساتہہ زبان قول اپنی کے پہر ذرا موڑا مین پیچہی کو واسطی کسی
کام کے اور جو دیکہا لوٹ کر تو نہ پایا اوسکو کہ غائب ہو گئی تہی راضی ہوا اون سی پروردگار
اور منتفع کری ہمکو اونکی برکات سی اور کہا زبان حال سی یہہ شعر

شدوا المطایا قبیل الصبح وارتحلوا	وخلفونی علی الاطلال ابکیہا

ترجمہ کسو سواریون کو پہلی صبح کے اور کوچ کرو اور چہوڑ جاؤ مجکو اوپر ٹیلون کی درحالیکہ روتا ہون
مین اونکو **حکایت** منقول ہی حضرت ابو القاسم جنید بغدادی رضی فرمایا اونہون نے
دیکہا مینی ایکبار ابلیس کو نعوذ باللہ منہ خواب مین درحالیکہ وہ برہنہ تن تہا تو کہا مینی اوس سے
کیا نہین شرماتا تو لوگون سی کہا اوسنی ای جنید کیا یہہ لوگ تیری نزدیک آدمی ہین کہا
مینی ہان تو کہا یہہ اگر آدمی ہوتی تو نہ لہو ولعب کرتا مین انکی ساتہہ مانند کہیل و دل لگی کی لڑکونکی
ساتہہ گیند کی لیکن جو آدمی ہین وہ غیر ان لوگون کی ہین پوچہا مینی وہ کون ہین کہا وہ
ایک جماعت ہی مشغول بیاد حق مسجد شونیزیہ مین کہ پگہلا دیا ہے اونہون نی تن بدن
میرا اور جلا دیا ہے دل و جگر میری کو جب قصد کرتا ہون مین اون کی طرف جانیکا واسطی
خطرہ ڈالنی کی تو اشارہ کرتی ہین وہ طرف اللہ تعالے کی سو قریب ہوتا ہے کہ
جل جاؤن مین پس بہاگ آتا ہون مین اس خوف سی حضرت جنید فرماتی ہین پہر

پہر جب بیدار ہوا میں خواب سی تو گیا میں مسجد میں تو ناگاہ دیکہی میں نی وہاں تین آدمی
کہ ڈالی ہوی ہیں سر اپنی اندر اپنی گودڑیوں کی یعنی مشغول ہیں مراقبہ میں ساتہہ اللہ تعالی کے
سو جب آہٹ پائی اونہوں نے میری تو نکالا ایک نی اونمیں سی باہر گودڑی سے اور
کہا مجہسی ای ابو القاسم رہ دہوکے میں ڈالی تجکو بات ابلیس پر ملبس کے لعنت کری اوسپر
اللہ تعالی پہر ڈالدیا سر اپنا گودڑی میں مراقبہ کو راضی ہوا اونسی پروردگار اور منتفع کرے
ہمکو اونکی برکات سی **حکایت** منقول ہے ابن حسن حضرت جنید رح سی کہا میں نے بیٹہا
ہوا تہا میں ایکبار مسجد شونیزیہ میں باننظار جنازہ کی اور اہل بغداد ہر فرقہ جدا جدا بیٹہی
تہی بانتظار جنازہ کے تو دیکہا میں نی ایک فقیر کو کہ ظاہر تہی اوسپر آثار سلوک کی اور مانگتا پہرتا تہا لوگوں سے
تو کہا میں دل میں کہ اگر کرتا یہہ کوئی ایسا کام کہ بچاتا بسبب اوسکی اپنی آپ کو سوال سی تو بہتر تہا پہر
جب بعد فراغت لوٹ آیا میں اپنی گہر کو اور تہا مقرر کچہہ ورد میرا شب کو گریہ ونماز وغیرہ سے
تو بہاری اور گران ہوا وہ سب مجہپر آدہا میں لیس جاگتا رہا میں اور بیٹہا رہا پہر تہوڑی دیر بعد
غالب ہوئی مجہپر نیند اور سو رہا میں تو دیکہا میں نی خواب میں کہ لائی ہیں اوس فقیر کو لوگ
ایک بڑی خوان میں اور کہا ہی مجہسی اونہوں نی کہ کہا گوشت اسکا کہ تجہسی غیبت کی تہی
تو نے اسکی اور کہولا گیا مجہسی حال نقل فی الحادث کا تو کہا میں نی نہیں غیبت کی میں نے اسکی بلکہ کہی
تہی میں نی ایک بات اپنی دل میں تو کہا گیا مجکو کہ نہیں تو اون لوگوں میں سی کہ راضی ہوں
ہم تجہسی مثل ایسی بات کی اب جا اور معاف کرا اوسی پہر صبح کو چلا میں اور ڈہونڈتا تہا اوسکو
ہر طرف یہان تک کہ دیکہا میں نی اوسکو ایک مقام میں کہ چنتا تہا پتی پڑی ہوی پانی میں سی

کہ گرگئی تھی دہونی سے ساگ بہاجی کی تره فروشون سی سو سلام علیک کی مینی اوس سے
تو بولا پہر لوٹی گا ایسی کام کیطرف ای ابو القاسم کہا مینی نہین تو کہا مغفرت کری اللہ تعالی
واسطی تیری اور ہماری راضی ہوا وسنی پروردگار اور منتفع کری ہمکو اوسنی **حکایت**
منقول ہے حضرت ابراھیم خواص رض سی کہا اونہون نے نہا مین ایکبار کوه لگام مین سو دیکہی
مینی وہان جہاڑی مین انار پس چاہا اونکو دل میرا تو قریب گیا مین اونکی اور توڑ لیا اونمین
سے ایک پہر جب چیرا اوسکو تو پایا اوسکو ترش سو چلا مین اوسکو چہوڑ کر پس دیکہا مینی تہوڑی دور
جاکر ایک شخص پڑا ہوا راه مین کہ بہنک رہی تہین اوسپر بہڑین کہا مینی السلام علیک
تو جواب دیا اوسنی و علیک السلام ای ابراھیم پوچہا مینی کیسی پہچان لیا تمنی مجکو کہا اوسنی
جسنی پہچانا اللہ تعالی کو تو نہین پوشیده رہتی اوسپر کوئی چیز پہر کہا مینی اوس سے کہ دیکہتا
ہون مین واسطی تیری ساتہ اللہ تعالی کے ایک حال خاص تو اگر سوال کرتا اوس سے
یہہ کہ نگاه رکہی اور بچاوی تجکو ان زنبورون سے تو بہتر ہے کہا اوسنی مین بہی دیکہتا ہون
واسطی تیری ساتہ اللہ تعالی کے ایک حال خاص پس اگر سوال کرتا تو اوس سے یہہ کہ محفوظ رکہتا
اور بچاتا تجکو خواہش انار سی تو بہتر تہا اسواسطی کہ کاٹنا خواہش انار کا پاتا ہی انسان
درد اوسکا آخرت مین اور کاٹنا زنبورون کا پاتا ہے درد اسکا آدمی دنیا مین حضرت
ابراھیم کہتی ہین پہر چہوڑا مینی اوسکو اوسی حال مین اور چلا گیا مین اور کیا خوب کہا ہے
کسی نی اسی باب مین

	فاسیر کل هوی اسیر هوان		نون الهوان من الهوی مسروقة

ترجمہ یون ہوان کا یعنی خواہش کا ہوا اسی یعنی عشق سے جدا کیا ہے یعنی پوشیدہ
کیا گیا ہی پس قیدی ہر ہوا کا یعنی عشق کا قیدی ہوان کا ہی یعنی خواہش کا کہتا ہون مین معنی
اس قول عارف کی کہ جو پہچانتا ہے اللہ تعالی کو نہیں مخفی رہتی اوسپر کوئی چیز یہہ ہین کہ جو چیز
توجہ کرے اوسکی طرف یا قصد کرے وہ آدمکا یا متعلق ہو دل اوسکا ساتھہ اوسکی تو وہ چیز
چھپی نہیں رہتی یا یون کہا جاوے کہ مطلع کردیتا ہے اوسکو اللہ تعالی اوس چیز پر اور مثل
اسکی اور توجیہ کیجاوے تخصیص لفظ عام سی جو واقع ہوا ہے کلام شیخ مین اسواسطے کہ نہیں
ممکن حمل اوس لفظ کا معنی عام پر تا نہ لازم آوے علم غیب کا واسطے غیر اللہ تعالی کے کہ خاصہ اوسی
علام الغیوب کا ہی اور کہا ہی عزجانی مشائخ نے حواہل تحقیق سی ہین راضی ہوا اون سی پروردگار
کہ جائز ہے یہہ کہ پہچانے عارف باللہ اشیا کو بالاجمال نہ من حیث التفصیل تا کہ فرق ہی
اوسکی اور اللہ تعالی کے علم مین نقصان اور کمال اور تمام اور غیر تمام کا **حکایت**
منقول ہے انہیں ابراہیم خواص رضہ سے کہا اونہون نے تہا مین بغداد میں اور
تہی وہان ایک جماعت فقرا کے پس سامنی سی آیا ایک جوان ظریف الطبع خوشبودار
معتدل الخلقت حسن الوجہہ تو کہا مینی اوس سی دیکہکر یارون سی کہ میری دلمین القا ہوتا
ہوتا ہے کہ یہہ شخص یہودی ہے تو مکروہ جانا اون یارون نی قول میرا یہہ باہر گیا مین اور
چلا گیا وہ جوان بہی پہر دوبارہ آیا وہ لوٹ کر اونکی طرف اور پوچھا اون سی کیا کہا
تہا میری حقمین فلانے شیخ نی پس تعظیم وتکریم کے اوسکی فقیرون نی لیکن الحاح وزاری
کیے اون سی اوسنی تو کہا اونہون نی کہا تہا شیخ نے کہ تو یہودی ہے کہا ہے

حضرت ابراھیم نے پھر آیا وہ میری پاس اور پکڑ لیا اوسنی ہاتھہ میرا اور مسلمان
ہوا تو پوچھا گیا اوس سی سبب اسکا کہا اوسنی دیکھا ہے ہمنی اپنی کتابون مین کہ جس
شخص کو حاصل ہو مرتبہ صدیقیت کا سو نہین خطا کرتے فراست اوس صدیق کے
تو کہا تہا مینی اپنی دل مین کہ امتحان کرونگا مین مسلمانون کا پس سوچا مینی کہ کس جماعت
اسلام مین جاؤن مین امتحان کو کہا جسی میری دل نے کہ اگر ہی اوسمین کوئی شخص صدیق
تو البتہ ہوگا وہ اس گروہ فقرا مین اور ملیگا اوسمین کہ یہہ لوگ قائل ہین ساتھہ ترک
ماسوی اللہ تعالی کے پھر جب مطلع ہوا یہہ شیخ مجہپر اور بفراست معلوم کرلیا مجکو تو جانا مینی
کہ یہہ شخص صدیق ہے پھر ہوگیا وہ شخص اکابر صوفیہ سے راضی ہوا اوسنی پروردگار ✠ ؛

حکایت منقول ہے ابو العباس ابن مسروق رض سی کہا آیا ہماری درمیان
ایک شخص اور باتین کرتا تہا وہ ہمسی صوفیون کی سی میٹھی باتین عمدہ اور کہتا تہا ہمسی کہو تم بہی
جو کچھہ آوی تمہاری دل مین تو واقع ہوا میری دل مین کہ یہہ یہودی ہی اور دل آمادہ اور
مستعد ہوتا گیا اس بات پر ہر لحظہ پھر کہا مینی اوسکو جریری سی تو برا جانا اوسنی اس بات
کو اور بعید سمجہا کہا مینی اب ضرور ہے کہ خبر کردن اس شخص کو ساتھہ خطرہ دلکی پھر کہا مینی اوسے
کیا نہین کہا ہی تو نی ہمسے کہ جو کچھہ آوی ہماری دلمین سو کہین ہم وہ تجسی اور بیشک واقع
ہوا ہے میری دلمین کہ تو یہودی ہے پس ڈالی رکہا اوسنی سر اپنا ایک گہڑی تک پھر
اوٹہایا اور کہا سچ کہا تو نے اب گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ پھر کہا دیکھا بہالا مینی سب مذہبون کو اور کہا کرتا تہا مین کہ اگر ہو کسیسے

قوم مین صدق تو البتہ ہوگا ساتہہ اون لوگون کے پس داخل ہوا ہیں تمہاری جماعت
مین کہ جانچون تمکو تو پایا ہی تمکو حق پر پہر اچہا ہوا اسلام اوسکا رحمت کری اوسپر پروردگار
۱۲ حکایت منقول ہے حضرت ابو القاسم جنید رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا اونہون نی
تہی حضرت سری سقطی کہ فرمایا کرتے مجسی کلام کیا کر اور بیان کر آگی لوگون کی اور سری دلپر
رعب آتا تہا لوگون مین بیان کرنسی اور تہمت رکہتا تہا اپنی اوپر اپکی استحقاق میں تو اوسطی
حیا کی پس دیکہا مین ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین تب جمعہ کے کہ فرمایا
آپ نی مجسی کلام کیا کر لوگون مین یعنی وعظ و پند دیا کر اونہیں سو جگا مین اور آیا دروازہ
حضرت سری سقطی پر پہلی صبح سی اور کہڑا کہڑا اپنی دروازہ اوسکا تو جواب دیا اونہون نی
اندر سے کہ نسچا جانا تو نی ہمکو اس کہنی مین یہان تک کہ حکم کیا گیا تجکو اس بات کا
پس بیٹہی جمعہ کو لوگون مین حضرت جنید واسطی بیان کی تو شہرہ ہوا لوگون مین کہ
آج جنید بیٹہی ہیں لوگون مین وعظ کہنی کو اور کہڑا ہوا آکر ہر دو ایک جوان نصرانی
غیر معلوم اور پوچہا اوسی ای شیخ کیا معنی ہین اس قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اتقوا فراسة المومن فانه ينظر بنور الله تبارک و تعالی پس جہکایا سر جنید نی
تہوڑی دیر پہر اوٹہا کر فرمایا اسلام لا کہ قریب آگیا زمانہ تیری اسلام کا پس مسلمان ہوگیا
وہ اور توڑ ڈالی زنار در رجوع فرمایا اوسپر اللہ تعالے نی ساتہہ رحمت کی ای کریم رحم
فرما ہمپر بہی حکایت مروی ہی حضرت شبلی رح سی کہ نکلی وہ ایک رات گہر سے
اور گئی ایک بازار مین کہ وہ چالیس آدمی تہی پہر کہا اون سی ای لوگو بیشک اللہ تعالے

جل شانہ منکفل ہوا ہے بندون کی روزیون کا جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے اپنی کلام محکم مین
ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن
یتوکل علی اللہ فھو حسبہ پس ای لوگو توکل کرو اللہ تعالی پر اور متوجہ ہوا اوسکی طرف
پھر چھوڑا اونکو اونکی جگہہ پر اور چلی گئی سو ہی وہ تین دن تک کہ نہ ملی اونکو کچھہ چیز کہین سے
پھر چوتھی روز آئی اونکی پاس شیخ اور فرمایا ای لوگو بیشک اللہ تعالی نی مباح کر دیا ہے
لوگون کو مباشرت اسباب امور ضروریہ کی جیسا کہ ارشاد فرمایا ہے ھو الذی جعل
لکم الارض ذلولا فامشوا فی مناکبہا وکلوا من رزقہ اب ایک شخص کو کہ صادق
تر تم مین کا ہو تجویز کرو کہ وہ جاوی باہر کو شاید لے آوی واسطی تمہاری کوئی چیز قوت سے
تو اختیار کیا اونہون نی اپنی درمیان مین ایک فقیر کو پھر گیا وہ اور پھرا دونو طرف مین بغداد
کے سو نہ ملا اوسکو کچھہ قوت سی پس حاصل ہوئی اوسکو نہایت بھوک اور ماندگی پھرنی سے
سو بیٹھہ گیا قریب ایک دوکان طبیب نصرانی کے کہ جمع تھی اوسکی پاس ایک خلقت کثیر
اور وہ بیان کر رہا تھا اون سی دوائین کہ اتنی مین دیکھا اوسنی اس فقیر کو تو پوچھا
کیا حال ہے تیرا اور کیا ہے تجکو بیماری سی سو مکروہ جانا اوسنی یہہ کہ شکوہ کری نصرانی
سے بھوک کا اور فرمایا اس سے لیکن دراز کر دیا اوسکی طرف ہاتھہ تو نبض دیکھی اوسنی
اور بولا مین اس تیری بیماری کو پہچان گیا اور خوب جانتا ہون مین دوا اوسکی
پھر کہا اپنی غلام سے جلد جا بازار کو اور لا آدہ سیر نان اور آدہ سیر کباب اور آدہ سیر
حلوا پس لی آیا اونکو غلام جلد بازار سے سو دیا نصرانی اوسنی فقیر کو وہ لیکر اور کہا

یہہ دوا تیری مرض کے نہی میری پاس کہا اوس سے فقیر نے اگر یہی تو سچا اپنی حکمت میں تو
یہہ بیماری چالیس آدمیوں کو ہی کہا نصرانی نے غلام سے جا جلد بازار کو اور لی آ چالیس
رطل مثل اسکی کہ اب لایا ہے تو پہر دوڑا گیا غلام اور لی آیا سب اون چیزون کو تو دین حکیم
نے وہ سب چیزین اوس فقیر کو اور حکم کیا ایک حمال کو کہ لیجاوی اوسکی ساتہہ اوٹہا کر اور
کہا فقیر سے لیجا اسکو طرف اون فقیرون کے کہ بیان کیا تو نے اونکا سو گیا فقیر اور حمال ہمراہ
یہان تک کہ پہنچا اپنی یارون پاس اور وہ حکیم نصرانی جاتا تہا پیچہی اوسکی چہپ چہپ دور دور تا کہ
دریافت کری صدق اوس فقیر کا پہر جب پہنچا وہ اوس گہر میں کہ جہان فقیر رہتی تہے
تو ٹہیر گیا وہ نصرانی قریب ایک کہڑکی کی باہر اور نہ گیا اندر پس رکہا گیا کہانا اور پکارا فقیرون
نے اپنی شیخ ابوبکر شبلی کو اور رکہا کہانا روبرو اونکی تو اوٹہا لیا ہاتہہ اپنا شیخ نی اوس
کہانی سی اور کہا اوس فقیر سے کہ ایک امر عجیب ہی اس کہانی میں پہر فرمایا اوس فقیر کہانا
لانی والی سی کہ بیان کر تو مجہسی قصہ اس طعام کا تو کہی اوسنی اونسی سرگذشت اوسکی تمام
وکمال تب کہا اون سب سی حضرت شبلی نے کیا راضی ہوی تم اس بات سی کہ کہاؤ تم
کہانا نصرانی کا جو بہیجا ہے اوسنی تمکو بی اس بات کی کہ عوض کرو تم اسکا اوسکی ساتہہ
تو پوچہا اونہون نے اپنی سردار ہمارے کیا ہے عوض اسکا فرمایا عوض اسکا یہہ ہے کہ دعا کرو
اوسکی واسطی پہلے کہانا کہانی سے سو دعا کی اوسکی واسطی سب نے درحالیکہ وہ سن رہا تہا
پہر جب دیکہا اوس نصرانی نے باز رہنا اونکا کہانی سے باوجود حاجت کی اوسکی طرف
اور سنا اونکی دعا کو اپنی واسطی بحکم شیخ کی تو کہر کہڑا یا دروازہ خانقاہ کا تو کہول دیا

اونہون نی پہر اندر گیا وہ اور توڑ ڈالی اوسنی زنار اپنی اور کہا ای شیخ بڑہا ہاتہہ اپنا
کہ مین کہتا ہون اس بات کو کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ صلعم پس مسلمان
ہوگیا اور اچہا ہوا اسلام اوس نصرانی کا اور ہوگیا منجملہ یاران شبلی رضی اللہ عنہ سی راضی ہوا اوسنی
پروردگار **حکایت** منقول ہے انہین حضرت شبلی رض کی حال سے کہ بیمار ہوگئے
یہہ ایکبار سولی گیی لوگ اونکو شفا خانہ مین اور رکہا علی بن عیسی وزیر نے خلیفہ کو حال اونکی
مرض کا تو بہیجا خلیفہ نے اونکی طرف ایک بڑا طبیب کہ سرگروہ تہا اوسوقت کی سب طبیبونکا
واسطی علاج شیخ کے اور تہا وہ نصرانی اپنی مذہب والا پس ہرچند تدبیرین کین اوسنی
لیکن نہ مفید ہوئین تو کہا طبیب نے حضرت شبلی سے کہ واللہ اگر جانتا مین علاج تمہارا پارہ
گوشت مین اپنی بدن کے تو نہ دشوار ہوتا مجہپر یہہ امر تو فرمایا اوس سے حضرت شبلی رض نے
کہ علاج میرا اسی آسانمین ہے پوچہا طبیب نے کیا ہے وہ چیز فرمایا آپنی توڑ ڈال تو زنار
اپنی کہا طبیب نے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ پہر خبر ہوئی خلیفہ کو
اسحال کی تو رویا اور کہا بہیجا تہا مینی طبیب کو طرف مریض کے اور نہ جانتا تہا مینی کہ بہیجا ہی
مریض کو طبیب کے پاس کہتا ہون مین یہی لوگ طبیب ہین حقیقت مین اور انہین کے حکمت
وہ حکمت ہے کہ زائل ہوتی ہین اوس سے علتین اور اسمین اور اسکی امثال مین کہا ہے مینی

اذا ما طبیب الجسم اصبح قلبہ	علیلا فمن ذا للطبیب طبیب
فقل ہم اولو العلم اللدنی وحکمتہ	الہیۃ تشفی تلک قلوب

ترجمہ جسوقت کہ طبیب جسم کا ہوجاوی دل اوسکا بیمار تو کون ہی واسطی طبیب کے طبیب +

پس کہدی تو کہ وہ صاحب علم لدنی اور حکمت الہیہ کے ہین سفا پاتی ہین اوس سی دل

11 حکایت مروی ہی کہ ابراہیم خواص صاحب ارادہ کیا کرتی سفر کا تو چلاتی کسی کو اوپر ذکر کرتی اسکا ملکہ لیتی لوٹا اپنا اور چلدیتی روایت کرتی ہین حامد اسود کہ ایکبار ہم اونکی پاس تہے مسجد مین کہ اوٹہایا اوسنون نی لوٹا اپنا اور چلی تو پیچہی ہوا مین اونکی پہر جب پہنچی ہم قادسیہ مین تو فرمایا مجہسی ای حامد کہا کسکا ارادہ کیا ہے مینی کہا ملی ای سید میری آیا ہون مین ہمراہ تمہاری تو کہا مین تو قصد رکہتا ہون مکہ تشریف کی جانی کا انشاء اللہ تعالی کہا مینی مین بہی ارادہ رکہتا ہون وہین کی چلنی کا انشاء اللہ تعالی پہر بعد تین دن کی ناگاہ مل گیا ایک جوان بہی ہمسی پس چلا وہ ہمراہ ایک دن رات کہ نہ سجدہ کیا اوسنی اس مدت مین ایکبار بہی اللہ تعالی کو تو مطلع کیا مینی اس امرسی حضرت ابراہیم کو اور کہا مینی یہ جوان نماز نہین پڑہتا ہے سو بیٹہہ گئی آپ اور فرمایا اوس سے ای جوان کیا ہوا تجکو کہ تو نماز نہین پڑہتا ہے اور نماز فرض تر ہے تجہ پر تجہسی کہا اوسنی ای شیخ نماز نہین فرض مجہپر تو فرمایا آپ نی کیا تو نہین مسلمان کہا اوسنی نہین پوچہا پہر کون ہی تو کہا اوسنی نصرانی ہون لیکن حال میرا نصرانیت مین توکل ہے اور مدعی ہی نفس میرا اس بات مین کہ مضبوط ہے توکل اوسکا سو نہ سچا جانا مینی اوسکی اس دعوی کو یہان تک کہ نکل آیا مین طرف اس جنگل کے کہ نہین اسمین کوئی موجود سوا معبود کی کہ پہرون اسمین واسطی امتحان اپنی نفس کے پہر کہڑی ہوی ابراہیم اور چلی اور کہا مجہسی چہوڑ دی کہ رہی ساتہہ تیری سو چلتا تہا وہ ساتہہ ہماری یہان تک کہ پہنچی موضع بطن مین تو کہڑی ہو گئی ابراہیم اور اوتاری کپڑی اپنی اور دہویا اونکو پانی مین پہر بیٹہی اور کہا اوس سی کیا ہے نام تیرا کہا اوسی عبد المسیح

تو فرمایا اے عبد المسیح یہ جگہہ ہلیز مکہ اور ابتدائے حرم ہے اور حرام کیا ہے اللہ تعالی نے تمسے
لوگوں کو جانا اسکی اندر جیسا کہ فرمایا ہے انما المشرکون نجس فلا تقربو المسجد الحرام
اور ارادہ کیا تھا تو نے جانیکا اپنی نفس کا سو وہ ظاہر ہو گیا تجھپر اب داخل ہونی سی مکہ مین کہ
اگر دیکھین گی ہم تجکو اوسمین تو بھلائی نہو بگے تیری حقمین کہا ہے حامد نے پہر چھوڑ دیا ہمنی
اوسکو اور داخل ہوے ہم مکہ مین اور نکلی طرف موقف کی سو درحالیکہ ہم بیٹھی تھی عرفات
مین ناگاہ وہ روبرو آیا ہمارے پہنی ہوی دو چادرین احرام باندہی ہوی دیکھتا ہوا موند
لوگوں کی یہانتک کہ کہڑا ہوا آگر روبرو ہماری اور جہک پڑا حضرت ابراہیم پر اور چومنی
لگا سر انکا تو کہا اونہوں نی اوس سی کیا خبر ہے بعد تیری اے عبد المسیح کہا اوسنی افسوس کہ
مین آج بندہ ہون اوسکا کہ مسیح جسکی بندہ تہی کہا حضرت ابراہیم نی بیان کر قصہ اپنا
کہا اوسنی جب چلی آئی تم اور چھوڑا مجکو تو بیٹہا رہا مین اوسی جگہہ یہانتک کہ آیا ایک
قافلہ حاجیوں کا پس اوٹہا مین اور بدلی مینی صورت لباس مسلمین مین گویا کہ مین بہی محرم
ہون پہر جب پڑی آنکہہ میری خانہ کعبہ پر تو مٹ گیا مجسی ہر دین کہ تہا سوا دین اسلام کے
پس اسلام لایا مین اور نہایا اور احرام باندہا مینی اور ڈہونڈتا آیا آج تمکو یہانتک اسوقت
تو پہر کر دیکھا مجکو حضرت ابراہیم نے اور کہا اے حامد دیکہہ طرف برکت صدق کی حال نصرانیہ
مین کہ کیا فائدہ دیا پہر کیا حال ہے اسکا اگر ہو حالت اسلام مین پہر ہمراہ رکہا ہمنی اوسکو اپنی
یہانتک کہ وفات کی اوسنی درمیان فقرا اور صوفیہ صادقین کے رحمت کری اوسپر
اللہ تعالی اور کہی ہین مینی اسباب مین یہہ اشعار

سلام علی السادات من کل صادق	له مسرح فی معرك و مراح
صفا تم من فی تهو صوفی فجمهم	علی باب سعدی لشعبه براح
تلاقی طعان النفس فی سل وصلها	ومن دونها بیض حسن ورماح
علی حد سیف الصدق تسعی للعلا	لتحلی لهم بیض هناك صباح
سقتهم حمیا الوصل من کرم حسنها	اذ شمتها اهل الصبابة صاحوا
و باحوا اسا حتی و احل نشرها	عصرا و مکتوم المحبة باحوا

ترجمہ سلام اوپر سرداروں کی ہر صادق بیچ طرف سی کہ واسطی اوسکی کہلنا ہے ہر معرکہ مین صبح کو اور شام کو • صاف ہوا پہر صوفی ہوا سو وہ صوفی حمیہ نسشن ہی اور بر دروازہ سعدی کی کہ نام ہے معشوقہ کا سنن ہے اوس سے ٹلنا ؛ اوٹہا ہی طعنی نفس کے بیچ حاصل کرنے ملاقات اوس کے اور بہی اوس سی زخم تلواروں تیر کے اور نیزوں کے ؛ اوپر باڑ تلوار صدق کے دوڑتی ہین طرف بلندی کے تاکہ جلوہ کری واسطی اون کے خوبصورت عورتین یعنی حورین اوس جگہہ روشن چہری والیاں ؛ پلائی اون کو شراب وصل انگور حسن اپنی کی جبکہ سونگین اوس کو اہل عشق تو بی اختیار چخین ؛ اور زاری کریں اور آوارہ ہو جاوین پہر سونگہین اوسکی خوشبی کی عبیر کو اور پوشیدہ محبت کو ظاہر کردین حکایت منقول ہی عبد اللہ بن خفیف رض سی کہا اونہوں نی ایک مدت دراز تک پہرتا رہا مین واسطی ملاقات ابدال اللہ کے پس تہک گیا پہر نے اور سفر سے تو لوٹ آیا مین طرف شہر اصطخر فارس کے اور داخل ہوا ایک چہوٹی گہر مین فقرا کے سو دیکہا مین ایک جماعت مشایخ کو کہ رکہا ہوا تہا آگی اون کے کہانا اور وہ نو آدمی تہی

که منجمله اونکی حسن ابن ابی سعد اور ابو الازہر بن حیان وغیرہ ہین سو تہوڑی دیر ٹہر کر وضو کیا مینی پہر جب فارغ ہوا مین تو جگہہ دی اونہون نی مجکو درمیان اپنی پس بیٹہا مین اونمین اور کہایا ساتہہ اونکی جو کچہہ کہاتی تہی وہ پہر الگ ہوی اور سو رہا مین تو دیکہا مینی خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی ہین مجہسی ای ابن خفیف جن لوگون کو ڈہونڈہتا تہا تو اور چاہتا تہا ہمنشینی اون کی وہ یہی لوگ ہین اس شہر مین اور تو بہی منجملہ اونکی ہے پس چاہا میری دل نے کہ کہون اون لوگون سی اوس چیز کو کہ دیکہا تہا مینی تو ظاہر ہوا اون سی مجہپر وقار اور ہیبت وعظمت سو تہوڑی دیر ٹہرا تہا مین دن کو کہ ملی مجہسی شیخ ابو الحسن بن ابی سعد اور کہا مجہسی اونہون نی ای ابو عبد اللہ کہدی ان لوگونسی جو کچہہ کہ دیکہا تونی خواب مین تو مطلع کیا مینی اونکو خواب سی پس متفرق ہوگئی وہ سب اور مختلف شہرون مین جگہہ ظاہر ہوی اور کہل گئی خبر اون کی راضی ہوا اونسی پروردگار آمین

حکایت مروی ہی بعض اہل اللہ سی کہا اونہون نی سفر کیئی مینی مشرق اور مغرب کی بامید ملاقات ابدال اللہ کے پس پہنچا مین ایکبار کنارہ بصرہ کی شام کو تو مسجد کی طرف چلا مین راہ سی اور قریب ہوا کنارہ دریا سی کہ پاس ہو جاؤن پانیسی تو دیکہا مینی وہان دس آدمیون کو بیٹہی ہوی مصلی پر اور نہ پایا مینی ہمراہ اونکی ظرف آب اور وہ سامان جو ہوتا ہے ساتہہ صوفیون کے پس اوٹہہ کہڑی ہوی وہ سب اور استقبال کیا اونہون نے میرا اور معانقہ کیا مجہسی پہر بیٹہہ گیی وہ سب سر جہکائی ہوی اسطرح کہ نہین دیکہتا تہا ایک اونکا دوسری کو غروب آفتاب تک پہر اوسوقت اوٹہا ایک اونمین کا جماعت سی اور گہسا سمندر مین پہنچین

معلوم مجکو کیا ہوا حال اوسکا سوا اس بات کی کہ لایا وہ گیارہ مچھلیں بھنی ہوئی اور نہ دیکھی ہاں
جلتی اگ اور نہ لکڑی پہر اوٹھا دوسرا اون میں سی اور ڈال دی اوسی ایک ایک مچھلی آگی ہر کسی کے
اور تہالی لی اوسی ایک بڑی مچھلی اور متفرق ہوگئی مجلس سے اور مشغول ہوا ہر ایک ساتھ اپنی حال کے
اور نہ مشغول ہوا پہر کوئی دوسری سی پس جب قریب ہوئی صبح تو اذان دی موذن نی اور
نماز پڑہی اوسنون نے صبح کی جماعت سی اور اوٹھا ہر ایک اپنی جگہ سی سمندر مین اور چلنی لگے
اوپر پانی کی پس چاہا اوسکی خادم نی جسنی رکھی تہی ہر ایک مچھلی آگی ہر کسی کے او خاص کرلی تہی
اپنی واسطی بڑی اون مین کے ہمراہ اون سے جانی کا اور چلنی لگا پانی پر تو غوطہ کہایا اوسی
پانی میں تو پہر کر دیکہا اوسنوں نی اوسکی طرف اور کہا جلانی جسنی خیانت کی ہمسی وہ نہیں
ہم میں سی اور دیکہہ رہا تہا میں یہہ حال اونکا دور سی اور افسوس کرتا تہا اونکی جدائی پر پہر
اوٹہا یا میں لوٹا اپنا اور چلدیا اور چہوڑا اوس خادم کو اوسی جگہہ راضی ہوا اون سی پروردگار
حکایت منقول ہے عبداللہ بن عبد عبادانی رح سی کہا اوسوں نی تہا مین مسجد
عبادان میں بعد نماز عشا کے اور تہی پہلے صفت مین تین آدمی کہ نماز پڑہتے تہی اونہوں نے
ہماری ساتھ باہر نکلکر چلی وہ طرف بحر کے سو خیال ہوا مجکو کہ یہہ اولیا ہین تو پیچہی چلا مین
اون کے پہر جب پہنچی وہ کنارے پر تو بچھہ گئی اون کی واسطی پانی پر مثل فرش ہی تہی کے
ایک تختی چاندی کے کہ گویا ایک تیلا پل ہے سو چلی گئی وہ اوسپر پہر رکہا مینی پاؤن اپنا
اوسپر تاکہ پیچہی جاؤن اونکی تو ڈوب گیا وہ پانی مین ایسی رولی لگا مین ملبہہ کر اور
چلی گئی وہ اور لوٹ آیا مین طرف مسجد کے پہر جب ہوا وقت صبح کا تو ناگاہ پایا مینی اونکو

صف اول مین پہر رہی وہ مسجد مین یہانتک کہ پڑہے اونہون نی نماز عشا کی اور بعد
فراغت چلی دریا کے طرف تو پہر بچہہ گئی وہ جیبز مثل اول کے اون کی لیی دریا مین اور
چلی وہ اوسپر اور جب بعد اونکی قدم رکہا مینی اوسپر تو ڈوب گیا وہ پانی مین پس دریا مین
بیٹہہ کر اور لوٹ آیا مسجد مین پہر تیسری دن دیکہا اونکو درمیان مسجد کی صف اول مین تو کہا
مینی اپنی دل مین نفس سے کہ ای نفس اگر ہوتی تجہین کچہہ بہتری تو جاتا تو بہی ہمراہ اون کے
تیری ہی طرف سی آئی ہین یہہ خرابیان اور مقرر جانا اللہ تعالی نے یہہ کہا میری سچی دل سے
پہر نکلے وہ مسجد سی اپنی وقت پر کہ جسوقت ہمیشہ جایا کرتی تہی تو ڈالا گیا اونکی واسطی اوسطرح
فرش پانی پر سوگئی وہ اوسپر پہر رکہا مینی قدم اپنا پانی پر اور نہ ڈوبا تو چلا مین اونکی
ساتہہ اور پکڑ لیا اونمین سی ایک شخص نے ہاتہہ میرا تو آگاہ نہی وہ ساتہہ شخص کہ ہر شب اوترتی
تہین اونپر سات مچہلیین اور تہی یہہ شب تیسری پس بچہا دسترخوان اور رکہی گئین اوسپر
آٹہہ مچہلیین تو بیٹہا مین اونکی ساتہہ کہانی کو پہر کہا مینی ایک سی اونمین اگر ہوتا واسطی
ہماری نمک تو بہتر تہا تو کہا اوسنی مجہسی چپ تو اون لوگون مین سی ہی بیشک تو اونمین
سے ہی پہر پکڑا اوسنی ہاتہہ میرا اوسطی اوٹہانی کی پس دیکہا مینی اپنی آپ کو کہڑا ہوا
رستی پر اور نہ دیکہا مینی اونکو کبہی بعد اوس دن کی اور مین سوال کرتا ہون پروردگار
حسن توفیق کا راضی ہوا اون سی اللہ تعالی اور منتفع کری ہمکو اون کے برکات سی

حکایت منقول ہے عبدالواحد بن زید رضی سی کہا اونہون نی خریدا مینی
ایکبار غلام واسطی خدمت کی پہر جب رات ہوئی تو ڈہونڈا مینی اوسکو گہر مین تو نہ پایا اوسی

حالانکہ دروازی بند تہی پہر سحر کو آیا اور دیا مجکو ایک درہم کہ منقوش تہی اوسپر سورہ اخلاص
تو کہا میں اوس سی کہان سی لایا تو یہہ کہا اوسی ای مولا میری دعا کرونگا تمکو ہر روز اگر دیتا
ایسا اشرط یہ کہ ڈہونڈا کرو تم مجکو رات میں پس غائب ہوجایا کرتا وہ ہر شب اور آجاتا سحر کو مع اوس
روپیہ کے پہر بعد چند مدت کی آئی ایک پڑوسی میری اور بولی محسنی ای عبد الواحد فروخت کر
ابہی اس غلام کو کہ نباش یعنی قبر کا کپڑا او کہیڑنے والا ہے تو نہایت رنج ہوا مجکو یہہ سنکر اور کہا میں
اوسنی اچہا جاؤ تم آج سے سکو نگا۔ رکہونگا میں اوسکی پہر بعد نماز عشا کی باہر جاتا جاتا اوسی تو اشارہ
کیا طرف دروازہ بند کے پس کہل گیا وہ پہر اشارہ کیا اوسکو نکلکر تو بند ہوگیا اور گیا دوسری
دروازی پر تو کہا وہان بہی اوسیطرح پہر پہنچا تیسری پر اور کیا اسیطرح اور مین دیکہہ رہا تہا
اوسکو پہر جب چلا باہر نکلکر مکانسی تو پیچہی چلا مین اوسکی پوشیدہ یہان تک کہ پہنچا ایک
زمین ہموار جنگل میں پہر اوتاری کپڑی اپنی اور پہنی کملی اور نماز پڑہتا رہا فجر تک پہر اوٹہا کر
آسمان کے طرف کہا ای بڑی بخشی مولا میری عنایت کر اجرت میری مولا ای صغیر مجاز
کے تو گرا اوسپر درہم آسمان سی پس لیکر رکہہ لیا اوسکو اوسنی جب مین تو حیران ہوگیا
مین اوسکی حرکت سی اور ڈرا اوسکی معاملہ سے پہر اوٹہا اور وضو کیا مینی اور پڑہین دو رکعتین
اور استغفار کیا اللہ تعالی سے بواسطہ اوس خطرہ کی کہ گذرا تہا میری دل مین اوسکی
طرف سی اور نیت کی مینی کہ آزاد کر دونگا اسکو پہر ڈہونڈا اوسکو وہان تو نہ پایا پس
لوٹ آیا مین غمگین اور نہ پہچانتا تہا مین اوس زمین کو پس ناگاہ ملا مجہسی ایک
سوار اشہب گہوڑی پر اور کہا اوسنی مجہسی ای عبد الواحد کیون بیٹہا ہے تو یہان

کہا مینی فلانی کام کو اور بیان کیا قصہ تو کہا اوسنی جانتا ہی تو کسقدر مسافت ہی درمیان
تیری اور تیری شہر کے اس جگہہ سی کہا مینی نہین معلوم مجکو تو بولا وہ شہر تیرا یہان سی بمسافت
دو سال راہ کی ہی واسطی سوار تیزرو کی پس نہ جانا کہین یہان سی اور طرف یہان تک
کہ آوی طرف تیری غلام تیرا کہ وہ آویگا پاس تیری آجکی شب مین پہر جب رات ہوئی
تو آیا وہ ناگاہ اور تہا ساتہہ اوسکی ایک بڑا خوان کہ اوسمین ہر طرحکی کہانی تہی اور کہا مجسی ای
سید میری کہاؤ اور نہ کرنا پہر ایسا کام سو کہایا مینی اور کہڑا ہوا وہ کہ نماز پڑہتا رہا فجر تک
پہر پکڑا ہاتہہ میرا اور کہی کچہہ کلمی کہ نہ سمجہا مین اونکو اور لی چلا مجکو ہاتہہ پکڑی ہوی چند قدم
تو ناگاہ کہڑا ہوا تہا مین اپنی گہر کے دروازی پر پس کہا مجسی ای سردار میری کیا نہین نیت
کی تہی تو نے کہ آزاد کردیگا مجکو کہا مینی وہ نیت برقرار ویسی ہی ہی کہا آزاد کر مجکو اور لے
مجسی قیمت میری اور باوجود اسکی تجکو اجر و ثواب ہی پہر اوٹہایا ایک پتہر زمین سی اور دیا
میری ہاتہہ مین تو ناگاہ دیکہا مینی کہ قطعہ ذہب تہا اور چلا گیا وہ غلام اور رہ گیا مین حیران
پریشان اوسکی جدائی سی پہر اکہٹا کیا مینی پڑوسیون کو تو پوچہا اونہون نی کیا کیا تونی
ساتہہ اوس نباش کے کہا مینی وہ نباش نور تہا نہ نباش قبور پہر بیان کیا مینی اوسنی معاملہ دیکہا
ہوا اپنا اوسکی کرامات سی تو روی وہ سب اور توبہ کی اپنی خطرون سی راضی ہوا اوسنی
اللہ تعالی اور نفع دی ہمکو اونکی برکات سی **حکایت** منقول ہی ابراہیم
خواص رضہ سی کہا اونہون نی دیکہا مینی بصرہ مین ایک غلام درمیان بازار کے کہ ندا
دیجاتی تہی اوسپر یہہ کہ کون خریدتا ہے اس غلام کو مع عیبون اوسکی کے اور دو

اور وہ تین باتیں ہیں کہ بعض سو بارات کو اوسنیں تو تا گر حقیقہ کہ ضروری ہو حضرت
ابراھیم کہتی ہیں پہر کہا میں غلام سی معلوم کرتا ہوں میں تجکو عارف ساتھہ اوسکی تو بولا وہ ای ابراھیم
اگر پہچانتا میں اوسکو تو مشغول ہوتا میں ساتھہ غیر کی کہا ہی حضرت ابراھیم نی اوسکی اس کلام سی
جان لیا میں کہ یہہ عارفین سی ہی تو کہا میں بیچنی والی سی کتنی کو ہی یہہ غلام کہا اوسی کتنی کو اراده
کیا ہی تو نی لینی کا یہہ تو مجھ سون ہی پہر دیا میں اوسکو قیمت اوسکی اور کہا میں اپنی دل میں ای رب
میں آزاد کیا اسکو واسطی حصول رضامندی تیری کی تو پہر کر دیکہا مجکو اوس غلام نی اور بولا ای
ابراھیم اگر آزاد کیا تو نی مجکو دنیا میں غلامی سی تو تحقیق آزاد کیا ہی تمکو اللہ تعالی نی آخرت میں
نار سی پہر غائب ہو گیا مجھسی یہہ کہکر کہ پہر نہ دیکہا میں اوسکو راضی ہو اوس سی پروردگار ✝

حکایت مروی ہی بعض صالحین سی کہا اونہوں نی مول لیا میں نی ایک غلام
پہر پوچہا میں اوس سی کیا نام ہی تیرا بولا ای مولا میری ابہی کچھہ نام نہیں رکہا ہی تو نی میرا
پہر کہا میں اوس سی کیا کام کرتا ہی تو کہا ای مولا میری جو کچھہ حکم کرو تم کہا میں اوس سی کیا
کہاتا ہی تو کہا ای مولا میری جو کچھہ کہلاوی تو مجکو پہر کہا میں کیا ہی اراده تیرا کسی چیز میں تو بولا
کیا قصد و اراده ہوگا غلام کا ساتھہ مولا اپنی کی کہا اون بزرگ نی پہر رولایا اوسی مجکو اور
یاد دلایا مجکو حال میرا ساتھہ میری مالک حقیقی کی تو کہا میں نی اوس سی ای شخص بیشک ادب
سکہلایا تو نی مجکو ساتھہ مولا میری کی پہر پڑہی اوسی یہہ اشعار

لو تم لی کونی لعبدک خادم	ماکنت اطلب فوق ذلک نعیما
فارحم بفضلک ذلتی تجبری	فلقد عرفتک محسنا و رحیما

ترجمہ اگر حاصل ہو مجکو ہونا میرا واسطی غلام تیری کی خادم تو نہ طلب کر دن مین زیادہ اس سے
کچہہ نعمت + پس رحم کر ساتہہ فضل اپنی کی میری ذلت اور حیرانی پر پس ایسی ہی مینی مجکو
سمجہا یا محسن اور مہربان + **حکایت** مروی ہی بعضی بزرگون سی کہ وہ بلای گئے
طرف ایک گہر کے بہت بار تہوڑی دیر مین اور جب آتی وہ دروازی پہ تو لوٹا دیتا اونکو بلانی والا
اور حالانکہ یہہ خوش تہی بار بار کے لوٹ جانی سی نہ ظاہر ہوتی تہی اوس سے اونکو کچہہ رنجش اور دل
تنگی سو متعجب ہوا وہ دعوت کرنیوالا اونکی اس تحمل اور صبر و بردباری سی اور بڑی بات جانی
اونکی اخلاق سی تو کہا اون بزرگون نی اوس سی مت تعجب کر اور نہ بڑی سمجہہ یہ صفت
کہ یہہ صفت ہی کتون کی بیشک کتا جب بلایا جاوی تو آتا ہی اور جب لوٹا دیا جاوی تو چلا جاتا ہے
اور سوا اسکی نہین کہ کیا تہا یہہ کام دعوت کرنی والی نے اون بزرگون کی ساتہہ واسطی امتحان
اونکی کے راضی ہوا دلسی پروردگار او مروی ہی حضرت حسن بصری رضسی کہا اونہون نے
کتی مین ایسی دس خصلتین ہین کہ لائق ہے ہر مومن مین ہونا اونکا اول یہہ کہ متحمل ہے بہوک کا
اور بہوکا رہتا ہے اور یہہ اداب صالحین اور ابرار سی ہی دوسری یہہ کہ نہین واسطی اسکی کوئی
مقام اور محل مقرر اور معین اور یہہ علامات سی متوکلین کہ ہی تیسری یہہ کہ نہین سوتا رات کو مگر تہوڑا
اور یہہ بات صفات عشاق اور محبین سی ہی چوتہی یہہ کہ جب مرتا ہی تو نہین ہوتی اسکی میراث
اور یہہ صفات زاہدین سی ہی پانچوین یہہ کہ نہین چہوڑتا اپنی صاحب و آقا کو اگر چہ ظلم کری
اوسپر اور ماری اوسکو اور یہہ علامات اہل ارادت سی ہی جو مریدین صادقین سی ہون
چہٹی یہہ کہ راضی ہوتا ہے زمین سی ساتہہ تہوڑی جگہہ کے اور یہہ علامات متواضعین سی ہے

ساتویں یہ کہ جب چھین لیا جاوی اس سی مکان اور مقام اوسکا تو چھوڑ دیتا ہی اوسکو
اور جا بیٹھتا ہی دوسری جگہہ پر اور یہہ علامات اہل رضا سی ہی اٹھوین یہہ کہ اگر ماری کوئی
اسکو اور بلاوی پہر ڈالی اوسکو ٹکڑا تو قبول کرتا ہی اور لوٹ آتا ہے کیا اور نہیں حسد کچھہ
رکھنا اگلی برائی کا اور یہہ امر علامات عاشقین سی ہی نوین یہہ کہ اگر رکھا جاوی کہانا تو بیٹھہ
جاتا ہے دور اور منتظر رہتا ہے ملنے کا اور یہہ علامات مساکین سی ہی دسوین یہہ کہ جب
جاتا ہے اوٹھکر کسی مکان سی تو نہیں پہر کر دیکھتا اوسکی طرف اور یہہ علامات محزونین سے
ہے **حکایت** مروی ہی بعضی اہل اللہ سی کہا انہی ہم ایک جماعت کسی شہر مین
پہر نکلی ہم سب طرف دروازہ شہر کے بعضی ایام مین سو ساتہہ ہو گیا ہمارے ایک کتا
شہر کا سو جب پہنچی دروازہ شہر پر تو دیکہا ہمنی وہان ایک جانور مرا ہوا اور جب نظر پڑا
وہ کتی کو تو لوٹ گیا طرف شہر کے پہر لوٹ آیا بعد ایک ساعت کی اور ساتہہ اوسکی تہی قریب
بیس کتون کے پس آئی وہ سب طرف اوس مردار کے اور کہایا اوسمین سی جسقدر چاہا
اور یہہ کتا کہڑا تہا جدا اور دیکہتا تہا اونکو دور سی یہان تک کہ فارغ ہوی کتی کہا سبسی
اور پہریں پیٹ اپنی اور الگ ہو گئی اوسوقت گیا یہہ کتا اوس مردار کے طرف اور کہایا جو کچھہ
بچ رہا تہا اوسکی پس خوردہ استخوان وغیرہ کا پہر لوٹ آیا فقط **حکایت**
مروی ہی بعضی بزرگون سی کہ دیکہا اونہون نی چند کتون کو غار مین کسی پہاڑ کے کہ رہتی
تہی اوسمین اور نہین نکلتی باہر اور نہ جاتی شہر مین مگر ایک دن ہفتہ مین کہ اوسدن جاکر
کہا آتی کچھہ گہوڑون پرسی پہر لوٹ آتی طرف اوس پہاڑ کے اور پڑی رہتی اوسی جا مین

جب تک آتا وہی دن تو پہر جاتی شہر مین اور کہاتی جو کچہ باقی گہوڑون پر اور پہر آجاتی اپنی جگہہ اور یہی تہا طریقہ اونکا تو ہی وہ بزرگ اونکی ساتہہ بہت دنون کہ جایا کرتے اونکی ساتہہ دن جاتی اونکی شہرون مین اور کہاتی اونکی ساتہہ گہوڑون بہی جو کچہ ملتا جو اگسی پہر لوٹ آتی اونکی ہمراہ پہاڑ کیطرف پس حاصل ہوئی واسطی اوس بزرگ کی اون کتون سہی ریاضت اور آداب توکل وغیرہ اور کہا ہے بعضی صالحین صحرانشین سے کہ آئی اونکی طرف کچہ لوگ ہمراہ لیے ہوی چند شکاری کتی تو ہونکی اونپر کتی کہاتی پہاڑ کے جو رہتی تہی گرد اوس درویش کے کہا اوس بزرگ نے انکا ہونکنا سنکر سبحان اللہ یہہ گویا کہ باتین کرتی ہین اپنی زبان مین پس کہا اون کتون نے اون شکاری کتون مقید سے کہ ای اسکیو رغبت اور خواہش کی تمنی نعمتون بادشاہونکی سو مقید اور بستہ زنجیر ہوی اور اگر قناعت کرتی تم ساتہہ افتادہ ٹکڑون اور اشیائے منتر وکہ کے مثل ہماری تو ہوتی تم بہی جو ذرد خوشی خواہ تو جواب دیا اونکو اون شکاری مقید کتون نے کہ ای ہم جنس ہماری مخفی اور پوشیدہ ہی تمپر حال ہمارا ہمکو جب دیکہا ان لوگون نے سزاوار خدمت اور لائق کام کے تو باندہ رکہا ہمکو اپنی واسطی خدمت لینی کے اور متکفل ہوسے واسطی ہماری ضروریات کی تو پہر دوبارہ کہا اونسی ان کتون نی کہ جب کوئی تمین سہی بوڑہا اور پرانا ہو جاتا ہے تو چہوڑ دیا جاتا ہے اور آجاتا ہے وہ درمیان ہماری تو جواب دیا اسکا اون شکاریون نی اسطرح کہ رہائی اوسکی اسواسطی ہوتی ہے کہ وہ قصور کرنی لگتا ہی اوس خدمت مین جو واجب تہی اوسپر اور جو کوئی قصور کری اوس چیز مین کہ واجب ہے اوسپر تو نکال دیا اور دور کر دیا جاتا ہے ای اللہ کریم مت دور کر تو ہمکو اپنی باب عنایت سہی

اور بہت مواخذہ کرینگا ساتھہ اپنی عذاب اور عقاب کی **حکایت** مروی ہی کہ
جناب حضرت اویس قرنی ٹکڑی بن لایا کرتی تھی گھوروں پرسی اور کپڑی چن لاتی
وہان سی پس کہاتی اور پہنتی اونکو جوڑکر پس بہوکا اونے ایک کہا ایک گھوری پر کہا آپ لیے
اویس سی کہاتو اپنی قریب سی اور مین کہاتا ہون اپنی قریب سی اور بہت بہوک مجھپر اور پیر ارن
مجہی پس اگر گذر گیا مین پل صراط سی بخیریت تو بہتر ہون تجہسی ورنہ تو بہتر مجہسی اور عزیز و قریب
حضرت اویس کے کہا کرتی ہی آپکو دیوانہ اور اہانت کی لوگ بی ایذا دی کیا کرتی تہی اور دل
لگے کیا کرتی آپ سی اور لڑکی کہیلا کرتے اور مارتی آپ کو پتہرونسی اور اس باب مین کہا ہی بعض اشعار

سقی اللہ قوما من شراب وداده	فہاموا به من بین باد وحاضر
یظنہم الجہال جنوا وما بہم	جنون سوی حب علی القوم ظاہر
سقوا بکووس الحب راحا من الهوی	فراحوا سکاری بالحبیب المسامر
یناجونه فی ظلمة اللیل عندما	به قد حلوا منہم اویس بن عامر
تشہد ما یحوی المجد العلا	لنا جیه مالی الحر عند التماجر

ترجمہ سیراب کیا اللہ تعالی ان لوگون کو شراب محبت اپنی سی پس حیران ہوی سب اوسکی
درمیان مسافر اور مقیم کے ❊ گمان کرتی ہین اونکو جہال کہ دیوانہ ہوگئی اور حال انکہ نہین اونکو
جنون سوا محبت کی کہ اوپر اون لوگون کی ظاہر ہے ❊ پی ہی اونہون نی محبت کی پیالون سی
شراب عشق کے پس ہوگیی مست ساتھہ محبوب رازدار کے ❊ رازداری کرتی ہین ساتھہ اوسکی بیچ
تاریکی رات کی اوسوقت مین کہ ساتھہ اوسکی خلوت کی اور انہین لوگون مین سی اویس بن عامر ہے

وہ مشہور ہیں جمع کیا مرتبہ اور بزرگی کو واسطی ہماری بیچ اوسکی بڑا فخر ہے وقت فخر کرنے
کی ✤ اور حدیث مین آیا ہی بروایت حضرت ابوہریرہ رض کہ کہا اونہون نی فرمایا ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی اِنَّ اللہ عزوجل یحب من خلقہ الاتقیاء الاصفیاء الابریاء
الشعثۃ رؤسہم المغبرۃ وجوہہم الخمصۃ بطونہم الذین اذا استاذنوا علی الامراء
لم یوذن لہم وان خطبوا المنعمات لم ینکحوا وان غابوا لم یفتقدوا وان طلعوا لم یفرح
بطلعتہم وان مرضوا لم یعادو وان ماتوا لم یشہدوا قلنا یا رسول اللہ کیف
لنا برجل منہم قال ذلک اویس القرنی قالوا یا رسول اللہ وما اویس القرنی قال اشہل
ذو صہوبۃ بعید ما بین المنکبین معتدل القامۃ آدم شدید الادمۃ ضارب
بذقنہ الی صدرہ رام ببصرہ الی موضع سجودہ واضع یمینہ علی شمالہ یبکی
علی نفسہ ذو طمرین لا یؤبہ لہ متزر بازار صوف ورداء صوف مجہول
فی اہل الارض معروف فی اہل السماء لو اقسم علی اللہ تعالی لابرہ الا وان تحت
منکبہ الایسر لمعۃ بیضاء الا وانہ اذا کان یوم القیمۃ قیل للعباد
ادخلوا الجنۃ وقیل لاویس قف فاشفع فیشفعہ اللہ عزوجل فی مثل
عدد ربیعۃ ومضر یا عمر ویا علی اذا انتما لقیتماہ فاطلبا الیہ ان یستغفر
لکما یغفر اللہ تعالی لکما ترجمہ تحقیق اللہ عزوجل دوست رکہتا ہی اپنی خلق سے متقیون
پاک صاف کو پریشان بال اونکی اور غبار آلودہ ہین سونہ اونکی گرسنہ ہین شکم اونکے وہ
ایسی ہین کہ جب اذن مانگین امیرون کے نزدیک جانی کا تو نہ اذن دیا جاوی اونکو اور اگر

پیام نکاح کریں تو گھر عورتوں سی تو نکاح کریں اونسی اور اگر مفقود ہو جاوین تو نہ ڈہونڈے جاویں اور اگر ظاہر ہوں تو نہ خوش ہو کوئی اون سکے دیکھنی سی اور اگر بیمار ہوں تو پرسش کبھی جاویں اور اگر مریں تو نہ آدیں اونکی جنازی پر لوگ کہا صحابہ سنے یا رسول اللہ کیوں کر ملاقات نصیب ہو ہمکو ساتھ ایک شخص سکے اونمیں سی فرمایا آپ نی کہ وہ اویس قرنی ہی پوچہا اونہوں نی ای رسول اللہ کی کیا صفت ہی اویس قرنی کی فرمایا سیاہ چشم صاحب سرخی یکے چوڑا درمیان ہر دو کندہونکی میانہ قد بہت سانولا بیٹہتی ہی داڑہی اوسکی سینہ تک رو کا اپنی نظر کو موضع سجود پر رکہتا ہی اپنی دہنی ہاتہہ کو بائیں پر یعنی اکثر مشغول نماز نفل میں رہتا ہے روتا ہے اپنی جان پر صاحب دو کملیوں کا کوئی قدر نہین کرتا اوسکی تہبند باندہی ہوی ساتہہ تہبند کملی کی اور چادر اوسکی ہے کملی گمنام اہل زمین میں اور مشہور اہل سموات میں اگر قسم دیوی اللہ کو کسی کام کی کرنے کی تو اللہ اوسکی قسم کو پورا کر دی اور جان لو کہ نیچی بائیں مونڈہی اوسکی سکے ایک داغ سفید ہی یعنی برص کا اور جان لو کہ بیشک وہ جبکہ ہوگا دن قیامت سکے حکم بیدون کو کہ داخل ہو جنت میں اور حکم ہوگا اوسکو تو توقف کر اور شفاعت کر تو شفاعت قبول کریگا اللہ تعالی اوسکی برابر شمار آدمیوں قوم ربیعہ اور قوم مضر کی یہہ دونو بڑی قوم ہین اکثر عرب ان کی اولاد ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنے ای عمر اور ای علی جب تم ملاقات کرو اویس سے پس خواہش کرو اوس سے کہ بخشش کیے دعا مانگے واسطی تمہاری کہ اوسکی دعا کی برکت سی اللہ تعالی تمہاری بخشش کر دیگا کہا راوی نی تہی حضرت عمر اور حضرت امیر المومنین علی رض کہ ہمیشہ جستجو میں رہی جناب اویس کے دس برس تک

کرنے قادر ہوئی اونکی ملاقات پر پہر آخر اویس سال ہین کہ وفات کی ہی حضرت عمر رضی نی کہڑی ہوئی حضرت عمر رضی جبل ابو قبیس پر کر تشریف لیگئی تہی واسطی حج کی اور آواز دی اپنی بلند آواز سے کہ ای اہل یمن کیا ہی درمیان تمہاری اویس تو کہڑا ہو واز روبرو آپ کے آکر ایک شیخ کبیر طویل ریش اور عرض کیے اونی جناب خلافت مآب مین کہ ہم نہین جانتی کیا چیز ہے اویس لیکن ایک میرا بہتیجا ہے کہ اوسکو اویس کہا کرتی ہین سو وہ شخص گم نام کم مال مجہول الحال ہے خوار تر اسے اس سے کہ حاضر کرین ہم اوسکو روبرو آپ کے اور وہ چرایا کرتا ہے اونٹ ہماری حقیر ہی ہم لوگون مین پس پہیر لیے اوس سی آنکہہ حضرت عمر رضی نی گویا کہ آپ نہین ارادہ کرتی اوسکا پہر فرمایا کہان ہی بہتیجا تیرا کیا اسی حد حرم مین ہی ہماری اور حاضر ہے اس مشہد مین عرض کیے اونسی کہ ہان پوچہا آپ نی پہر کہان ملیگا وہ عرض کیے اونسی درمیان درختون اراک کے جو ہین میدان عرفات مین کہا راوی نی پہر سوار ہوئی حضرت عمر اور جناب علی رضی اپنی سواریون پر اور تیز چلی جانب عرفات کی پس ناگاہ دیکہا اونکو کہڑا ہوا حالت نماز مین طرف ایک درخت کی اور اونٹ گرد اونکی چرتی تہی پہر اوترے ان دونون حضرات نی باندہی حمار اپنی سواریون کے اور قریب گئی اونکی اور بولے السلام علیک ورحمۃ اللہ پس ہلکی کر دی حضرت اویس نی نماز اپنی اور فارغ ہو کر جواب دیا دونون کے سلام کا تو پوچہا ان دونو بزرگوارون نی کون شخص ہو تم کہا مین چرواہا اونٹون کا اور مزدور ہون اپنی قوم کا فرمایا دونون نے ہم نہین پوچہتی حال چرواہی اور مزدوری کا بتاو نام اپنا تو کہا مین عبداللہ یعنی بندہ خدا ہون فرمایا دونون نے ہم جانتی ہین کہ سب

اہل سموات اور ارض کے سندہی اور علام ہین اللہ تعالی کے کہو کیا نام رکہا ہے تمہارے
والدہ نے کہا ای دو نو شخص مجہکو بڑا تعجب ہے مجکو کیا ارادہ رکہتی ہو تم مجہسی تب فرمایا
دو نو حضرات نے کہ بیان کرتا ہے ہمسی سرور کائنات نے حال اور علامات اویس
قرنی کی پس بیشک پائی ہمی صورتیہ اور شمولت درمیان تمہاری مطابق ارشاد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیکن یہہ بہی فرمایا تہا ہمسی علامات مین کہ تہی اوکی کندہی
کے ایک داغ ہی سفید سو کہولدو کندہا اپنا روبرو ہماری کہ اگر ہوگا وہ داغ درمیان
تمہاری تو تم بیشک وہی ہو تو کہولدیا اونہون نے کندہا اولٹا اپنا سو موجود تہا وہ سفید
داغ حسب نشان دہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دوڑی یہہ دو نو کہ چومی انہی
اوس سفیدی کو پہر فرمایا دو نو نے کہ گواہی دیتی ہین ہم یہہ کہ تم ہی اویس قرنی ہو سو
دعا مغفرت کرو واسطی ہماری پروردگار سی مغفرت کری واسطی تمہاری اللہ تعالے
کہا حضرت اویس رض نہین خاص کرتا ہون مین ساتہہ استغفار اپنی کی اپنی آپ کو اور کسی
اور شخص معین کو اولاد آدم علیہ السلام سی کہ استغفار میرا واسطی سب کی ہی اہل بر و بحر کو
مومنین اور مومنات اور مسلمین اور مسلمات سی اور یہی سزاوار اوس شخص کے ہی جو مستجاب
الدعوۃ ہو کہا اون دو نون حضرتوں نے نہین بلکہ ضروری ہی تمکو دعا مغفرت کرنا واسطی ہمارے
بالتخصیص پہر کہا حضرت اویس نے ای دو نو شخص ظاہر کردیا اللہ تعالی نے واسطی تم دو نو کی
حال میرا اور جتلادیا تمکو نام میرا لیکن اب کہو کہ کون ہو تم دو نو فرمایا حضرت جناب
امیر علی رض نے کہ صاحب یہہ ایسے میری امیر المومنین عمر بن خطاب رض ہین اور مین

علی بن ابی طالب ہون توکہڑی ہو گیی سیدہی تعظیم کو خوشیی سی حضرت اویس اور کہا
السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور تم پر بہی ای ابن ابی طالب اور جزا دی
اس امت مرحومہ کے طرف سی بہتر اور نیک جزا ایس فرمایا دونو نے جواب مین کہ تمکو بہی
جزا خیر دی اللہ تعالی تمہاری نفس کے طرف سی پہر فرمایا اونسی حضرت عمر رضی نی ٹہیری رہو تم
یہین رحمت کری تمپر پروردگار میرا تا کہ جادن مین شہر مکہ مین اور لی آون تمہارے
واسطی کچہ خرچ اپنی مال سے اور زائد کپڑا اپنی کپڑون سی اور یہی مکان میعادگاہ ہی درمیان
ہماری اور تمہاری تو کہا حضرت اویس نے ای امیر المومنین مین نہین وعدہ کرتا پہر ملنی کا
درمیان اپنی اور تمہاری نہین دیکہونگا مین پہر تمکو بعد آج کی لیکن یہہ تو سمجہا دو کہ کیا
کرونگا مین اوس خرچ اور لباس کو کیا نہین دیکہتی تم مجہپر تہبند اور چادر صوف کی
جب دیکہو تم مجکو کہ پرانا کیا مینی ان دونو کو تو بجا ہے یہہ عنایت کیا نہین دیکہتی تم کہ گہٹی
ہوئی ہین جوتیان میری جب دیکہو تم مجکو کہ پرانی ہو گیین یہہ دونو تو سزاوار ہی یہہ
پرورشس کیا نہین دیکہتی تم کہ مین لیتا ہون اپنی چرائی کے مزدوری مین چار درم
جب دیکہو تم مجکو کہ کہا لیا مینی اونکو تو غمخواری بجا ہے ای امیر المومنین آگی میری اور
تمہاری ایک گہاٹی سخت گذار ہی کہ نہین پار ہوگا اوس سی مگر جو ہو لاغر ہلکا دبلی بدن
والا پس ہلکا کرو اپنی کو رحمت کری تمپر اللہ تعالی پہر جب سنا یہہ کلام اونکا حضرت عمر رضی
نے تو مارا درہ اپنا زمین پر اور چلا ہی زور سی اور یہہ فرمایا کہ کاشکی ای عمر نہ جنتی تجکو
مادر کاشکی ہو جاتی وہ بانجہ نہ علاج کیا جاتا حمل اوسکی کا مگر وہ شخص کہ لی لیتا اس خلافت کو

سے نفع و نقصان اسکی کے پہر کہا حضرت اویس نے ای امیر المومنین جاؤ تم اسطرف
تاکہ جاؤنگا مین اسطرف سو رخصت ہوی حضرت عمر رض مکی کے طرف اور ہانکا حضرت
اویس نے اونٹون کو طرف اپنی قوم کے پہر سپرد کیے اونکی اونٹ اونکی اور چھوڑی اجرت
چرانی کے اور ہو گئی واسطی عبادت کی خالی یہان تک کہ ملی اللہ تعالی سے یعنی بعد اوسکی
پہر نہ دوڑی تکی اور ہمیشہ مشغول بعبادت رہی فقط اور صحیح مسلم مین ہی کہ حضرت عمر رض
نے فرمایا کہ سنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی آپ آوینگی تمہاری پاس
اویس بن عامر ساتہہ اہل یمن کی قوم مراد سے پہر اونمین سے قبیلہ قرن سے تہا اونکو عارضہ
برص کا پہر اچہا ہو گیا وہ مگر رہگیا ہی بقدر ایک درہم کی اور اوسکی ایک والدہ ہی کہ وہ اویس
نیکوکار ہے ساتہہ اوس ماں اپنی کی یعنی اسکی خدمت کرتا ہی اگر قسم کہاوی اللہ تعالی پر تو بیشک سچا کری اوسکو اللہ تعالی
پہر اگر ہو سکی تمسے ای عمر رض کہ طلب مغفرت کری وہ واسطی تیری تو کرنا اسکام کو بعد اسکی
بیان کی باقی حدیث یہان تک کہ ذکر کیا ہے ملاقات جناب عمر رض کا اونسے اور طلب
مغفرت کرنا حضرت عمر رض کا اونسے اور دعا مغفرت مانگنا حضرت اویس رض کا واسطی
حضرت عمر رض کی غرضکہ بعد ان سب باتون کی پوچہا اونسے حضرت عمر رض نے کہ کہان جاؤ گے
یہان سے کہا اونہون نے اب جاؤنگا طرف کوفہ کی فرمایا جناب خلیفہ رض نے کہ اگاہ ہو لکہتا ہون
مین واسطی کاروبار ضروریات تمہاری کے عامل کوفہ کو کہ جو کچہہ کہو تم حاضر رہی وہ اوسکی
بجا آوری مین تو کہا حضرت اویس رض نے کہ ہونا میرا درمیان فقرا غیر معروف کی بہتر ہے
حصول اس عزت عنایت تمہاری سے اور اسقدر جو بیان ہوا بیان ہی بعض حدیث صحیح

مسلم کا اور دوسری روایت مین بھی صحیح مسلم کے حضرت عمر رض سے کہ کہا اونھون نے
سنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ارشاد فرماتی تھی آپ یہ کہ بہتر تابعین کا وہ شخص ہے
کہ کہا جاتا ہے اوسکو اویس اور اوسکی ایک ماں ہے اور ہے اوسپر علامت داغ سفید کی سو کہنا
اوس سے کہ طلب مغفرت کرے وہ واسطے تم لوگون کے سو یہہ ارشاد نبوی کہ اویس بہتر ہین تابعین
کے صریح ہے ساتھہ اسکی کہ وہ بہتر اونکی ہین مطلقا اور بھی ارشاد دلیل ہے اس بات پر کہ نفع لازم
کبھی ہوتا ہے افضل نفع متعدی سے اور سائر علماء باطنی جو عارف ہین اللہ تعالی کے سو وہ افضل
ہین اون علماء ظاہر سے جو عارف ہین احکام الہیہ کے اور روایت کی ہے علقمہ بن مرثد رض نے کہا
اونھون نے منتہی اور ختم ہوا زہد طرف آٹھہ آدمیون کی تابعین مین سے کہ منجملہ اونکی ہین حضرت
اویس قرنی رض کہ گمان کیا اونکی قریبون نے دیوانہ تو بنایا نے انکی واسطے ایک کوٹھری آگی اپنی
مکان کی اور رہا انکو اوسمین سو اگر گذرتی تھی انپر ایک یا کئی برس کہ نہین دیکھتی وہ عزیز و قریب
سونہہ انکا اور تھا کہانا انکا اوس چیز سے جو بین لاتی تھی یہہ گٹھلیون سے پھر شام کو بیچتی اونکو
واسطی افطار کے سو جب متولی ہا امر خلافت ہوی جناب عمر رض تو فرمایا آپنی ایک بار پکار کر موسم
حج مین ای لوگو کھڑے ہو جاؤ تو حسب الحکم کھڑی ہو گئی سب برابر میدان مین خاموش لاکھون
آدمی پھر فرمایا بیٹھہ جاؤ سب مگر یمن والی کہ کھڑی رہین اسیطرح تو بیٹھہ گئی سوا یمنیون کے
سب لوگ پھر فرمایا آپنی بیٹھین سب یمنی بھی مگر جو اونمین قوم بنی مراد ہین وہ کھڑی رہین
تو بیٹھہ گئی سب قوم والی یمن کی سوا جماعت بنی مراد کی پھر فرمایا آپ نے بیٹھہ جاوین سب
بنی مراد مگر اونمین سے قبیلہ قرن والی کھڑی رہین تو بیٹھہ گئی سب بنی مراد اور کھڑا رہا

ایک شخص کہتا تھا دو ڈھونڈھا حضرت ادیس قرنی کا تب پوچھا اوس ایک گھڑی ہوی قرنی سے جناب خلافت مآب حضرت عمر بن خطاب رضی کے کیا قوم قرن کا ہی تو عرض کیے اونکی کہ ہان فرمایا آپ نے کیا پہچانتا ہی تو اویس کو تو عرض کی اونسے کیا دریافت فرماتے ہین آپ اوسکی حال سی یا امیر المومنین کہ واللہ نہین کوئی درمیان ہمارے احمق اور نہ مجنون اور نہ محتاج تر اوس سے تو رونے لگے حضرت اوس سے یہ سنکر اور فرمایا تو سزاوار تر ہے ساتھ ان باتون کی نہ وہ نے تحقیق سنا ہی مینے اپنے سردار اور محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تہے آپ داخل ہون گے جنت مین اوسکی شفاعت سے آدمی مثل لوگون قبیلہ ربیعہ اور مضر کے اور مروی ہے عمار بن یوسف ضبی سے کہا اونہون نے کہ کہا ایک شخص نے اویس قرنی سے کیسی صبح کی یا کیسی شام کی تمنے تو کہا اونہون نے صبح کی مینے درحالیکہ دوست رکہتا ہون اللہ تعالی کو اور شام کی مینے درحالیکہ حمد کرتا ہون مین اللہ تعالی کے اور کیا پوچھتا ہے تو حال اوس شخص کا کہ جب صبح کرے تو گمان کرتا ہے کہ نہ شام کریگا اور جب شام کرتا ہے تو گمان کرتا ہے کہ نہ صبح کریگا تحقیق موت اور اوسکی ذکر نے نہین چہوڑی ہے واسطے مومن کی خوشی اور تحقیق حق اللہ تعالی کا مال مین مسلمان کی یہ ہے کہ نہ چہوڑے واسطے اوسکی اپنے مال مین کچہہ چاندی اور نہ سونا اور تحقیق امر بالمعروف اور نہی المنکر نے نہیں چہوڑا ہے واسطے کسی مسلمان کی کوئی دوست حکم کرتے ہین اونکو ساتھ اچھی بات کی اور برا کہتے ہین وہ ہماری عزت وآبرو کو اور پاتے ہین وہ اسمین بات پر مددگار اپنے فاسقون سے یہان تک کہ واللہ مارا ہے اونہون نے مجکو تہمتون سے اور قسم خدا کی نہین چہوڑونگا بسبب کہ قایم ہون مین اونمین واسطے اللہ تعالی کے ساتھ حق اوسکی کے پہر لیا راستا اور چلے گئے

مجکو چہوڑ کر اور چرے ہی ہرم بن حیان سی کہا اونہون نی سنا ملینی حال اویس کا سو گیا
مین کوفہ مین اور نہ تہا مجکو کچہہ مقصود وہان جانی سی مگر طلب اونکی یہانتک کہ دیکہا ملینی اونکو
بیٹہا ہوا کنارے پر دریای فرات کی دوپہر کے وقت مین کہ وضو کر رہی تہی اسو پہچانا ملینی اونکو
اوس تعریف سی کہ کہی گئی تہی روبرو میری پس تہی وہ ایک شخص لاغر ضعیف گندم گون گرد آلود
سر تراشیدہ خوفناک چہرہ تو سلام علیک کی مینی اونپر اور جواب دیا اونہون نی مجکو سلام کا
اور دیکہا میری طرف پہر بڑہایا ملینی ہاتہہ تاکہ مصافحہ کرون اونسی تو انکار کیا اونہون نی مجسی
مصافحہ کرنیکا کہتا ہون مین کہ نہ مصافحہ کرنا اونکا اور پریشانی حال اور وحشت اور گوشہ نشینی
اور وہ چیز کہ نسبت کی ہی اون کی طرف جاہلون نی جنون اور اختلال عقل کی اور جو کچہہ تہا اونکی
تقشف اور ابتذال وغیرہ سی سو یہہ چیزین ظاہر ترہین دلیلون کی واسطی اوسکی کہ قصد کیا تہا
اونسی اسطرح کا فقر اور صادقین سی اور نہین پرواہ ساتہہ انکار اوس کسی کی جو انکار کری اونپر
اور کہی کہ یہہ امور خلاف ہین سنت کی اور حال یہہ کہ نہین جانتا ہے وہ یہہ بات کہ سنت بڑی یہہ
وہ ترک دنیا ہے اور مونہہ پہیرنا تمام مخلوق سی اور متوجہ ہونا اور مونہہ کرنا ہی طرف مولا کی
اور ترک علاقات دنیا وبہ کاتمام سوا اللہ تعالی کے کہتی ہین ہرم بن حیان پہر کہا ملینی رحم
کری تجپر اللہ تعالی ای اویس اور مغفرت واسطی تمہاری کیسی ہو تم پہر گہٹ گیا گلا میرا سبب
محبت میری کی اون کی ساتہہ اور ظاہر ہوئی رقت میری کی اونپر واسطی اوسکی کہ دیکہا ملینی حال
اونکی سی یہان تک کہ رہی وہ اور رونی لگا مین بہی پہر کہا حضرت اویس نے کیا اور تم بہی
زندہ رکہی تمکو اللہ تعالی ای ہرم بن حیان کیا حال ہے تمہارا ای بہائی میری کسی

راہ بتلائی تمکو میری طرف تو کہا مینی اللہ تعالی سے تو بولے لا الہ الا اللہ سبحان
ربان کا وعدہ ہمارا مفعول پہر کہا مینی کیسی پہچانا تمنی نام میرا اور نام میری باپ کا حالانکہ
نہین دیکہا ہی مینی تمکو پہلی آج کی دن سی اور نہ تمنی دیکہا ہی مجکو کیسی کہا اوس نے مطلع کردیا
مجکو اللہ علیم وخبیر نے پہچانا میری روح نی تیری روح کو جسکہ کلام کیا میری نفس نے تیری نفس سے
تحقیق ایمان والی پہچانتی ہین آپسمین بعضی بعضون کو اور باہم محبت رکہتی ہیں ساتہہ عنایت
الہی کے اگرچہ نہ ملین آپسمین اور اگرچہ دور کری اونکو گہر بار اور جدا کرین منزلین پہر کہا مینی
بیان کرو مجہسی کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رحمت کری تمپر پروردگار کہا
اونہون نی نہین ملا ہون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ حاصل ہوئی ہی مجکو
صحبت آپ سی فدا ہون ماں باپ میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بلکہ ملا ہون مین اون
لوگون سی جنہون نی دیکہا ہے آنحضرت کو یعنی صحابی نہین تابعی ہون اور نہین پسند دیدہ
رکہتا مین اس بات کو کہ کہولون اپنی اوپر یہ دروازہ کہ بنون محدث یا قاضی یا مفتی مجکو
میری نفس سے شغل ہے کہ جدا رہتا ہون بسبب اوسکی لوگون سی پہر کہا مینی ای بہائی میری
پڑہو میری آگی کچہہ آیتین قرآن شریف کی کہ سنون مین اونکو تمہاری مونہ سی اور کرو
مجکو کوئی وصیت کہ یاد رکہون اوسکو تمسی کہ بیشک مین تمکو دوست رکہتا ہون بیچ راہ خدا کی
تو پکڑ لیا اونہون نی ہاتہہ میرا اور شروع کیا اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان
الرجیم کہا ہی میری رب نی اور سچا قول قول میری رب کا ہی اور سچی بات بات میری
مالک کی پہر پڑہا وما خلقنا السموات والارض وما بینہما لاعبین

ما خلقنا هما الا بالحق الی قوله العزیز الرحیم پس چیخ ماری ایک زور سی کہ جانا نیا
بیہوش ہوگئی پہر پہر بولی ای ابن حبان مرگیا باپ تیرا جو جبان تہا اور قریب ہے کہ مری تو پہر
پہر یا مقام ہی طرف جنت کی یا نار کے اور مرگیا باپ تیرا آدم اور ماں تیری حوا ای ابن حبان اور
مرگئی نبی اللہ نوح علیہ السلام اور مرگئی ابراہیم خلیل اللہ اور مرگئی موسی نجی اللہ اور مرگئی داؤد
خلیفہ اللہ اور مرگئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مرگئی جناب خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق اور
مرگئی بہائی اور دوست میری حضرت عمر بن خطاب خلیفہ دوم حضرت محبوب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کہا مینی اوسنی رحمت کری تمپر اللہ تعالی ای اویس تحقیق حضرت عمر رض زندہ ہین نہین
مری ابہی وہ تو کہا کیون نہین تحقیق خبر وفات دی اونکی لوگون نی اور خبر وفات ہوئی اونکی اور
طرف میری رب تبارک وتعالی کے اور ماتم پہیجی اونکی مجہسی میری نفس نی اور مین اور تو
بہی منجملہ موت ہی کی ہین پہر درود بہیجی اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر کچہ دعائین
مانگین دبی زبان سی پہر کہا یہی وصیت ہی میری تجکو کہ خیال رکہہ کتاب الہی اور خبر وفات
مرسلین اور صالحین مومنین کے پس واجب ہی تجہپر لازم پکڑنا ذکر موت کا اور مت جدا ہو اپنی
دلسی طرفۃ العین بہی جبتک باقی رہی تو اور ڈرا قوم کو موت سی جبکہ جاوی تو لوٹ کر اونکی
اور خیر خواہی کر تمام امت رسول اللہ کی اور بچا اپنی کو اسبات سی کہ الگ ہوجاوی تو جماعت
سے پس جدا ہوجاویگا تجہسی دین تیرا در حالیکہ نہ معلوم ہوگا تجکو پس داخل ہوگا تو آگ مین
اگر چہوٹ گیا تجہسی دین اور دعا کر اللہ تعالی سی واسطی میری اور اپنی نفس کے پہر کہا
اونہون نی اللہ یہہ شخص کہتا ہی کہ دوست رکہتا ہون مین تجکو تیری راہ مین اور ملا ہے

تجھسے اگر بسبب تیری یعنی اخلاص ہی نہ غرض سی لیس دکہلائیو مجکو مونہہ اسکا جنت مین
اور ملائیو مجہسی اسکو اپنی گہر دار السلام مین اور نگہبان رہیو اسکا دنیا میں جبتک کہ زندہ
رہی اپنے اور راضی رکہہ اسکو دنیا سی ساتہہ تہوڑی چیز کے اور کر اسکو واسطی اوس چیز کے کہ دی ہے
وہ تونی اسکو اپنی نعمتون سی اور کر زمرۂ شاکرین سی اور جزا دی اسکو میری طرفسی خیر و برکت کی
پہر کہا السلام علیک رحمۃ اللہ وبرکاتہ نہین دیکہون گا مین تمکو بعد آج کی دن کی رحمت کری
تجہپر پروردگار مین بیشک مکروہ جانتا ہون شہرت کو اور پسند ہی مجکو تنہائی اور گمنامی اسواسطے
کہ مین ایک شخص کثیر الغم ہون جبتک کہ رہون مین ساتہہ ان لوگون کی زندہ تو مت سوال کریا میرا
اور مت ڈہونڈہنا مجکو اور جان لی کہ تو ہر وقت قریب ہی میری دلکی اگرچہ نہ دیکہون مین
تجکو اور تو مجکو اور یاد رکہنا اور دعا کرنا واسطی میری کہ مین دعا کرتا ہونگا واسطی تیری اور یاد
کیا کرونگا تجکو انشاء اللہ تعالی پس اب رخصت ہو تو اسطرف اور جاتا ہون مین اسطرف
پہر حرص کیے مینی اسبات کی کہ چلون مین ساتہہ انکی تہوڑی دیر چند قدم تو نہ مانا انہون نے
اسبات کو پس جدا ہوا مین انسی اور شروع کیا مینی رونا اور وہ بہی روتی جاتی تہے
اور دیکہہ لیتا تہا مین انکو پہر پہر کر یہانتک کہ چلی گئی وہ بعضی گلیون مین پہر سوال کیا مینی
انکا لوگون سی اور ڈہونڈا مینی انکو لیکن نہ ملا مجکو کوئی ایسا شخص کہ بتلاوی مجکو کچہہ پتا
انکا اور نہین گذرتا مجہپر کوئی جمعہ کہ دیکہتا ہون مین انکو ایکدو بار خواب مین فقط کہتا ہون
مین کہ یہہ کہنا اویس کا کہ وفات کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نہ کہنا رسول اللہ ساتہہ وصف
رسالت کی جیسا کہ کہا ہے ساتہہ اوصاف کی اور انبیا کو ما قبل مین واسطی عنماد کے

اور کمال فضیلت مشہور ہوگئی ہی تو عام ہوئی آپ کی شرافت اور سرداری کہ نہین محتاج ذات شریف
آپ کی طرف مدح اور بزرگی کی کیا نہین دیکھتا تو کہ اصحاب شافعیہ رح جبکہ ذکر کرتی ہین امام شافعی کا
تو کہتی ہین قال الشافعی اور جب ذکر کرتی ہین بعضی اصحاب اونکی کا تو ذکر کرتی ہین فضل وکمال اونکا
بھی پس کہتی ہین کہا ہی امام جلیل اور سید جلیل یا مثل اسکی اور اسیطرح مدح کی جاتی ہی بعضی امراکی
وقت ذکر اونکی کی واسطی مشہور کرنی فضیلت اونکی اور نہین ذکر کیی جاتی ایسی الفاظ ساتھہ نام بادشاہ کی
اسواسطی کہ جب کوئی شی مشہور ہو جاتی ہی ساتھہ کمال فضل وشرف کی تو نہین محتاج ہوتی ہر وقت
مدح وتعریف کی بہت اور بسا اوقات واقع ہوتی اونکی مدح مین تقصیر پس شہرت قدر اونکی
مغنی ہی ذکر اوصاف سی اور مترجم عفی عنہ کی نزدیک اظہار اسم مبارک مین یہہ وجہہ وجیہہ ہے
کہ حضرت اویس عاشق جناب رسالت مآب تھی اور عاشقون کو نام محبوب سی کوئی تسلی وتشفی ظاہر
ہو جاتی ہے کہ نہین ہوتی وہ ذکر اوصاف مین کہ اکثر اوصاف مشترک ہوتی ہین بخلاف اعلام
کے واللہ اعلم اور مروی ہی اصبغ رحمہ اللہ سی کہا اونہون نے تھی حضرت اویس جبکہ قیام
کیا کرتی تو کہتی یہہ شب رکوع کی ہی پس رکوع مین رہتی یہان تک کہ صبح ہوتی اور کبھی کہتی
یہہ شب سجود کی ہی پس سجدہ مین ہوتی یہان تک کہ صبح ہوتی اور عادت تھی آپکی
کہ ہر شام کو صدقہ کر دیا کرتی تھی جو کچھہ ہوا کرتا آپکی گھر مین بچی ہوئی کھانا و پانی سے
پھر فرماتی الہی اللہ جو کوئی مر جاوی بھوک سی تو مت مواخذہ کرنا میرا اوسکی طرف سی
اور جو مر جاوی برہنگی سے تو مت پکڑیو مجکو اوس کی جرم مین اور مروی ہی نصر بن اسمعیل رحمہ
کہا اونہون نی تھی حضرت اویس کہین لایا کرتی تی ٹکڑی کھانی کی گھورون پرسے

پہر دیتی اونکو اور صدقہ کرتی اونمیں سی بعض کو اور کہاتی بعض کو اور کہتی ای اللہ میں برات ڈہونڈہتا ہون تیری طرف ہر بہوکی پیٹ سی اور مروی ہے عبد اللہ بن سلمہ سے کہا اونہون نی جہاد کیا ہمنی آذربیجان کا عہد مبارک حضرت عمر رضہ میں اور اویس قرنی ساتھہ ہماری تہی پہر جب لوٹی ہم وہان سی بعد فتح کی تو بیمار ہوی اویس تو بٹہایا ہمنی اونکو سواری پر تو سہل ہکی شدت مرض سی اور وفات کی پہر اوتارا ہمنی اونکو پس ناگاہ پائی ہمنی ایک قبر کہودی ہوئی اور پانی اور کفن اور حنوط تیار رکہا ہوا تو غسل دیا ہمنی اونکو اور کفنایا اور نماز پڑہی اون پر اور دفن کیا اور چلی وہان سی بعد فراغت کی پس تہوڑی دور چلکر کہا ہمیں سی بعضون نی کہ اگر لوٹ کر پہچان لیتی ہم جگہہ انکی قبر کے تو بہتر تہا سو واسطی لوٹی ہم اون کی قبر کی طرف پس نہ پائی ہمنی قبر اون کی اور نہ کوئی علامت اور مروی ہی عبد الرحمن بن ابی لیلی رحمہ سی کہ کہا اونہون نی پکارا ایک پکارنی والی نی دن جنگ صفین کی کہ کیا ہے درمیان تمہاری جماعت کی اویس قرنی تو ڈہونڈہا اونکو لوگون نی پس پایا اونکو درمیان مقتولوں کے اصحاب علی رضہ اجمعین مین واللہ اعلم **حکایت** مروی ہی کہ ربیع بن خثیم رضہ کو کہا گیا جاؤ ملو کہ میمونہ سودا بی وی تمہاری ہی جنت کی پہر مخبر کو دریافت کیا اونہون نی اوس میمونہ کو لوگون سے تو بتا دیا اوسکا اونکو کسی نی تو گئی یہہ اوسکی دیکہنی کو پس پایا اوسکو کہ چرا رہی تہی بہیڑین تو کہا اونہون نی دل مین مین البتہ توقف کرکے دیکہونگا عمل اوسکا کہ کیا کرتی ہے تو رہی یہہ اوسکی پاس سو پایا اوسکو کہ نہین زائد کرتی تہی کچھہ فرائض پر پہر جب شام ہوئی تو آئی طرف اپنی بکریوں کی اور دوہا دودہ اوسکا اور خود پیا پہر دو بارہ دودہ کر دودہ پلایا

اونکو اوسکا اوراسیطرح کرتی رہین وہ تین دن تک پس کہا اونہون نی میمونہ سی تیسری دن
ای نیکبخت کیون نہین پلاتی تو مجکو دودہ اور کا سوا اس بکری کی کہا اوسنی ای بندہ خدا نہین
یہہ بکرین میری پہر کہا مینی کیون پلاتی ہی تو مجکو دودہ خاص اس بکریکا جبکہ نہین کوئی تمہاری
کہا یہہ خاص بکری دی ہی مجکو اسواسطی کہ پیون دودہ اسکا اور پلاؤن جسکو چاہون پس کہا مینی
ای نیکبخت کیا نہین خدمت اور محنت تیری زائد اوس سی کہ دیکہتا ہون مین تو بولی نہین جان لی
کہ مین صبح کرتی ہون اور نہ شام ایک حال پر ہرگز کہ تمنا کرون مین زائد کی اس اجرت سی درحالیکہ
راضی ہون مین ساتہہ اوس چیز کے جو مقسوم کر دیا ہی اللہ تعالی نے واسطی میری پہر کہا مینی ای
ولیہ اطلاع دی گئی ہی مجکو خواب مین کہ تم بیوی میری ہوگی جنت مین تو اوسوقت پوچہا اونہون
نے مجسی کیا تو ہی ربیع بن خثیم کہا مینی ہان پہر کہا گیا واسطی راوی اس حکایت کی کیونکر جان لیا
اوس بیوی نی اونکو کہا راوی نی شاید دیکہا ہوگا اونہون نی خواب مین مثل دیکہنی ربیع کے
کہتا ہون مین یہ قول راوی حکایت کا صحیح ہی اسواسطی کہ یہہ محتمل ہی لیکن نہین منحصر مطلع
ہونا اسپر اونکا خواب مین فقط بلکہ جائز ہی کہ ہو بطریق کشف کی بیداری مین بایں طور کہ کہی گئی ہو
اونسی یہہ بات پس سن لیا ہو انہون نی یا مشاہدہ کیا ہو اسکا حال سکر مین کہ یہ منجملہ حالات واردہ
سے ہی اوپر اولیاء اللہ کے جو مشہور ہین اونسی اور تحقیق بیان کیا ہے مجسی بعضی بزرگون نے
کہ کہا گیا ہی اونسی بیداری مین کہ بیوی تیری جنت مین فلانی عورت ہی صالحات مشہورہ سی
راضی ہوا اونسی اللہ تعالی اور منتفع کری ہمکو اونکی برکات سی

حکایت

منقول ہی شیخ ابو محمد حریری رضہ سی کہا اونہون نی آیا میری دروازی پر ایک بار اشہب

پس نہ پکڑ سکا مین اور شہر رہا مین چالیس برس تک کہ ہمیشہ لگا تا تہا حال امید اسکی کہ غالب
آوین مین اوسپر یا اوسکی مثل پر لیکن نہ قادر ہوا مین پہر پوچہا اونسی کسی نی کیا ہی وہ باز آتہب
کہا وہ عبارت ہی ایک شخص سی جو آیا تہا پاس ہماری رباط مین بعد عصر کے اور تہا وہ ایک جوان
زرد رنگ پریشان بال سر برہنہ اور برہنہ قدم پس جدید کیا اوسنی وضو کو اور نماز پڑہی پہر
بیٹہا اور ڈالا سر اپنا جیب مین مغرب تک مراقبہ کو پہر جب نماز پڑہی اوسنی ہماری ساتہہ مغرب کے
تو بعد اوسکی پہر بیٹہہ گیا مراقب اوسیطرح اور آیا ناگاہ آدمی خلیفہ وقت کا واسطی بلانی ہم لوگون
کے دعوت مین تو گیا مین قریب اوس جوان کی اور کہا میں اوسسے کیا ہی مرضی تمہاری یہہ
کہ چلو ہمراہ ہماری طرف گہر خلیفہ کے تو اوٹہایا اوسنی سر اپنا مراقبہ سی اور بولا نہیں پاس میرے دل ارغب
طرف گہر خلیفہ کے لیکن خواہش رکہتا ہون مین اسوقت عصیدۂ گرم کی کہ قسم ہی حلوی کی پس خیال کیا
مینی اوسکی اس کہنی کا جبکہ نہ موافقت کی اوسنی جماعت فقرا کی اور ڈہونڈہی الگ خواہش
اپنی اور کہا میں اپنی دل مین یہہ ابہی قریب العہد اور نو آموز ہی ساتہہ تصوف کی نہین حاصل
ہین اسکو ابہی آداب طریقت کی اور چلا گیا مین طرف دار خلیفہ کی پس کہایا ہمنی اور سنا ہمنی
جو کچہہ چاہا اور برخاست ہوئی مجلس آخر شب مین پہر جب آیا مین رباط مین تو پایا اوس
جوان کو اوسی حال پر تو بیٹہہ گیا مین اپنی مصلی پر تہوڑی دیر تک پہر ہجوم کیا میری آنکہون
پر نیند نی تو ناگاہ دیکہا میںی خواب مین ایک جماعت کو اور سنا کسی کہنی والی کو کہ کہتا ہے
یہہ ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ انبیا علیہم الصلوۃ والسلام پس قریب گیا مین آپکی
تا سلام عرض کرون حضرت پر تو پہیر لیا آپ نی وجہ شریف اپنا میری طرف سی پہر مکرر روبرو

گیا مین آپکی او حضرت مونہ پہیر لیتی تہی مجہسی اور نہین التفات فرماتی تہی میری طرف اور نہ کچہہ
جواب دیتی تہی پس ڈرا مین اس عتاب رسالت مآب سی اور عرض کی مینی ای رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیا گناہ سرزد ہوا مجہسی اور کونسی خطا عمل مین آئی مجہہ غلام سی کہ آپسا کریم و رحیم مونہہ پہیرے
میری طرف سی تو ارشاد فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ ایک فقیر میری امت کا طلب کری تجہسی ایک خواہش
اپنی اور سستی اور بیباکی کری تو سہم رسانی مین اوسکی مطلب کے پس چونکہ پڑا مین مارے خوف کے
اور گیا طرف اوس فقیر کے تو نہ پایا مینی اوسکو اوسکی مقام پر اور سنا مینی آواز کہلتی دروازے کا
تو نکلا مین اوسکی طلب مین اور پایا اوسکو کہ اوسیوقت نکلا تہا پس پکارا مینی اوسکو ای جوان صبر
اور توقف کر اتنا کہ حاضر کرون مین وہ خواہش تیری کہ طلب کیے تہی تونی تو پہیر کر دیکہا اوسنی
میری طرف اور بولا جب طلب کری تجہسی کوئی فقیر خواہش اپنی تو نہین لاتا تو واسطی اوسکی
یہانتک کہ شفیع لاتا ہی وہ تیری طرف ایک لاکہہ چوبیس ہزار انبیا کو تو اب نہین اوسکو غرض
طرف اوس خواہش کی پہر چہوڑ دیا مجکو اور چلا گیا راضی ہوا اوس سی اللہ تعالی اور منتفع کری ہمکو اوسکی
برکات سی اور کیا خوب کہا ہی کسی نی یہہ شعر

	طلبتُ الغِنیٰ من صاحبی فاجابنی	اِنّ الفقیرَ الی الغنیٰ لَبغیضٌ	

ترجمہ طلب کیا مینی تونگری کو صاحب اپنی سے پس جواب دیا مجکو کہ تحقیق فقیر طرف غنی کی مبغوض ہے +

حکایت منقول ہی حضرت سری سقطی رضی سی کہا اونہون نی بیٹہا مین واسطی وعظ
کے ایک دن جامع مسجد مین مدینہ منورہ کی پہر جب شروع کیا مینی بیان تو سامنی اُٹہہ کہڑا ہوا
میری ایک جوان خوبصورت فاخر لباس والا اور ہمراہ اوسکی چند مصاحب اوسکی تہی سو سنا

اوسنی مجہسے کہا ملی اپنی وعظ مین کہ تعجب ہے ضعف سی کیون کرنا فرمانی کرتا ہی وہ قوی کی
سو یہہ سنکہ متغیر ہوگیا رنگ اوسکا اور چلا گیا پہر دوسری دن جب بیٹہا مین وعظ کو تو آیا وہ
شخص ناگاہ روبرو بس سلام علیک کی اوسنی اور پڑہی دو رکعت نماز اور کہا ای سری سنا تہا
ملی تمسی کلکو کہ کہی تہی تم تعجب ہی اوس شخص سی کہ ضعیف ہی پہر کیسی نافرمانی کرتا ہی وہ قوی
کے سو کیا معنی ہیں اس کلام کی کہا ملی نہین کوئی ہوی تر مولی سی اور یہ ضعیف تر بندہ سے
حالانکہ یہ نافرمانی کرتا ہی اوسکی پس تہوڑی دیر کہڑا رہا اور چلا گیا اور پہر آیا تیسری دن پہنی ہوے
کپڑی سفید اور نہ تہا کوئی ہمراہ اوسکی اور بولا ای سری کیسی راہ وصول ہی اللہ تعالی کے طرف کہا ملی
اگر ارادہ رکہتا ہی تو عبادت کا پس لازم پکڑ روزہ دن کی اور قیام شب کا اور اگر ارادہ رکہتا ہی
اللہ تعالی کا تو ترک کر ہر اوس چیز کو کہ سوا اوسکی ہے پہنچی گا تو طرف اوسکی اور مت سکونت کر مگر مساجد
اور ویرانون مین اور مقابر مین تب کہڑا ہوگیا وہ یہہ کہکر واللہ یہ چلونگا مین مگر دشوار تر راہ میں
اور چلا گیا پہر بعد چند روزون کے آئی مری پاس بہت غلام اور پوچہا اوسہون نی مجہسے
کیا ہوا احمد بن یزید تب کہا ملنی نہین جانتا ہون اوسکو مگر ایک شخص آیا تہا میری پاس اس صفت
کا سو گفتگو ہوئی مجہسی اوسکی اسطرح پہر نہین معلوم مجکو حال اوسکا کہا اون غلامون نی قسم ہے
آپ کو اللہ تعالی کے جب دریافت ہو آپ کو کچہہ حال اوسکا تو مطلع کرنا ہمکو اور بتلانا ہمکو مقام
اوسکا سو گذرا ایک سال کہ نہ معلوم ہوئی مجکو کچہہ خبر اوسکی پہر ایکبار بعد عشا کی بیٹہا ہوا تہا میں اپنی
گہر میں کہ ناگاہ کہڑ کہڑایا کسی نی دروازہ تو اجازت دی ملی اوسکو اندر آنی کی سو ناگاہ تہا
وہی جوان باندہی ایک کملی کمر سی اور اوڑہی ہوی دوسری کملی کاندہی پر اور تہا اوسکی

ہاتھہ مین ایک زنبیل کرپڑی تہین اوسمین کتہلیین جیوارون کی پس بوسہ دیا اوسنی
میری پیشانی پر اور کہا ای سری آزاد کری تمکو اللہ تعالی آتش دوزخ سی جیسا آزاد کیا
تمنی مجکو غلامی سی دنیا کی پس دیکہا مینی اور ارشاد کیا اپنی ایک رفیق سی کہ جلد جا اسکی اہل
وعیال کیطرف اور خبر کر اونکو اسکی سو کہا اوسنی جاکر تو آئی بیوی اوسکی ہمراہ بہی ہوی لڑکیے
اور غلامون کو پہر اندر آکر ڈالدیا اوسنی اوسکی گود مین اوسکی لڑکیکو اور پہنی ہوی تہی زیور
اور لباس فاخرہ اور بولی اپنی خاوند سی کہ بیوہ کردیا تونی مجکو حالانکہ تو زندہ ہی اور یتیم کیا
تونے اپنی بیٹی کو درحالیکہ تو زندہ ہی حضرت سری فرماتی ہین یہہ سنکر اوس جوان نی دیکہا
میری طرف اور بولا نہین یہہ حق وفا پہر متوجہ ہوا اون دونون کیطرف اور کہا واللہ تم دونو
ثمرہ فواد ہو میری اور محبوب ہو میری دلکی اور یہہ فرزند میرا محبوب تر مخلوق کا ہی میری نزدیک
مگر ان حضرت سری رض نی کہا تہا مجسی کہ جو چاہے رضامندی اللہ تعالی کے وہ منقطع ہوجاوے
تمام ماسوی سی اوسکی پہر دور کیا اوسنی اپنی لڑکے کی بدن سی جو کچہہ کہ وہ پہنی ہوی تہا
اور کہا بیوی سی دی یہہ مال گرسنہ اور برہنہ بدنون کو پہر پہاڑ کر ٹکڑا اپنی ایک کملی کا پہنایا
اوس لڑکیکو تب بولی عورت اوسکی واللہ نہ دیکہون گی مین اپنی لڑکے کو اس حالت مین اور چہین لیا
خاوند سی وہ لڑکا پس جب دیکہا اوس جوان نی کہ مشغول ہوئی وہ لڑکے سی تو اوٹھہ کہڑا ہوا
اور کہا ضائع کری تمنی آج رات کی رات میری درمیان میری اور تمہاری اللہ تعالی ہے اور نکلا
جاتی کو پس شور پڑا میری گہر مین رونی کا پہر کہا اوسکی عورت نی ای سری اگر پہر آوی یا سنین
آپ کبہی خبر اسکی تو ضرور مطلع فرمانا مجکو کہا مینی اچہا انشاء اللہ تعالی پہر بعد چند ایام کے

آئی میری پاس ایک بوڑھیا اور بولی اے سری موضع تو میرے بیچ میں ایک جوان ہی کہ طلب
کرتا ہی آپکو تو گیا میں اور دیکھا اوسی جوان کو پڑا ہوا زمین پر اور بچھا ہی تکیہ اوسکی منہہ کے نیچے اپنا
اینٹ سنی تو سلام علیک کی میں نی اوسنے سنی پس کھولیں اوسنے آنکھیں اپنی اور کہا اے میرے
کیا دیکھتی ہو آپ کہ بخشی جاوین دو ہتی میری وہ گناہ جو سرزد ہوئی ہیں مجھسی کہا میں نی ہان پہر بولا
کیا بخشا جاویگا مجہسا گنہگار کہا میں نی ہاں لوا میں ڈوبا ہوا ہون گناہوں میں کہا میں نی وہ بخشتا
دیتی والا ہی ہر قسم کا پہر بولا میری ذمہ پر بہت مظالم ہین کہا میں نی آیا ہی حدیث شریف مین
کہ لایا جاویگا تائب بتحصیں قیامت کی دن اور حال یہہ کہ ہونگی اوسکی ساتھہ اہل خصومت اوسکی
پس کہا جاویگا اوسکی مدعیوں سی کہ الگ ہو جاؤ اور چھوڑ دو اسکو تحقیق اللہ تعالی عیوض دیگا
تمکو تمہاری حقوق کا پہر کہا اوسنی اے مری میری پاس چند درہم ہین کہ جمع کیا تہا مینے
اونکو مینی ہوئی کنٹھوں بنی سو بعد وفات میری خریدنا اونسی محتاج اور کفن میرا اور مت
خبر کرنا میری اہل و عیال کو کہ بدلیں وہ کفن میرا اور خرید کریں مال حرام سے پہر اٹھیا رہا مین تہوری
دیر تک اوسکی پاس تو پہر کہولین اوسنی آنکھیں اپنی اور پڑہی یہہ آیہ شریفہ لمثل ہذا
فلیعمل العاملون اور کوچ کر گیا دنیا سی رحم فرمائے اوسپر اللہ تعالی پہر لیکے میں روپیہ اور خریدا
مینی اوسنی محتاج اوسکا جا کر بازار مین اور لوٹا اوسکی طرف ناگاہ دیکھا میں نی لوگون کو کہ
دوڑی جاتی ہیں پوچھا میں نی اوسنی دریافت کرنیکو کہ کیا خبر ہے کہا اونہوں نی کہ وفات کی ہے
ایک ولی نی اولیاء اللہ تعالی سے چاہتی ہین ہم کہ شریک ہوں اوسکی نماز مین پہر آیا مین اور
نہلایا اور نماز پڑہی ہم سب نی اوسپر اور دفن کر دیا اوسکو پہر بعد ایک مدت کی آئی اہل وعیال

اوسکی ڈہونڈتی ہوئی خبر اوسکی تو مطلع کیا مینی اونکو اوسکی وفات سی پہر آگی آئی بیوی اوسکی روتی ہوئی تو بیان کیا مینی اوس سی احال اوسکا تب پوچہا اوسنی مجہسی یہہ کہ دیکہون مین جاکر قبر اوسکی کہا مینی خوف ہی مجکو یہہ کہ بدلوتم کفن وغیرہ اوسکا کہا اوسنی ایسا نکرونگی مین واسطی تو دکہلا دی مینی اوسکو قبر اوسکی تو نہایت روئی وہ اوسکو دیکہکر اور حکم کیا واسطی لانی دو گواہون کی پہر جب آئی وہ دونو تو آزاد کیا اونکی آگی اپنی سب لونڈیونکو اور وقف کردین سب زمینین اپنی اور صدقہ کردیا تہا تمام مال اپنا اور بیٹہ گئی اوسکی قبر پر یہانتک کہ وفات کی وہین رحمت کری پروردگار اون دونو پر اور کیا خوب کہی گئی ہین یہہ اشعار اسی مضمون مین ؛؛

بان الذین تجتنبوا لاشتالا	بذلوا النفوس وانفقوا الاموالا
ترکوا النساء کانهن ارامل	قبل الممات وایتموا الاطفالا
وتجوعوا وتعطشوا وتضمروا	طلبوا السباق وخففوا الاثقالا
وتغربوا وتغربوا عن اهلهم	حذر الفوات وفککوا الاغلالا
فطموا عن الدنیا نفوسا طالما	کانت تتیه علی النعیم دلالا
خافوا البیات فشمروا بعزیمة	طلب النجات وکایدوا الاهوالا
حتی اذ بلیت ضنی اجسادهم	ولقوا شجونا فی السری وکلالا
وردوا اجناب ملیکهم فحباهم	رتبا تفوق الفرقدین منالا

ترجمہ ممتاز ہوئی وہ لوگ کہ پرہیز کیا اونہون نی دنیا کی شغلون سی اور صرف کیا جانون اور مالونکو اللہ کی راہ مین چہوڑا عورتون کو گویا کہ وہ بیوہ ہین قبل مرنی کے اور یتیم کردیا بچون کو ؛؛

اور بہوکے رہتی ہیں اور پیاسی رہتی ہیں اور لاغر ہوتی ہیں طلب کیا اونہوں نی سبقت لیجانی کو اور بہاگا کیا توجہ ایا ۔ اور مجرد ہوگئی اور حبیب گئی الحجانہ اپنی سی خوف کیا فوت ہونی کا اور ہٹا کیا انکو قید اور طوق سی ۔ خدا کسا دماسی ایسی خاتون کو کہ ہمیشہ سی تہین وہ حیران ہوتین اوپر بھیتوں کے نازمین ۔ خوف کیا اونہوں نی شب خون کا پس دلہن باندہی ساتہہ ارادہ طلب نجات کے اور اوٹہایا مشقتون کو ۔ یہانتک کہ بوسیدہ ہوی لاغری سی بدن اونکی اور اوٹہایا غم کو اندہیری کی چلنی مین اور تعب کی ۔ پہر منزل کی اونہون نی بارگاہ بادشاہ مین پس عطا کیی اونکو مراتب کہ بلند ہین فرقدین سی رتبہ مین **حکایت** مروی ہی کہ ہوا سبب ترک ریاست وغیرہ حضرت ابراہیم بن ادہم کا رح باوجود ہونی اونکی کے اولاد سلاطین سی یہ کہ گئی تہی وہ لیکن شکار کو پس بہاگی ایک لومڑی اور ایک خرگوش انکی روبرو سی تو دوڑی پیچہی اونکی پس آواز دیا اونکو ایک ہاتف نی کہ کیا اسی واسطی پیدا کیا گیا ہی تو یا ساتہہ اس کام کی حکم کیا گیا ہے تو پہر نکلی دوسری آواز عجیب کی زین کے ہرنی سی کہ واللہ نہ اسواسطی پیدا ہوا ہو تمین اور نہ ساتہہ اسکی مامور ہوئی تو اوتر پڑی یہ اپنی گہوڑی سی پہر ملے ایک چرواہی سی کہ نوکر تہا وہ انکی باپ کا پس لیا اوس سی جبہ اوسکا کہ تہا صوف کا پہر پہن لیا اوسکو اور دی دیا اوسکو گہوڑا اور کل سازوسامان اپنا اور چلی گیی جنگل مین اور ہوا حال اونکا جو کچہہ کہ ہوا راضی ہوا اونسی پروردگار **حکایت** مروی ہی کہ ایکبار شیخ ابوالفوارس شاہ بن شجاع کرمانی رح نکلی واسطی شکار کے اور وہ اوسدن بادشاہ تہی کرمان کے پس بہت پہری طلب شکار مین یہانتک کہ پہنچی ایک بیٹہ جنگل مین تنہا پس ناگاہ ملا اونکو وہان ایک جوان سوار ایک شیر پر اور گرد اوسکی

اردلی مین تہی اور بہت درندی پہر جب دیکہا بادشاہ کو تو دوڑی اوسکی طرف بقصد ایذا کی
پس ڈانٹا اور منع کیا اونکو اوس جوان نی اور پاس آکر سلام علیک کی بادشاہ سی اور کہا ای
بادشاہ کیا ہی سقدر غفلت اسد تعالی کی طرف سی مشغول ہوا تو ساتہہ اپنی دنیا کی اسطرح کہ بہول
گیا آخرت کو اور متوجہ ہوا ایسا اپنی لذات خواہش ہین کہ نہ یاد آئی تجکو خدمت اپنی مولا اور مالک کے
سوا اسکی نہین کہ دی تجکو اسد تعالی نی دنیا تا مدد اور قوت لی تو اوس سی اوپر اطاعت الہی کی سو کرلیا
تو نی اوسکو ذریعہ اپنی عدم توجہ کا اوسطرف سی پس درمیان اوس حال کی کہ وہ جوان یہی باتین
کرر ہا تہا بادشاہ سی آئی ایک بڑہیا ہاتہہ مین لیی ہوی پیالہ پانی کا اور دیا اوسنی وہ لاکر ہاتہہ مین
اوس جوان کی تو پیا اول اوس جوان نی اوسمین سی پہر دیا بچا ہوا اوسمین کا بادشاہ کو پس پیا
اوسنی وہ پانی اور کہا اوس بادشاہ نی نہین پی ہی مینی کبہی کوئی ایسی چیز لذیذ اور شیرین اور سیرد
زائد اوس سی پہر غایب ہوگئی وہ بڑہیا کہا جوان سنے ای بادشاہ یہہ بڑہیا دنیا تہی کہ مقرر کردیا ہی
اسکو اسد تعالی سنے واسطی میری خدمت کی سو نہین محتاج ہوتا مین طرف کسی چیز کے مگر یہہ کہ حاضر
کرتی ہی یہہ اوسی وقت اوسکو بمجرد گذرنی خیال اوس چیز کے میری دلین کیا نہین سنا تو نی ای بادشاہ
کہ اسد تعالی نے جب پیدا کیا دنیا کو تو فرمایا اوس سی ای دنیا خدمت کرنا تو اوس شخص کی کہ
خدمت کری وہ میری اور خدمت لینا اون لوگون سی جو خادم ہون تیری سو جب دیکہا بادشاہ
نی یہہ معاملہ تو سچی توبہ کی اور ہوا حال اوسکا جیسا کہ ہوا راضی ہوا اوسنی اسد تعالی اور منتفع کری
ہمکو اونکی برکات سی اور کیا خوب کہا ہی کسی نے اس باب مین

خدمت لما صرت من خدمك	ودار عندی السرور من نعمك

ترجمہ محروم ہوا مین جبکہ ہوگیا حدام تیری سی اور دور کیا مجہ پر سرور اپنی تیری نعمتون سی ؛ اور تہی حوادث آیا کرتی تہی مجہپر پس ڈر گیی مجہی جسی کہ ہوا حشم تیری سی حکایت

منقول ہی حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سی کہ دریافت کیا اونسی کسی نی سبب اونکی توبہ کا فرمایا اونہوں نی تہا مین پہلی جعدار کوتوالی کا اور بہت پیا کرتا تہا مین شراب کو پہر خریدی مین نے ایک لونڈی حسینہ اور واقع ہوئی محبت اوسکی میری دل مین پہر پیدا ہوئی میری اوس سی ایک لڑکی تو عاشق و شیفتہ ہوگیا مین اوس لڑکی پر پہر جب پاؤں چلنی لگی وہ زمین پر تو اور زائد پیاری معلوم ہونی لگی مجکو اور مالوف ہوئی وہ مجہی اور مین اوس سی پس جب رکہتا مین طرف شراب رو برو اپنی کو تو آتی اور چہین لیتی مجکو کہینچکر اور گرا دیا کرتی میری کپڑونپر پہر جب ہوئی وہ دو برس کی تو وفات کی اوسنی تو نہایت رنج و ملال ہوا مجکو اوسکی جدائی کا پہر ایکبار شب برات مین کہ تہی وہ شب جمعہ بہی سو یا مین بہت شراب پیکر اور نہین پڑہی تہی مینی نماز عشا کے بہی پس دیکہا مینی خواب مین کہ گویا اہل قبور نکالی گیی اپنی قبرون سی اور حشر برپا ہوا ہی مخلوق مین اور مین بہی ساتہ اونکی ہون سو اسی حال مین سنی مینی ایک آہٹ اپنی پیچہی سی تو پہر کر دیکہا مینی اوسطرف پس پایا مینی بڑا اژدہا سیاہ رنگ زرد چشم کہ مونہ کہولی ہوی دوڑا آتا ہی مجہپر تو بہاگا مین اوسکی روبرو سی گہبرا کی اور غالب ہوا مجہپر نہایت خوف اور اوسی اثنا مین کہ بہاگا جاتا تہا مین راہ پر ناگاہ ملا مجکو ایک شیخ صاف لباس خوشبو والا تو سلام علیک کہی مینی اوس سی اور جواب دیا اوسنی میری سلام کا کہا مینی اوس سی ای شیخ بچاؤ مجکو اور فریاد رسی

کر و میری کہا اوس شیخ نی مین ضعیف ہون اور یہ اژدہا قوی ہی مین نہین قادر اسپر کہ روکون اسکو تجہی لیکن چلا جا بہاگتا ہوا شاید اللہ تعالی کوئی سبب کردی واسطی تیری نجات کا اس موذی سی پہر بہاگنا شروع کیا مینی سامنی اپنی پس چڑہ گیا مین ایک ٹیلی پر ٹیلون قیامت سی کہ دیکہا مینی اوسپر سی طبقات دوزخ کو سو دیکہی مینی ہولناک امور اوسکی اور قریب تہا کہ جا پڑون مین اوسمین گہبراکر اژدہی سی کہ وہ دری میری تہا کہ اتنی مین پکارا ایک پکارنی والی نی ای شخص لوٹ اسطرف سی کہ نہین ہی تو اسکی اہل سی تو کچہہ اطمینان ہوا مجکو اوسکی اس کہنی سی اور لوٹا مین ایک بازو کیطرف تو لوٹا وہ اژدہا بہی میری پیچہی اوسیطرح مونہ کہولی ہوی تو پہر پکارا مجکو کسینی پس آیا مین نزدیک اوسی شیخ اول کے اور کہا مینی اوس سی ای شیخ سوال کیا مینی تجہی یہہ کہ بچاتو مجکو اس اژدہی سی تو نہ قبول کیے تونی داد و فریاد پس رویا وہ شیخ اور بولا مین ضعیف ہون لیکن چلا جا طرف اوس پہاڑ کی جو دکہتا ہی کہ بیشک اوسمین امانتین ہین مسلمانون کی سو اگر ہوگی تیری بہی اسمین کوئی امانت تو عنقریب مدد اور نصرت کریگی وہ تیری پس نظر آیا مجکو ایک گول پہاڑ کہ اوسمین کہڑکیان تہین جا بجا اور لٹک رہی تہی پردی ہر کہڑکے کی مونہ پر اور ہر ایک مین لگی تہی دو دو کواڑ سونی کے جڑاو یاقوت و موتیون سی اور ہر دروازی پر پڑا تہا پردہ ریشم کا پہر جب دیکہا مینی اوس پہاڑ کو تو بہاگا مین اوسکیطرف اور اژدہا ویسی ہی دوڑا آتا تہا میری پیچہی یہانتک کہ جب پہنچا مین نزدیک اوس پہاڑ کے تو آواز دیا ایک فرشتہ نی کہ اوٹہاو پردی اور کہولدو کہڑکیان اور جہانکو کہ شاید واسطی اس خوفناک کی درمیان تمہاری کوئی امانت ہو کہ بچاوی اوسکو وہ اوسکی دشمن سی سو یکبارگی اوٹہی پردی اور کہولی کواڑ اور جہانکا مجکو

اودمیں سی بہت لڑکوں لی کہ منہ اونکی روشن مانند چاند دن کی تہی اور پاس آپہنچا تہا میرے
وہ اژدہا پس نہایت حیران ہوا بیچ اسی کام میں کہ اسمین پکارا ایک لڑکی نی اوروں کو حرکت سے
ہو مہاری جانکو یکبارگے سب کہ پاس آپہنچا ہے اسکی اژدہا خونخوار تو جہانکا اونہوں نی مجاوح
فوج سی ناگاہ تہی اونمیں وہ بیٹی متوفی میری کہ دیکہا اوسنی بہی مجکو اوپر سی ساتہہ اون سب لڑکوں کی
تو جب دیکہا اوسنی مجکو تو رونی لگی اور بولی یہہ باپ ہی میرا واللہ پہر کود آئی بیچ کو درمیان ایک کوہ
نور مین جلدی مانند سرعت تیر کے یہان تک کہ کہڑی ہوئی روبرو میری اور بڑہاکر اولٹا ہاتہہ اپنا
پکڑ لیا سیدہا ہاتہہ میرا اور بڑہایا سیدہا ہاتہہ اپنا اوس اژدہا پر تو لوٹ گیا وہ اژدہا اور
بہاگا ڈرکر اوسکی ہاتہہ سی پہر بٹھلایا مجکو اوس لڑکی نی باطمینان اور بیٹھی میری گود بیچ اور
ڈالا اپنا سیدہا ہاتہہ میری ڈارہی بیچ اور کہا ای باپ میری الم یان للذین امنوا
ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ وما نزل من الحق تو رونی لگا مین اور کہا مینی پیاری بیٹی
کیا تم سب یہان جانتی ہو قرآن کو تو بولی ای باپ میری ہم بہتر از زائد جانتی ہین اوسکو
بہ نسبت تمہاری کہا مینی بیان کر حال اوس اژدہا کا کہ ارادہ کیا تہا اسنی ہلاک کرنا میرا بولے
یہہ اژدہا حقیقت میں اعمال بری ہین اور افعال خبیثہ کہ قوی اور زور آور کیا ہی تو نے
انکو یہاں تک کہ تو اب چاہا اوسنی کہ ڈالی تجکو آگ میں پہر کہا مینی بیان کر حال اوس شیخ کا جو
ملا تہا مجکو راستی مین بولی ای باپ وہ تیرا عمل صالح اور فعل حسن تہا کہ کم زور کر رکہا ہی تو نی
اوسکو بباعث اوسکی ضعف کی نہ قدرت ہوئی اوسکو مقابلہ کے ساتہہ تیری عمل بد قوی کے
پہر پوچہا مینی ای بیٹی میری کیا کیا کرتی ہو تم سب اس پہاڑ میں بولی ہم سب اولاد

مسلمانون کی رکھی گئی ہین اسمین قیام قیامت تک کہ منتظر رہتی ہین تمہاری کہ کب آؤ تم کہ
کرشفاعت گزرین ہم تمہاری پہر جگ گیا مین اوس خواب سی بباعث خوف اور گہبراہٹ دل کی بہر صبح
ترک کین مینی سب عادتین خراب اپنی اور توبہ نصوح کی اللہ تعالی سی سو یہہ ہوا ہی سب میری توبہ کا
کہتا ہون مین بیشک آیا ہی حدیث شریف مین کہ عمل انسان کا دفن کیا جاتا ہے ساتھہ اوسکی
قبر مین پہر اگر ہوتا ہی وہ عمل نیک تو بہلائی کرتا ہی اپنی صاحب سی اور اگر بد ہوتا ہی تو رنج دیتا ہے
اوسکو یعنی عمل صالح مومن کا مشیر ہوتا ہی اپنی عامل کے لیی اور روشن کرتا ہی اوپر اوسکی
قبر کو اور وسیع کرتا ہی اوسی اور نگہبانی کرتا ہی اوسکی شدائد اور اہوال سی اور اگر ہوتا ہی عمل بد
تو گہبراتا اور ڈراتا ہی اپنی عامل کو اور تیرہ اور تنگ کرتا ہی اوسپر قبر کو اور رنج دیتا ہی اوسی اور
ڈالتا ہی اوسکو درمیان عذاب اور وبال اور سوء حال کے اور سنا ہی مینی صالحین سی نہ کسی
شہر مین ہین کے کہ جب مدفون ہوئی وہان ایک لاش اور لوٹی لوگ قبر سے تو سنا گیا قبر سے
آواز سخت ضرب و دق کا پہر نکل آیا ایک کالا کتا اوس قبر مین سی کہا اوس سے شیخ
صالح نی خرابی ہو تیری کون شی ہی تو کہا اوسنی مین عمل ہون اس مردی کا پوچہا شیخ نی یہہ
مار کوٹ تجہپر تہی یا اوس میت پر بولا مجہپر کہ پایا مینی اوسکی پاس سورۂ یٰسین اور اوسکی اخوات کو
تو آڑ ہوگئین وہ درمیان میری اور اوسکی اور مارا اور نکالدیا مجہکو اوسکی پاس سی کہتا ہون مین
جبکہ قوی ہوا عمل صالح اوسکا تو غالب آیا اوسکی عمل بد پر اور دور کر دیا اوسکو بکرم و عنایت الٰہے
اور اگر خدا نخواستہ قوی آتا عمل بد تو رنج و تکلیف دیا کرتا اوسکو سوال کرتی ہین ہم اللہ تعالی
کریم سی بلطف و رحمت اوسکی کا اور عافیت کا واسطی اپنی اور اپنی احباب اور سب مسلمانون کی آمین

۱۷ حکایت مردیکی حال سی کسی گنہگارکی کہ جب کہودتی اوسکی واسطی قبر تو پایا اوسمین ایک بڑا سانپ تو چہوڑکر کہودی اور پاس پایا اوسکو اوسمین بہی پہر اسی طرح کہودتی رہی ایک بعد دوسری قبرکی یہانتک کہ قریب تیس قبروں کی کہودیں اورہرایک مین نکل آتا تہا وہ سانپ سو جب دیکہا لوگون نی کہ سین قدرت کیسی ہین یہ کہا کہ اللہ تعالی ہی اورہین کوئی غالب اوسپر تو دفن کردیا اوسکو اوسی سانپ کی ساتہ اوریہ سانپ چل اوسکا تہا جیسا کہ ذکر کیا گیا حکایت مالک بن دینار سی سوال کرتی ہین ہم اللہ تعالی سی توفیق اور حسن خاتمہ کا بیچ عفو و عافیت کی دنیا اوردین اور آخرت مین بیشک وہ منان کریم اوررحیم ہی حکایت منقول ہی

ابواسحق فزاری سی کہا اوسنے کی ایک آدمی بہت بیٹہا کرتا تہا درمیان ہماری اوربہتیہ آدہا موںہ اوسکا چہپا رہتا تہا کپڑی سی کہا مینی اوس سی ایکدن کہ تو ہمیشہ ہماری پاس ہوتا ہے اورنصف موںہ لپیٹی رہتا ہی ہمکو اسکی راز سی مطلع کرکہ دور ہو تردد ہمارا کہا اوسی اگر امان دو مجکو تو بیان کرون قصہ اسکا کہا مینی اچہا کہا اوسنی مین پہلی نباش تہا اتفاق سی ایکعورت مرگئی تو گیا مین اوسکی قبرپر اور کہودی مینی وہ قبر یہانتک کہ دورکین اینٹین اوسکی پہرلی مینی چادر اوسکی پہر ہاتہ مارا اوسکی لفافہ پر تو کہینچا اوسکو عورت نی اندرسی کہا مینی کیا دیکہی تو مجکو اوسی چہین لی گی مجسی پہر دوبارہ نوعشہ کرزورسی کہینچا مینی لفافہ اوسکا سو اوٹہا کر اوسنی ہاتہ ایک طمانچہ مارا میری ایسا کہ نقش ہوگیا اوسکی پانچون اونگلیون کا میری موںہ پر پوچہا اوس سی حضرت ابواسحق نی پہر کیا کیا تو نی کہا مینی پہر دیا اوسکو لفافہ اورچادر دونو پہر اینٹین جماکر برابر کردی مٹی اورا قرار کیا اپنی نفس سی کہ پہر نہ کہودونگا مین قبر کسیکی عمر بہر

ابو اسحق کہتی ہین پہر لکہا مینی یہ حال حضرت اوزاعی کی طرف تو جواب مین لکہا مجکو اوزاعی نے
کہ سوال کرا وس سی احوال اونکا جو مری ہین اہل توحید سی اور کہ دیا گیا ہی موںہ اونکا طرف
قبلہ کی پس پوچہا مینی یہ حال اوس نباش سی کہا اوسنی پایا ہی مینی موںہ اکثر ونکا پہرا ہوا قبلہ
کیطرف سی تو پہر دوبارہ لکہا مینی یہ حال اوزاعی کو تب لکہا اونہون نی مجکو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ تین بار پہر لکہا کہ جن لوگونکا موںہ پہر گیا قبلہ سی وہ مری ہین اوپر طریقہ غیر سنت کی
گناہون مین شاید مراد امام اوزاعی کے یہان سنت سی ملت اسلام ہی اور معنی اِس کلام کے
واللہ اعلم یہہ ہین کہ اصرار گناہون پر کہینچتا ہی بہت گناہ گارون کو طرف موت کی کفر پر
والعیاذ باللہ عز وجل جیسا کہ آیا ہی بیچ تفسیر اس قول آلہی کی ثُمَّ کَانَ عَاقِبَۃَ الَّذِیْنَ اَسَاؤُا
السُّوْٓأٰی اَنْ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَکَانُوْا بِہَا یَسْتَہْزِءُوْنَ ۝ کہ ہوا انجام گناہون کا
ساتہہ تکذیب آیات الہیہ کے اور دل لگی ساتہہ اونکی اور یہی کفر ہے پناہ اللہ تعالی کے اس سی اور عنقریب
ذکر کرونگا مین بہی اسکا **حکایت** مروی ہی بعضی آدمیون سی کہ جب حاضر ہوئی اوسکی
وفات تو جب کہتی اوس سی لوگ کہ کہو لا الہ الا اللہ تو کہتا وہ بجای اوسکی یہ **شعر** ؞ ؞ ؞

اَیْنَ الطَّرِیْقُ اِلَی الْحَمَّامِ مِنْجَابِ		یَا رُبَّ قَائِلَۃٍ یَوْمًا وَقَدْ تَعِبَتْ

اور سبب اسکا یہ تہا کہ ایک عورت کسی دن نکلی تہی گہر سے بارادہ حمام کی کہ نام اوس حمام کا منجاب تہا
پس نہ جانتا اوسنی رستہ حمام کا اور تہکی بہتی ہوئی کہ جو ن مین پہر ملا اوسکو ایک شخص بیٹہا ہوا
دروازی پر اپنی گہر کے تو پوچہا اسنی اوس سی وہ حمام کہا اوسنی یہی ہی وہ حمام اور اشارہ کیا
اوسنی اپنی اوسی گہر کیطرف پہر جب اندر گئی وہ عورت تو بند کر لیا اوسنی دروازہ بارادہ فساد کے

اوجب جا عورت نی کر قریب کا ہی محسی تو ظاہر کے خوشی اپنی اور رضامندی واسطی وصال کے
اور کہا اوس مردسی لا اتار اسی سری واسطی عطر و پہول وغیرہ اسباب عشرت کو کر بجوسی گدار ہین
ہم یہان تو دوڑا وہ یار کو واسطی لا نی اوس چیزون کی اور چہوڑ گیا دروازہ کہلا ہوا پس نکل گئی
وہ اس حیلہ سی اور رہائی پائی اوس مرد کی مکر سے برکت کری اللہ تعالی اوسمیں اور یہ باتین
موقوف ہین اوپر فضل و حمایت الہی کے کہ شامل حال اوسکی تہی پہر جب لوٹا وہ شخص بارادہ
فجور کے تو نہ پایا اوس عورت کو گہر مین سوا رنج و افسوس کی پہر نکلا دیوانہ وار پریشان و
سرگردان پڑہتا ہوا اس شعر مذکور کو اور رہا اسی خیال باطل مین یہانتک کہ عیوض کیا اوسکو
آخر وقت کلمہ شہادت کا یعنی لا الہ الا اللہ سی ہنگام جان کندی کی پناہ مانگتی ہین ہم ایسی امور
سے ساتہہ اللہ کریم و غفور کے **حکایت** مروی ہی بعضی حال سی ایک اوس شخص کے
کہ جو اوسکا فروخت تہی گہا اسکے اور وہ غافل تہا اللہ تعالی سی سو جب حاضر ہوئی اوسکو
وفات تو جب کہتی اوس سی کسی کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو کہتا وہ ایک گہٹا ہی ایک بسی کو
اور بعضی شیوخ نی بعد ظہور اس قصہ کی کہا اپنی مریدون سی اکثر کیا کرو تم کلمہ شہادت کے
یہان تک کہ مرو تم اوسپر جیسی مرا وہ شخص اوس کلمہ پر کہ زندگی تہی اوسپر اور مروی ہی بعضی
نیکون سی کہ اہل تلاوت تہی قرآن شریف کریم کی جب حاضر ہوئی اونکو وفات تو جب کہی اوسی
کہو لا الہ الا اللہ تو پڑہنی لگی وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم طٰهٰ مَآ اَنزَلنَا عَلَيكَ القُراٰنَ لِتَشقٰى
اس کلام الہی تک کہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الاَسمَآءُ الحُسنٰی پس ہمیشہ وقت تلفس لوگو نکی
بار بار پڑہتا وہ یہی آیت شریفہ یہان تک کہ وفات کی اوسی اسی آیۃ جلیلہ عظیمہ پر کہتا ہون

تمام یہ حکایتین جو مذکور ہوئین مثبت اور دلیل ہین اس بات کی کہ مرتا ہی آدمی اوپر اوس حال کے کہ زندگی کرتا ہی اوسپر اور حشر ہوتا ہی اوسکا اوس حال پر کہ جسپر مرا ہی سوال کرتی ہین ہم پروردگار سی توفیق طاعت اور موت کا اسلام اور طریقہ سنت و جماعت پر واسطی اپنی اور اپنی احباب کی اور والدین اور اولاد اور سب مسلمانون کی آمین

حکایت

مروی ہی کہ ایک عورت جسکا نام باہیہ تھا جب قریب ہوئی اوسکی موت تو اوٹھایا اوسنی سر اپنا طرف آسمان کی اور کہا اے باقی رہنی والی بعد میری اور اے سرمایہ میری اور اے وہ ذات پاک کہ تجھی پر ہی اعتماد میرا حیات و موت مین مت شرمندہ اور ذلیل کرنا مجھکو مرتی وقت اور مت پریشان کرنا مجھکو قبر مین پھر بعد اس دعا کی وفات کی اوسنی اور تھا اوسکا ایک لڑکا کہ جایا کرتا تھا اوسکی قبر پر ہر شب جمعہ کو اور پڑھا کرتا تھا قریب اوسکی قبر کے کچھہ قرآن شریف اور دعا کرتا واسطی اوسکی اور مغفرت مانگتا اوسکی اور سب اہل مقبرہ کی کہتا ہی اوس لڑکی نی پھر دیکھا مینی اپنی ماکو ایکبار خواب مین پس سلام علیک کی مینی اوس سی اور پوچھا مینی اے ماکیسی ہے تو اور کیا حال ہے تیرا کہا اوسنی اے بیٹا بیشک واسطی موت کی تکلیف سخت ہی اور مین بحمد اللہ ایسی مقام مین ہون کہ مفروش ہین گلہای رنگارنگ اور رکھی ہین اوسمین گدی ایسی سندس اور استبرق کی اور یہی آرایش رہیگی قیامت تک پھر پوچھا مینی کیا ہے واسطی تیری کچھہ حاجت کہا ہان اے بیٹی مت ترک کرنا یہہ آنا اور ورد اپنا ہماری زیارت اور قرات اور اور دعا سی کہ مین اے بیٹا خوش ہوتی ہون تیری آنی سی شب و روز جمعہ مین اور جب آتا ہی تو کہتی ہین مجھسی مردی اے باہیہ یہہ آیا بیٹا تیرا سو خوش ہوتی ہون اس بات سی اور خوش

ہوتی ہین مردی مری گرد کی کہا ہی اوس شخص نے پہر ہمیشہ زیارت کیا کرتا تہا مین اون قبور
کے ہر جمعہ کے رات و دن مین اور پڑہا کرتا مین پاس اونکی قرآن سی جو کچھہ کہ ہو سکتا مجہسی اور
کہا کرتا کہ اللہ مونس ہو تمہارا اس وحشت مین اور رحم فرماوی تمہاری غربت پر اور درگذر فرماوی
تمہاری گناہون سی اور قبول کری نیکیں تمہاری کہتا ہی وہی شخص کہ ایک رات دیکہا مینی خواب
مین کہ ایک جماعت کثیر لوگون کی آئی ہی میری پاس تو پوچہا مینی اونسی کون ہو تم لوگ اور کیا ہی
حاجت تمہاری کہا اونہون نی ہم لوگ ہین اوس مقبرہ کی آئی ہین تیری پاس واسطی شکر گذاری
تیری کی اور سوال کرتی ہین ہم تجہسی یہ کہ مت موقوف کرنا اس قرات اور دعا کو سو ہمیشہ پڑہتا
تہا مین اونکو واسطی اونکی اور دعا کیا کرتا تہا ساتہہ اونہین کلمات کی ہر شب جمعہ اور نکو کہتا ہون
مین جو کچھہ مذکور ہی اس حکایت مین نفع قرات قرآن سی واسطی موتی کی سو موید ہی یہہ قول اوس
عالم کو کہ وہ قائل اسکا ہی اور موید ہین اسکی وہ حکایتین بہی جو اب عنقریب ہم آگی ذکر کرین گے
انشاء اللہ تعالی حکایت مذکور ہی کسی اہل علم سی کہ ایک شخص نے دیکہا خواب مین
اہل قبور کو کسی مقبرہ کی کہ نکلی ہین وہ اپنی قبرون سی طرف ظاہر مقبرہ کی اور وہ سب چنتی ہین
کسی چیز کو کہ نہین معلوم کیا ہی وہ سو تعجب ہوا مجکو اونکی اس حال سی اور دیکہا مینی اونمین
سے ایک کو بیٹہا ہوا کہ وہ کچھہ نہین چنتا تہا تو قریب گیا مین اوسکی اور پوچہا مینی اوس سے
کہ کیا چنتی ہین یہ لوگ کہا اوسنی یہ چنتی ہین اوس چیز کو جو ہدیہ بہیجا ہی اونکی طرف مسلمانون
نے قرات قرآن اور صدقات اور دعا سی پہر کہا مینی کیون نہیں چنتی ہو تم ساتہہ اونکی کہا اوسنی
مین غنی ہون اوس سی پوچہا مینی کس چیز نے غنی کیا تمکو اوس سی کہا اوسنی بسبب اوسکی

کہ ختم کیا کرتا ہی اور تحفہ بہیجا کرتا ہی مجکو بیٹا میرا ہر روز اور وہ جلیبین بہیجتا ہی فلانی بازار مین
راوی کہتا ہی پہر جگا مین تو گیا اوس بازار مین موافق اوسکی نشان دہی کے تو دیکہا مینی ایک
جوان کو کہ بہیجتا ہی جلیبین اور ملاتا جاتا ہی مونٹہہ اپنی پوچہا مینی اوس سی ساتہہ کس چیز کے
ہلاتا ہی تو مونٹہہ اپنی کہا اوسنی مین پڑہتا ہون قرآن شریف کو اور ہدیہ بہیجتا ہون اپنی باپ کو
اوسکی قبر مین کہا راوی نی پہر بعد چند مدت کی اوسطرح دیکہا مینی خواب مین پہر اون مردون کو کہ نکلی
ہین قبرون سی اور چلتی ہین مثل ساتوں کے اور وہ شخص جو پہلی نہین چلتا تہا سو اب وہ بہی
چلتا ہی اونکی ساتہہ تو بیدار ہو گیا مین اور متعجب ہوا اس امر سی پہر آیا اوسی بازار مین واسطی
دریافت خبر اوس لڑکے کی تو معلوم ہوا مجکو کہ مر گیا ہے وہ رحمت فرماوی اوسپر پروردگار

حکایت مروی ہی کہ ایک عورت مر گیئی تہی تو دیکہا اوسکو خواب مین دوسرے
عورت نی جو اوسکی آشنا تہی تو دیکہا اسنی اوسکی تخت کی نیچی ایک برتن نور کا چہپا رکہا ہوا
پوچہا اوسنی اوس سی کیا ہی یہ برتن کہا اوسنی اسمین وہ تحفہ ہی جو بہیجا ہی مجکو میرے
لڑکون کی باپ نی آج فجر کو پہر جب جاگی یہہ عورت تو بیان کیا اسنی یہہ خواب اوس مدفونہ
کے خاوند سی کہا اوسنی کل رات سکو پڑہتا تہا مینی کچہہ قرآن سی اور ہدیہ بہیجا تہا اوس سی واسطی اوسکی
کہتا ہون مین تحقیق پہنچی ہی مجکو یہہ خبر کہ ایک مرد نیکو دیکہا بلاد مین اوسکی کسی دوست نی خواب
مین اور اوس مرد ہی کو ہدیہ بہیجا تہا کسی اور شخص نی کچہہ قرآن شریف سی تو کہا اوس میت نے
اس حس دوستا سی کہ فلانی شخص سے میرا اسلام کہنا اور کہنا اوس سی کہ خدا ہی خیر دی تجکو اللہ تعالی
جیساکہ ہدیہ بہیجا تو نے میری طرف ایک شی کو قرآن مجید سی اور مروی ہی بعضی علما سے

اونکی بعضی تصنیفوں مین ہی کہ شیخ الامام مفتی الانام عز الدین عبد السلام سے بعد اونکی موت کیو کسی نی خواب مین دیکہا کہ کیا فرماتی ہین آپ اوس مسئلہ مین کہ انکار تہا آپکو پہلی وصول ہدیہ سا قرات قرآن مجید کے اموات کی واسطی کہا اوسنی ابی افسوس پایا مین اب اس امر کو برخلاف اوس بات کی جو گمان کیا تہا مینی رحم کری اونپر پروردگار **حکایت** منقول ہی صالح مری رض سے کہا اوسنی آیا مین شب جمعہ کو مسجد جامع مین تاکہ پڑہون اوسمین نماز صبح کی پس گذرا مین ایک مقبرہ مین اور بیٹہا قریب ایک قبر کے اور سو گیا مین تو دیکہا مینی خواب مین کہ گویا اہل مقبرہ نکلی ہین باہر قبرون سی اور حلقہ حلقہ بیٹہہ کر باتیں کرتی ہیں اور ناگہہ ایک جوان ہی میلی کپڑی پہنی ہوی کہ بیٹہا ہی ایک طرف مین مقبرہ کی مغموم مہموم تہا پس نہین گذری ہی مگر تہوڑی دیر کہ آئی ہین فرشتی لیی ہوی اپنی ہاتون مین طباق چہپی ہوی جوان پوشون سی گویا وہ سب جوان اور غلاف اونکی نور کے ہین سو جس مردی کو اونمین سی ملتا ہی ایک طباق تو وہ لیکر اوسکو چلا جاتا ہی اپنی قبر مین یہان تک کہ باقی رہگیا وہی جوان آخر مین سب کے اور نہ ملی اوسکو کچہہ چیز تو اوٹہا وہ غمناک ناکہ جاوی اپنی قبر مین تو کہا مینی اوس سی ای بندہ خدا کیا باعث ہی کہ دیکہتا ہون مین تجکو غمگین و رنجیدہ اور یہ کیا معاملہ ہی جو دیکہا مینی کہا اوسنی ای نیک شخص دیکہی تو نی یہ طباق کہا مینی ہان پہر کیا ہیں یہ کہا اوسنی ہ طباق صدقات ہین زندون کے اور دعائین اونکی ہین واسطی اونکی مردون کی کہ آتی ہیں یہ انکی واسطی ہر شب جمعہ اور روز جمعہ مین پہر اوسنی ایک تقریر درازکے اور بیان کیا اوسمین کہ میری ایک ماہی کہ بہول گئی ہے مجکو آرام دنیا مین اور نکاح کر لیا ہے اوسنی اور بی پروا ہی میری طرف سی اب سزاوار ہے

مجکو غمناک و ملول رہنا کہ نہین یاد کرتی والا میرا کوئی دنیا مین تو پوچہا اوس جوان سی اوس نیک مرد کی مکان اوسکی ماکا تو بتا یا اوسنی پتا اوسکی مکان وغیرہ کا پہر فجر کو آئی یہ شخص صالح اوس محلہ مین اور دریافت کیا اوسکی والدہ کو اور جب پتا ملا انکو تو اوسکی پاس جاکر وہی پہلی بیان کیا اوس سی سب حال خوابکا تو رونی لگی وہ اور بولی اہی نیک مرد وہ میرا بیٹا ہی اور جدا ہوا ہے میری جگر سی اور رہا ہی میری پیٹ مین اور پیا ہی میری چہاتیون سی دودہ اور پرورش ہوا ہی میری گود مین پہر یہ کہکر دئی اوسنی مجکو ہزار روپیہ اور بولی صدقہ کر ان سبکو او پر محبوب اور قرۃ العین میری کے اور آیندہ نہین بہولون گی اب مین تمام عمر اوسکو انشاء اللہ تعالی کہا راوی نی پہر صدقہ کردیا مینی اون ہزار رپیون کو اوسکی طرف سی پہر جب ہوئی شب جمعہ دوسری تو چلا مین بارادہ اوسی مسجد جامع کی اور گیا پہلی اوسی مقبرہ کو اور تکیہ لگا کر ایک قبر کا سو رہا مین تو دیکہا پہر خواب مین کہ نکلی وہ سب مردی اور ناگاہ اونمین وہ جوان بہی ہی سفید کپڑی پہنی ہوی خوش وخرم لبس نزدیک آیا میرے اور بولا اہی شخص صالح جزا خیر دی تجکو اللہ تعالی تحقیق پہنچا میرے طرف ہدیہ مرسولہ میری ماکا راوی کہتا ہی پہر پوچہا مینی اوس سی کیا تم لوگ پہچانتی ہو روز جمعہ کو بولا ہان اور ہم کیا پہچانتی ہین اس دن کو پرندی ہوا مین اور کہتی ہین سلامتی ہو واسطی دن صالح کے یعنی جمعہ کے فقط حکایت منقول ہی حضرت مالک بن دینار رضی سی فرمایا اونہون نی دیکہا مینی ایک جماعت کو بصرہ مین کہ اوٹہا ی لیی جاتی تہی ایک جنازہ اور نہ تہی اونکی ساتہہ اور لوگ کہ پیچہی چلین جنازہ کی کے تو پوچہا مینی اونسی سبب کم ہونی لوگونکا

کہا اونہون نے تہا یہ شخص بڑا گنہگار اور نافرمان مسرف حضرت مالک فرماتے ہین پہر نماز
پڑہی مینے اوسکی اور اوتارا قبر مین پہر پہنچی ایک ساعت کے جا کر سویا مین تو دیکہا مینے دو فرشتونکو
کہ اوترے آسمان سے اور چیر کر قبر اوسکی اوترا ایک اونمین کا اندر پہر بولا اپنے باہر والے ہمراہی سے
کہ لکہہ لے اسکو اہل دوزخ سے کہ نہین ہے اسکا کوئی عضو جو بچا ہو گناہ سے پس کہا اوس سے باہر والے
فرشتے نے اے بہائی میرے مت جلدی کر اور دریافت کر اسکے آنکہونکو کہا اندر والے فرشتے نے ڈہونڈ
لیا مینے اونکو سو پایا ہے مینے اون دونونکو بہرے ہوئی نظر سے محارم اللہ تعالی کی کہا باہر والے
نے تحقیق کر اسکے کانونکی کہا تحقیق خوب کر لیا ہے پایا ہے مینے اونکو بہرا ہوا ساتہہ سننے خواہشون اور ممنوعات
کے پہر کہا اوسنے ڈہونڈ اوسکی زبانکو بولا ڈہونڈا مینے سو پایا اوسے بہی مملو یعنی بہرا ہوا اور
ارتکاب محرمات سے پہر کہا دیکہہ اوسکے ہاتونکو کہا دیکہہ لیا ہے پایا ہے مینے اونکو بہی بہرا ہوا ساتہہ
کہانے حرام اور اوسکے پہیر لیکے کہ ہین حلال لذات و شہوات سے پہر کہا دیکہہ اوسکے دونون
پاونکو بولا دیکہہ چکا مین وہ بہی بہرے ہوئے ہین آنے جانے مین طرف نجاسات اور امور مذمومات
کے کہا باہر والے فرشتے نے اے بہائی ابہی جلدی مت کر اور اوترنے دے مجکو پہر اوترا ایسہ
دوسرا فرشتہ بہی اور کہڑا رہا اوسکے پاس ایک گہڑی تک پہر بولا پہلے فرشتے سے اے بہائی
تحقیق کی مینے اسکے دلکی پس پایا مینے اوسکو بہرا ہوا لبالب ایمان سے اب لکہہ اسکو مرحوم اور
سعید کہ مصروف عنایت اللہ جل جلالہ کا ڈہانک لیگا جو کچہہ کہ ہین گناہون اور خطاؤن سے اور

کیا خوب کہے ہین کسی نے یہہ اشعار

لما رواه مبعدا عن طاعتی	حکموا بانی لا اجود برحمتی

حلمی اجل ولن یضیق علی الوری		من ذا یحد اوامری و مشیتی	

ترجمہ ہر گاہ کہ دیکھا اوسکو دور فرمان برداری ہی حکم کیا یہ کہ مین بخشش کرونگا ساتھ رحمت اپنی کی حلم میرا بڑا ہی نہین تنگ ہی اوپر خلق کے کون شخص ہے کہ حد باندہی حکمون میری کے اور مشیت میری کی ✢ کہتا ہون مین سوا اسکی نہین کہ حاصل ہوئی یہ سعادت اوس شخص کو بمقتضای عنایت سابقہ پروردگار کے اور نہین ہوتی یہ واسطی ہر گنہگار کے سو نہ مغرور ہیوی کوئی شخص اسپر پس سب گنہگار خوف و خطری مین ہین تقدیر کے بی خبر ہین انجام کار سی کہ کسطرح خاتمہ ہوا اونکا سوال کرتی ہین ہم اللہ تعالی سی حسن خاتمہ اور مغفرت اور عفو و عافیہ دین دنیا و آخرت مین اور یہ کہ سلامت رکھی دین ہمارا اور ہماری دوستون اور سب مسلمانون کا

حکایت منقول ہی کسی اہل اللہ سی کہا اونہون نی سوال کیا مینی اللہ تعالی سے یہ کہ دکھلاوی مجکو مقامات اہل خیر کے سو دیکھا مینی ایک رات کہ قیامت گویا قایم ہوئی ہے اور قبرین شق ہوئی ہین اور بعضی اونمین کے سوتی ہین سندس پر اور بعضی حریر و دیباج پر اور بعضی تختون پر اور بعضی پہولون پر اور بعضی ہنستی ہین اور بعضی روتی ہین کہا مینی ای رب اگر چاہتا اور برابری کرتا درمیان انکی عزت مین تو تو مالک تہا پس پکارا مجکو کسی نی اہل قبور سی کہ ای فلانی یہ مراتب ہین اعمال کے سو اصحاب سندس اہل اخلاق حسنہ ہین اور حریر اور دیباج والی شہدا ہین اور پہولون والی روزہ دار ہین اور ہنستی والی اصحاب توبہ اور انابۃ کے ہین اور اصحاب بکا اور گریہ اہل ہین جرم اور گناہون کے اور اصحاب مراتب وہ لوگ ہین جنہون نی باہم دوستی کی تہی واسطی اللہ تعالی کے فقط کہتا ہون مین اسیطرح ہے

اصل کتاب منقول ہے مین یعنی تفسیر اہل مراتب کی اور اصحاب مراتب کی تفسیر نہین کی اور سریر کا ذکر ہو چکا ہی اور بیان ہوا کہ وہ اہل سریر کون ہین تو شاید مراد مراتب سی تخت ہین جنکا ذکر پہلی ہو چکا اور تفسیر حقیقی مراتب کی مناصب شرعیہ اور مقامات عالیہ منیعہ ہین اور بیشک اہل سریر مذکورہ شریف المرتبہ اور رفیع المنزلت ہین بہ نسبت رہنی والون کی اگرچہ رہنی والون کے حریر وغیرہ پر ہون باوجود یکہ سریر مذکورہ خوبصورت واسطی اکرام اور مرتبہ عالیہ سکے ہین نہین خالی فرش عمدہ گران بہا سی اگرچہ ذکر ان فرش کا ساتھ اون سریر کی نہوا جیسا کہ فرماتا ہی اللہ سبحانہ وتعالی اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ترجمہ وہ اسمین بھائی ہون گے اوپر تختون کی روبرو ملتی ہوی بلا ذکر فرش کے اور معلوم ہی ہوا فرش کا ان تختون پر آنا دوسری سی جیسا کہ کوئی بیٹھا بادشاہ تخت پر اور ہم پاس اوسکی تو دریافت ہوتی ہین اس کلام سی دو امر ایک یہ کہ وہ تخت فرش دار ہی بلا ذکر فرش دوسرا یہ کہ بادشاہ بیٹھا تخت پر واسطی اونچا ہونی کی اہل مجلس سی اور نہین راضی وہ کہ بیٹھی ساتھ اوسکی غیر اوسکا تخت پر اور نہین بیٹھا بادشاہ کسی غیر کے ساتھ رہنی پر غالب حال ہی اسی اور جب داخل ہوی احنف بن قیس دربار مین بعضی امرا کے واسطی بعض ضروریات مسلمانون کی تو بیٹھ گئی اوسکی ساتھ تخت پر بلا اجازت اوسکی پھر جب پایا احنف نے نشان غضب امیر کی چہرہ مین تو بولی بڑا تعجب ہی کیون نکر کرتا ہی وہ شخص کہ دھووی نا پاکی اپنی ہاتھ سی ہر روز دو بار یا زائد اپنی برابر والی پر اور اسیطرح جب گئی عبد المطلب کسی بادشاہ کی پاس تو دیکھی اوس بادشاہ نی اونکی شکل جمیل اور سی حسب ونسب

اونکی قریش مین عمده اور بهتر اور پایا اونکو خوش تقریر تو تعظیم و تکریم کیے اونکے
بادشاه نی اور مکروه جانا که بٹهاوی اونکو زمین پر اور هو خود تخت پر اور یه بهی مناسب جانا
که بٹهاوی اپنی برابر تخت پر تو اوتر پڑا اپنی تخت سی اور بیٹهه گیا عبد المطلب کے ساتهه زمین پر اور پوری
کی وه حاجت اونکی جسواسطی وه گیا تهی اور خاص کیا اونکی ساتهه مرتبه تعظیم کا جو بزرگ تها سب مراتب سے
پس هوی متحابین فی الله افضل اون سب سی جو مذکور هین اس حکایت مین اور تحقیق گذر چکی هے
پهلی حدیث صحیح ترمذی سی که فرمایا الله تعالی نی اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ تَعَالَى لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ
نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ **ترجمه** محبت کرنیوالی الله کی راه مین واسطی اونکی
منبر هون گے نور کے رشک کرین گی اونسی انبیا اور شهدا اور دوسری حدیث صحیح موطا مین هے
که فرماتا هی الله تعالی وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ
فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ **ترجمه** ثابت هوئی محبت میری واسطی محبت کرنیوالون کے میری راه مین
اور واسطی باهم بیٹهنی والون کی میری راه مین اور واسطی ملاقات کرنیوالون کی میری راه مین
اور واسطی خرچ کرنیوالون کی میری راه مین سو ظاهر هوا اون دونون حدیثون سی وه امر
جو موید هی خواب مذکور کا که وه لوگ اهل مراتب هین زیاده کری الله تعالی واسطی اونکی اور
روزی کری هم سب مسلمانون کو بهی لیکن اب معلوم هوا که ذکر تختون کا خواب مین
اور منابر نور کا حدیث مین سو نهین درمیان ان دونون کی تناقض اور نه اعتراض اسواسطی
که منابر هونگی قیامت مین اور تخت قبرون مین هین اور آوی گا یه حال بعونه تعالی حکایات
آینده مین **حکایت** منقول هی بعضی ثقات سی که کهودا کرتی تهی وه قبرین

تو ایکبار کہ وہ اوسون نی کوئی قبر کسی شہر مین تو پایا اونہون نی اوسمین ایک شخص بیٹھا ہوا
تخت پر اور اوسکی ہاتھہ مین قرآن شریف تہا کہ پڑھتا تہا وہ اوسمین اور تہا بدبو یہی کہا کہ نیچی
اوس تخت کی جاری تہی پہر تو بیہوش ہوگیا یہہ دیکہہ کر اور نکالا انکو لوگون نی قبر سی اور رہا نا
کسی نی کہ کیا ہوا حال انکا یہانتک جب دوسرے یا تیسری دن افاقہ ہوا انکو جنہی سی تو بیان
کیا اونہون نی لوگون سی دیکہا ہوا حال اپنا تو دریافت کیا انسی لوگون نی نشان اوس قبر کا
اور ارادہ کیا اونہون نی کہ نباش لوگون کو تو دیکہا رات کو خواب مین اوس صاحب قبر کو کہ کہتا ہے
قسم ہے تجکو اللہ تعالی کی مت بتانا کسی کو قبر میری ورنہ پہنچی گا تجکو ضرر و نقصان پس جگ گئی
یہہ خواب سی اور توبہ کی اپنی ارادی سی اور نہ مطلع کیا اوسکو قبر سی راضی ہوا انسی پروردگار آمین
حکایت مروی ہی منصور بن عمار رض سی کہا اونہون نی دیکہا میں ایکبار ایک جوان
کو کہ پڑھتا تہا وہ نماز خائفین کی کہا میں اپنی دل میں شاید یہ جوان کوئی ولی ہی اولیاء اللہ سی سو
ٹہیرا رہا میں یہانتک کہ فارغ ہوا وہ نماز سی تو سلام علیک کی میں نی اوس سی اور جواب دیا اوسنی
میری سلام کا کہا میں اوس سی کیا جانتا تو کہ دوزخ میں ایک وادی ہی کہتی ہین اوسکو
لَظٰی نَزَّاعَةً لِلشَّوٰی تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰی وَجَمَعَ فَاَوْعٰی ترجمہ لظی اودہیڑنے
والی سر کی پوست کو بلاتا ہی اوسکو جسنی پہیرے اور اعراض کیا اور جمع کیا مال پس بند رکہا اوسکو سنکر نعرہ مارا اوس جوان
نے اور گر گیا بیہوش ہوکر پہر بعد افاقہ کی کہا زیادہ بیان کر تو کہا میں نی يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ
غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ترجمہ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچاؤ اپنی نفسوں کو اور اپنی گھر والوں کو آگ سے کہ ایندھن اوسکا آدمی اور پتھر ہین مقرر ہین اوسپر فرشتے سخت زور آور کہ نہین بیحکمی کرتے اللہ کے اوسکی امر مین اور کرتے ہین وہی کہ حکم ہوتا ہے اونکو تو یہ سنگ گراز مین پر درحالیکہ مردہ تھا تو کھولی مینے کپڑے اوسکی پس ناگاہ پایا اوسکی سینہ پر لکھا ہوا اس آیت شریف کو فَھُوَ فِیۡ عِیۡشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ فِیۡ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ قُطُوۡفُھَا دَانِیَۃٌ ترجمہ پس وہ بیچ عیش خوش کی ہے بیچ جنت بلند کے میوے اوسکی قریب ہون گی کہا راوی نے پھر تیسری رات دیکھا مینے اسکو خواب مین کہ بیٹھا ہوا ہے تخت پر اور ہے اوسکی سر پر تاج عمدہ تو پوچھا مینے اوس سے کیا کیا تیری ساتھ پروردگار نے کہا بخشا مجکو اور عنایت کیا مجکو مثل ثواب اہل بدر کی ساتھ کچھ زیادتی کے پوچھا مینے کسواسطے زیادہ عنایت کی تجھی تو بولا اسواسطے کہ وہ مقتول تھے کفار کے تلوارون کی اور مین کشتہ ہون ساتھ کلام ملک جبار کے **حکایت** کہا ہے مولف روض الریاحین نے رحمت کرے اوسپر پروردگار کہ دیکھا مینے ایکبار خواب مین کہ گویا ایک قبر کھلی ہوئی ہے اور گھسا ہون مین اوس قبر مین سو وہ اندر سے بہت وسیع ہے اور نہین دیکھا ہے اوسمین کسی کو سوا پایون تخت کی تو دیکھا مینے اوپر کو جانب چھت کی پس دیکھا ایک تخت بہت بلند اور اوسپر ایک شخص لیٹا ہوا تو کہا مینے کیا خراب کام ہین دنیا دارون کے کہ نہین چھوڑتے رعونت اور آسایش بعد موت کی بھی اور کہتے ہین قبرون مین تخت واسطے مردون کی پس ناگاہ اوس تخت والے نے بلایا مجکو اپنی طرف سو نہ چڑھ سکا مین اوسپر بواسطہ بلند ہونے تخت کی پھر اوسنے آسان کردی مجپر راہ ایک جانب سے قبر کے تو چڑھا مین

اوسیر مثل سیر ہی کی اور بہیجا پاس اوس تخت والی کی پس ناگاہ نکلی وہ ماسری یرحم فرماوی
اوسپر اللہ تعالی اور جزا دی اوسکو میری طرفسی بہتر جزا پہر سلام کیا اوسی مجہپر بہات شست
اور رحمت اور رافت سی اور پوچہا مجسی حال میری اوس بہائی کا جو ورندہ تہا اور جو بہائی میری کہ مری
تہی بعد وفات والدہ کی اوسپر جواب دیکر سوا انکی کسی کا حال نہیں پوچہا اور یہ دیدا و بکا ہی
جو مردی ہی کہ مردی جاتی ہیں اوکو جو مرتا ہی بعد اونکی زندوں میں سی اور دریافت کرتی ہیں
اوس مردی سی جو جاتا ہے اونکی پاس حالات اہل دنیا کی غرض کہ پہر اوس میری مانی رخصت
کیا مجکو بعد سلام کے سو بیدار ہوا میں اور پایا میں رحم اوس سلام و مہربانی کا مدت دراز تک
یہان تک کہ جب یاد کرتا تہا میں اوس حال کو تو پاتا تہا اثر اوسکی دل میں بعد چند برسوں کے
حکایت کہا ہی مؤلف رح نی کہ دیکہنا مردوں کا حالات زندوں کا ایک باب ہی من ابواب
کشف سی کہ ظاہر کرتا ہی اللہ تعالی واسطی زندوں کی حال مردوں کا واسطی بشارت یا پند دینی
یا اور کسی مصلحت کی مردی کی واسطی ایصال ثواب یا قضا ہی دلون سی وغیر ذلک
پہر یہ دیکہنا اونکا کبہی ہوتا ہی خواب میں اور یوں ہی اکثر ہے اور کبہی ہوتا ہی بیداری
میں اور یہ ایک کرامات اولیاء اللہ سی ہی جو صاحب احوال اور صاحب مقامات ہیں کہ
دیکہتی ہیں وہ احوال مردون کی بیداری میں جسوقت کہ چاہی اللہ تعالی بواسطی کسی
حکمت کی کہ خوب جانتا ہی وہی اوسکو اور یہ ثابت ہی بہت حکایات صحیحہ سی کہ ذکر میں
اونکی طول ہے کہ منجملہ اونکی وہ حکایت ہی جو پہلی گذری شیخ نجم الدین اصبہانی سی کہ
کہ سنا اونہوں نی ایک مردی کو کہ کہا اوسنی کیا نہیں تعجب کرتی لوگ مردی سے

جو تلقین کرتا ہی زندونکو جیسا بیٹھتا تھا ملقن اوسکی قبر پر تلقین کرنیکو جیسیکہ گذر چکا اور
بعضی اونمین سی وہ ہین کہ خبر دی ہی اونکی مجکو بعضی صالحین نی شیخ عارف بالله بحر
المعارف والکرامات فقیہہ ابو اسمعیل بن محمد یمنی مشہور بحضرمی رح سی کہ گذری وہ کسی مقبرہ پر
بلاد یمن کی تو نہایت روئی اور غمناک ہوی پہر غالب ہوئی اونپر خوشی اور ہنسی تو متعجب ہوی
ہمراہی اونکی اور سوال کیا اونسی اس امر کا فرمایا شیخ نی کہ منکشف ہوا مجہپر احوال اس مقبرہ
والون کا تو پایا مینی اونکو گرفتار عذاب وعقاب مین تو حزن وگریہ ہوا مجکو پہر تضرع وزاری کے
مینی اونکی واسطی جناب باری سبحانہ مین تو کہا مجہسی کہ قبول کیے ہمنی شفاعت تیری اونکی حق مین
تب بولی ایک عورت اس مقبرہ کی مین بہی انکی ساتھ ہون ای فقیہہ اسمعیل اور مین فلانی
مغنیہ ہون تو ہنسا مین اور کہا مینی تو بہی منجملہ انکی ہے جنکی واسطی قبول ہوئی سفارش میری
پہر شیخ نی آدمی بہیجا طرف گورکن اوس مقبرہ کی اور دریافت کیا اوس سی کہ کسکی ہے
فلانی قبر جدید تو کہا اوسنی فلانی مغنیہ کے ہی کہ قبول ہوئی ہی جس کے حق مین شفاعت
شیخ کی منتفع کری ہمکو اللہ تعالی اونکی برکات سی **حکایت** کہا ہی مؤلف
روض الریاحین نی مغفرت فرماوی اوسکی اسد تعالی یہ کہ خبر دی ہی مجکو ثقات نے
اس بات کی کہ دو بڑی شیخ عارف باسد جو مشہور تہی مشایخان عظام مین سی کہ نام
ایک کا اونمین سی شیخ محمد بن ابی بکر حکمی ہی اور دوسری کا شیخ ابو الغیث بن جمیل
قدس اسد تعالی ارواحہما آی اونکی پاس بعضی فقرا واسطی حصول اونکی صحبت بابرکت کے
بعد وفات اون دونون کے پہر سنا خبر وفات اونکی گئی واسطی زیارت قبور اونکی کے

تو ناہر نکل آئی شیخ محمد اپنی قبر سے اور ملی اون لوگوں سی اور مرید کیا اون کو اور لیا اوسی عہد
واقرار کہ طول ہی اوسکی ذکر میں اور نکالا شیخ ابو الغیث نی ہاتھ اپنا باہر قبر سی اور ملاقات کی اونسی
راضی ہوا اوسی اور منتفع کری ہمکو اوکی برکات سی آمین حکایت کہا ہی مولف مرحوم
مغفور نی کہ خبر دی ہی مجکو بعضی اہل علوم نی سال سی عقبہ امام محب الدین طبری کی کہ تہی وہ ہمراہ
شیخ عارف امام اسماعیل بن محمد حضرمی رح کی جسکا ذکر ہوا حکایت سابقہ مین اور گئی ہمراہ اوکی مقبرہ
شہر زبید مین کہ ہیں کا ایک شہر ہی تو فرمایا شیخ اسماعیل نے ای محب الدین کیا یقین کرتا ہی تو ساتھ کلام
کرنی موتی کے کہا مینی ہاں تو فرمایا اونہون نی کہتا ہی صاحب اس قبر کا مجسی کہ مین حشو جنت سی ہون
اور اون حالات سی جو دریافت ہوی مجکو خوابوں مین یہ ہین کہ دیکہا مینی ایکبار خواب مین کہ بعضی
شیوخ سی میری جو تہی وہ علماء صالحین سی وفات کی اونہون نے پس دیکہا مینی اونکو خواب
مین کہ وہ بیٹہی ہوی ہین اپنی دونو پاؤں مین علی الخصوص کہ بعض اوکی سونی کی ہین اور نصف
چاندی کی طول مین اور بیچ درمیان اوکی ظاہر جوڑ اور حیران ہوئی ہی عقل اوکی حسن و خوبی سے
اور وہ شیخ تحتر کرتی ہیں اونکو بیٹہی ہوی سو بیدار ہو گیا میں اور میں اب تک گویا پاتا ہوں لطف
وخوبی اون پاؤں کی پہر دریافت کیا مینی ساروں سی کہ کیا ہوسکتی ہیں اسطرح کی پاؤں
کہا اوسی نہیں مقدور اور ممکن سانا اوکا بی جوڑ ظاہر کے تو جان لیا مینی کہ یہ عادۃ ہی مخلوق
صنعت پر خالق قادر سبحانہ وتعالی کے حکایت کہا ہی مولف مغفور مذکور نے
کہ دیکہا مینی ایکبار خواب مین اپنی والد مرحوم کو بعد اوکی وفات کی گویا کہ وہ مجہپر غصہ میں ہیں سبب
نہ حاضر ہونی میری کی اوکی وفات کی وقت میں کہ گیا ہوا تہا مین اوس وقت ایک جگہہ دور

دراز پہر تو عرض کیے بیٹی اولنسی کیا نہیں معلوم آپ کو کہ حضرت یعقوب علیہ السلام دور دراز جدا
رہی ہاہین فرزند جگر بند اونکی بہت دنون حالانکہ صبر فرمایا اونہون نی تب فرمایا میری والدہ نی
کہ ای فرزند میری تشبہ حاصل کیا مینی بہی ساتہہ انبیا علیہم السلام کی یا یون کہا کہ صبر کیا مینی بہی جیسے
صبر انبیا علیہم السلام کا سا پہر دیکہا مینی دوبارہ اونکو شب مین جب کی کہ تہی وہ رات جمعہ کے بعد کی
کرتے ہی تہین ہاتہ اونکی قبر پر چند سورتین قرآن مجید کے پس بشارت دی مجکو اور خوش ہوئی میرے
ملنی سی اور کہا حمد ہی اوس خدا کی کہ احسان کیا اوسنی مجہپر ساتہہ تین باتون کی اول اونمین سے
ملنا ہی ساتہہ تیری پہر جگ گیا ہین قبل اسکی کہ ذکر کرین وہ مجسی اور باقی دو امرون کا معاملہ کری
اونسی اللہ تعالی ساتہہ عفو و مغفرت اپنی کے اور ہم سب مسلمانون سی بہی آمین کہتا ہون مین مذہب
اہل سنت والجماعت کا یہ ہی کہ روحین اموات کی رجوع کرتی ہین بعضی اوقات مین علیین یا سجین
سے طرف اپنی ابدان کے اونکی قبرون مین جبکہ چاہتا ہی اللہ تعالی خصوصا شب جمعہ اور روز جمعہ
مین اور باہم بیٹہتی ہین اور باتین کرتی ہین اور انعام دی جاتی ہین اہل نعیم اور عذاب کی جاتی
ہین اہل عذاب اور خاص ہوتا ہی ثواب ارواح کو بے ابدان کی جو ہون علیین مین اور اسیطرح
عذاب جو کہ ہون اونسی سجین مین اور قبرین مشترک ہین ارواح و ابدان ثواب و عذاب مین
جبکہ لوٹ آتی ہی روح بدن مین سوا روز و شب جمعہ کہ اموات اوسوقت نہین معذب ہوتے
بسبب رحمت الہی اور شرافت وقتی کی کہتا ہون مین اور احتمال ہی اس بات کا کہ ہو یہہ
رفع عذاب اس روز خاص مین عصاۃ مسلمین سی سوا کفار کے دو دلیلون سی ایک یہ کہ کفار
مخلد ہین عذاب مین نہ مسلمان دوسرا یہہ کہ مسلمان اعتقاد رکہتا تہا فضیلت جمعہ اور اوسکی

رکت کار کا فرو اللہ تعالی ہی اور بسبب مدد گار ہیں ادلہ شرعیہ ثواب و عذاب پر قبور مین
اور ثواب پر اون ارواح کی جو ہین علیین میں اور عقاب اون ارواح پر جو سجین مین ہین
موافق سعادت اور شقاوت کی اور ہر ایک کو اوس میں بہت محال نہ دشوار جانے عقل اور طول
ہے ذکر میں اوس خیر کے جو صحیح ہوا ہی اوسمین نقل سے اور ادلہ عقلیہ اور نقلیہ اسکی مذکور ہین
کتب اصول میں پس اوکی مشاہدہ سے اور غور و فکر سے روشن ہوجاتا ہی کہ مذہب اہل سنت کا
غالب ہی اور طریق اہل بدعت کا مغلوب و مخذول پھر یہہ جو کچہہ کہ مذکور ہوا ثواب و عذاب سے
واسطے ارواح و ابدان کی یا خاص واسطے ارواح کی سو وہ مذکور ہے عالم برزخ کا اور بعد بعث کے
قبور سے ملیک روح و بدن شریک ہیں ثواب و عقاب میں باجماع مسلمین کے برخلاف مذہب
فلاسفہ کے جو اہل کفر سے ہیں کہ قائل ہین وہ حشر ارواح نہ اجساد کی اور یہ فرقہ صائبین یعنی بیدین
سے ہے اور سخت تر الیسی کفر میں حکما طبعی ہیں کہ وہ منکر ہین حشر ارواح اور اجسام دونوں کے
اور ابدان دونوں قسموں سی کفر میں وہ ایک اور جماعت ہی حکما کی جو دہریہ کہلاتی ہین
کہ وہ باوجود انکار حشر ارواح و ابدان کی منکر ہیں صانع جل جلالہ اور خالق عم نوالہ کے بھی
پناہ پروردگار کے عقائد باطلہ کا ذمہ سے **حکایت** منقول ہی شیخ ابو علی رودباری
سے کہا و سری اوکی پاس آکر ایک جماعت فقرا کے سو بیمار ہوگیا ایک شخص اوسمین کا اور طول
کھینچا اوسکی مرض نے بہت دنون کہ تنگ آگئی ہمراہی اوسکی خدمت سی اور شکوہ کیا اونہوں نے
اس امر کا شیخ ابو علی رحمہ اللہ سی تو قسم کہائی شیخ نے اپنی نفس سی اس بات کی کہ جبر
گرا اور متولی خدمت نہ ہوگا اسکا اور کوئی سوا میری لس خدمت کرتی رہی اوسکی جو دہت

دلون تک پہر جب وفات کی اوس فقیر نے تو غسل و کفن دیا اوسکو اپنے ہاتہہ سے
اور نماز پڑہ کے دفن کر دیا اوسکو پہر جب چاہا کہولنا بند سر کا
اوسکی کفن سی بعد رکہنی لحد کے تو دیکہا کہ کہولین اوسنی اپنے دونو انکہین انکی طرف اور بولا ای
ابو علی البتہ نصرت اور مدد کرونگا مین تیری قیامت مین قسم ہے تجکو عزت اور مرتبہ اپنی کے جیساکہ
نصرت اور مدد کیے ہی تو نی میری یہان بیچ مخالفت نفس اپنی کے **حکایت** منقول ہے شیخ
ابو سعید خراز سی رح کہا تہا مین مقیم مکی مین پس نکلا مین ایکدن باب بنی شیبہ سی تو دیکہا مینی
وہان ایک جوان حسین مردہ پڑا ہوا تو دیکہا مینی اوسکی مونہ کیطرف جہک کر پس ہنس دیا اوسنی روبرو
میری اور بولا ای ابو سعید کیا نہین معلوم تجکو کہ احباب احیا ہین اگرچہ مرجاوین اور سوا اسکی نہین
کہ نقل کرتی ہین یہہ ایک گہر سی طرف دوسری گہر کے اور کہا ہی ابو یعقوب سنوسی نی رض کہ آیا میرے
پاس ایک مرید مکی مین اور کہا اوسنی ای اوستاد مین کل وقت ظہر کے مرونگا سو لی اس اشرفی کو
اور اوسکی نصف سی قبر کہودوا یو میری اور نصف مین کفن کر نا میرا پہر جب ہوا وقت ظہر دوسرے
دن تو آیا اور طواف کیا اوسنی پہر الگ ہٹ کر مر گیا تو غسل دیا مینی اوسکو اور جو داوتارا
قبر مین پس کہول دین انکہین کہا مینی اوس سی کیا زندگی ہی بعد موت کی کہا اوسنی مین
زندہ ہون اور ہر محب اللہ تعالی کا زندہ ہوتا ہے راضی ہوا اوس سی پروردگار ؛
حکایت مروی ہی بعض اہل اللہ سی کہا اونہون نی نہلایا مینی ایک مرید کو جو
مر گیا تہا سو پکڑ لیا اوسنی انگوٹہا میرا تختہ پر کہا مینی اوس سی ای فرزند میری چہوڑ دے ہاتہہ میرا کہ مین جانتا
ہون تو نہین مردہ بلکہ یہ ایک نقل ہے ایک مکان سی طرف دوسری مکان کی تو چہوڑ دیا

اوسی ہاتھ میرا کیتا موں میں پہنچی ہے مجکو خبر کو غسال نے بعضی موتا کی ناخون کاٹی

اور ایک کس کاٹی ہیں تراش دیا ریدہ ناخون اوسکا تو کہینچ لی اوس مردہ نے اونگلی اپنی اور کہا ہے یہ

حال مجسی جو داوس غسال نے اور دیکہا اوسکو ہنستی ہوی اور روشن تہا موبہ اوسکا او غسال او میت

دونو حوریں ہیں اور تہیں یہ دونو صالحات انسا اللہ تعالی اور کہا ہے شیخ ابن الجلا نی جسکے

وفات کی میری باپ نی تو بسادہ تختہ پرپس دلیر ہوا کوئی اوسکی غسل پر اور کہا اوہون نے

یہ زندہ ہی یہان تک کہ آیا ایک شخص اوسکی اقران و امثال سے تو غسل دیا اوسی راضی ہوا اوں

سب سی پروردگار **حکایت** بعضی بزرگوں سی منقول ہے کہا اوہوں نی تہی ہم جہاز

پر سو مرگیا اوسمین ایک شخص جو بیمار تہا پہر تیار کر کے اوسکو ڈالنا چاہا ہمنی دریا میں تو دیکھا

ہمنی دریا کو کہ پہٹ گیا اور ہو گیا دو ٹکڑی جدا جدا اور اوتر گیا جہاز ہمیں پر لوا اوتر کر قبر کہودی

ہمنی اوسکی اور دفن کیا پہر جب فارغ ہوی ہم اوسکی کار و بار سی تو پہر برابر ہو گیا پانی مثل

سابق کے اور اوپر آگیا جہاز اور چلنی لگا اور کہا گیا ہی کہ مر گیا تہا کوئی فقیر ایک اندہیری مکان میں

پہر جب نہلانا چاہا اوسکا لوگون نی تو کہا واسطی لانی چراغ کی پس ظاہر ہوا ایک جہید سی گہر کے

نور کہ روشن کر دیا اوسنی تمام مکان کو پس نہلایا اوسی اور جب فارغ ہوی تو غائب ہو گیا

وہ نور **حکایت** مروی ہی کسی بزرگ سی کہ کہا اوسنی دیکہا مینی ابو تراب نخشبی کو

مرا ہوا جنگل میں درحالیکہ کہڑی ہوی تہی وہ قبلہ رو اور رو کی ہوئی تہی اونکو کوئی چیز

تو چاہا مینی کہ اوٹہا لیجاؤن اونکو اور رکہون قبر مین تو نہ اوٹہا سکا میں اونکو اور سنا میںی ایک

ہاتف کو کہ کہا اوسنی مجسی چہوڑ دی ولی اللہ کو ساتہ اللہ تعالی کی اور کہا اوسی یہ دروازی

آسمان کی کہولی گئی ہین اور جنتین آراستہ ہوئی ہین پہر کہا اوسی قائل نے کہ امی ابو سعید
تحقیق پہنچایا ہمنی تجکو بڑی رتبہ پر اور اگرچہ نہ ارادہ کیا تہا تو نی اوسکا پہر پڑہی یہہ اشعار

وَحَقِّكَ لَا نَظَرْتُ اِلٰی سِوَاکَا	بِعَیْنِ مَوَدَّةٍ حَتّٰی اَرَاکَا
وَلَا اسْتَحْسَنْتُ فِیْ نَظَرِیْ جَمَالًا	وَلَا اَحْبَبْتُ حُبًّا غَیْرَ ذَاکَا
وَلَا اسْتَلْذَذْتُ فِی الدُّنْیَا لَذِیْذًا	وَلَا لِیْ بُغْیَةٌ اِلَّا رِضَاکَا
فَمُنَّ بِنَظْرَةٍ فَضْلًا وَمَنًّا	وَبَلِّغْنِی الْمُنٰی حَتّٰی اَرَاکَا

ترجمہ اور قسم تیری حق کی کہ نہیں نظر کی مینی طرف غیر کے ساتہہ آنکہہ محبت کی تاکہ دیکہون مین
تجکو اور نہ پسند کیا مینی اپنی نظر مین کسی جمال کو اور نہ دوست رکہا مینی کسی محبوب کو سوا تیرے
اور نہ چکہا مینی کسی لذت دارشی کو اور نہین واسطی میری خواہش سوای خوشنودی تیری کے
پس احسان کر ساتہہ ایک نظر کے طرف میری فضل و کرم سی اور پہنچا مجکو اپنی آرزو پر تاکہ دیکہون
تجکو **حکایت** منقول ہے کسی بزرگ سی کہ کہا اونہون نی جبکہ مر گئی ابن جلا رض تو
دیکہا اونکو لوگون نی پس پایا اونکو کہ ہنستی تہی تو کہا حکیم نے کہ یہہ زندہ ہین تو چہنی
دیا اونکو لوگون نی پہر کہا اوسنی یہہ مر گئی ہین تو پہر کہولا موندہ اونکا اور بولا مین نہین
جانتا کہ یہہ مردہ ہین یا زندہ اور کہا گیا ہے کہ عبد اللہ بن مبارک نی کہول دی تہین آنکہین
اپنی وقت وفات کی پہر ہنسی اور فرمایا لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ یعنی واسطی ایسی ہی نعمت کے
پس چاہیی کہ عمل کرین عمل کرنیوالی تا راضی ہوا اون سی پروردگار اور کہا ہی شیخ ابو محمد
جریری نی رض کہ تہا مین نزدیک حضرت جنید رض کی حالت نزع اونکی مین اور تہا وہ دن جمعہ کا

اور حال یہ کہ وہ پڑھتی تہی قرآن شریف کو یہانتک کہ ختم کیا اونہون نی اوسی تو پوچہا مینی اونسی کیا اس حال مین بہی پڑھتی ہو تم ای ابو القاسم تو فرمایا اور کون سزاوار تر ہے ساتہہ اسکی مجہسی اور حال یہ کہ اسوقت مین لپیٹی جاتی ہین نامہ اعمال میری راضی ہو اونسی پروردگار

حکایت منقول ہی محمد بن حامد رح سی کہا اونہون نی بیٹہا ہوا تہا مین نزدیک امام احمد بن خضرویہ رح کی درحالیکہ وہ نزع مین تہی اور گذری تہی عمر اونکی پچانوی سال کے تو سوال کیا اونسی اونکی کسی ہمنشین نے ایک مسئلہ کا تو بہر آئین آنکہین اونکی آنسو ون سی اور فرمایا ای پیاری فرزند میری ایک دروازی کو کہٹکہٹا رہا مین پچانوی سال تک اور وہ اسوقت کہلیگا میری واسطی اور نہیں جانتا مین کہ کہلیگا وہ ساتہہ سعادت کی یا شقاوت کی اور آ پہی واسطی میری زمانہ جواب کا اور تہی اونپر سات سو دینار قرض اور موجود تہی قرضخواہ اونکی پس دیکہا شیخ نی اونکی طرف اور کہا ای اللہ کیا ہی رہنون کو وثیقہ واسطی ارباب اموال کی اور تو لیتا ہے اونسی وثیقہ اونکی اور بی شک فرمایا ہی تونے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ پس ادا کر دی قرض میرا اور راضی کر دی مجہسی میری قرضخواہون کو بیشک تو ہر شی پر قادر ہے پس کہٹکا یا دروازہ اونکا کسی شخص نے باہر سی اور پکارا کہان ہین قرضخواہ احمد کی تو باہر آئی وہ اوسکی پاس تو ادا کر دیا اوسنی قرض شیخ کا پہر وفات کی شیخ نی راضی ہو اوسی پروردگار

حکایت منقول ہی کسی بزرگ سی کہ کہا حضرت شبلی سی ایک شخص نے کیون کہتی ہو تم اللہ اور کیون نہین کہتی ہو لا الہ الا اللہ فرمایا آپ نی نہین جانتا میں ساتہہ اسکی بدلی کا تو کہا اوسنی ای ابو بکر چاہتا ہون میں اعلی اس سی فرمایا آپ نی ڈرتا ہو میں

یہ کہ پکڑا جاؤن توحشت حجاب مین پہر کہا اوسنی چاہتا ہون مین اعلی اس سی فرمایا آپ نے
ارشاد کرتا ہے اللہ تعالی اپنی کلام حمید محمود مین کہ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ
ترجمہ کہہ اللہ پہر چہوڑ اونکو بیچ خوض اونکی کی کہیل کرتی ہون تب چیخ ماری اوس شخص نی اور جدا
ہو گئی روح اوسکی بدن سی پس جہگڑنی لگی اولیا میت کی حضرت شبلی کی ساتھ اور دعوی کیا
اونپر قصاص و عوض کا پہر گئی یہ سب مجلس خلیفہ مین اور آیا پیادہ خلیفہ کا اور دریافت کیا
اوسنی حضرت شبلی سی دعوی اون لوگون کا کہا حضرت شبلی نی ایک روح تہی کہ غمناک ہوئی زدہ
پس ڈری اور پکاری گئی تو قبول کیا اوسنی اور سنا اوسنی پس رجوع اور میلان کیا سو کیا ہے
اب گناہ میرا تو چلایا خلیفہ اور بولا چہوڑ دو اسکو نہین اسپر کچہہ جرم **حکایت** منقول
ہے شیخ ابو الحسن غزنی رض سی کہ کہا اونہون نی کسی سی حالت نزع مین کہو لا الہ الا اللہ تو تبسم
کیا اوسنی اور کہا کیا مجہسی کہتی ہو تم قسم ہے مجکو عزت اوس کسی کی کہ نہین مدت اوسکو منتفی ہے
درمیان میری اور اوسکی مگر حجاب عزت پہر وفات کی اوسی گہڑی اور تہی شیخ مزنی کہ پکڑتے
تہی داڑہی اپنی گہڑی اور فرماتی مجہسا حجام تلقین کری اولیاء اللہ کو شہادت کی واہی
شرمندگی میری اوس سی اور رویا کرتی جب کہتی اس حکایت کو اور کہا گیا اوستاذ ابو القاسم
جنید بغدادی رض سی کہ حضرت ابو سعید خراز رض کثیر الوجد تہی قریب موت اپنی کی تو فرمایا اپنی
نہین کچہہ تعجب کہ پرواز کیا ہی اونکی روح نی قفس خاکی سی طرف مشاہدہ اور قرب محبوب کے
اشتیاق مین اور کہا ہے شیخ ابو محمد رویم سنی رحمہ کہ جب حاضر ہوئی وفات حضرت ابو سعید
خراز کی تو وہ فرماتی تہی ان اشعار کو

حَنِيْنُ قُلُوْبِ الْعَارِفِيْنَ اِلَى الذِّكْرِ ‏ وَتَذْكَارُهُمْ عِنْدَ الْمُنَاجَاتِ لِلسِّرِّ

اُدِيْرَتْ كُؤُسٌ لِلْمَنَايَا عَلَيْهِمْ ‏ فَاَغْفُوْا عَنِ الدُّنْيَا كَاِغْفَاءِ ذِي السُّكْرِ

هُمُوْمُهُمْ جَوَّالَةٌ بِمُعَسْكَرٍ ‏ بِهٖ اَهْلُ وُدِّ اللّٰهِ كَالْاَنْجُمِ الزُّهْرِ

فَاَجْسَامُهُمْ فِي الْاَرْضِ قَتْلٰى بِحُبِّهٖ ‏ وَاَرْوَاحُهُمْ فِي الْحُجْبِ نَحْوَ الْعُلٰى تَسْرِيْ

وَمَا عَرَّسُوْا اِلَّا بِقُرْبِ حَبِيْبِهِمْ ‏ وَمَا عَرَّجُوْا عَنْ مَسِّ بُؤْسٍ وَّلَا ضُرِّ

ترجمہ اشتیاق عارفون کی دلون کا طرف ذکر الہی کے ہوتا ہی اور ذکر اونکا وقت مناجات کے واسطی راز کے ہی ‡ پلای گئی پیالی موت قبل ان موت کے اونکو پس بیہوش ہوی دنیا سی مانند سوتی مخمور کے ‡ ارادی اونکی جولانی کرتی ہین بیچ اوس معرکہ کے کہ بیچ اوسکی اہل محبت اللہ کی مانند ستارون روشن کی ہین ‡ پس جسم اونکی زمین مین مقتول ہین اوسکی محبت سے اور روحین اونکی حجب غیب مین طرف بلندی کے چڑھتی ہین ‡ اور نہین منزل کیے اونہون نے مگر نزدیک محبوب اپنی کے اور نہ گہبرای پہنچنی تکلیف اور اذیت کی سی ‡ راضی ہوا اونسی پروردگار اور منتفع کری ہمکو اونکی برکات سی **حکایت** منقول ہی خلف بن سالم رح سی کہا ہے اونہون نی پوچہا مینی ایکبار ابو علی بن مغیرہ سی کہان ہی باوٹی اور مقام تمہارا کہا اونہون نے اوس گہر مین کہ برابر ہین اوسمین غریب اور ذلیل پہر پوچہا مینی کہان ہے وہ گہر فرمایا قبرستان کہا مینی کیا نہین دل گہبراتا تمہارا تاریکی شب مین بولی مین اوسوقت یاد کرتا ہون ظلمت قبر کو اور وحشت وہان کے سو سہل ہو جاتی ہے مجہپر تاریکی رات کی پہر کہا مینی اونسی کہ بہت بار دیکہین ہونگی قبرستان مین ایسی چیزین کہ مکروہ جانتی ہوگی تم اونکو

فرمایا ہان بہت بار لیکن خوف آخرت بہلا دیتا ہی ہر دن قبرستان کو اور بیان کیا ہی کسی نے
ان شعرونکو کہ لکھی ہوئی تہی یہہ بعض قبور پر

مُقِيمٌ إِلَى أَنْ يَبْعَثَ اللّٰهُ خَلْقَهُ	لِقَاؤُكَ لَا يُرْجَى وَأَنْتَ قَرِيبُ
تَزِيدُ بِلًى فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ	وَتَبْلَى كَمَا تَبْلَى وَأَنْتَ حَبِيبُ

ترجمہ مقیم رہ یہان تک کہ اوٹہاویگا اللہ خلق اپنی کو ملاقات تیری سے کہ ہمکو امید نہین حالانکہ تو قریب ہی یعنی زیادہ ہوتا ہی تو بوسیدگی اور گلنی مین ہر دن رات اور آزمایا جاویگا تو جیسا کہ بوسیدہ ہوتا ہی حالانکہ تو حبیب ہے ٭ **حکایت** منقول ہی امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رضی سی کہا اونہون نے سنا ہی میں امام الحرمین رضی سی کہ بیان کرتی تہی وہ حکایت اوستاد ابو بکر یعنی امام بن فورک رضی کی کہ فرماتی تہی تہا ایک دوست میرا ایام طالب علمی کا اور وہ مبتدی کثیر الجہد تہا علم سیکہنی مین اور متقی صاحب عبادت تہا لیکن نہ آتا تہا اوسکو باوجود اس کوشش کے بکثرت سو تعجب کیا کرتی ہم اوسکی اس حالسی سو بیمار ہوی وہ ایکبار تو لازم پکڑا اوسنی مکان درمیان اولیاء اللہ کے رباطین اور نہ جاتا شفاخانہ مین درمیان اور مریضون کی اور وہی سعی و کوشش کیا کرتا اپنی اوس مرض مین پس تنگ ہوا اوسپر حال اور اوسوقت تہا مین پاس اوسکی پہلو کے سو اوسنی اوس حال غفلت مین ایکبارگی کہولی آنکہہ اپنی آسمان کی طرف پہر کہا ای ابن فورک لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ اور یہ کہکر وفات کی اوسنی رحمت کری اوسپر پروردگار ٭ **حکایت** منقول ہی مالک بن دینار رضی سی کہ تشریف لی گیی آپ ایکبار واسطی عیادت ایک پڑوسی کے اور حال یہ کہ طاری تہی اوسپر جان کندنی

توکہا اوسنی آپ سی ای مالک دو بہار ہیں آگ کی میری رو برو کہ تاکید کیا جاتا ہون مین
چڑھتی کے اوپر حضرت مالک فرماتی ہیں پہر یہ مسئلہ دریافت کیا مینی اوسکی عزیزو قریبون سی کہ کیا
کیا کرتا تہا تو کہا اوہون نی تہی اسکی پاس دو پیمانہ کہ لیتا تہا تو لکر ایک سی اور دیتا تہا دوسری
سی تو مینی اونکو توڑ و سکوا کر مارا ایک کو دوسری پر اور ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالا اونکو پہر پوچہا مینی
اوس سی تو بولا یہ رائحہ ہوئی اسمیں مقدمہ میں مگر شدت اور سختی بچاوی پروردگار حیات اور
حرص سے اور مروی ہی کسی سے کہ کہا اوسنی ایک شخص سے کہ وہ نزع مین تہا اور معاملہ کیا کرتا تہا
وہ لوگون سی تول و وزن کا مزار دیتی کہ کہو لا الہ الا اللہ تو کہا اوسنی نہین مین قادر اسکی
کہنی پر ڈنڈی ترازو کی دبا ہی ہوئی ہی میری زبان کو اور نہین کہنی دیتی کلمہ پہر کہا مینی کیا
نہین تہا تو کہ پورا دیا کرتا تہا لوگون کو اور کمی کرتا تہا تول مین کہا اوسنی ہان مین ایسا ہی تہا
لیکن بسا اوقات واقع ہوا کرتا تہا میری ترازو میں گرد و غبار اور نہیں شعور ہوتا سا مجکو
اوسکا حکایت منقول ہی بعضی دوستون سی حضرت امام احمد حنبل رح کے
کہ جب وفات ہوئی آپ کی تو دیکہا مینی خواب مین آپ کو درحالیکہ خرام بہ تبختر فرماتی تہی جب
آپ تو کہا مینی ای بہائی یہ کیسی چال ہی فرمایا آپ نی یہ چال ہے خدمتگارون کی بیچ دار السلام
کے پہر پوچہا مینی اوسی کیا کیا تمسی پروردگار نی فرمایا بخشا مجکو اور پہنائین مجکو دو نعلین سونیکی
اور ارشاد ہوا کہ یہ جزا ہے کہنی تیری بے صحت عقیدہ مین کہ القرآن کلام اللہ منزل غیر مخلوق
پہر ارشاد ہوا ای احمد اوٹہہ اور جا جہان چاہی تو آیا میں جنت مین پس ناگاہ پایا وہان
حضرت سفیان ثوری رض کو کہ لگی ہوئی تہی دو بازو اونکی سبز کہ اوڑتی پہرتی ہے

وہ اون دونون سی ایک درخت سی دوسری درخت پر اور پڑھتی تھی یہ آیت شریف اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَہٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّءُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ نَشَاءُ
فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ ترجمہ شکر اللہ کا جسنی سچ کیا ہمسی اپنا وعدہ اور وارث کیا ہمکو
زمین جنت کا کہ مقام اختیار کرتی ہین ہم جنت سی جہان چاہتی ہین پس کیا خوب ہی اجر
عمل کرنیوالونکا پہر پوچہا مینی کیا خبر ہے حمید الاحد وراق کی رح کہا چہوڑا ہی مینی اونکو دریای
نور مین بیچ کشتی نور کی کہ زیارت کرتی ہین وہ اوسمین ملک غفور کی پہر پوچہا مینی کیا معاملہ
کیا اللہ تعالی نے بشر بن حارث سی کہا خاموش رہو اور کون ہی مثل بشر کی چہوڑ آیا ہے
مینی اونکو آگی بادشاہ جلیل سبحانہ کی درحالیکہ وہ بادشاہ حقیقی متوجہ بعنایت تھا
اونکی طرف اور فرماتا تہا اوسنی کہا ای وہ شخص کہ نہین کہایا ہے اور پی ای وہ شخص کہ نہین
پیا ہے اور آرام کر ای وہ شخص کہ نہین آرام کیا ہی فقط اور کہا بعضون نے دیکہا مینی حضرت
معروف کرخی رح کو خواب مین گویا وہ نیچی عرش کی ہین اور حق عز و علا نی فرمایا اپنی
فرشتون سی کہ بتلاؤ کون ہی یہ عرض کیے اونہون نی کہ ای مالک عالم تو ہی خوب جانتا ہی
اسکو تو ارشاد ہوا یہ معروف کرخی ہی کہ بیہوش ہوا ہی میری محبت مین سو نہین
بہوش مین آویگا مگر ساتھ لقا اور دیدار میری کے اور کہا ہی ربیع بن سلیمان رضی
دیکہا مینی خواب مین حضرت امام شافعی رح کو بعد اونکی وفات کی تو پوچہا مینی اونسی اے
ابو عبد اللہ کیا معاملہ کیا تمسی اللہ تعالی نے کہا اونہون نے بٹہلایا مجھکو کرسی زر پر
اور نثار کیے مجہپر گوہر تازہ آبدار اور کہا ہی بعضی نیکون نی دیکہا ہی شیخ ابو اسحق ابراہیم

محمد علی بن یوسف شیرازی رحمہ کو خواب میں بعد اونکی وفات کی دیکھا اور تہا اوپر لباس سفید
اور سر پر ایک تاج تو کہا میں نے اونسے کیا ہی یہ سفید فرمایا اونہون نے یہ شرف اور بزرگی سبب
قناعت کی پہر پوچھا میں نے باعث تاج کا تو بولی یہ عزت علم کی ہے اور کہا ہی شیخ عارف ابو الحسن
شاذلی رحمہ نے کہ دیکھا میں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں تو فرمایا آپ نے مجھسے کہ فخر
و مباہات فرمایا ہی اللہ تعالی نے حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہما السلام سے ساتھہ امام غزالی
رحمہ کی اور فرمایا ہی کیا تم دونوں کی امت میں ہی کوئی عالم مثل اسکی عرض کیے اونہون نے نہیں
١٠ راضی ہوا اونسے پروردگار اور سب اولیا اور علما سے ابھی **حکایت** منقول ہی بلال
خواص رحمہ سے کہا اونہون نے تہا میں ایکبار درمیان تیہ بنی اسرائیل کے تو ناگاہ پایا میں نے ایک شخص
کہ ہمراہ چلتا ہی میری سو تعجب کیا میں نے اوس سے پہر الہام ہوا مجکو کہ یہہ حضرت خضر ہیں تو کہا میں نے
اونسے قسم ہی تمکو حق کے بیان کرو کون ہو تم کہا اونہون نے میں بہائی تمہارا خضر ہون کہا میں نے
چاہتا ہون کہ سوال کرون تمسے ایک امر کا کہا اونہون نے پوچھو جو چاہو تو کہا میں نے کیا کہتے ہو تم
حق میں حضرت شافعی رحمہ کے فرمایا وہ اوتاد میں سے ہیں پہر کہا میں نے کیا کہتے ہو حق میں احمد بن حنبل
کے رحمہ کہا وہ ایک شخص صدیق ہی پہر کہا میں نے کیا کہتے ہو بشر بن حارث کو کہا نہیں ہوا بعد
اونکی مثل اونکا پہر پوچھا میں نے بسبب کس چیز کے دیکھا میں نے تمکو کہا بسبب نیکی کرنی تیری کی ساتھہ
١ ابنی ماں کے **حکایت** منقول ہے بعض اہل اللہ سے کہ دیکھا اونہون نے بشر بن حارث
رحمہ کو خواب میں بعد اونکی تو پوچھا اونسے کیا کیا تمسے پروردگار نے کہا بخشا مجکو اور مباح کردے
ہے میری واسطی آدہی جنت اور فرمایا کہا ای وہ شخص کہ نہیں کہایا اور پیا ای وہ شخص



کہ نہین پایا پہر فرمایا مجہسی ای بشر اگر سجدہ کرتا تو انگارے پر بہی تو بہی نہ ادا ہوتا مجہسی شکر
اوس چیز کا کہ کیا ہی مینی اوسکو واسطی تیری اپنی بندون کی دلون مین اور دوسری روایت
مین یہی کہ فرمایا اوسنی پروردگار نی تحقیق قبض کیا مینی تجکو جس دن کہ قبض کیا اور حال یہ
کہ نہ تہا روی زمین پر کوئی محبوب تر مجہسی تجکو کہتا ہون مین یہ کلام سوئد ہی کلام خضر کا کہ
۴ کہا تہا اونہون نی کہ نہین گذرا بعد اونکی مثل اونکا فقط حکایت منقول ہی بعضی صلحا سے
کہا اونہون نی تہا میری ایک بیٹا شہید ہوا وہ اور نہ دیکہا مینی اوسکو خواب مین مگر جس رات کہ وفات
پائے عمر بن عبد العزیز رض نی کہ دیکہا وہ مجکو اوس شب خواب مین تو کہا مینی اوس سی ای فرزند
میری کیا نہ مر گیا تہا تو کہا اوسنی نہین لیکن مین شہید ہوا ہون اور مین زندہ ہون نزدیک
اللہ تعالی کے اور روزی دیا جاتا ہون پہر پوچہا مینی کون لایا یہان تجکو کہا اوسنی ندا
دی گئی تہی آج اہل آسمان مین یہ کہ نہ باقی رہی کوئی نبی اور نہ صدیق اور نہ شہید مگر یہ
کہ حاضر ہووے جا کر نماز جنازہ مین عمر بن عبد العزیز کے سو آیا ہون مین تاکہ شامل ہون
اونکی نماز جنازہ مین پہر آیا ہین اوس سی فارغ ہوکر تمہاری ملاقات کو کہ سلام علیک کرون
۵ تمسی فقط حکایت منقول ہی بعضی صلحا سی کہ دیکہا اونہون نی خواب مین حضرت
سفیان ثوری رحمۃ کو بعد اونکی وفات کی تو پوچہا اوسنی کیا حال ہے تمہارا ای ابو عبد اللہ
تو منہہ پہیر کے اونہون نی میری طرف سی کہا نہین یہ وقت کنیت کی کہنی کا تو کہا مینی کیا
حال ہے تمہارا ای سفیان تو پڑہی اونہون نی یہ اشعار

نظرت الی ربی عیانا فقال لی	هنیئا رضائی عنک یا ابن سعید

بعين مشتاق وقلب عميد		لقد كنت قواما اذا الليل ادجا	
ودم زني فاني منك غير بعيد		تذودنك باختيار اني قصر ليلتي	

ترجمہ نظر کیے میں طرف رب اپنے کے ظاہر الیس کہا مجھی جو تمنگوار ہو جیو خوشنودی میری مجھی تھا
ابن سعد رضی اللہ تہا تو قیام کری والا راتون کو جبکہ ہوتا تھا اندھیرا رات کا ساتھ چشم مشتاق
اور دل بیقرار کے ٭ پس واسطے اپنے اختیار کرلے جو حصہ کہ چاہے تو او بندہ بارک میری پس تحقیق میں
تجھسے دور نہیں ہون ۔ حکایت مروی ہے کہ جب وفات ہوئی حضرت
سہل بن عبد اللہ تستری رح کی تو از دحام عظیم ہوا لوگوں کا اونکی جنازے پر اور تہا اوس
شہر میں ایک یہودی ستر برس کا سو جب سنا اوسنے شور وغوغا تو نکلا گھر سے واسطے تحقیق
خبر کے پھر جب دیکھا جنازے کو تو کہا لوگوں سے کیا دیکھتے ہو تم وہ چیز کہ دیکھتا ہون میں اور
پوچھا لوگون نے کیا دیکھتا ہے تو کہا میں دیکھتا ہوں کہ گروہ گروہ لوگ اوترتے ہیں آسمان سے
اور برکت حاصل کرتے ہیں اس جنازے سے پھر مسلمان ہوگیا وہ معاینہ اس حال سے اور
اچھا ہوا اسلام اوسکا رحمت کرے اوس پر پروردگار اور منتفع کرے ہمکو ساتھ برکات سب صلحا کے
حکایت کہا ہے خادمہ نے رابعہ عدویہ کے کہ حضرت رابعہ عدویہ نماز پڑھا کرتی تہیں
تمام شب پھر جب فجر ہوتی تو ذرا لیٹ جاتیں اپنے مصلے پر یہان تک کہ روشن ہوتی فجر پس
تہی میں سنا کرتی اونسے کہ کہتی تہین جبکہ چونکتیں اپنی نیند سے گھبرا کر اے نفس کب تک
سوئے گا تو اور کب تک نہ کھڑا ہوگا قریب ہے کہ سوئیگا ایسی نیند کہ نہ اوٹھیگا اوس سے
مگر ساتھ شور قیامت کی اور یہی تہی عادت اونکی مرتے دم تک پھر جب حاضر ہوئی اونکو

اونکی وفات تو بلایا اونھون نی مجکو اور کہا مت مطلع کریو میری موت سی کسی کو اور کفن دینا
مجکو میری اسی جُبّی مین اور تہا جبہ اونکا صوف کا کہ کہڑی ہوتی تہین اوسکو پہن کر جبکہ
بند ہوجاتین آنکہین لوگون کی کہا ہی اوس خادمہ نی پہر کفنایا ہمنی اونکو اوسی جُبّی اور اوسی
چادر مین صوف کی کہ پہنی ہوئی تہین وہ اوسکو پہر دیکہا مینی اونکو خواب مین کہ پہنی ہوئی
ہین لباس استبرق سبز کا اور اوڑہنی اونکی سندس سبز کے ہی کہ نہین دیکہی مینی کبہی کوئی چیز
بہتر اوس سی تو کہا مینی اون سی ای رابعہ کیا کیا تمنی جنت مین اپنی اوس لباس کو کہ کفنایا
تہا ہمنی تمکو اوسمین اور کیا ہوئی وہ چادر صوف کی بولین اتروالی وہ اللہ تعالی نے مجسی
اور دیا اوسکی عوض مین یہ لباس کہ دیکہتی ہے تو اور تہ کیا میری کفنون کو اور مہر لگا کر اوپر
رکہا ہی اوسکو اعلی علیین مین تاکہ ہی مجکو ثواب اوسکا قیامت مین تو کہا مینی اونسی اسی واسطے
عمل نیک کرتی تہین تم دنیا مین تو بولین کیا حقیقت ہی ان چیزون کی آگی اون چیزون
کے کہ دیکہی تو جو کچہہ کہ مہیا اور آمادہ کیا ہے اللہ تعالی نے اپنی انعام اور توقیر سے واسطے
اپنی اولیا کے پہر کہا مینی اونسی بتلاؤ مجکو وہ کہ کیا کرون مین بہی اوسکو کہ تقرب حاصل ہو
مجکو اوسکی سبب سی اللہ تعالی کا تو فرمایا لازم پکڑ تو کثرت ذکر کو کہ عنقریب رشک کریگی تو
اوسپر قبر مین حکایت مروی ہی احمد بن ابی الحواری رض سی کہا اونھون سنے
تہی واسطی رابعہ کے احوال مختلف اور مراد ان رابعہ سی بیوی اونکی ہین یعنی رابعہ شامیہ
سو کبہی غالب ہوتی تہی اونپر حب الہی اور کبہی غالب ہوتا تہا اونپر انس اور کبہی غالب
ہوتا تہا خوف لیس سنا مینی اونکو کہا کرتین حالت محبت مین ان اشعار کو

حَبِيْبٌ لَيْسَ يَعْدِلُهُ حَبِيْبُ ۔ وَمَا لِسِوَاهُ فِي قَلْبِي نَصِيْبُ
حَبِيْبٌ غَابَ عَنْ بَصَرِي وَشَخْصِي ۔ وَلٰكِنْ عَنْ فُؤَادِي مَا يَغِيْبُ

ترجمہ وہ ایسا دوست ہی کہ نہین ہوتا برابر اوسکی کوئی دوست اور نہین ہی واسطی غیر اوسکی کچھ
بیچ دل میری کے حصہ ❊ وہ ایسا دوست ہی کہ غائب ہی وہ میری نگاہ سی اور میری وجود سے
ولیکن دل میری سی نہین غائب ہی ❊ اور ستا مین اونسی حالت اس مین یہ اشعار

وَلَقَدْ جَعَلْتُكَ فِي الْفُؤَادِ مُحَدِّثِي ۔ وَأَبَحْتُ جِسْمِي مَنْ أَرَادَ جُلُوْسِي
فَالْجِسْمُ مِنِّي لِلْجَلِيْسِ مُؤَانِسٌ ۔ وَحَبِيْبُ قَلْبِي فِي الْفُؤَادِ أَنِيْسِي

ترجمہ اور البتہ کردانا مینی تجکو بیچ دل اپنی کے کلام کروانی والا مجھی اور مباح کر دیا مینی
اپنی جسم کو اوس شخص پر کہ ارادہ کری ہمنشینی میری کا ❊ پس جسم میرا واسطی ہمنشین کے
رفیق ہی اور محبوب دل میری کا بیچ دل کے ہمنشین اور ستا مین اوسی حالت غلبہ
خوف مین ان شعروں کو

وَزَادِي قَلِيْلٌ مَا أَرَاهُ مُبَلِّغِي ۔ أَلِلزَّادِ أَبْكِي أَمْ لِطُوْلِ مَسَافَتِي
أَتُحْرِقُنِي بِالنَّارِ يَا غَايَةَ الْمُنٰى ۔ فَأَيْنَ رَجَائِي فِيْكَ أَيْنَ مَخَافَتِي

ترجمہ اور توشہ میرا کم ہی نہین گمان کرتا مین اوسکو پہنچانی والا ❊ کیا واسطی توشہ کی روؤن
مین یا واسطی بعد مسافت کے ❊ ایا جلاویگی تو مجکو آگ مین اى نہایت آرزو میری کے پس کہان
ہے امید میری تجسی اور کہان ہی خوف میرا ❊ اور کہا ملی اونسی ایک رات کہ قیام کیا تہا
اونہون نے تمام شب کا یہ کہ ہمنے دیکہا ہمنی وہ شخص کہ قیام کیا کری وہ تمام رات کا

سوا تمہلا ہی تو بولین سبحان اللہ تسا شخص کہی ایسی بات سوا اسکی نہین کہ مین کہڑی ہوتی ہون جبکہ پکارا جاتا ہے مجکو واسطی کہڑی ہونی کے حضرت احمد کہتی ہین پہر بیٹہا مین کہانیکو وقت کہڑی ہونی اونکی کے تو نصیحت کرنی شروع کی اونہون نی مجکو کہا مینی اون سی چہوڑ دو مجکو کہ خوب شکم سیر ہو جاون مین اپنی کہانی سے تو بولین نہین ہم تم اون لوگون سی کہ پسند و مرغوب ہی اونکو کہانا نزدیک ذکر آخرت کی اور کہا مجسی نہین دوست رکہتی مین تمسی دوستی خاوندون کے سی بلکہ دوستی رکہتی ہون تمسی دوستی بہائیون کی سی اور تہین جبکہ پکاتین ہانڈی کو تو کہتین کہاؤ اسکو ای سردار میری کہ نہین پکی ہی یہہ مگر ساتہہ تسبیح کے اور ایکبار کہا مجسی جا تو اور نکاح کر لے سو نکاح کیا مینی تین پہر دیتین مجکو گوشت پکا ہوا اور کہتین لیجا اپنی اس کہانے کو طرف اپنی اہل کے اور کہتین بسا اوقات دیکہتی ہون مین حور العین کو راضی ہوا اوسنی پروردگار اور منتفع کری ہمکو اونکے برکات سی کہتا ہون مین واللہ اعلم مراد اس دیکہنی سے دیکہنا بیداری کا ہے اسواسطی کہ خواب مین دیکہنا حاصل ہوتا ہے غیر اولیا کو بہی اور یہہ ابو شامیہ زوجہ ابو احمد بن ابو الحواری کے غیر ہین رابعہ عدویہ کی جو بصرہ کی ہین اور ذکر اونکا پہلی ہو چکا ہے اور بعضی علما انکو رابعہ ساتہہ یاء دو نقطون والی کے کہتی ہین حکایت مروی ہے کہ بیوی شعوانہ رضہ اسقدر بوڑہی ہو گئین تہین کہ منقطع ہو گئی تہی نماز اونسی اور عبادت سو آیا اونکی خواب مین کوئی نیک شخص اور پڑہی اوسنی روبرو اون کے یہہ اشعار ؀

آذری دموعک اذا کنت شابۃ	ان النیاحۃ لا تشفی الحزینا
جدی وقومی وصومی الدہر دائبۃ	فانما الداب من فعل المطیعینا

ترجمہ جاری کر اپنی آنسوؤں کو اسلیے کہ تہی تو درمسد تحقیق روما ہوییں شفا دیتا درد مندوں

کو؛ کوشش کر قیام لیل کر اور روزہ رکہہ ہمیشہ دن کو دران حال کہ عادت کرنے والی ہو دسے

تو اسکی پس تحقیق یہ عادت فعل فرماں برداروں کا ہی؛ پس شروع کیا اوسنوں نی ترنم اور

گریہ اور لوٹنین مشقت طرف اعمال کے اور جب پڑہتین ان شعروں کو تو رویا کرتین اور روتین

اونکی ساتہ اور عورتین بہی پہر پڑہتین یہ اشعار

لقد امن المغرور دار مقامه		ویوشک یوما ان یخاف کما امن

ترجمہ البتہ تحقیق امن پایا مغرور دنیا نے اور قریب ہی ایک روز کہ خوف کریگا جیسا کہ امن پایا تہا

اور مروی ہی کہ آئی پاس اونکی حضرت فضیل بن عیاض رضہ جبکہ گئیں یہ اوس شہر مین اور

سوال کیا اوسی فضیل سے یہ کہ دعا کرین یہ اونکی واسطی کہا اوسنوں نی ای فضیل کہ نہین درمیان

تیری اور اللہ تعالی کی وہ سبب کہ اگر دعا کری تو اوس سی تو قبول کری وہ تیری دعا کو پس

ایک نعرہ مارا حضرت فضیل نے اور گر پڑی بیہوش ہوکر راضی ہوا ان سسی پروردگار

اور نفع دی ہمکو اوسی **حکایت** مروی ہی کہ عمرہ بیوی حضرت حبیب عجمی کی

جگایا کرتی تہیں اپنی خاوند کو رات مین اور کہا کرتین اوٹہ ای مرد کہ تحقیق گئی رات اور آگی

تیری راہ بعید ہی اور زاد قلیل اور قافلی صالحین کی بڑہ گئی آگی ہمسی اب پیچہی رہگئی ہین فقط ہم تم

اور کہا ہے بعضی صالحین نی کہ نکاح کیا مین نی ایک عورت سی سو تہی وہ جبکہ پڑہ چکتی نماز عشا کے

تو پہنتی کپڑی اپنی اور عطر لگاتی اور سجہولیتی پہر آتی میری پاس اور کہتی کیا ہے واسطی تیری

کچھ حاجت سو اگر کہتا مین ہان تو رہتی میری پاس اور اگر کہتا مین نہیں تو اوتار ڈالتی کپڑی

اپنی اور سیدہی کھڑی رہتی اپنی قدمون پر یہان تک کہ صبح کرتی فقط **حکایت**
مروی ہی کسی بادشاہ کے ایک لونڈی تھی جوہرہ نام سو آزاد کر دیا اوسکو بادشاہ نی پس گئی
وہ پاس حضرت ابو عبد اللہ ترابی رض کی اور وہ اپنی جہیز مین مشغول بعبادت تھی پس نکاح کیا آپنی
اونکی ساتھہ اور عبادت کرنی لگی ساتھہ اونکی پہر دیکھا خواب مین خیمون کو کھڑی ہوی تو پوچھا
اونکی لوگون سی کسکی واسطی کھڑی کیی ہین یہ خیمی تو کہا گیا اوس سی یہ خیمی ہین اونکی جو پڑہا
کرتی ہین قرآن شریف تہجد مین پہر بعد اس خواب کی کبھی نہ سوئین وہ رات کو اور جگایا کرتین
اپنی خاوند کو اور کہتین ای ابو عبد اللہ چلا گیا قافلہ اور کیا خوب کہی ہین کسینی یہہ اشعار

اُرَانِیْ بَعِیْدَ الدَّارِ اَقْرَبِ الْحِمیٰ	وَقَدْ نُصِبَتْ لِلسَّاهِرِیْنَ خِیَامٌ
عَلَامَۃُ ذَنْبِیْ طُوْلُ لَیْلِی نَائِمٌ	وَغَیْرِیْ یَرَی اَنَّ الْمَنَامَ حَرَامٌ

ترجمہ گمان کرتا ہون مین آپکو کہ نہین نزدیک ہوا مین صحرای محبوب کو اور حالانکہ تحقیق
قایم کیی گئی واسطی جاگنی والون کے خیمی + علامت میری راندہ ہونی کی یہہ ہی کہ مین رات بہر سوتا
ہون اور غیر میرا گمان کرتا ہے کہ تحقیق نیند حرام ہے **حکایت** مروی ہے
کہ بادشاہ کرمان نے نکاح کرنا چاہا صاحبزادی سی حضرت شیخ شاہ کرمانی رض کی تو مہلت لی
آپ نی اوس سی اس بات کی جواب مین تین دن پہر خفیہ مسجدونکو پہرنے لگی مسجدون
مین سو پایا ایک جوان کو کہ بخوبی ادا کرتا تہا نماز پہر جب فارغ ہوا وہ نماز سے تو پوچھا
اوس سی ای جوان کیا ہی تیری کوئی بیوی کہا اوسنی نہین پہر فرمایا کیا ہے تجکو رغبت
طرف ایسی بیوی کی کہ پڑہی ہوئی ہووی قرآن شریف اور نماز روزہ ادا کرتی ہو اور جمیلہ

لطیفہ حقیقہ ہو تب کہا اوسی کون نکاح کریگا مرا اسی خاتون سی کہا شاہ نی مین نکاح
کرونگا تیرا باب لا تو ایک روپیہ کی روٹی اور ایک کا سالن اور ایک کی خوشبو و سبزہ اور پہر تجہیز
کچہہ بار سس سے پہر نکاح کر دیا ایسی صاحبزادی کا اوس نیک جوان سی پہر جب آئیں ؎
بیوی گہر مین خاوند کے تو دیکہی اوسکی گہر مین ایک حستک روٹی کسی طاق مین پہر پوچہا
خاوند سے کیا ہی یہہ کہا اوسنی یہ ایک روٹی ہے کہ بچ رہی ہی کلکی روٹیوں سی سو رکہنی رہی ہی
اسکی واسطی افطار کے سو جب سنا اون بیوی نی یہ کلام تو لوٹیں باہر جانی کو تو کہا اوس جوان
نے معلوم کر لیا ہی کہ دختر بادشاہ قناعت کریگی ساتہہ فقر و فاقہ میری کی اور نہ راضی ہوگی مجہسے
واسطی ایسی خاوند ہونی میں لس جواب دیا صاحبزادی نی یہ کہ لوٹ جاؤ دختر بادشاہ کا تیرے
گہر سی نہیں ہی بسبب تیری فقر کے بلکہ بسبب تیری ضعف یقین کے ہی اور نہیں یہ امر عجب تر
تجہسی بلکہ یہ عجیب تر ہے میری باپ سی کسطرح کہا تہا مجہسی یہ کہ نکاح کیا ہی میں نی تیرا ایک جوان
پرہیزگار سے سو کیسی موصوف پرہیزگاری ہو وہ شخص جو نہ اعتماد کرتا ہو اللہ تعالی پر مگر
پی جمع کی ہوی روٹی کی کہا اوس جوان نی مین اس امر سی ناخوش ہون اور پہنین
دیدہ و دانستہ کیا میں نی کہا صاحبزادی نی کہ بیان عذر سو تو خوب جانتا ہی اپنی حال کو اور غیر کو
کیا علم غیر کا لیکن میں اب نہ رہونگی اوس گہر مین جسمیں رکہا ہو کہانا سو اب یا جاتی ہون
میں یا باہر کر تو اس روٹی کو گہر مین سی تو دیدی وہ روٹی اوس جوان نی فقیر کو
راضی ہوا اوسی پروردگار کہتا ہون مین یہ ترویج صاحبزادی کی صادر ہوئی ہی شیخ مرد
عارف باللہ شاہ بن شجاع کرمانی مذکور رحمہ سی بعد اوسکی کہ بی رغبتی کی اونہوں نی ریاست ملکی

اور مثال اس کی طریقہ فقرا مین اور پہلی ہو چکا ہے قصہ اونکا اور مروی ہی یہ حکایت کتاب ارشاد مین اور طرحسی لیکن اختلاف دونو حکایتون کا قریب ہی مخل مقصود نہین اور سزاوار ہے اس بیوی کے حق مین قول اس قائل کا

وَلَوْ كَانَ النِّسَاءُ كَمَنْ ذَكَرْنَا فَلَا التَّأْنِيثُ لِاسْمِ الشَّمْسِ عَيْبٌ	لَفُضِّلَتِ النِّسَاءُ عَلَى الرِّجَالِ وَلَا التَّذْكِيرُ فَخْرٌ لِلْهِلَالِ

ترجمہ اگر ہوتین عورتین جیسا کہ ذکر کین ہمنی تو البتہ فضیلت دی جاتی عورتونکو مردون پر ‡ پس نہین ہی مؤنث ہونا واسطی شمس کے عیب اور نہین ہی مذکر ہونا فخر واسطی ہلال کے ‡

حکایت مروی ہی کہ ایک عابد تارک الدنیا سی کرتی وہ موضع عسقلان مین یہ کہ کھڑی ہوی وہ ایک رات تہجد کے ارادی سی کوٹھی پر تو آواز دی اونکو ایک ہاتف نے دریا سے کہ ای گروہ عباد تقسیم ہوئی ہے عبادت تین حصون پر پہلا قیام ہی رات کا دوسرا روزہ دن کا تیسرا دعا اور تسبیح اور استغفار اور یہ بہتر ہی سب قسمون مین کا سو لو اسمین سی حصہ کامل پس کر پڑا عابد منہ کی بل یہ آواز سنکر راضی ہوا اوس سے پروردگار اور مروی ہی کہ ابلیس پر تلبیس نعوذ باللہ تعالے منہ صورت ایک شخص کی بنکر آیا روبرو حضرت یحیی بن زکریا علیہ وعلی نبینا الصلوۃ والسلام کی تو پہیر لیا اوسکی طرف سی آپ نی منہ مبارک اپنا پس وحی بہیجی اللہ تعالی نے طرف حضرت یحیی علیہ السلام کے کہ سوال کرو کچھ اس سی کہ یہہ بی شک اسوقت تمکو سچا جواب دیگا تو پوچھی اوس سے حضرت نے کئی مسئلی کہ منجملہ اونکی ایک یہہ تہا کہ کیا فائدہ ہوا ہے تو مجھپر بہی کبہی کہا اوسنے

یا نبی اسد ہاں ایک رات قادر اور غالب ہوا اون آپ پر یہی کہ بھرا تھا آپنی شکم اپنا کہانسی تو سو گئی
اور قضا ہو گیا آپ سی ورد آپ کا پس فرمایا حضرت یحیی علیہ السلام نی کہ اب کبھی ہرگز شکم سیر کہانا
نہ کہاونگا تو کہا ابلیس ملعون نی کہ اب میں بہی خیر خواہی اور راست گوئی ہرگز کسی سے کردں گا
اور کیا خوب کہا ہی کسی نی اسی باب میں

وَكَمْ مِنْ أُكْلَةٍ مَنَعَتْ اَخَاهَا	بِأَكْلَةِ سَاعَةٍ أُكْلَاتِ دَهْرٍ
وَكَمْ مِنْ طَالِبٍ يَسْعَىٰ لِشَيْءٍ	وَفِيهِ هَلَاكُهُ لَوْ كَانَ يَدْرِي

ترجمہ اور بہت لقمہ ہے کہ روکا اوسنی اپنی صاحب کو ساتھ کہانی ایک لقمہ کے مطعومات دائمی سے
اور بہت سی طالب ہین کہ کوشش کرتا ہی واسطی کسی چیز کے اور حالانکہ اوسمین ہلاکت اوسکی ہے
اگر جانی ؛ کہتا ہون مین ذکر کیا ہی بعضی مصنفون نی ان دونو شعرون کو بعد نقل اس حکایت کے
اور حال یہہ کہ نہیں ہی یہ مناسب واسطی حال حضرت یحیی علیہ السلام کی بلکہ یہہ مناسب ہین اوس
کہانی کے جو پیدا کری بدہضمی کو کہ حرام ہے بعد اوسکی کہانا جیسا کہ اتفاق پڑتا ہی اکثر لوگون کو
شکم پروری میں اور بجا ہی اسکی کہتا ہوں میں دو شعر موافق اس معنی کے

وَكَمْ مِنْ أُكْلَةٍ حَرَمَتْ كَثِيرًا	مِنَ الْخَيْرَاتِ فِي طَاعَاتِ مَوْلَى
وَلَذَّاتٍ بِخَلَوَاتٍ تَجَلَّى	بِهَا الْمَوْلَىٰ وَقَدْ جَاءَ لَيْلًا

ترجمہ اور کوئی لقمہ ہے کہ محروم کرتا ہے وہ بہت سی نیکیوں سی بیچ طاعت حق تعالی کے ؛ اور
محروم کرتا ہے وہ لذات سے بیچ خلوتوں کے کہ تجلی کی اوسمیں حق تعالی نے دران حال کہ آیا تہا
بیچ اوس سی رات کو ؛ حکایت منقول ہے احوال سعادت مآل میں جناب

حضرت یحیی بن ذکریا علیہ السلام سے کہ منقول ہے ہوئی آپ ایکبار جدی رو تی سی تو سوز سے
اور تعنا ہو گیا آپ سی درد آپ کا اوس رات پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے آپ کی طرف کہ اے
یحیی کیا پایا ہے تو نے کوئی گھر وہ بہتر ہو واسطی تیری میری گھر سے یا کوئی پڑوس کہ وہ بہتر
ہو تجکو میری پڑوس سی قسم ہی مجکو اپنی عزت و جلال کی اگر جہانکی تو فردوس کو ایک جہانکنا تو
بیشک پگہل جاوی جسم تیرا اور نکلجاوی جان تیری اوسکی شوق مین اور اگر جہانکی تو ایکبار
دوزخ کو تو روی تو بیپ بعد آنسوؤں کی اور سینی تو لوہا بعد کمش کے اور کیا خوب کہی گئی ہین یہ اشعار

اِقْنَعْ بِالْقَلِيلِ تَحْيَا غَنِيًّا	اِنَّ مَنْ يَطْلُبُ الْكَثِيرَ فَقِيرٌ
اِنَّ خُبْزَ الشَّعِيرِ بِالْمَاءِ وَالْمِلْحِ	لِمَنْ يَطْلُبُ النَّجَاةَ كَثِيرٌ

ترجمہ قناعت کر ساتھہ قلیل کے زندہ رہیگا تو غنی تحقیق جو کوئی کہ طلب کرتا ہی بہت فقیر ہوتا ہی
تحقیق نان جو ساتھہ پانی اور نمک کی واسطی اوس شخص کے کہ طالب ہی نجات کا بہت ہی ؛ ؛ ؛ ؛

۹۵ **حکایت** مروی ہی حضرت جنید رض سی کہا اونہوں نی تہا مین ایکبار مسجد جامع مین
کہ ناگاہ ایک شخص آیا ہماری پاس اور پڑہین اوسنی دو رکعتین پہر لیٹ گیا ایک کونی مین
مسجد کے اور اشارہ سی بلایا مجکو پہر جب گیا مین پاس اوسکی تو کہا مجہی ای ابو القاسم اب عنقریب آگیا ہی
وقت ملاقات کا اللہ تعالی سی اور ملنی کا دوستون سی پہر جب فارغ ہو چکو تم میری کاروبار سے
تو تہوڑی دیر مین آویگا تمہاری پاس ایک جوان مغنی تو دی دینا تم اوسکو یہہ گدڑی اور
عصا اور لوٹا میرا تو کہا مینی کیا دون یہ تبرکات مغنی کو اور کسطرح ہوسکی گا یہہ امر تو کہا اونہوں نی
تحقیق وہ پہنچا ہی مرتبہ قیام کو خدمت الہی مین بجا ہی میری حضرت جنید فرماتی ہین کہ جب

پھر میں کہ جاوہ شخص حاجت اپنی اور فارغ ہو چکا ہم اوسکی کفن دفن سے تو ناگاہ آیا میری پاس
ایک جوان پھر میں اور سلام کیے اوسنے مجہسے اور بولا کہاں ہے امانت ای ابوالقاسم کہا میں کسطرح
سے ہے یہ امر بیان کر مجہسے اسکو کہا اوسنے تہا میں اسوقت منتظر بیچ فلانی شخص کے کہ
آواز دی مجکو ہاتف نی کہ اوٹہہ اور جا پاس جنید کی اور لی اوس سی وہ چیز کہ ہی پاس اوسکی اور
وہ فلانی فلانی چیزیں ہیں کہ بیشک اوکردیا ہے جگہ پر فلانی ابدال سے فرمائی جب حضرت
جنید پس دیں میں اوسکو وہ چیزیں اسباب کی تواوتاریں اوسنے کپڑی اور غسل کیا اور پہنا اوسے
گودڑی کو اور چلا گیا اوسی وقت سیدہا طرف ملک شام کی راضی ہوا اوس سے پروردگار

حکایت مروی ہی ایک جوان ہر ساعت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کیا کرتا تہا سو گراں گذرا یہ امر اوسکا خلیفہ ہارون رشید پر پس قید کیا اوسکو حجرہ میں اور بند
کردی دروازی اور روزن اوسکی تا کہ مرجاوی اوسمیں پہر بعد پانچ روز کے کہا لوگوں
نے ہارون رشید سی دیکہا ہے ہمنی اوس شخص کو کہ حکم کیا تہا آپنی اوسکی قید کرنیکا پہرتے
ہوئی فلانی باغ میں تو حکم کیا ہارون رشید نی اوسکی حاضر کرنیکا پہر جب روبرو آیا وہ تو
پوچہا اوس سی کسنی نکالا تجکو قیدخانہ سے تب بولا جسنی داخل کیا تجکو یا مجکو کہا کسنی
داخل کیا تجکو یا مجکو کہا جو لیگیا تجکو قیدخانہ سے کہا ہارون رشید نی یہ امر عجیب ہے تب بولا
وہ جوان اور کونسا کام تیری رب کا نہیں عجیب و غریب پس رونی لگا ہارون رشید
اور حکم کیا اوسپر احسان کرنیکا اور یہ کہ سوار ہو میری گہوڑی خاص پر اور پہری بازار میں
اور پکارتا جاوی منادی آگی اوسکی کہ یہ وہ بندہ خدا ہے جسکو عزت دی اللہ تعالی نے

اور ارادہ کیا تہا ہارون رشید نی اسکی اہانت کا پس نہ قادر ہوا اگر اوپر عزت اور تعظیم کرنے اسکی کے راضی ہوا اوس سی پروردگار اور منتفع کری ہمکو اوسکی برکات سی اور اسی باب مین کہی ہین معنی یہ اشعار

اِذَا اَکْرَمَ الرَّحْمٰنُ عَبْدًا بِعِزِّہٖ وَمَنْ کَانَ مَوْلَاہُ الْعَزِیْزُ اَہَانَہٗ	فَلَنْ یَقْدِرَ الْمَخْلُوْقُ یَوْمًا یُہِیْنُہٗ فَلَا اَحَدٌ بِالْعِزِّ مَا یُعِیْنُہٗ

ترجمہ جسوقت کہ عزت بخشی اللہ کسی بندہ کو ساتھہ اعزاز اپنی کے تو نہین طاقت رکھتی مخلوق کہ کبہی خوار کرین اوسکو ٭ اور جو شخص ہے کہ خدای عزیز نی اوسکو خوار کیا پس نہین ہی کوئی کہ ساتھہ عزت دینی کے ایکدن اوسکی اعانت کری ٭ حکایت منقول ہے کسی اہل عبادان سے کہ شور رہا پانی ہماری پاس کچہہ اوپر ساٹھہ برس تک اور ہماری پاس ایک شخص تہا اہل ساحل سے صاحب فضل و بزرگی کا اور نہ رہا تہا حوض مین ہماری کچہہ پانی شیرین اور آیا وقت نماز مغرب کا تو اوترا مین واسطی وضو کرنیکی نہر مین اور تہا وہ مہینا رمضان شریف کا موسم سخت گرمی مین تو ناگاہ پایا مینی اوس شخص کو کہ نہر پر بیٹہا ہوی ایسہ کہتا ہے کہ ای آقا میرے کیا راضی ہوا تو میری عمل سے یہانتک کہ کچہہ آرزو کرون مین تجہسی کیا راضی ہوا ہی تو میری عتب سے یہانتک کہ سوال کرون مین تجہسی ای سردار میری دہوپ حمام ہے بہت ہی اوسکو جنہی نافرمانی کی تیری ای سردار میرے اگر خوف نہ ہوتا مجکو تیری غضب کا تو چکہتا مین کبہی پانی پہر پہہ کہکر پہر ایک چلو اوس پانی نہر شور کا اوپر پہینک دیا اوسکو اچہی طرح تو تعجب کیا مینی اوسکی صبر سے اوس شور پانی پر پہر لیا مینی اوسی جگہہ سے کہ لیا تہا اوسنی پانی اوسپیا اوسکو تو تہا وہ مانند شربت کی تو خوب پیا مینی یہانتک کہ سیراب ہوا مین کہا اوسنی اور کہی اوس

شخص نے مجھی یہ خواب ہی کہ دیکھا ہی میں رات کو کہ ایک شخص مجھی کہتا ہی فارغ ہوی ہم تیری
گہر کے ساتھ سی اور تمام ہوا وہ اگر دیکھی تو اوسکو تو جتک ہو جاویں آنکھیں تیری اور تحقیق
حکم کیا ہی ہمنی اوسکی صفائی اور آرائش کا سات دن میں اور نام اوسکا دار السرور ہی سو
بشارت ہو تجکو ساتھ خیر کے فقط کہا راوی نی پھر جب ہوا سات وان دن اس خواب کو اور تہا وہ
روز جمعہ کا تو پہلی گیا وہ شخص وضو کرنی کو پھر میں پس پہسلا پاوں اوسکا اور ڈوب گیا پس
نکالا ہمنی اوسکو بعد نماز کے اور دفن کیا پھر دیکھا میں اوسکو خواب میں بعد تین دن کی کہ بیٹھی ہوی
ہے لباس سبز تو پوچھا میں اوس سی حال اوسکا کہا اوس نی اوتارا ہی مجکو مالک کریم نی دار السرور
میں جو تیار کیا گیا تہا اوسکی میری کہا میں اوس سی بیان کر خوبی اوسکی بولا ہیہات ہیہات
عاجز ہیں وصف کرنیوالی اوسکی تعریف سی اور اوس سی جو اوسمیں ہی کا سکی اہل و عیال میری
جان لیتی یہ بات کہ مثل تیار و آمادہ کیا گیا ہے اونکی واسطی ساتھ میری وہ گھر کہ اوسمیں ہی ہر وہ شے
کہ خواہش کری اوسکی نفس اور واسطی ساتھیوں میری کے سی اور تو بہی منجملہ اونکی ہے انشاء اللہ
تعالی راضی ہوا اوس سی پروردگار اور کہی ہیں رحمہ اللہ نے اشعار

اِلٰهِي لَا تُعَذِّبْنِي فَاِنِّي	اُؤَمِّلُ اَنْ اَعُوْدَ بِخَيْرِ دَارِ
وَاَنْتَ مُجَاوِرُ الْاَبْرَارِ فِيْهَا	فَيَا طُوْبٰى لَهُمْ فِيْ دَارِ الْجِوَارِ

ترجمہ یا اللہ نہ عذاب دی مجکو پس تحقیق میں امید کہتا ہوں یہ کہ فائز ہوں ساتھ بہتر مقام
کے کہ جنت ہی اور تو ہمنشین نیکون کا ہے اوس میں پس ای عشرت و طیب واسطی اونکے
بیچ اس قرب و جوار کے **حکایت** مروی ہے سہل بن عبد اللہ سے کہا

کہا اونہون نی اول اوس چیز کا جو دیکہا مینی عجائبات اور کرامات سی یہ ہی کہ گیا مین
ایک طرف ایکمقام خالی کے سوا جہا معلوم ہوا مجکو وہ مقام اور پایا مینی دلمین قرب طرف
اللہ تعالی کے اور آیا وقت نماز کا اور چاہا مینی وضو کرنا اور تہی عادت میری یا لڑکپن ہی یہ کہ تازہ
وضو کیا کرتا تہا مین واسطی ہر نماز کے سو غمگین ہوا مین بسبب نہ پانی پانی کے پس اس حال مین
تہا مین کہ ناگاہ آتا دیکہا مینی ایک جانور اپنی دو قدمو نپر گویا کہ وہ کوئی آدمی ہی اور ہی ساتہہ
اوسکی ایک چہاگل سبز کہ لی ہوی ہی وہ اوسکو اپنی دونو ہاتون مین سو جب دیکہا مینی اوسکو
آتی ہوی دور سی تو گمان کیا مینی اوسکو آدمی یہان تک کہ قریب آیا وہ میری اور سلام علیک کہے
مجسی اور رکہدیا وہ ظرف پانی کا میری آگی پس اوسوقت گذرا میری دلمین اعتراض علم کا کہ یہ
چہاگل اور پانی دیکہا چاہیی کیسے اور کہان سی لایا ہے تو گویا ہوا وہ جانور اور بولا آج حال ہم
ایک قوم ہین وحشیون کی کہ منقطع ہوگئی ہین ہم طرف اللہ تعالی کے اور ونسی بارادہ محبت
اور توکل کے سو درمیان اس حال کے کہ ہم گفتگو کررہی تہی آپسمین اپنی ہمقومون سی ایک مسئلہ
مین کہ آواز آیا ہمکو غیب سی یہ کہ سہل ارادہ رکہتا ہی پانی کا تا کہ تجدید کری اپنی وضو کے
پس لیا مینی اس چہاگل کو اپنی ہاتہہ مین اور ناگاہ کہڑی دیکہی مینی برابر دو فرشتی لوگ کہ آئے
اوسکی پاس اور ڈالا اونہون نی اسمین پانی ہوا سی اور مین سنتا تہا آواز پانی کا حضرت
سہل کہتی ہین پہر بیہوش ہوگیا مین اور جب افاقہ ہوا مجکو تو رکہی دیکہی مینی وہ چہاگل
اپنی آگی اور نہین معلوم کہان گیا وہ جانور تو بڑا افسوس ہوا مجکو اوس سی باتین نکرنیکا
پہر وضو کیا مینی اور بعد وضو چاہا مینی کہ پیون اوسمین سی تو آواز آیا مجکو وادی یاسہل

کہ ای سہل ابھی نہیں وقت آیا اس پانی کے پینے کا پس پہنچی لگا وہ طرف آب اور میں دیکھ
رہا تھا اوسکی طرف پھر نہیں معلوم کہاں چلا گیا وہ **حکایت** ابیں حضرت سہل سے ۱۶
منقول ہے کہ ایکبار وضو کیا میں جمعہ کے دن اور گیا جامع مسجد کو ایام ابتدا میں تو پائی اوسی
بھری ہوئی لوگوں سی او قصد کیا چلنے منبر پر چڑھنے کا سو ترک کیا میں ادب کو اور چلا میں
اوپر سے لوگوں کی کاندھوں کی یہان تک کہ پہنچا پہلے صف میں اور بیٹھا وہاں پس ناگاہ
دیکھا اپنی دھنی طرف ایک جوان خوبصورت کو کہ آتی تھی اوس سی خوشبو اور اوڑھی ہوی
چادر پشم صوف کی تو جب دیکھا اوسنی مجکو کہا کیونکر پایا ہی تو نے اپنے آپ کو ای سہل کہا میں نے
ساتھ حضرت کی اجہار کہی مجکو اللہ تعالی اور فکر مند ہوا میں اوسکی پہچان لینی سے مجکو چالا کہ میں
اوسکو نہیں جانتا تھا پھر اسی حال میں تھا میں کہ معلوم ہوئی مجکو حاجت شدید بول کے کی بیچین کر دیا
اوسی مجکو سو نہایت حیران ہوا اس جانی سی لوگوں کو پہلانگ کر اور یہ کہ اگر بیٹھا ہوں میں تو
سو گئی نماز میری تو پھر دیکھا اوس جوان نی مجکو اور کہا ای سہل کیا مجکو حاجت ہی بول کے
کہا میں ہاں پس اوسی اوتار کر چادر اپنی دوش سی اوڑھا دی مجکو پھر کہا پوری کر حاجت
اپنی اور جلدی کر کہ ملجاوی تو نماز میں لیکن ہی ہوئی مجپر ایک غفلت اور جب کھولے میں نے آنکھ
اپنی تو دیکھا ایک دروازہ کھلا ہوا اور سنا ایک قائل کو کہ کہتا ہی اندر جا دروازی کی رحم کری
تجھ پر پروردگار تو اندر گیا میں اوسکی پس پایا ایک محل مضبوط بلند تعمیر والا اور اوسمیں دیکھا
ایک درخت کھڑا ہوا اور اوسکی پہلو میں ایک مطہرہ بھرہ ہوا پانی کا جو شیرین زائد تھا
شہد سی اور ٹھنڈی پانی جاڑے کی اور ایک رومال لٹکتا ہوا اور مسواک تو اوتاری میں نے کپڑی

اپنے ادر بول کیا مینی پہر نہایا اور پوچہا بدن رومال سی پہر وضو کیا تو اوسوقت سنا مینی ایک
پکارنیوالی کو کہ کہتا ہی مجہسی اگر پوچہ کریے ہی حاجت اپنی تو کہو ہان پس کہا مینی ہان پس اوتارے
اونسی چادر میری اوپر سی پس ناگاہ مین بیٹہا ہوا تہا اپنی اوسی مقام پر مسجد مین اور
نہ مطلع ہوا میری حال پر اور کوئی تو سوچتا رہا مین اس امر کو اپنی دل مین اور کبہی جہٹلاتا
تہا اور کبہی سچ کہتا تہا اپنی اس واقعہ کو یہانتک کہ کہڑی ہوئی نماز اور جماعت کی لوگون نے
اور پڑہی مینی اونکی ساتہہ اور نہ تہا مجکو کوئی اور شغل سوا اوس جوان کی کہ پہچانون مین اوسکو
پہر جب فارغ ہوا وہ نماز سے اور چلا تو پیچہی ہوا مین اوسکی اور ناگاہ چلا وہ ایک گہاٹی مین
اور پہر کر کہا مجہسی کیا نہین یقین کیا تو نی اوس چیز کا جو دیکہا کہا مینی ہرگز نہین تو بولا گہس
دروازہ مین رحم کری تجہپر اللہ تعالی پس دیکہا مینی وہی دروازہ اور گہسا مین اوس محل مین
پس دیکہا وہی درخت کہجور کا اور وہی غسلخانہ بعینہ اور رومال آوبختہ کہ ہنوز تر تہا تو اوسوقت
کہا مینی آمنت باللہ پس کہا اوسنی ای سہل جو اطاعت کرتا ہی اللہ تعالے کی تو اطاعت کرتی
ہے اوسکی ہر شی ای سہل طلب کر اوسکو پاویگا تو اوسی پس بہر آئین آنکہین میری آنسوون سی
تو پونچہا مینی اونکو اور جب پہر کہولا تو نہ پایا اوس جوان کو اور نہ اوس محل کو تو رہ گیا مین حسرت
زدہ اوپر اوس چیز کے جو فوت ہوئی مجہسی اوسکی ملاقات مین پہر لازم پکڑا مینی عبادت کو راضی
ہوا اونسی پروردگار اور منتفع کری ہمکو اونکی برکات سی آمین حکایت منقول ہے
بعضی مریدون سی سہل بن عبداللہ رضی کی کہا اونہون نی خدمت کی مینی سہل کی تیس برس تک
پس نہ دیکہا مینی اونکو کبہی کہ کرتی ہون کروٹ اپنی فرش پر نہ رات مین نہ دن مین اور پڑہا

کرتی تہی وہ نماز صبح کے عشا کی وضو سی پہر بہاگی لوگوں سی طرف اوس جزیرہ کی جو بیچ
درمیان عبادان اور بصرہ کے اور سوا اسکی نہیں کہ بہاگی وہ لوگوں سی اسواسطی کہ ایک شخص
گیا تہا حج کو ایک سال پہر جب آیا وہ لوٹ کر تو کہا اوسی اپنی بہائی سی کہ دیکہا تہا میں سہل بن عبد اللہ
کو عرفات میں حج کی روز تو کہا اوس سی اوسکی بہائی نی کہ ہم سب یہاں تہی اونکی ہمراہ اٹہویں تاریخ
میں ذیحجہ کے اونکی خانقاہ میں جو اوپر دروازی تستر کی ہے کیسی دیکہا تو نے اونکو وہاں تو
قسم کہائی اوسی ساتہہ طلاق عورت اپنی کے کہ دیکہا ہے میں اونکو عرفات میں پس کہا اوس سی
اوسکی بہائی نے چل ہمراہ میری کہ دریافت کریں حضرت سہل سے چلکر سو آئی دونو پاس
اونکی اور بیان کیا اوسی قصہ اور اختلاف اپنا اس گفتگو میں اور پوچہا اوسی حکم اوس قسم کا جو
کہائی تہی اوسی فرمایا حضرت سہل نے کیا غرض ہے تمکو اسکام سی اور کیوں مشغول ہو اس بات
میں مشغول اور متوجہ ہو طرف اللہ تعالی کے اور کہا اوس حاجی سی نہیں طلاق ہوئی بوی تیری
رکہی دی اوسکو پاس اپنی اور مت کہا یہ حال اپنا اب اور کسی سی راضی ہوا اون سی پروردگار
اور نفع دی ہمکو اوسی **حکایت** مروی ہی بعضی صالحین سی کہ وہ وعظ کیا کرتی
لوگوں سی اور پند و نصیحت کیا کرتی اونکو سو آیا اونکی پاس کسی دن ایک یہودی اور حال یہ کہ
وہ ڈرا رہی تہی لوگوں کو اور وعظ کہہ رہی تہی روبرو اونکی اس آیۃ شریف کا
وَإِنْ مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا یعنی نہیں ہی کوئی
شخص تم میں سی مگر اوترنے والا اوسکا ہی یہ بات اوپر رب تیری کے لازم مقرر ہی کہا
اوس یہودی نی اگر یہ کلام حق ہے تو ہم تم برابر ہوی تو کہا اوسی شیخ نے نہیں ہم اور تم

برابر بلکہ ہم وارد ہونگی اوسپر اور گذر جاوینگے اوسپر سی اور تم وارد ہوگے اوسپر اور نہ گذر سکوگے اوسپر سی گذرینگے ہم اوسپر سی ساتھہ تقوی کے اور گروگے تم اوسمین گھٹنون کے بل بسبب ظلم کے پھر پڑہی اونہون نی یہ آیت شریف ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا یعنی پھر نجات دینگے ہم اونکو جنہون نی تقوی کیا اور چھوڑ دینگے ہم ظالمونکو بیچ اوسکی گھٹنون پر پڑی ہوئی کہا اوسنی یہودی نی ہم متقی ہین فرمایا اوس ہی شیخ نے ہرگز نہین ایسا بلکہ متقی ہم لوگ ہین پھر پڑہی یہ آیت وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ یعنی اور رحمت میری نی سما لیا ہر شی کو پس لکھونگا مین اوسکو واسطی اون لوگون کے کہ ڈر اور کار رکھتی ہین اور ادا کرتی ہین زکوۃ اور ہماری آیتون پر ایمان رکھتی ہین وہ اتباع کرتی ہین رسول نبی امی کی پھر کہا اوس یہودی نی لاؤ کوئی دلیل اوپر صدق اس دعوی کے فرمایا اوسی شیخ نی رضہ کہ دلیل حاضر ہے کہ دیکھتی ہین اوسکو سب لوگ اور وہ یہ ہے کہ ڈال کپڑا میرا اور اپنا آگ مین سو جسکا کپڑا سالم رہی جلنی سے وہ ناجی ہے اور جسکا جل جاوی وہ داخل ہے دوسری شق مین پھر اوتاری دونو نے کپڑی اپنی اور لیا شیخ نی کپڑا اسود یکا اور لپیٹا اوسپر کپڑا اپنا اور ڈالدیا دونو کو آگ مین پھر داخل ہوئی شیخ آگ مین اور لیا دونو کپڑون کو اور نکلی دوسری طرف سی پھر کھولا اون کپڑون کو تو کپڑی شیخ مسلمان کی صحیح و سالم تہی پاک و صاف کہ صفا کر دیا تہا اوسکو آگ نی اور جلکر دیا تہا میل اوسکا اور کپڑی یہودی کی جلکر راکھہ ہوگئی تہی باوجود یکہ

لیٹی ہوئی تھی اندر گیر ہی شیخ کی پس جب دیکھا اوسنی یہہ معاملہ تو مسلمان ہوگیا اور حمد ہے
خدای مہربان کی کہ غالب کیا اوسی دین اسلام کو سب دینوں پر اور ہدایت کی ہمکو طرف دین
قویم کی اور کیا ہمکو امت سی کریم سے کہ بھیجا ہی اوسکو رحمت واسطی عالمین کی صلی اللہ علیہ وآلہ
۲ واصحابہ اجمعین **حکایت** کہا ہی ایک بزرگ نی تہا میں نزدیک شیخ ابو محمد جریری کی کہ
پس آیا اونکی پاس ایک شخص اور کہا اوسنی تہا میں اوپر فرش انس و محبت کی اور منتوح ہوا تہا
مجھپر باب بسط و وسعت کا پس وقوع میں آئی مجہسی ایک زلت تو محجوب ہوگیا میں اپنی مکان
اور مقام سی بسبب قبض کی اپنی رتبہ سی دور ہوگیا ہوں اب کیا سبیل ہی پہر وصول کی طرف
اوس مقام کی تو رونی لگی یہہ سنکر ابو محمد جریری اور فرمایا اسپر تہا اور علیہ السلام حیلت کے
ہیں لیکن پڑھتا ہوں میں روبرو تیری چند اشعار کہ یاد ہوگا تو اونمین جواب اپنا پہر پڑھے

اوسنوں نی یہہ اشعار ❋

	قِفْ بِالدِّيَارِ فَهٰذِهِ آثَارُهُمْ		وَابْكِ الْاَحِبَّةَ حَسْرَةً وَتَشَوُّقًا
	كَمْ قَدْ وَقَفْتُ بِرَبْعِهَا مُسْتَخْبِرًا		عَنْ اَهْلِهَا مُتَحَيِّرًا اَوْ مُشْفِقًا
	فَاَجَابَنِيْ دَاعِي الْهَوٰى فِيْ رَسْمِهَا		فَارَقْتَ مَنْ تَهْوٰى وَعَزَّ الْمُلْتَقٰى

ترجمہ ٹہیر جا بیچ مکانات محبوبوں کی پس یہ نشان اونکی ہین اور محبوبوں کو حسرت اور شوق میں
مار ہاکہڑا ہوا میں اونکی زمین مین دریافت خبر کو اہل اونکی سی حیران اور خوفناک ہوکر پس
جواب دیا مجکو داعی محبت نی بیچ نشان اون مکانات کی جدا ہو تو اوس سی کہ دوست رکہتا ہی
تو اوسکو اور کم ہوئی ملاقات **حکایت** کہا ایک بزرگ نی تہا مین ہمراہ حضرت جنید کی

کے پس سنا اونہون نے ایک مغنی کو کہ یہ گاتا تہا مَنَازِلُ كُنْتُ تَهْوَاهَا وَتَأْلِفُهَا اَلْاَيَّام
اَنْتَ عَلَى الْاَيَّامِ مَنْصُوْرٌ پس روی حضرت جنید یہ سنکر اور فرمایا کیا اچھی ہی الفت
اور مؤانست اور کیا وحشت ناک ہین مقامات مخالفت اور وحشت کی ہمیشہ رہتا ہون اپنی ابتداء
ایام ارادت اور شروع سعی اور استعمال شفقات سے پہر پڑہنی لگے یہ اشعار

سَلِي هَلْ بِالشَّامِ عَيْنٌ حَزِيْنَةٌ	تَبْكِي عَلَى نَجْدٍ فَارَقَتْ اَعْيُنُهَا
وَاَسْلَمَهَا الْوَاشُوْنَ اِلَّا حَمَامَةً	مُشَوَّقَةً وَدْقَاءَ بَانَ قَرِيْنُهَا

ترجمہ اے دوست آیا ملک شام میں کوئی آنکہ غمگین ہی کہ زاری کرتی رہین نجد پر تو جن اعانت
کردن اوسکی پ اور سلامت رکہا اوسکو ملامت کرنیوالون نے مگر ایک کبوتر طوق دار کہ جدا ہوے
ہمنشین اوسکا ✤ حکایت منقول ہی کسی بزرگ سے کہ کہا اوسنی دیکہا مینی ایکبار اثنا سے
سفر مین ایک عورت اعرابی صغیر السن کو تو پوچہا مینی اوس سے کہان رہتی ہو تم کہا اوسنی
جنگل مین کہا مینی کیا نہین گہبراتا وہان جی تمہارا کہا اوسنی اے بطال کیا گہبراتا ہے ساتہہ اللہ
تعالی کے وہ شخص جو مانوس ہوا ہو اوسکی ساتہہ پہر پوچہا مینی کہان سے کہاتی ہو تم کہا اللہ جانے
کہان سے رزق دیتا ہے وہ اپنی بندون کو اور وہ رزاق ہی اوسکا جو انکار کرے اوسکا پہر کیونکر
نہ رزق دیگا اوسکو جو واحد اور ایک جانے اوسکو پہر بولی بہت دل ہین کہ خوش ہین اوسکی
معرفت مین اور حیران ہین اوسکی وحدانیت مین اور فنا ہین اوسکی محبت مین غذا اونکی انس ہی
ساتہہ اللہ تعالی کے اور مشاہدہ اوسکا وہ لوگ ربانی اور روحانی ہین تسبیح کہتی رہتی ہین اوسکی
دن رات اور نہین ٹہرتی دم بہر ✤ حکایت منقول ہی کہ کہا گیا حضرت حسن بصری سے

کہ ابوسعید یہان ایک شخص ہے کہ ہیں دیکہا ہمی اوسکو کبہی مگر بیٹہا ہوا اکیلا پیچہی ستون کے
تو گیی اوسکی پاس حضرت حسن بصری اور کہا ای بندہ خدا دیکہتا ہون مین تجکو کہ پسندیدہ ہی طرف
تیری خلوت اور تنہائی سو کون مانع ہی تیرا لوگون کی ملنی سی کہا اوسنی ایک امر عظیم ہے کہ باز رکہتا ہے
وہ مجکو لوگون سی پہر فرمایا کون مانع ہی تمہارا اس بات سی کہ جاؤ کبہی پاس اس شخص کے جسکو حسن
بصری کہتی ہین کہ بیٹہو اوسکی پاس اور باتیں کرو اوس سی تو پہر کہا اوسنی یہی کہ ایک امر عظیم ہے
روکا ہی مجکو لوگون سی اور حسن بصری سی تب پوچہا اوس سی حضرت حسن بصری نی رح کیا ہے
وہ شغل بیان کرو رحمت کری تمپر پروردگار کہا اوس نی میں صبح کرتا ہون درمیان نعمت اور معصیت
کے پس سوچتا رہتا ہون کہ آیا مشغول کرون اپنی نفس کو ساتہہ شکر کے اوس نعمت پر یا ساتہہ
استغفار کے اوس گناہ پر تو فرمایا اوس سی حضرت حسن بصری رح نی ای بندہ خدا تو سمجہہ دار
اور دانا ترا انہی حسن سی التزام کر اوس طریقہ کا کہ تو اوسکی اوپر ہے حکایت
مروی ہی کہ ایک شخص شراب پیتا تہا محفل ہی اپنی یارون کی سو دی اوسنی اپنی غلام کو چار درم
اور حکم کیا اوسکو یہہ کہ خرید لا میوی واسطی نقل محفل کے پس گذرا وہ غلام راہ مین طرف
محفل حضرت منصور بن عمار واعظ کی رضا اور حال یہ کہ وہ سوال فرما رہی تہی لوگون سی واسطی ایک
فقیر کے اور فرماتی تہی جو شخص دیوی اس فقیر کو چار درم تو دعا کرونگا مین واسطی اوسکی چار
باتون کی جو چاہی وہ پس یہ سنکر دی اوس غلام نی وہ چارون روپیہ اوس فقیر کو تو فرمایا
اوس سی حضرت منصور نی اب کہو کیا چاہتا ہی تو کہ جس بات کی دعا دون میں تجکو کہا اوس نی
مین غلام ہون ایک شخص کا چاہتا ہون کہ خلاصی ہو میری اوسکی ملک سی تو دعا کی واسطے

اوسکی اسواسطی پہر فرمایا اور کہو دوسری بات عرض کیے اوسنی وہ یہہ ہی کہ عوض دی اللہ تعالی
میری دراہم کا تو دعا دی اوسکو اوسکی بہی پہر فرمایا اور کہو عرض کی کہ رجوع برحمت اور توبہ
نصیب فرماوی اللہ تعالی مجکو اور میری آقا کو بہی تو دعا کیے اوسکو اسکی واسطی بہی پہر فرمایا اور کہو
عرض کیے کہ مغفرت فرماوی اللہ تعالی واسطی میری اور میری آقا کی اور تمہاری اور سب حاضرین اس
جماعت کی تو دعا فرمائی اسکے واسطی بہی حضرت منصور نی پہر لوٹا غلام طرف اپنی میان کی خالی ہیسونسے
سے تو پوچہا اوس سی کیا باعث ہوا تجکو تاخیر کا پس بیان کیا اسنی سب قصہ پہر کہا اوسکی آقانی
کہ کسواسطی دعا دی تجکو کہا واسطی آزاد کرنی تمہاری کی مجکو کہا جا تو آزاد ہے لوجہ اللہ تعالی کہا
اور دوسری کیا تہی کہا یہہ کہ عوض دی مجکو خداوند کریم ان درہمون کا کہا چالیس ہزار درہم
میری مال سی پہر کہا اور کیا تہی تیسری دعا کہا یہہ کہ توبہ نصیب کری اللہ تعالی تجکو کہا توبہ کی مینی سب
بری کامون سی آگی اللہ تعالی کے پہر کہا اور کیا تہی چوتہی دعا کہا مغفرت اللہ تعالی سب کے واسطی میری
اور تیری اور واعظ اور تمام حاضرین محفل کے کہا اوسکی آقانی نہین اختیار میرا اسمین یہہ باہر ہی
میری قدرت سی اور پورا کیا مینی اونکو جو مجسی ہو سکتی تہین پہر شب کو دیکہا اوسنی خواب مین
کہ ایک شخص کہتا ہی اوس سی کہ پورا کیا تونے اون چیزون کو جو تہین تجہپر اور ہو سکتی تہین تجسی
اب کیا دیکہتا ہے ہمکو یہہ کہ نہ کرینگی ہم اوس چیز کو جو ہماری کرنی کی ہی تحقیق بخشا مینی تجکو اور اوس
غلام اور منصور بن عمار اور سب حاضرین کو اوس محفل کے اور مین ارحم الراحمین ہون اللہم اغفر لنا
وارحمنا **حکایت** مروی ہی کہ جب حضرت سلیمان بن داؤد علیہما الصلوۃ والسلام
سوار ہوتی تو سایہ کر لیتی تہی آپ پر پرندی اور دواب اور وحوش اور چارپایی اور جن وانس

اور تمام حیوانات ہمراہ ہو کر تی تھی آپکی تسبیح میں سو گئی آپ یاسین اک تماد کی قوم ہی اہل
جیسے تو کہا اوسی وا سطی ای فرزند داؤد بیشک دیا ہی ہمکو خداوند کریم نی ملک عظیم تو فرمایا آپ نی
اوسی ہی سمکر البتہ ایک تسبیح مارے عمل میں مسلمان کی بہتر ہے اوس چیز سے جو دی گئی ہی ابن
داؤد کو بیشک جو کچھ دیا گیا ابن داؤد کو وہ جاتا رہیگا اور تسبیح باقی رہیگی اور کیا خوب کہی ہیں

بعضون سے یہہ اشعار

اِذَا مَا لَمْ تَكُنْ مَلِكًا مُطَاعًا	فَكُنْ عَبْدًا لِمَالِكِهِ مُطِيعًا
وَاِنْ لَمْ تَمْلِكِ الدُّنْيَا جَمِيعًا	كَمَا تَخْتَارُ فَاتْرُكْهَا جَمِيعًا
هُمَا شَيْئَانِ مِنْ مُلْكٍ وَنُسْكٍ	يُنِيلَانِ الْفَتَى شَرَفًا رَفِيعًا
وَمَنْ يَقْنَعْ مِنَ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ	سِوَى هَذَيْنِ يَحْيَى بِهَا وَضِيعًا

ترجمہ جسکہ نہووی تو بادشاہ اطاعت کیا گیا پس ہو تو بندہ واسطی مالک اپنی کی مطیع ؛
اور ہی مالک نہو وی تمام دنیا کا جیسا کہ چاہتا ہی تو تو چھوڑ وی اوسکو بالکل ؛ یہہ دو چیزیں
ہیں بادشاہی اور عبادت کہ پہنچاتی ہیں جوانمردکو شرف بزرگ ؛ اور جو شخص کہ قناعت کرے
دنیا سے کسی چیز سے سوای ان دو چیزون کی زندگی کریگا دنیا میں ذلیل و خوار ؛ حکایت
منقول ہی کہ ایک بادشاہ ملکی زاہد و تارک تہا پہر مائل ہوا دنیا کیطرف اور پیدا کیا ریاست ملک
اور تعمیر کیی قصور اور رکہی اوسمین عمدہ فروش اور جراغ کیی دستر خوان اور مہیا کی ہر رنگ کے
کہانی اور کہلانا شروع کیا لوگونکو سو آنی جانی لگی مخلوق اوسکی پاس اور خوب کہاتی پیتی تہی
اور سیر کرتا تہا آرائش اوسکی عمارات کا اور دعائیں دیکر لوٹ آتی اپنی گہرون کو اور اسطرح ہر ایک

اوس بادشاہ کا چند دنوں پہر ایکدن بیٹھا وہ درمیان اپنی خواص دولت اور عمائد مملکت کے اور بولا کہ تمہی ہو تم سرداری میری اس جہان میں اور کہا ہی مجہی میری دل نے کہ مقرر کرے ان واسطی ہر ایک اپنی اولاد کی مثل اسکی سو حاضر رہو تم سب میری پاس چند روز کہ مانوس ہوئیں تمہاری باتوں سی اور مشورت لوں تمسی اس امر میں سو رہی وہ لوگ اوسکی پاس بہت دنوں کہ لہو لعب کرتی تہی آپسمیں اور مشورت کرتا تہا وہ اونسی کہ شطرنج اور مہیا کری اس مطلب کو سو ایک رات وہ سب لوگ مشغول لہو تہی کہ سنا اونہوں نی ایک شخص کو کہ کہتا ہے ایک کونی سی اوس گہر کے

يَا أَيُّهَا الْبَانِي النَّاسِي مَنِيَّتَهُ	لَا تَأْمَنَنَّ فَإِنَّ الْمَوْتَ مَكْتُوبُ
عَلَى الْخَلَائِقِ إِنْ سُرُّوا وَإِنْ حَزِنُوا	فَالْمَوْتُ حَتْفٌ لِذِي الْآمَالِ مَنْصُوبُ
لَا تَبْنِيَنَّ دِيَارًا لَسْتَ تَسْكُنُهَا	وَرَاجِعِ النُّسْكَ كَيْمَا يُغْفَرُ الْحُوبُ

ترجمہ ای عمارت بنانی والی بہولنی والی اپنی موت کو نہ بیخوف ہو پس تحقیق موت لکہی ہوئی ہے اوپر خلق کے اگرچہ خوش ہوں اور اگرچہ غمگین ہوں پس موت ہلاکت ہی واسطی صاحبان امید کے مسلط کی گئی ہے ۞ نہ بنا مکانوں کو کہ تو نہیں ہی رہنی والا اونمیں اور [illegible] ہر تا کہ بخشی جاویں گناہ تیری ۞ سو گہبرا گیا وہ اسکو سنکر اور گہبرا [illegible] ہوی نہایت اور خوفناک ہوی کمال پہر پوچہا اوسنی کیا سنا تمنی [illegible] اونہی کہا سنی ہاں پہر بولا کیا پائی ہی تم کچہہ تکلیف جو کہ پاتا ہوں [illegible] بسبب سنی اسکی کہا مجہکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی پہیرا ہی دل [illegible]

اسکو مگر علامت موت سے کہا سب ہمنشینوں نے نہیں ایسا بلکہ بقا اور عافیت ہی پھر رویا
اور حکم کیا کہ شراب کو گرا دو اور معازف وملاہی کو پھینک دو یا کہا کہ توڑ دو پھر توبہ کے
اوسی طرف اللہ تعالی کے اور ہر وقت کہتا رہا موت موت یہاں تک کہ نکلی روح اوسکی رحمت
۲ کری اوسپر اللہ تعالی حکایت مروی ہے کہ ایک بادشاہ کنندہ کا بہت دوست
رکھتا تھا لہو اور لذات نفس کو اور بہت مشغول رہا کرتا کھیل کو دمیں سو سوار ہوا وہ بادشاہ
ایکدن واسطے شکار کے اور جدا ہو گیا اپنی لوگوں سی پس ناگاہ دیکھا اوسنی ایک شخص کو بیٹھا
ہوا کہ جمع کر رکھی ہیں اوسنی بہت ہڈیں مردون کی اپنی روبرو اور اولٹ پالیٹ تا تھا
اونکو تو کہا اوسسے بادشاہ نی کیا قصہ ہی تیرا ای شخص اور کیا رنج پہنچا تجکو کہ دیکھتا ہون
مین تجکو اس بری حال ہیں کہ بدن لاغر اور رنگ زرد اور جدا لوگون سی ہی تو اس
جنگل مین تو جواب دیا اوسنی کہ یہ جو پوچھا تو نی مجسی سو سبب اسکا یہ ہی کہ میں آمادہ
اور تیار ہوں اوپر سفر دور و دراز کے اور ہمراہ میری دو موکل ہین ڈرانی والی کہ لیجاوینگے
وہ دونو مجکو غارہ تنگ وتاریک مین جو مکروہ المقام ہے پھر سونپیں گی وہ مجکو طرف
ہمنشینی بلا اور جوار ہلاک کی بیچی زمین کے پھر اگر پڑ رہتا مین اوسی گھر مین باوجود تنگی
اور وحشت اور خاک ہو جاتی جسم کی اور ہو جاتی جسم کی بوسیدہ تو بھی بہتر تھا
کہ جاتا میں ہوئی بلا پوری اور شقاوت منتہی لیکن پھر بھی بعد اس حال کے بانکا جاونگا مین
طرف میدان حشر کے اور وارد ہونگا درمیان مخاوف اور ہوا قصہ جزائی اور فکر باداش مین
پھر نہین معلوم کہ وہان سی طرف کس گھر کے دونو گھرون سی حکم ہو مجکو پس کس حال سے

لذت حاصل کری وہ شخص کہ ہو طرف اس کیفیت کی بازگشت اوسکی سو جب سنا بادشاہ نی یہ کلام اوسکا تو گر پڑا گہوڑی سی اور جا بیٹہا روبرو اوسکی اور بولا ای شخص مکدر کر دیا مجہیر تیری باتون نی عیش صافی میری کو اور لی بہری دل کو پس اعادہ کر انمین سی بعضی باتونکا اور مفصل بیان کر اونکو مجہسی تب کہا اوسنی کیا نہین دیکہتا تو ان استخوان بوسیدہ کو میری روبرو کہا بادشاہ سنے کیون نہین تو کہا یہ ہڈیین بادشاہون کی ہین کہ مغرور کر رکہا تہا اونکو دنیا نی اپنی دہوکی کے چیزون سی اور غالب ہوگئی تہی اونکی دلونپر ساتہہ غرور اپنی کے پس باز رکہا اونکو آمادگی اور تیاری سی واسطی ان مقتلون کی یہانتک کہ ایک بارہی پکڑ لیا اونکو موتون نی اور نامراد کیا اونکو امیدون نی اور چہین لی اون سی تازگی ناز و نعمت کی اور پہر حشر ہو گا ان ہڈیونکا پس بن جاوینگی یہ جسم پہر جزا دی جاوینگی موافق اپنی اعمال کے پس جاوینگی یا طرف دار النعیم و القرار کے یا طرف دار العذاب والبوار کے پہر غائب ہوگیا وہ شخص یہ کہکر کہ نہ معلوم ہوا کدہر گیا اور آپہنچی اسی مدت مین مصاحبین بادشاہی بہی پاس بادشاہ کی تو رنگ بادشاہ کا متغیر تہا اور جاری تہی پی درپی آنسو اوسکی پہر جب وارد ہوئی اوسپر شب تو اوتار ڈالا اوسنی جو کچہہ پہنی ہوئی تہا لباس بادشاہی کا اور پہن لی دو کمل اور نکلا تاریکی شب مین رخصت کری اوسپر پروردگار اور کیا خوب کہا ہے کسی نی اس باب مین

اَفْنَى الْمُلُوكَ الَّتِي كَانَتْ مُنَعَّمَةً	كَرُّ اللَّيَالِي إِقْبَالًا وَإِدْبَارًا
يَا رَاقِدَ اللَّيْلِ مَسْرُورًا بِأَوَّلِهِ	إِنَّ الْحَوَادِثَ قَدْ يَطْرُقْنَ أَسْحَارًا
لَا تَأْمَنَنَّ بِلَيْلٍ طَابَ أَوَّلُهُ	فَرُبَّ آخِرِ لَيْلٍ أَجَّجَ النَّارَا

ترجمہ نالہ دلیا یاد شاہون کو کہتی خوش بخشش گردیتی شب وروز کی اوری آمد ورفت اوسکی
الی تباہی سوچی والی رات کی خوش سوچ اول اوسکی کے تحقیق حاجات کبہی آتی ہین سحر کو ؛
نسیم ہوا اوس رات سی کہ اچہا ہوا دل اوسکا اسلیے کہ یار ہا آخیر شب سینے جلالی آگ
حکایت مروی ہی کہ تہا کسی اگلی امت مین ایک بادشاہ سرکش نافرمان اپنے ۴
پروردگار کا پس جہاد کیا اوس سے مسلمانون نے اور پکڑ لیا اوسکو قید مین پہر پوچہا اوس سے
کسطرح قتل کرین ہم تجکو پہر متفق ہوئی رای اون سبکی یہ کہ رکہین اسکو ایک بڑی دیگ مین اور
جلاوین اوسکی نیچی آگ اور نہ قتل کرین اور طرح تاکہ چکہی مزا عذاب کا پہر کیا اسیطرح تو پکارنا
شروع کیا اوسنی اپنی بتون کو ایک ایک کا نام لیکر کہ ای فلانی لعبودین اوس عبادت کے کہ کیا
کرتا تہا مین تمہاری نجات دو مجکو اس عذاب سی پہر جب دیکہا اوسنی کہ نہ فریاد رسی کی اوسکی
معبودون نے اور نہ مدد کی اوسکی کچہہ تو آخر کو اوٹہایا سر اپنا طرف آسمان کے اور کہا
لا الہ الا اللہ یہہ دعا کی خالص دلسی پس برسایا اوسپر اللہ تعالی نے پانی بہت کہ بجہا دیا
اوسنی آگ کو اور آئی ایک آندہی کہ اوٹہالی گئی وہ اوس دیگ کو اور گہماتی تہی اوسکو
درمیان آسمان اور زمین کے اور کہتا تہا وہ لا الہ الا اللہ پہر ڈالدیا اوسکو آندہی نے
درمیان ایک قوم کفار کے اور وہ پڑہتا تہا تو نکالا اوسکو اون کافرون نے دیگ سے اور
کہا اونہون نے خرابی ہو تیری کیا ہے حال تیرا کہا اوسنی مین بادشاہ ہون فلانا اور گذرا ہے
معاملہ میرا اسطرح یہہ بیان کیا سب قصہ تو ایمان لائی وہ سب رحمت کری اون سب پر
پروردگار **حکایت** مروی ہی کہ کسی اگلی ایک بادشاہ نی بنایا ایک

نیا شہر اور خوب آراستہ اور پیراستہ کیا اوسکو پہر دعوت عام کی اور بلایا لوگون کو اور مقرر
کیی چند آدمی شہر کے دروازون پر کہ پوچہین جانیوالون سی کہ کیا دیکہا ہی تمنی کچہہ عیب اِس
شہر مین سو جس سی پوچہتی وہ بہت تعریف کرتا اور کہتا کچہہ نہین عیب اسمین یہان تک کہ آئے
چند آدمی آخر مین کہ پہنی ہوی تہی وہ کمل تو دریافت کیا دربانون نی اون سی کہ کیا کچہہ دیکہا تمنی
اسمین کوئی عیب تو بولی وہ اسمین دو عیب ہین سو لیگیی اونکو پکڑ کر روبرو بادشاہ کی اور مطلع
کیا اوسکو اونکی تقریر سے کہا بادشاہ نے نہ راضی تہا مین اسمین ساتہہ ایک عیب کے بہی لاؤ اونکو
روبرو میری پس حاضر کیا اونکو روبرو اوسکی کہا بادشاہ نی کہو کیا ہین وہ دونو عیب کہا
اونہون نی وہ یہہ ہین کہ خراب اور ویران ہوجاویگا یہ اور مرجاویگا بنانی والا اسکا کہا بادشاہ
نے کیا تم جانتی ہو کوئی ایسا گھر جو نہ خراب و ویران ہو کبہی اور نہ مری کبہی صاحب و مالک اوسکا
کہا اونہون نے ہان پہر ذکر کیا اوس سی جنت اور اوسکی نعمتون کا اور شوق دلایا اوسکو
اوسکا اور بیان کیا دوزخ اور اوسکی عذاب کو اور ڈرایا اوسی اور بلایا اوسکو طرف عبادت
اللہ تعالے کی تو قبول کیا اوسنی کہنا اونکا اور نکلا اپنی ملک سی درحالیکہ بہاگنی والا اور توبہ
کرنیوالا تہا طرف اللہ تعالی کے رحمت کری اوسپر پروردگار

حکایت

مروی ہی کہ لڑے باہم دو بادشاہ بیچ کے اگلی زمانی مین سو غالب آیا ایک دوسری پر
اور قتل کیا اوسکو اور متفرق کر دیا اوسکی لوگون کو اور حاصل ہوا اوسکو زر اور آراستہ
ہوا واسطی اوسکی دار الملک مفتوح تو استقبال کیا اوسکا وہان کی لوگون نی تاکہ لیجاوین
اوسکو شہر مین سو درمیان اوس حال کے کہ تہا وہ درمیان بعضی گلیون کے اور جاتا تہا

طرف قصر بادشاہ کی کہ ناگاہ پیش آیا اوسکی ایک شخص دیوانہ اور نہی اوسنی روبرو بادشاہ کے یہ چند اشعار

تمتع من الایام ان کنت حازما	فانک منها بین ناہ وآمر
فکم ملک قد رکم التراب فوقہ	وعہدی بہ بالامس فوق المنابر
اذا کنت فی الدنیا بصیرا فانما	بلاغک منہا مثل زاد المسافر
اذا ابقت الدنیا علی المرء دینہ	فما فاتہ منہا فلیس بضائر

ترجمہ فائدہ لی زمانی سی اگر تو ہی دانا کہ تحقیق تو بیچ اوسکی درمیان منع کرنی اور امر کرنیوالی کے ہی ؛ پس بہت سی بادشاہ تحقیق تو بیر تو جمع کیی خاک اوپر اوسکی اور حال آنکہ اپنی دیکھا تہا اوسکو کل اوپر منبر کے بیٹھی ہوی ؛ اگر ہی تو دنیا مین دانا تحقیق گذران تیرا اوسمین مثل توشہ مسافر کے ہونا چاہئی : جسکہ باقی چھوڑی دنیا اوپر مرد کے دین اوسکی کو پس جو چیز کہ فوت ہوا اوس سی دنیا سی سو وہ نہین ہی کچہ مضر ؛ کہا بادشاہ نی اوس سی سچ کہا تونے اور اوترپڑا گھوڑی سی اور جدا ہوا اپنی لوگون سی اور چڑہا ایک پہاڑ پر اور قسم دی اپنی لوگون کو کہ نہ آوی میری پیچھی کوئی اور ہوا آخر عہد اوسکا اسطرح اور رہا ملک چند روز ون پریشان بی سردار کی یہان تک کہ اختیار کیا گیا واسطی بادشاہی وہانکی وہ شخص کہ اتفاق ہوا سب وہان والونکا اوسکی بادشاہی پر رحم فرماوی اوسپر اللہ تعالے

حکایت منقول ہی کسی شخص سی کہ کہا اوسنی گذرا میں کسی قریہ میں تو دیکھین تہی وہان تین قبرین ایکسی برابر مرتفع زمین سی اور لکہی ہوئی اون تینون پر اشعار

سو پہلے قبر پر یہ اشعار تھے

وَكَيْفَ يَلَذُّ الْعَيْشَ مَنْ هُوَ عَالِمٌ	بِأَنَّ إِلٰهَ الْخَلْقِ لَا بُدَّ سَائِلُهْ
فَيَأْخُذُ مِنْهُ ظُلْمَهُ لِعِبَادِهِ	وَيَجْزِيهِ بِالْخَيْرِ الَّذِي هُوَ فَاعِلُهْ

ترجمہ اور کسطرح لذیذ ہو عیش اوس شخص کا کہ وہ جانتا ہی اس بات کو کہ مالک خلق کا اوس سے سوال کرنیوالا ہی قیامت میں ٭ پس لیویگا اوس سے جو کچھہ اوسنے ظلم کیا ہی اور تلف کیا ہے حق بندوں اوسکی کا اور جزا دیگا اوسکو ساتھہ نیکی کے جو اوسنے کی ہی ٭ اور دوسری قبر پر مکتوب تھے یہ اشعار

وَكَيْفَ يَلَذُّ الْعَيْشَ مَنْ كَانَ مُوقِنًا	بِأَنَّ الْمَنَايَا بَغْتَةً سَتُعَاجِلُهْ
فَتَسْلُبُهُ مُلْكًا عَظِيمًا وَبَهْجَةً	وَتُسْكِنُهُ الْقَبْرَ الَّذِي هُوَ آهِلُهْ

ترجمہ اور کسطرح لذیذ ہو عیش اوس شخص کو کہ ہو یقین کرنیوالا اس بات کا کہ موت یکایک خبر لیگی اوسکی ٭ پس چھین لیگی اوس سے ملک بڑی کو اور خوشی کو اور سکونت دیگی اوسکو قبر میں کہ وہ لایق اوسکی ہی اور تیسری قبر پر یہ اشعار تحریر تھے

وَكَيْفَ يَلَذُّ الْعَيْشَ مَنْ كَانَ صَائِرًا	إِلَى جَدَثٍ تُبْلِي الشَّبَابَ مَنَازِلُهْ
وَيُذْهِبُ مَاءَ الْوَجْهِ بَعْدَ بَهَائِهِ	سَرِيعًا وَيُبْلِي جِسْمَهُ وَمَفَاصِلُهْ

ترجمہ اور کسطرح لذیذ ہو عیش اوس شخص کو کہ رجوع اوسکا طرف قبر کے کہ بوسیدہ کرینگی جوانی کو منزلیں اوسکی ٭ اور دور کردیگی آبداری چہرہ کو بعد خوشنمائی اوسکی کی بہت جلد اور گلا دیگی جسم کو اور ہڈیوں اوسکی کو ٭ تو پہنچا میں دہات پاس ایک شیخ کی اور کہا مینے اوس سے کہ دیکھا ہی مینے تمہارے گانوں میں ایک امر عجیب کہا اوسنے کیا ہی وہ تو بیان کیا مینے سب قصہ

اون قبرون کا کہا اوسنی ایک حکایت عجیب تر ہے اوس خبر سے کہ دیکہا ہی تو نے اوسکو اونکی
قبرون پر کہا میں مطلع کرو مجکو اونکی قصہ سی کہا اوسنی تہی تین بہائی ایک شہر دوسرا امیر تیسرا
زاہد سو حاضر ہوئی وفات زاہد کی پس آئی اوسکی پاس دونو بہائی اوسکی اور پیش کیا اوسکی
اپنی حصہ مالون میں سی تا کہ صدقہ کری وہ اونکو تو انکار کیا اوسنی اوسکی قبول سی اور کہا نہین
حاجت مجکو تمہاری مالون کی لیکن ایک عہد لیتا ہون تمسی کہ کبھی خلاف نکرنا اوسکا کہا دونونی
قبول ہی ہمکو تو کہا اوسنی بعد میری وفات کی نہلا کفنا کر نماز پڑھنا مجپر اور دفن کرنا مجکو زمین
مرتفع میں اور لکہنا میری قبر پر یہ دونو بیتین

وَكَيْفَ يَلَذُّ الْعَيْشَ مَنْ هُوَ عَالِمٌ	بِأَنَّ إِلٰهَ الْخَلْقِ لَابُدَّ سَائِلُهُ
فَيَأْخُذُ مِنْهُ ظُلْمَهُ لِعِبَادِهِ	وَيَجْزِيهِ بِالْخَيْرِ الَّذِي هُوَ فَاعِلُهُ

پہر جب کر چکو تم یہ سب کام تو آیا کرنا میری مزار پہ ہر روز شاید کہ یہ قبول کری نفع تمہارا
سو کیا اون دونونی اسطرح پس بڑا بہائی اوسکا جو امیر تہا آیا کرتا تہا سوار مع لشکر اپنی کے
اور کہڑا ہوا کرتا اوسکی قبر پہ اور اوترکر پڑھتا جو کچہ ہو سکتا اوس سی اور دوسرا پہر تیسری دن
آیا وہ بدستور مع لشکر اور اوترا اور پڑہا اور رویا جیسا کہ روتا تہا سو جب لوٹا چاہا تو سنا
اوسنی ایک آواز قبر کے اندر سی اسطرحکا کہ قریب تہا پہٹ جاوی دل اوسکا پس لوٹ گیا
گہبرایا ہوا ڈر کر پہر سب بس دیکہا اپنی بہائی کو خواب میں تو پوچہا اوسنی ای بہائی
کیسا سنا تہا میں آواز تیری قبر سے کہا اوسنی ای بہائی وہ آواز تہا کوڑی کا کہ کہا گیا
مجسی دیکہا تہا تو نے مظلوم کو فلانی دن سو کیون نہ مدد کی تو نے اوسکی الغرض مجکو

اوٹھا یہ شخص مہموم و مغموم اور بلایا اپنے بھائی کو اور کہا اوس سے نہین گمان کرتا مین اپنے برادر متوفی کو اوسکی وصیت مین واسطے تحریر قبر کے مگر یہ کہ ارادہ کیا ہی اوسنے میری نصیحت کا اب مین گواہ کرتا ہون تمکو کہ نہ رہونگا مین درمیان تمہارے ہرگز پھر چھوڑ دی اوسنے امارت اور لازم پکڑی عبادت اور جگہہ لے جنگل اور پہاڑون مین یہان تک کہ حاضر ہوئی اوسکو وفات درمیان بعضے چرواہون کی پھر جب سنی خبر نزع اوسکی بھائی نے شہر مین تو آیا اوسکے پاس اور کہا اے بھائی کچھہ وصیت کر ہمکو کہا اوسنے کیا وصیت کرون مین کہ نہین کچھہ مال میرا تا کہ اوس مین کچھہ وصیت کرتا لیکن اقرار لیتا ہون تجھسے اس بات کا کہ جب مین مرجاؤن تو دفن کر تا مجکو میرے بھائی کے برابر اور لکھنا میرے قبر پر ان دونو شعرون کو شعر

وَكَيْفَ يَلَذُّ الْعَيْشَ مَنْ كَانَ مُوقِنًا	بِأَنَّ الْمَنَايَا بَغْتَةً سَتُعَاجِلُهُ
فَتَسْلُبُهُ مُلْكًا عَظِيمًا وَبَهْجَةً	وَتُسْكِنُهُ الْقَبْرَ الَّذِي هُوَ آهِلُهُ

پھر زیارت کرنا میری بعد تین دن کی وفات سے اور دعا کرنا اللہ تعالیٰ سے میری واسطے امید ہے کہ مالک میرا رحم فرماوے مجھپر پھر کہا یہہ کہکر سو گیا اوسکے ساتھہ اوسکی بھائی نے حسب الحکم اوسکے پھر تیسری روز آیا قبر پر اور رویا اور دعای خیر کے اوسکی لیے اور جب لوٹنا چاہا تو سنا ایک شور عظیم اوسکی قبر سے کہ قریب ہوا بیہوش ہوجاوے ایس لوٹ آیا غمناک پھر شب مین دیکھا اپنے بھائی کو خواب مین کہ آیا ہے وہ اسکے پاس تو کہا اے بھائی کیا آیا ہے تو ہماری ملاقات کو کہا اوسنے ہان کہ کیا حاجت تہی ملاقات کی بعد ملاقات کی پھر پوچھا اوس سے کیسا ہے تو کہا ہو مین ساتھہ خیر کے کہ فراہم کر دیا ہے توبہ نے ہر طرح کی نیکیون کو پوچھا کس طرح اے بھائی کہا ہون

ساتھ ائمہ ابرار کے پھر پوچھا کیا حکم کرتی ہو اس تم مجکو کہا جو شخص پہلی بھیجتا ہے کوئی چیز تو پاتا ہی اوسکو سو غنیمت جان دست قدرت اپنی پہلی پایا پی اور عدم سی پیس صبح کی اسی ہی درحالیکہ تاریک تھا دیا کا ایس تقسیم کردیا سب مال اور بانٹ دی سب مکانات اور اراضی اپنی اور آمادہ ہوا عبادت الٰہی پر اور پیدا ہوا اوسکا ایک فرزند سو جب ہوا جوان اور کامل الجمال تو مشغول ہوا تجارت میں اور حاضر ہوئی اوسی ایام میں وفات اوسکی باپ کی تو پوچھا اوس لڑکی نی ای باپ کچھ وصیت کر مجکو کہا ای نورچشم نہیں تیری باپ پاس کچھ مال کہ وصیت کری اوسمیں لیکن ایک عہد لیتا ہوں میں تجسی کہ جب میں مرجاؤں تو دفن کرنا مجکو ساتھ اپنی دو پوچھا کی اور لکھنا سیر تیر قبر پران دو لوسطروکو

	اِلَی حَدَثٍ تُبْلِی التُّرَابُ مُبَارَکُہٗ		وَکَیفَ بکذالعیش مَن کانَ صَائِرًا
	سَیَبْعَدُ یُبْلِی جِسْمُہٗ وَمَفَاصِلُہٗ		وَیَذْھَبُ مَاءُ الْوَجْہِ بَعْدَ بَھَائِہٖ

اور بعد فراغت احکام کے قریب جنا مجسی تین دن تک اور دعا کرنا میری واسطی اللہ تعالیٰ سی کہ اللہ رحم فرماوی وہ مجپر سو کیا اوس جوان نی اسطرح اور تیسری دن سنا قبر سے باپ کی ایک ایسا آواز کہ کانپ گیا بدن اوسکا اور بدل گیا رنگ اوسکا تو آیا اپنی گھر کو رنجیدہ تیرہ روز پھر شب میں دیکھا باپ کو خواب میں کہ کہتا ہے ای فرزند تو بھی عنقریب ملی والا ہے اور موت بہت قریب ہی سو تیاری کر اپنی سفر کے اور اوٹھا سامان اپنا اوس گھر سی کہ تو اوسمیں نکل کر جوالا ہی طرف اوس گھر کی کہ تو اوسمیں ہمیشہ رہیگا اور مت مغرور ہونا ساتھ اون چیزون کی کہ مغرور ہوئی اوسمیں نادان لوگ پہلی تجسی اپنی طول آمال میں کہ کوتاہی کی اوسھون نی اپنی امر آخرت مین اور نادم ہوئی قریب موت کی نہایت ندامت کر اور افسوس ضائع ہوئی اپنی حیات پر

بہت افسوس سو نہ ندامت نی مرتی وقت نفع دیا اونکو اور نہ افسوس نی کوتاہی عمل پر بچایا
اونہین برائی اعمال اور خرابی احوال سی پہر کہا ای فرزند جلدی کر اور بہت جلدی کر پس مجہکو
کہا اوس جوان نی کہ جان لیا مینی بہت قریب آگئی ہی موت میری سوا اوکی دیون اور تقسیم کیا
اموال کو اور صدقہ کیا یہان تک کہ ہوا تیسرا دن اوس خواب کو تو اوسوقت بلایا اپنی اہل وعیال
کو اور رخصت کیا سبکو اور سلام علیک کی سب سی پہر متوجہ قبلہ ہوکر کلمہ طیبہ پڑہا اور جان بحق
تسلیم کی سو اب لوگ اونکی قبرون کی زیارت کیا کرتی ہین اور وسیلہ گردانتی ہین اونکو طرف
اللہ تعالی کے واسطی پوری ہونی اپنی حاجتون کی پس بڑا ہی کام اونکی اللہ تعالی راضی
ہوا اونسی پروردگار اور منتفع کری ہمکو اونسی آمین **حکایت** منقول ہی حضرت
جنید رض سی کہا اونہون نی گیا مین شہر کوفہ مین ایکبار سو دیکہا وہان گہر ایک امیر کا کہ بکثرت
اوسمین نعمت اور اوسکی دروازی پر غلام ولوکر بہت تہی اور کاہی تہی اوسمین ایک کی یہ اشعار

اَلَا یَا دَارُ لَا یَدْخُلْكِ حُزْنٌ فَنِعْمَ الدَّارُ اَنْتِ لِكُلِّ ضَيْفٍ	وَلَا یَعْبَثْ بِسَاكِنِكِ الزَّمَانُ اِذَا مَا الضَّیْفُ اَعْوَزَهُ الْمَكَانُ

ترجمہ بہلا ای گہر میری نہ داخل ہو تجہ مین غم اور نہ کہیل کری ساتہ رہنی والی تیری کی زمانہ
پس اچہا گہر ہے تو واسطی مہمان کی جبکہ مہمان تنگ کری اوسکو مکان اوسکا کہتی ہین حضرت
جنید کہ بعد ایک مدت کی گذرا اوس گہر مین تو پایا دروازہ بند اور لوگون کو متفرق اور ظاہر تہی اوس
گہر پر علامت ذلت وخواری کے اور زبان حال اوسکی پر جہتی تہی یہ اشعار

ذَهَبَتْ مَحَاسِنُهَا وَبَانَ شُجُوْنُهَا	وَالدَّهْرُ لَا يُبْقِيْ مَكَانًا سَالِمًا

فاستبدلت من انسها بتوحش	ومن السرور بها غراء اسحما

ترجمہ خالی رہنے سے بیچ اوسکی اور ظاہر ہو گیا علم اوسکا اور زمانہ نے نہیں چھوڑا کسی مکان کو سلامت
پس بدل ڈالا انس اوسکی کو ساتھہ وحشت کی اور خوشی کو کہ اوسمیں تہی بدلا ساتھہ غم کی تور
کرکے ۔ تو دریافت کیا میں نے حال اوس گہر کا کہا کسی لوگوں نے مر گیا صاحب اس گہر کا پس ہوا
حال اسکا اسطرف جو دیکہتے ہو تم تب کہڑ کہڑایا میں نے دروازہ جو اس گہر کا پایا جاتا تہا تو اندر سے
جواب دیا مجھکو ایک عورت نے ضعف آواز سے کہا میں نے اوس سے ای لڑکی کہاں گئی تر و تازگی
اس مکان کے اور کہاں پہول بوٹی اور چاند سورج اسکی اور کہاں گئی قصد کرنے والی اور رہا تہا
کرنے والی اسکی تو رونے لگی وہ اور بولی ای شیخ رہتی تہی وہ لوگ اسمیں بطریق عاریت کی پہر لیگئی اوسکو
تقدیر طرف دار دائمی کی اور یہی عادت دنیا کی ہی کہ آخر کوچ کرتا ہی جو ساتہ اسکے اور برائی کرتی
ہے طرف اوسکی جو بہلائی کرے ساتہ اسکے پہر کہا میں نے ای جاریہ گذرا تہا میں یہاں چند برس ہوئی
تو اس درآمدہ میں ایک عورت گا رہی تہی الا یا دار لا یدخلک حزن الخ تو رونے لگی وہ اور بولی
میں ہی ہوں وہ لڑکی اور نہیں رہی ہی اس گہر والوں میں سے کوئی سوا میری سو خرابی ہو واسطے اوسکی جسکو
مغرور کیا اوسکی دنیا نے کہا میں نے اوس سے کیسی قرار آتا ہی تجکو اس ویران گہر میں بولی کہ سخت
و تنوارات کہی ہے تمنی مجھکو کہ نہیں ہی یہ مکان احباب کا پہر پڑہے اوسنے یہ اشعار

قالوا القلب وقوفا صار لهم	ونفس متألمة لا تنقضي محنتها
فتذب ذا القلب قد صحت اصالته	والروح تنزع ولا تشعر بذلها
منازل الحب في قلبي معظمة	وان حلا من نعيم الوصل منزلها

ترجمہ کہتی ہین مہری تو الفت کی اوکی مکانات مین اور جان تجہی شخص کی نہین ہلاک ہوتی
اوس درد کی اوٹہاتی تہی پس کہا ہینی اوس حال مین کہ دل کی گرد کی پسلیین جلتی تہین آتش
دردسی اور روح نکلتی تہی اوشوق صرف کرتا تہا اوسکو ؛ مکانات محبوب بیچ دل میری کی معظم
ہین اگرچہ خالی ہو نعمت وصال کی سی منزل اوکی ؛ حضرت جنید فرماتی ہین پہر چہوڑ اپنی اوکو
وہین اور چلا گیا مین اور تحقیق چپ گئی تہی شعر اوسکی میری دل مین اور ہرگئی تہی میری دلمین تپ جانی
فقط کہتا ہون سوا اسکی نہین کہ تعجب کیا حضرت ابو القاسم جنید رضی اوسکی قول سی اسواسطی کہ ذکر کیا
اوسنی صفت محبت اور محب اور محبوب کو اور سچا وصف کیا اوسنی اور سچی تہی وہ ثبوت مین اوس
محبت کی جسکا ذکر کیا اوسنی اور صبر کیا اوسنی اوپر بلادمت منزل احباب کی ساتہہ اوس بات
سکے کہ تہی اوسمین پریشان حالی اور تجدد اور توالی غموم وہموم سی اور تحقیق منقول ہی بعضی
چورون سی کہ کاٹا گیا ہاتہہ اوسکا دہنا چوری مین پہر چوری کی تو کٹا پاؤن اولٹا اور پہر چوری
کی تو کٹا اولٹا ہاتہہ اور پہر چوری کی تو کٹا سیدہا پاؤن موافق حکم شریعت غرا کی اور جب پہر چوری
کی تو لٹکایا اوسکو کہ نہین رہا تہا بعد قطع ہاتہہ پاؤن کی اور کوئی امر سوا ہی تعذیر کی حسب حال
اوسکی سو اس حال مین گذری اوپر ایک صوفی اور وہ لٹکا ہوا تہا ہاتہہ پاؤن کٹا ہوا اوسوقت
کہا شیخ نی اپنی یارون سی جو ہمراہ تہی کہ مین غلام ہون اس شخص کا پوچہا یارون نی کسطرح
فرمایا اسواسطی کہ اسنی صبر کیا اوس تکلیف پر جو پہنچی ہی اسکو طلب مین اسکی محبوب ومطلوب کے
اور نہ باز رکہا اسکو اوس چیز نی کہ پہنچی ہی اسکو رنج وعذاب سی فقط کہتا ہون مین کہ قول
اوس جاریہ کا اول حکایت مین ؛ اَلَا یَا دَارُ لَا یَدْخُلْکِ حُزْنٌ ؛

معروری ہی ساتھہ خوشی کی جو صاف ہی کدورت سی اتمام اقبال دنیا مکارہ میں اور مشغولی ہی ساتھہ لہو ولعب کی جو بازرکھتی ہی تحصیل حسنات اور سعی سی عبادات میں بیزار کر دیا ہی اونکو حب دنیا سی اس قول پروردگار سبحانہ وتعالی کی کہ یہ ہی اِنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَّزِیْنَۃٌ الآیہ ترجمہ بیشک یہی بات ہی کہ زندگی دنیا کی بازی اور کھیل ہے اور آرائش اور یہ قول الٰہی ذَرْهُمْ یَاْکُلُوْا وَیَتَمَتَّعُوْا وَیُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ترجمہ اور چھوڑ انکو کھا دیں اور فائدہ لیں اور غافل کری اونکو طول امل بس قریب ہی کہ وہ جان لیں گی اور یہ قول الٰہی اَفَرَاَیْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِیْنَ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ مَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یُمَتَّعُوْنَ ترجمہ خبر دی تو مجکو اگر فائدہ دیں ہم انکو چند سال پھر آدمی اونکو جو کچھہ وعدہ دی گئی ہیں تو دفع کری گی اوسی عذاب کو وہ چیز کہ فائدہ لیتی تھی اوس سے اور سوا انکی اور آیات شریفہ ہی اور اسیطرح احادیث نبویہ صلعم سی مثل اس قول آنحضرت شریف کی اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ یعنی تحقیق دنیا شیرین سبز ہی اور یہ قول آنحضرت نعمت المرضعہ وبئست الفاطمہ اور سوا انکی اور احادیث ہی کہ طول ہی اونکی ذکر میں اور اسی قسم سی ہی یہ قول کسی کہنی والی کا ❊

وَمَنْ یَّحْمَدُ الدُّنْیَا لِعَیْشٍ یَّسُرُّہٗ — فَسَوْفَ لَعَمْرِیْ عَنْ قَلِیْلٍ یَّلُوْمُهَا
اِذَا اَدْبَرَتْ كَانَتْ عَلَی الْمَرْءِ حَسْرَۃً — وَاِنْ اَقْبَلَتْ كَانَتْ كَثِیْرًا هُمُوْمُهَا

ترجمہ اور جو کوئی کہ تعریف کری دنیا کی واسطی عیش کی کہ پیدا کری اوسکو بس قریب ہی قسم جان میری کی کہ تھوڑی دنوں میں ملامت کری گا اوسکو ❊ جسوقت کہ پشت پھیرتی ہی ہوتی ہے

اوپر مرد کی حسرت اور جسوقت سامنی آتی ہی ہوتا ہی بہت غم اوسکا ∴ اور فرمایا ہی حضرت امام شافعی رح نے

وَمَنْ يَذُقِ الدُّنْيَا فَاِنِّي طَعِمْتُهَا	وَسِيْقَ اِلَيْنَا عَذْبُهَا وَعَذَابُهَا
فَلَمْ اَرَهَا اِلَّا غُرُوْرًا وَّبَاطِلًا	كَمَا لَاحَ فِيْ ظَهْرِ الْفَلَاةِ سَرَابُهَا
وَمَا هِيَ اِلَّا جِيْفَةٌ مُّسْتَحِيْلَةٌ	عَلَيْهَا كِلَابٌ هَمُّهُنَّ اجْتِذَابُهَا
فَاِنْ تَجْتَنِبْهَا كُنْتَ سِلْمًا لِاَهْلِهَا	وَاِنْ تَجْتَذِبْهَا نَازَعَتْكَ كِلَابُهَا

ترجمہ اور جو کوئی کہ چکھی دنیا کو پس تحقیق میں چکھا ہی اوسکو اور لایا گیا نزدیک میری شیرین اوسکا اور درد اوسکا ∴ پس نہیں دیکھا میں اوسکو مگر باطل جیسا کہ چمکتا ہے جنگل میں سراب اور نہیں ہے وہ مگر مردار سڑا ہوا اوسپر کتی جمع ہین ارادہ اونکا نوچنا اوسکا ہے ∴ اگر پرہیز کریگا تو اوس سے ہو جاویگا تو اوس سے صلح کرنیوالا واسطی اہل اوسکی کے اور اگر کہینچیگا تو اوسکو جہگڑینگے تجھسے کتی اوسکی ∴ اور رکھی ہین مینی مذہب دنیا مین یہ اشعار اپنی بعضی قصیدون مین ∴

عَجُوْزُ السُّوْءِ سُوْدُ الْجِسْمِ شَوْهَا	وَحَدْبَا تَحْتَ اَثْوَابٍ حِسَانٍ
بِهَا يَغْتَرُّ غِرٌّ لَمْ يُشَاهِدْ	عُيُوْبًا فِيْ هَوَاهَا ذُوْ افْتِتَانٍ
جَمِيْعُ الدَّهْرِ يَجْرِيْ لَيْسَ يَدْرِيْ	بِجِسْمٍ مِّنْ مَّحَارِمِهَا مُدَانٍ
اِلٰى تَقْبِيْلِ ثَغْرٍ لَيْسَ فِيْهِ	مِنَ الْاَسْنَانِ مَا غَيْرُ اللِّسَانِ
غُرُوْرُ حُبِّهَا رَاْسُ الْخَطَايَا	جَمِيْعًا ذَاتُ مَكْرٍ وَّاخْتِيَانٍ
تَرٰى عَيْشًا هَنِيْئًا فِيْهِ دَسَّتْ	سُمُوْمًا تِلْكَ مِنْهَا مُهْلِكَانٍ

حسابٌ طالَ في يومٍ دَنَوْنا		يُشيبُ الطِّفلَ مِن هَولٍ وَكانَ	
عِقابٌ في جَحيمٍ ربِّ سَلِّم		بِها جِلدٌ وَلَحمٌ ناضِجانِ	

ترجمہ شہیار شتت روسیاہ اندام بدشکل اور کبڑی نیچی کیرادن عمدہ کی ساتہہ اوسکی فریفتہ ہوا ہی نادان کہ نہیں دیکہا اوسنی عیبون کو بیچ خواہش اوسکی کی کہ صاحب فتنہ کی ہی تمام زمانہ گذر جاتا ہے نہیں معلوم ہوتا ہے کوئی جسم اوسکی محرمون سی مشتاق طرف بوسہ لینی ہی لبون کی نہین ہی او رنہین دانتون سی سوای ربان کی فریب ہی محبت اوسکی سری تمام گناہون کا وہ صاحب مکر اور خیانت کی ہی دیکہتا ہی عیش خوشی کو بیچ اوسکی ملایا ہی زہر بیچ اوسمین دو حصہ مین ہلاک ہین حساب بہت دراز ہی بیچ دن ہولناک کی کہ بوڑہا کرتا ہی بچہ کو خوف اور دہشت سی عذاب ہی دوزخ مین ای رب سلامت رکہو کہ اوسمین پوست وگوشت دونو جلین گی اور کہا ہی بعضی عارفین نی کہ اگر ہوتی دنیا ذہب فانی کی اور آخرت خذف باقی کی تو ہر آئینہ تہا خذف باقی اولی اور انسب ساتہہ رغبت اور طلب کی ذہب فانی سے سو کیونکر ہے حال اوس شخص کا جو کرتا ہی بالعکس باوجود عکس ہونی امر کی یعنی یہہ کہ دنیا خذف فانی اور آخرت ذہب باقی ہے کہتا ہون نہین بلکہ آخرت بہتر اور برتر ہے ذہب مذکور سے بہی اسواسطی کہ وہ مخلوق ہے جواہر فاخرہ اور انوار ساطعہ سے اور مقام ہے لذات اور نعیم اور سرور اور حور و نکا اور فرمایا ہی بعضی عرفانی یہہ ہے کہ طلب دنیا مین ذلت ہی نفوس کی اور طلب آخرت مین عزت اوسکی ہے سو تعجب ہے اوس سے جو اختیار کری ذلت طلب فانی میں اور ترک کری عزت کو طلب باقی سی کہتا ہون مین لعبد لاہنی حکایت جاریہ مذکورہ کی گذری بیچ میری دلمین چند اشعار مخالف اوسکی قول کی جو یہہ تہا

الا یا دار لا یدخلک حزن کہ ذکر کیا ہی منی او مینین وصف دار آخرت کا کہ فرمایا ہی
پروردگار نی اوسکی اور اوسکی اہل کی وصف مین وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا
الْحَزَنَ الی قولہ تعالی لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ترجمہ اور کہینگی تعریف
اللہ کے کہ اوسنی دور کیا ہمسی غم کو الی قولہ تعالی نہ پہنچی گے ہمکو بیچ اوسکی تکان اور نہ پہنچی
گے ہمکو بیچ اوسکی تکلیف اور وہ یہ اشعار ہین

الا یا دار خلد طبت دارا — نعیمک لا یغیرہ الزمان
اذا دار الفنا غرت واضحت — خرابا ثم اعوزنا المکان
فنعم الدار انت لکل ثاو — بک اللذات والحور الحسان
واخری لا یساوی تلک فضل — بجوار الرب والنظر العیان
تجلی زاد فی الجنات حسنا — علی حسن بہ تحنی الجنان

ترجمہ بہلا ہی دار خلد تو بہت اچہا دار ہی نعمتین تیری نہین تغیر دیتا ہی اوسکو زمانہ
جسوقت دار فانی دہوکا دیوی اور ہوجاوی ویران یہہ تنگ دل کری ہمکو مکان پس تو عمدہ گہر
واسطی ہر ایک مقیم ہونی والی کی بیچ تیری لذتین ہین اور حورین نہایت خوب رو ہیں اور دوسرا دار
نہین مساوی ہوتا ہی اس فضیلت کو کہ ہی قرب باری تعالی کا اور دیکہنا علانیہ باری تعالی کو
کہ دیدار بزرگ ہی اور وہ زائد ہی حسن ہین تمام حسنون سی بسبب اوسکی فراموش ہوجاوینگے نعمتین تمام
جنتون کی اور معنی ثاوی کی مقیم کے ہین اور نہ کہا معنی عوض ثاوی کے لفظ ضیف کا مستعمل
قول اوسمین جاری کی اسواسطی کہ دنیا مہمان خانہ ہے کہ مہمان نزدیک لوگون کی چند روز رہتا ہی

پھر رخصت ہوجاتا ہے اور احوال اہل دنیا کا اسیطرح ہے جیسی کہ کہا ہے کسی نے ؎

الا انما الانسان ضیف لاھلہٖ	یقیم قلیلا عندھم ثم یرحل

ترجمہ ہوشیار ہوجاؤ بات یہی ہی کہ انسان مہمان ہی اپنی گھر بار میں مقیم ہے تھوڑی دن رہکر اوسکی پھر کوچ کر جاتا ہے ؛ اور آخرت وہی گھر ہے ہمیشہ رہنی کا اور تحقیق نام رکھا اوسکا اوسکی خالق نے دار المقامہ اپنی اس ارشاد عالی من حکایت مین اہل جنت سی وقالوا الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور الی قولہ تعالی لا یمسنا فیھا نصب ولا یمسنا فیھا لغوب اور معنی لغوب کی رنج و تعب ہیں اور یہ لفظ مقامہ واسطی مبالغہ کی ہے جیسی لفظ علامہ وغیرہ میں اور بعد آیا مجکو بعد لکھنی اون ابیات کی لکھنا قصیدہ کا جو موسوم ساتھ لآلی آخرہ کے ہی تعریف آخرہ میں

الا بادار خلد طیب دارا	حمتھا الحسن مامون الزوال
قصورا ثم حورا ثم حبرا	مدامًا غیر محدود السوال
ولذات وعیشًا دائم	مقیم لیس فی دھر بالی
بھا مالم تری عین وتسمع	بہ اذن ولم یخطر ببال
خیام الدر فیھا نا صبات	وغرفات مصنات عوالی
بھا حور حسان فائقات	منیرات ملیحات غوالی
یری مخ لسا فیھا عیانا	وراسعین ملبوس الجمال
ولو تصغی بحر عاد عذبا	قراتا طیبا للشرب حالی

وَلَوْ تَبْدُو بِدُنْيَا عِطْرَتُهَا ‏ وَأَمْسَى النُّوْرُ لِلظَّلْمَاءِ جَالِي

تُضِيءُ الْخُلْدَ فِي نُوْرِ ابْتِسَامِ ‏ لِبَهْجَةِ الزَّوْجِ فِي زَاهِي الْجَمَالِ

تُغَنِّي فِي الْأَرَائِكِ رَافِعَاتٍ ‏ بِأَصْوَاتٍ رَخِيمَاتٍ حَوَالِي

عَلَى خَيْلٍ وَنُجُبٍ مِنْ بَهَاءٍ ‏ كَمِثْلِ الْبَرْقِ زَارُوا ذَا الْجَلَالِ

فَلَذَا أَحْلَى وَأَهْنَا مِنْ جَمَالٍ ‏ رَأَوْا لَمَّا تَجَلَّى ذُو الْكَمَالِ

وَنَالُوا فِي جِوَارِ الرَّبِّ مُلْكًا ‏ وَرِضْوَانًا وَيَا لَكَ مِنْ نَوَالِ

فَهٰذَا الْعَيْشُ لَا عَيْشٌ بِدُنْيَا ‏ وَهٰذَا الْفَخْرُ لَا فَخْرٌ بِمَالِ

سَيَدْرِي كُلُّ ذِي فَخْرٍ بِدُنْيَا ‏ لَدَى الْأُخْرَى لِمَنْ فَخْرُ الْمَعَالِي

إِلٰهِي لَا تُخَيِّبْ يَا قَعِيبًا ‏ فَقِيرًا مِنْ صَفَاءِ الْخَيْرِ خَالِي

فَمَا لِي قُرْبَةٌ إِلَّا رَجَائِي ‏ لِفَيْضِ الْفَضْلِ يَا مَوْلَى الْمَوَالِي

وَمِسْكُ الْخَتْمِ حَمْدُ اللهِ رَبِّي ‏ عَلَى نَعْمَائِهِ فِي كُلِّ حَالِ

وَتَغْشَى أَحْمَدًا مَوْلَى الْبَرَايَا ‏ صَلَاةٌ مَعْ صِحَابٍ ثُمَّ آلِ

ترجمہ بہلا ای مکان خلد یعنی جنت تو پاکیزہ مکان ہی جمع کیا تو نے حسن لی زوال کو ۞ قصور ہیں حورین ہیں اور خوبیاں ہمیشہ کی نہ منقطع ہونی والی اور لذتیں اور عیش صاحب نعمت پائدار کہ نہیں کبھی کہنہ ہونے والی ۞ بیس اوسکی وہ نعمتیں ہیں کہ نہیں دیکھیں آنکھوں نی اور نہ سنا ویسا کانوں نے اور نہ گذریں بیچ دل کسی کے ۞ بنگلی موتیوں کے بیچ اوسکی روشن اور بالاخانی نہایت روشن بلند اوسمیں حورین نہایت خوبصورت سب سی فایق روشن اندام نمکین انداز سیہ بال والیاں ۞

مطرآوی معزاوکی بیڈلیونکا سرملا باہر ستر پوستا کوں مدہ کی ۔ اور اگر تھوک دی دریای شور میں ہوجاوی شربن صاف خوش مزہ واسطی پیسی والی کے حلاوت دار ۔ اگر ظاہر ہو دنیا میں معطر کردی اوسکو اور ہوجاوی روشنی اوسکی ظلمتوں کو دور کرسوالی ؛ روشن کری کی جنت کو بیچ نور حسنہ ذیال نماکے سردنک شوہر کے بیچ روشن تب خاتون کی ؛ خوش الحانی سی گاوین گی بیچ تحتون بلند کے ساتھ آوازون سرم وشرین کی ؛ اوپر گھوڑوں اور شتروں کی سوار ہون گی کہ وہ روشنی میں تیل سرق کے ہوں گی اور زیارت کریگی ذوالجلال کے ؛ پس نہوگا تیرے اور خوشگوار کوئی جمال اوس جمال سی کہ دیکھین گی جسوقت تجلی کریگا جمال باکمال حق تعالی کا ؛ اور حاصل کرین گے اسکے نزدیک بادشاہت اور رضامندی اسکے اور کیا عمدہ نعمت ہے پس بہشت ہے کہ بہشت ہے کہ بہیں ہی عیتر ساتھہ دنیا کے اور یہ فخر ہے کہ بہن یہ فخر مال ہیں ؛ جان لیگا ہر فخر کرنیوالا دنیا میں نزدیک آخرت کہ واسطی کس شخص کے ہی فخر بزرگ ؛ یا اللہ یا مراد نکر باقی فقیر کو کہ صفائی نیکی سی خالی ہے ؛ کہ نہین واسطی میری کوئی نیکی مگر امید میری واسطی فیض وصل تیری کے ای مالک ہر مالک کے ؛ اور مشک ختم کا حمد ہی رب میری کی اوپر نعمتوں اسکی کے ہر حالت میں ؛ اور دیکھو حضرت احمد مجتبی سردار خلق کو رحمت کاملہ حق تعالی مع اصحاب اور آل آنحضرت کی حکایت

منقول ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ سی کہ فرماتی ہیں درمیان اوس حالکی کہ سیر کرتا تہا میں جبل لکام میں گذرا میں اوپر ایک وادی کثیر الاشجار کے سو درمیان اوس حالکی کہ کہڑا تہا میں اوسکو دیکہتا ہوا تعجب سے ناگاہ سنا میں البتہ آواز کہ بہی لگی آنسو میری اور بڑہ گیا قلق دل کا تو چلا میں آواز پر یہانتک کہ کہڑا ہوا جاکر دروازی پر ایک غار کے جو تہا بیچ

اوس وادی کی اور آواز آتاتہا اوسمین سے توجہا نکا مینی اوسمین لیس پایا ایک شخص اہل عبادت اورکوشش سے کہ کہہ رہا ہی سُبْحَانَ مَنْ نَزَّہَ قُلُوْبَ الْمُشْتَاقِیْنَ فِیْ رِیَاضِ الطَّاعَۃِ بَیْنَ یَدَیْہِ سُبْحَانَ مَنْ اَوْصَلَ الْفَهْمَ اِلٰی عُقُوْلِ ذَوِی الْبَصَائِرِ فَهِیَ لَا تَعْتَمِدُ اِلَّا عَلَیْہِ سُبْحَانَ مَنْ اَوْرَدَ حِیَاضَ الْمَوَدَّۃِ نُفُوْسَ اَهْلِ الْمَحَبَّۃِ فَهِیَ لَا تَحِنُّ اِلَّا اِلَیْہِ

ترجمہ پاک ہی وہ اللہ جسنی پاک کیا دلون مشتاقون کی کو بیچ باغون طاعت کی نزدیک اپنی پاک ہے وہ اللہ جسنی پہنچائی سمجہہ کو طرف عقول صاحب بصیرت کے پس وہ نہین بہروسا کرتی مگر اوسی پر پاک ہی وہ اللہ جسنی وارد کیا محبت کی حوضون مین اہل محبت کی جانون کو پس وہ نہین مشتاق ہین مگر طرف اوسی کی پہر کہکر خاموش ہوگیا تو کہا مینی اوس سے السلام علیک یا حلیف الاحزان وقرین الاشجان کہا اوسنی وعلیک السلام کسنی پہنچایا تجکو طرف اوس شخص کے جو تنہا ہوا ہیبہائے خوف سوال لوگون سی اور مشغول ہو رہا ہی محاسبہ نفس مین آلود گی کلام سی کہا مینی پہنچایا مجکو تمہاری طرف رغبت نی بیچ جستجو اور عزلت اور التماس کرنے نعمتون کی نی قلوب مقربین وابرار سے پس کہا اوسنی ای جوان تحقیق واسطی اللہ تعالی کے بندی ہین کہ سلگائی ہی اونکی دلو نمین محبت نے آگ شوق کے سو روحین اونکی لسبب شدت شوق کے چرتی ہین باغ ملکوت مین اور دیکہتی ہین طرف اون چیزون کی کہ کی گئی ہین وہ واسطی اونکی بیچ پردونمین جبروت کی تب کہا مینی اوس سے بیان کر توصیف اون لوگون کی کہا وہ ایک قوم ہے کہ پناہ لی ہی اونہون نی غارون مین اوسکی رحمت کی اور پیی ہین جام شراب محبت اوسکی کی پہر کہا اوسنی ای مالک میری ملحق کر مجکو اونکی ساتہ اور توفیق دی مجہی اونکی اعمالون کے کہا مینی کیا نہین کہتی مجکو کوئی وصیت کہا دوست رکہہ اللہ تعالی

کو شوق لقا اوسکی کے کہ تحقیق واسطی اوسکی ایکدن ہے کہ تجلی فرماویگا اوسمیں واسطی اولیا اپنی کی
پہر پڑہی اونسنی یہ اشعار

قد کان لی دمع فافنیتہ	وکان لی جفن فادمیتہ
وکان لی جسم فانکستہ	وکان لی قلب فاضنیتہ
وکان لی یا سیدی ناظر	اری بہ الحق فاعمیتہ
عبدک اضحی سیدی مولعا	لو شئت قبل الیوم اودیتہ

ترجمہ تحقیق تہی واسطی میری آنسو پس فنا کیا میں اونکو اور تہین واسطی میری پلکین پس خون آلودہ کیا میں اونکو اور تہا واسطی میری جسم پس گلایا میں اوسکو اور تہا واسطی میری دل پس لاغر کیا مینی اوسکو۔ اور تہیں واسطی میری ای سردار میری آنکہیں کہ دیکہتا تہا مین ساتہ اونکی حق کو پس اندہا کیا میں اونکو۔ غلام تیرا ہو گیا ای سردار میری قید اگر چاہتا تو پہلی آج سی ٹہکانا تہا اوسکو
حکایت منقول ہی حضرت ذوالنون مصری رضی کہا اونہوں نی درمیان اوس حال کے کہ سیر کر رہا تہا مین کوہ لبنان مین درمیان رات کی ناگاہ ملا مجکو ایک چہپر برگ بلوط کا اور نکلا اسرا ہنا اوس چہپر سے ایک جوان نی کہ حسین تر تہا موہ اونکا قمر سے پس کہا شہادت دی واسطی تیری میری دل نے بیچ حوادثات کی ساتہ نہایت صفا کاملہ کے اور جبران ہوئی دل کنہ ذات تیری مین اور بستہ اونکا شراب محبت تیری سی ہی اور کیونکہ نہ گواہی دی واسطی تیری دل میرا ساتہ اس بات کی حالانکہ نہین احساس میری دلکو یہ کہ مالوف ہو غیر تیری سے ہیہات ہیہات بیشک نامراد ہوئی نزدیک تیری کو تاب ہے کرنیوالی حسی پہر یہ کہکر

سر اپنا کر لیا اندر جھبیر کے اور بہلا دی مجکو سیر اوسکی اس کلام نی تو کہڑا رہا مین وہان صبح تک
پہر اوسوقت نکالا اوسنی سر اپنا باہر اور دیکہا طرف چاند کے پس کہا منور ہوی تیری نور سی آسمان
اور زمین اور روشن ہوئین تیری نور سے ظلمتین اور پوشیدہ ہوا جلال تیرا آنکھون سی اور پہنچین
اوسکو معرفتین دلون کی پہر کہا بواسطہ التجا میری کی طرف تیری اس میری حزن وغم مین یہہ
کہ دیکہہ تو طرف میری دیکہنا اوسکا کہ پکار امینی اوسکو پس قبول کیا اوسنی میری پکارنی کو فقط تو
اوسوقت پڑا مین اوسکی طرف اور سلام علیک کی اوسی پس جواب دیا اوسنی میری سلام کا کہا مینی
رحم کری تجہپر پروردگار سوال کرتا ہون مین تجہسی ایک مسئلہ کا کہا نہین پوچہا مینی کسواسطی ہی اپنے نکالا
کہا اسواسطی کہ ابہی نہین نکالا ہے خوف تیرا میری دل سے کہا مینی ای محبوب میری کس چیز نے کہا ہا
تجہکو میری جانب سی کہا خالی رہتی تیری نی مشغولی کے دن مین اور ترک کرنی تیری نی زاد
راہ واسطی معاد اور روز بازگشت کی اور توقف کرنے تیری نی اوپر ظنون کے ای ذوالنون
حضرت ذوالنون فرماتی ہین پہر اس کہنی سی اوسکی بیہوش ہوگیا مین اور پڑا رہا یہانتک
کہ افاقہ ہوا مجکو گرمی مین دہوپ کے پہر جب سر اوٹہایا مینی تو نہ پایا اوسکو اور نہ اوس
جہبیر کو پہر کہڑا ہوا اور چلا وہان سی اور اتبک حسرت اوسکی فراق کے میری دل مین ہی راضی ہو
اوسنی اللہ تعالے اور منتفع کری ہمکو اونکی برکات سی **حکایت**
سوال کیا کسینی حضرت ابراہیم شیبانی رضی سی کہ کیا وصف ہی عارف کا فرمایا تہا مین ایکبار
جبل طور پر ساتہہ اپنی مرشد ابو عبد اللہ مغربی رضی کی اور تہی ساتہہ ہماری قریب ستر آدمیون کے
پس ناگاہ آیا ہماری پاس ایکدن ایک جوان کہ ظاہر تہا اوس سے اثر خشوع کا سو جب پڑہتی

ہم بہار تو پڑ تہا وہ بہی ہماری ساتہہ اور حب مباحثہ کری ہم علم کا تو سنتا ہمسی یہہ درمیان
اوس حالکی کہ ہم سب بیٹہی ہوی ہی نیچی ایک درخت کی اوس جگہہ کہ تہی وہان گہانس اور موسم
ربیع تہا لیس شروع کیا ہمسی شیخ نی بیان کرنا علوم معارف کا تو دیکہا میں اوس جوان کو کہ ایک
آہ کی اوسی لیس جل گئی گہاس اوسکی پاس کی پہر بانیہ ہوگیا کہ دیکہا مینی اوسکو آتشک کہا شیخ نی وہ
۲۱ شخص عارف تہا اور یہہ وصف اوسکا ہی **حکایت** منقول ہے کسی بزرگ سی کہ کہا اوس
تہا میں کوہ لکام میں کہ ڈہونڈہتا تہا اوہان اہل زہد و عبادت کو پس دیکہا ایک شخص کو گوڈری
پوش بیٹہا ہوا ایک پتہر پر جہکائی ہوی سر طرف زمین کی کہا مینی ای شیخ کیا کرتی ہو یہاں
کہا دیکہتا ہوں اور نگاہ رکہتا ہوں کہا مینی نہین دیکہتا میں تیری آگی سوا پتہر کے پہر کیا بیٹہی ہوی
دیکہتی ہو اور کیا یاد رکہتی ہو پس بدل گیا رنگ اوسکا اور دیکہا مجکو غصہ سی کہا دیکہتا ہون مین
خطرات کو اپنی دلکی اور نگاہ رکہتا ہوں احکام کو اپنی رب کی پس قسم ہے تجکو اوس ذات کی کہ لایا
وہ تجکو میری پاس نہ کہ چلا جا تو یہاں سے کہا مینی کہو مجہسی کوئی ایسی بات کہ نفع حاصل کرون
اوس سی تو چلا جاؤنگا تیری پاس سی کہا جسی لازم پکڑا دروازہ تاب ہوا اہل خدمت سے
اور جسی کثرت کی ذنوب کی معاقب ہوئی اوسکو کثرت ندامت اور جسی طلب کی نجات کی ساتہہ اللہ تعالی
کے وہ نی خوف ہوگیا بند مسی بہر چلا گیا وہ مجکو چہوڑ کر راضی ہو اوس سی اللہ تعالی فقط
حکایت کہا ہے کسی بزرگ نی کہ نکلا میں بیت المقدس سی بارادہ جانے
کسی گاؤں کے ایک کام کو سو ملا مین راہ میں ایک عجوزہ سی کہ تہی ہوی ہی کرتا اور جادر
صوف کی تو سلام علیک کی مینی اوس سی اور جواب دیا اوسنی میری سلام کا پہر کہا

اوسنی ای جوان کہان کا ارادہ کیا تو نے کہا مین ایک گانو کا واسطی کسی حاجت کی پوچہا کسقدر
مسافت ہی درمیان تیری اور گہربار تیری اور منزل تیری کی کہا مین اٹھارہ کوس کی کہا اٹھارہ
کوس جانا کلیم کو دلالت کرتا ہے کسی بڑی کام پر کہا مین ہان بولی کیون نہ سوال کیا تونی صاحب
قریہ سی یہ کہ متوجہ کردی تیری طرف تیری حاجت کو اور نہ محنت اوٹہاتا تو کہا اوسی نی نہ جانی مین
مراد اوسکی اس قول کی تو کہا مین ای بوڑھیا نہین درمیان میری اور صاحب قریہ کی ملاقات
اور جان پہچان بولی کسنی متوحش کردیا تجکو اوسکی معرفت سی کہ ناشناسا رہا تو اوس سی اور کسنی
قطع کردیا درمیان تیری اور اتصال کی ساتھہ اوسکی پس اوسوقت سمجہا مین مطلب اوسکا تو رونے
لگا مین پہر بولی کیا دوست رکہتا ہے تو اللہ تعالی کو کہا مین ہان بولی سچ کہو مجسی کہا مین ہان قسم ہے
اللہ تعالی کی کہ مین دوست رکہتا ہون اللہ تعالی کو بولی پہر کس چیز نے فائدہ دیا تجکو
راستون حکمت اوسکی سے جسکہ پہنچایا طرف محبت اوسکی کے کہا اوسی نی پس حیران رہگیا مین
کہ نہ جانا مین کیا کہون اسکی جواب مین تو بولی شاید تو ان لوگون مین سی ہی کہ دوست رکہتی ہین
کتمان محبت کو تو پہر نہ آیا مجکو کچہہ جواب اسکا پہر بولی انکار کیا ہے اللہ تعالی نی اسبات کا کہ خراب
کیجاوین راستی اوسکی حکمت کی اور پوشیدہ ہو معرفتین اور محبت اوسکی ساتھہ متعلق ہو نی کی دلونسے
بیکارون اور بطالین کے کہا مین رحم کری تجہپر پروردگار اگر دعا کری تو اللہ تعالی سے کہ مشغول
کردی مجکو ساتہہ کسی شی کی اپنی محبت سی تو بہتر تہا تو پہر اوسنی ہاتہہ اپنا میری مونہہ پر اور پہر دونا
مینی دیے تمام تو بولی جا اپنی کام کو پہر کہنی لگی اگر نہوتا خوف سلب کا تو البتہ حیران ہوتی مین
ساتہہ تعجب کی آہ ہی اوس شوق سے کہ نہین دور ہوتا وہ مگر ساتہہ تیری اور نہ اوس گریہ سے

کہیں ٹہیرتا مگر طرف تیری راضی ہوا اوس سی پروردگار اور نفع دی ہمکو اوسکی برکات سے

21 حکایت مروی ہی کہ دو جوان عبادت کیا کرتی تھی ملک شام میں نام ایک کا صبیح اور دوسریکا ملیح تہا اور بہت مشغول عبادت کے ہوگی سی چیند روز بعد تو کہا ایک نے دوسری کہ چلو جنگل کے طرف سیر کرین شاید ملیں کسی شخص سے ادب سکہا دیں اور سکو کچہہ دیں اوسکا سبب ہے کہ پروردگار نفع دی ہمکو اوس سی پہر نکلی یہ دو نو سحر کے وقت تو بیچ میں آیا انکی ایک حبشی کہ سر پر تہا اوسکی سہار الکڑیوں کا کہا اون دونوں نی اوس سی ای شخص کون ہے رب تیرا تو رکہدیا اوسنی گٹہا اپنا زمین پر اور بیٹہہ گیا اوسی پہر بولا اون دونوں سی کہ مت پوچہو مجہسی یوں کہ کون ہی رب تیرا بلکہ پوچہو مجہسی کہاں ہی مقام ایمان کا تیری دل میں تو دیکہی لگا ہمیں سی ہر شخص دوسری کو پہر بولا وہ اون دونوں سی کہ کچہہ سوال کرو اسواسطی کہ نہیں منقطع ہوتا ہے پوچہنا مرید کا پہر جب دیکہا اوسی کہ نہ کہتی ہیں کچہہ اوس سی تو کہا اوسنی ای اللہ اگر جانتا ہے تو کہ تحقیق واسطی تیری ایسی بندی ہیں کہ جب سوال کرین مجہسی کسی امر کا تو دیتا ہی تو وہ اونکو تو کر دی اوس میری گٹہی کو سونی کا پس ناگاہ ہو گیا وہ سب سونا چمکتا ہوا پہر بولا ای اللہ اگر جانتا ہی کہ واسطی تیرے تیری ایسی بندی ہیں کہ گوشہ نشینی اور گمنامی پسندیدہ تر ہے اونکو شہرت سی تو کر دی اسکو پہر لکڑیں تو ہو گئیں وہ لکڑیں پہر اوٹہا لیا اوسی اوسکو سر پر اور چلا گیا کہتی ہیں وہ دونو کہ پہر نہ طاقت ہوئی ہمکو اوسکی پیچہی جانی کے راضی ہوا اوسی پروردگار اور منتفع کری ہمکو اوسکی برکات سی حکایت مروی ہی کسی بزرگ سی کہ کہا اوسنی پڑہے میں نے نماز عصر کے پیچہی حضرت ذوالنون مصری کی جنہیں کہا آپکا نام مبارک اللہ کا پہر حیران

دفاموش ہوگئی گویا کہ جسم اونکا بی جان ہی بلحاظ بڑائی اور عظمت پروردگار کے پہر کہا بعد
تہوڑی دیر کے لفظ اکبر کا تو معلوم ہوا مجکو اوس کہنی کی تاثیر سے تکبیر کے کہ گویا ٹکڑی ہوگیا
دل میرا اور فرمایا ہے حضرت ذوالنون رضی کہ سنا ہی مینی بعضے اہل عبادت سی کہ تہا وہ ساحل شام
مین اور کہا کرتا تہا کہ بتحقیق واسطی اللہ تعالی کی ایسے بندی ہین کہ پہچانا ہے اونہون نے اوسکو
ساتہہ یقین معرفت اوسکی کے پس اوٹہائی ہین دامن اپنی واسطی قصد کرنے کی اوسکی طرف
اور تکلیفین اوٹہائی ہین اوسکی طلب مین بامید اوس آرام کے کہ ہے اوسکی نزدیک رہتی ہین دنیا مین
ہمراہ رنج وغم کے اور عمر کاٹی ہی ساتہہ کمال ملال کے اور نہین دیکہا اوسکی طرف چشم رغبت
سے اور نہین زاد لیا اوس سی مگر مثل زاد مسافر سوار کے ڈری ہین انقطاع سے سو جلدی کی
ہے اور امید کی ہی نجات کے پس محنت کی ہے اور خرچ کی ہین خوشیین اپنی دلون کی اپنی مرلی
کے رضامندی مین اور دیکہا ہے آخرت کو آگی آنکہون اپنی کے اور لگائی ہین اوسطرف کان
اپنی دلون کے سو اگر دیکہی تو اونکو تو پاویگا تو اونکو لاغر خشک لب گرسنہ شکم غمگین دل کہیلے
بدن گریان چشم نہین ہین وہ لوگ مصاحب تکلف وتعلیل کی قناعت کی ہے دنیا سے ساتہہ قوت
قلیل کے پہنی ہین لباس پرانے کملون سے اور سکونت اختیار کی ہے پرانی مکانون غیر آباد
مین بہاگی ہین اپنی وطنون سی اور پسند کیا ہے تنہائی کو دوستون سی اگر دیکہی تو اون کو
تو دیکہیگا تو اونکو ایک ایسی جماعت کہ ذبح کردیا ہے اونکو رات نی چہریون سے بیداری کے
اور جدا کردی ہین عضا اوسنکے خنجرون سے تعب کے پتلی ہوگئی ہین پیٹ اونکی بسبب
بہت جگنی کے شب مین پریشان ہین موی سر اونکے بباعث بیخوابی کے پہنچی ہین نہایت

مرتبہ ربح کو اور مستعد ہو رہے ہیں واسطی کوچ دروازگی کی راضی ہوا اونسی پروردگار اور متمتع کرے
ہمکو اونکی برکات سی آمین کہتا ہوں میں آمین لوگونکی حال میں کہا ہے کسی نے ان اشعار کو

اور بہت خوب کہا ہے

أتت بالصدق قد حررت رجالا	قد اطالوا البكا اذ الليل طالا
وملأت القلوب منهم بنور	من نفيس النفس يا من تعالى
وتوليتهم فكنت دليلا	وكسوت الجميع منهم جمالا
فاذا ما الظلام جن عليهم	وصلوا بالكلال منهم كلالا
عفروا بالتراب منهم وجوها	ذاك لله خشية وابتهالا
هجرت للمنام منهم عيون	فاستطار المنام عنهم وزالا
انما لذة البكا لمريد	اسلم الاهل والديار وجالا
خاضعا باكيا حزينا ينادي	يا كريما اذا استقيل اقالا

ترجمہ تو آئی ساتھ سچ کے تحقیق حرر دی تونی مردونکو تحقیق دراز کیا اونہوں نی رونی کو جسوقت کہ رات دراز ہوئی ہے اور بھرا تونے دلوں کو اونکی ساتھ نور کے نفس نفیس سے ای صاحب ذات عالی کے ؛ اور ولی بنا اونکا پس ہوا تو رہنما اور پہنایا تونے تمام کو اونمیں سی جمال ؛ پس جسوقت کہ تاریکی محیط ہوئی ہے اون پر ملتی ہیں ساتھ تکان کی آپہی سے لوگو . آلودہ کرتے ہیں خاک سی اپنی چہرونکو واسطی اللہ کے ارروی خوف اور زاری کے ؛ جدا ہوگئیں نیند سی آنکھیں اونکے پس اوڑگئی نیند اون سے اور زائل ہوئی ؛ سوائی اسکے نہیں ہے لذت رونیکے مگر واسطی صاحب

ارادت سے کہ اوسنی آگی کو پہنچا دیا اجل اور دیا روز آخر کا کہ خوف کرنی والی ہون وہ ؛ خضوع کرنے والا ہے وہ رونی والا غمگین کہ پکارتا ہے ای کریم جسوقت طلب عفو کیا جاوی عفو کرتا ہے

حکایت منقول ہے حضرت سعید بن ابی عروبہ رضی سی کہا اونہون نے حج کیا حجاج بن یوسف ثقفی نے سوا وتر اوہ ایک پانی پر راہ مین درمیان مکہ اور مدینہ منورہ کی اور طلب کیا ناشتا اپنا اور فرمایا دار وغہ سی لاو دیکہکر کون کہانا کہاویگا میری ساتہہ اور پوچہہ بعضی امیرون سے سو دیکہا اوسنی طرف پہاڑ کے اور نظر پڑا اوسکو ایک اعرابی کہ سو رہا تہا درمیان پتہرون کے سوا وٹہایا اوسنی اوسی لات مارکر اور کہا آ پاس امیر کے پس آیا وہ کہا اوس اعرابی سے حجاج نے دہو ہاتہہ اپنی اور کہا ساتہہ ہماری کہا اوسنی تحقیق پکارا ہے اوسنی جو وہ بہتر ہے تجہسی پوچہا وہ کون ہے کہا اللہ تبارک وتعالی شانہ ہی کہ بلایا ہے اوسنی مجکو طرف روزی کے سو روزہ رکہا ہے مینی کہا حجاج نی اس سخت گرمی مین کہا ہان روزہ رکہا ہے مینی الیسی دن مین کہ وہ گرم تر ہے اسکی دن سے کہا آج افطار کر لے پہر روزہ رکہہ لینا کللکو کہا اگر ضامن ہو تو میری حیات کا کل تک تو کہا حجاج نی نہین ذمہ داری اسکی میری طرف پہر کیون سوال کرتا ہی تو مجہسے عاجل کا بعوض آجل کے کہ جسپر تو قادر نہین ہے کہا حجاج نی یہ عمدہ کہانا ہے کہا نہین عمدہ کیے اسکی تیری طرف سی بلکہ اسکو خوب وبہتر کیا ہے تندرستی نی راضی ہوا اوسنی پروردگار اور اسی معنی مین کہی ہین مینی یہ اشعار

بِعَافِيَةٍ طَابَ الطَّعَامُ لِطَاعِمِ	وَمَا طِيبُ الدُّنْيَا خُ عَيْشًا وَإِنَّمَا
وَإِنْ لَمْ يَكُنْ طَابَتْ جَمِيعُ الطَّاعِمِ	إِذَا كَانَ بِي سَقَمٌ فَلَا شَيْءَ طَيِّبٌ

ترجمہ اور بعین لذت کیا ہے نادر چیز نعمت کو اور سوا اسکی نہیں کہ بسبب ناامت کی لذت ہوتا ہے کہانا واسطی کہانی والی کے جو حکم ہوتی ہے تجکو تمارے پس نہیں ہوتی کوئی چیز لذیذ اور اگر ہوتیں
۲۲ ہوتی تیار ہیے تو لذیذ ہو جاتی ہیں تمام کہانی حکایت مروی ہے کہ حجاج بن یوسف نی سفر حج کیا ایکبار سو بنت ایک شخص کو کہ تلبیہ کہتا ہے گرد خانہ کعبہ کے بلند آواز سے پس کہا لاؤ اسکو میری پاس سو لائی اوسکو لوگ سامنی پوچھا اوس سے کو نسی لوگون میں سی ہی تو کہا اوسی مسلمانوں میں سے ہون میں بولا نہیں پوچھتا میں تجسی حال اسلام کا کہا پہر کس چیز سے سوال کرتا ہے تو بولا میں دریافت کرتا ہون شہر سے کہا اہل یمن سے ہوں میں پوچھا کسطرح چھوڑ کے آیا ہی تو محمد بن یوسف یعنی میری بہائی کو کہا چھوڑ آیا ہوں میں اوسکو عظیم وجسیم دہوکا دینی والا بہت سواروں والا اثر اسراف بہت داخل ہونی والا بولا نہیں سوال کرتا میں تجسی اسکا کہا پہر کیا پوچھتا ہے کہا دریافت کرتا ہون میں تجسی خلق و سیرت اوسکی کہا چھوڑ آیا ہوں میں اوسکو درحالیکہ وہ ظالم اور جابر اور مطیع مخلوق نافرمان خالق کا ہے کہا اوس سی حجاج نی کس چیز نے برانگیختہ کیا تجکو اسکہنی پر حالانکہ تو جانتا ہے قدر و مرتبہ اوسکا نزدیک میری کہا اوس شخص نی کیا دیکھتا ہے تو مرتبہ اوسکا نزدیک اپنی زائد اور برتر میری مرتبہ سی نزدیک اللہ تعالی شانہ کی درحالیکہ میں مہمان اوسکی گہر کا ہون اور تصدیق کرنیوالا اوسکی نبی کا ادا کرنیوالا اوسکی قرض کا اور متبع اوسکی دین کا تو خاموش ہو گیا حجاج اور نہ آیا اوسکو کچہہ جواب اور چلا گیا وہ شخص بلا اجازت پہر چلا گیا کعبہ شریفہ کے پردون میں اور کہا ای اللہ تجسی پناہ مانگتا ہون اور تجسی امن چاہتا ہوں ای اللہ کشایش تیری قریب ہی اور احسان تیرا قدیم اور عادت تیری بہلائی کے راضی ہو اوس سے پروردگار

اور نفع کرے ہمکو اونکی برکات سے **حکایت** منقول ہے طاہر مقدسی رح سے کہا اونہون نے نکلا مین عسقلان سے جاتے کو غزہ کی طرف جستجو مین ابدال کے پس ناگاہ ملا مجکو ایک جوان بیٹہا ہوے پرانی کملی کنارے پر سمندر کے تو کچہہ خیال مین نہ لایا مین اوسکو پس متوجہ ہوا وہ میری طرف اور پڑہے یہہ اشعار

لَا تَنْسُبَنِّي بِاَنْ تَرٰى خَلَقِي	فَاِنَّمَا الدُّرُّ دَاخِلَ الصَّدَفِ
عَمَلِي جَدِيْدٌ وَمَلْبَسِي خَلَقٌ	وَمُنْتَهَى اللُّبْسِ مُنْتَهَى الصَّلَفِ

ترجمہ نہ کہین کر مجسے اسواسطے کہ دیکہتا ہے تو پرانے کپڑے میرے پس سوا اسکی نہین ہے کہ موتی ہوتا ہے سیپ کے اندر عمل میرے نئے ہین اور کپڑے میرے پرانے اور نہایت لباس کے نہایت تکلف کے ہے + اور کہا ہے ابو عبد اللہ دینوری رح نے آیا میرے پاس ایک فقیر ایکدن کہ ظاہر تھے اوسپر آثار رنج کے تو چاہا میرے دلنے کہ لادون اوسکو کوئی چیز تو قصد کیا مینے یہہ کہ رہن رکہون جوتا اپنا پس منع کیا مجکو میرے نفس نے اور کہا کیسی پوری ہوسکیگی طہارت تیری برہنہ پائی مین کہا مینے دل مین اپنے رہن رکہون دستار اپنی تو کہا برہنہ سر رہیگا تو پہر چاہا رہن کردن لوٹا اپنا کہا کس سے وضو کریگا تو کہا مینے رہن رکہون ظرف آب اپنا تو اوسکو بہی نچاہا میرے نفس نے کہا مینے نفس سے کیا مضائقہ ہے اسمین اور یکبار واقع ہوئی میرے اوسی اسباب مین پس اوٹہہ کہڑا ہوا وہ فقیر پس اتار اپنی اور باندہ لیے کمر اور لیا عصا اپنا تہہ مین اور پہر کر دیکہا مجکو اور کہا اچہے شخص ہمت رکہہ چہوڑ دستار اپنی مین جاتا ہون حضرت ابو عبد اللہ کہتے ہین کہ پہر اقرار کیا اللہ تعالی سے مینے کہ نہ کہونگا اور رہنے دیا یہانتک کہ ملون اسی فقیر سے پس مر رہے گئے بعد اسی اقرار کے نہ کہائی اونہون نے

رو ڈی تیس برس تک راضی ہوا اوسی پروردگار اور منتفع کری ہمکو اوکی برکات سے

حکایت منقول ہی حضرت سری سقطی رضی سی کہا اونہوں نی ستا مینی کرتی ایک عورت حب اوٹھتی تب کو واسطی نماز کے تو کہا کرتی اے الہی تحقیق ابلیس ایک بندہ ہے تیری بندون مین سی میانی اوسکی تیری ہاتھہ میں ہی دیکہتا ہے وہ مجکو اسطرح سی کہ نہیں دیکھتی مین اوسکو اور تو دیکہتا ہے اوسکو اسطرح کہ نہیں دیکہتا وہ تجکو اے اللہ تو قادر ہے اوسکی جملہ کام پر اور نہیں قادر وہ تیری کیسے امر پر اے اللہ اگر ارادہ کری وہ میری ساتھہ کیسے برائی کا تو رد کر دی برائی اوسکی اور اگر مکر کری وہ مجھسی تو مکر کر تو ساتھہ اوسکی پناہ مانگتی ہوں مین تجھسی اوسکی برائی سے اور پناہ لیتی ہوں تجھی اوسکی ہلاکت پر پہر رویا کرتی یہاں تک کہ جاتی رہی ایک آنکھہ اوسکی کہا اوس سی لوگوں نے ڈر اللہ سے کہ نہ جاتی رہے دوسری آنکھہ تیری بولی اگر ہی آنکھہ میری آنکھوں سی اہل جنت کے تو عوض دیگا اللہ تعالی اسکا ساتھہ اوس آنکھہ کے کہ وہ بہتر ہے اسسے اور اگر وہ آنکھہ ہے آنکھوں سی اہل نار کے تو دور کیا اوسکو مجسی پروردگار نے راضی ہوا اللہ تعالی اوس سے فقط

حکایت مروی ہے ابو العباس بن مسروق رضی سی کہا اونہوں نی تہا مین بصرہ مین پس دیکھا ایک صیاد کو کہ مچھلیاں پکڑتا تہا ایک مقام پر اور تہی قریب اوس سے ایک لڑکی اوسکی سو جب پکڑتا وہ شخص کوئی مچھلی تو ڈالتا اوسکو اپنی جلتی میں کہ پاس اوسکی تہا تو پہینک دیتی وہ لڑکی اوس مچھلی کو نکال کر دریا میں پہر جب لوٹ کر دیکھا اوسنی مچھلی کو تو نہ پائی اوسمیں کوئی مچھلی تو پوچھا لڑکی سے کیا کیا تو نی مچھلیوں کو کہا اوسنی اے باپ کیا نہیں سنا ہے مینی تجھسے کہ روایت کی ہے تو نی آنحضرت صلعم سے کہ فرمایا ہی آپ نے

کہ نہین پہنسنی کوئی مچھلی جال مین مگر جب کہ غافل ہوتی ہے ذکر الٰہی سے تب رونی لگا وہ شخص اور
پھینک دیا جال ہاتھہ سے راضی ہوا اوسی پروردگار اور مراد نقل اس حدیث سی یہ ہے کہ جو غافل
ہے ذکر الٰہی سے نہین خواہش رکھتی ہم اوسکی واسطی ناقص اور بی برکت ہونی اوسکی کے فقط
حکایت مروی ہے حضرت جناب امیر المومنین عمر بن خطاب رضی کہ شب کو پھرا کرتے ۱۷
آپ مدینہ منورہ مین واسطی چوکی داری کے پھر ایک شب پھرتے پھرتے تھک گئی تو تکیہ لگا کر ایک
دیوار سے کھڑی ہوگئی دم لینی کو تو بولے اندر سے اوس گھر کے ایک عورت اپنی لڑکی سی کہ اوٹھہ اور
جاکر پانی ملا دی اوس دودہ مین کہ زیادہ ہوجاوی کہا اوس لڑکی نی ای ماں کیا نہین سنا تو نی
حکم امیر المومنین کا پوچھا ماں نے کیا ہے حکم اونکا کہا اونہون نے منادی پھروا دی ہی شہر مین
کہ نہ ملا دی کوئی شخص پانی دودہ مین کہا اوٹھہ تو اور ملا دی پانی کو کہ تیری گھر مین نہین دیکھتا
خلیفہ اور نہ منادی اوسکا کہا لڑکی نی ای ماں واللہ نہین مین اون لوگو مین سی کہ اطاعت کرون
حضرت عمر کے ظاہر مین اور نافرمانی کرون اونکی پیٹھہ پیچھی خلوت مین راضی ہوا اوس سی پروردگار
کتابون مین مذکور ہے سیر مین پسند آئی جناب خلافت مآب کو یہ عقیدت اور حسن تقریر اوس لڑکی
کے پس نکاح کیا اوسکا آپ نی ساتھہ ایک کی اولاد اپنی سے اور اوسی لڑکی کی اولاد سی ہین حضرت
عمر بن عبد العزیز رضہ **حکایت** مروی ہے کہ گذرا ایک امیر اوپر دروازی حضرت حاتم اصم ۱۸
کی پس مانگا پانی اونکی گھر والون سے اور جب پی چکا تو دی اونکو کچھہ روپی اور اونکی مریدونکو بھیجے
تو خوش ہوئی اوس عطا سے سب گھر والی سوا ایک چھوٹی لڑکی کی کہ تھی وہ حاتم کی کہ وہ
رونی لگی تو دریافت کیا اوس سے لوگون نی سبب رونی کا کہا اوسنی مخلوق نی دیکھا ہماری طرف

ایک نظر رحمت اپنی تو عنی کرتا ہمکو اوسی وقت سو کسا ہوتا اگر دیکھتا اور نظر عنایت کرتا ہمارے طرف
خالق ہمارا راضی ہوا او نسی پروردگار اور مروی ہے کہ دختر شیخ یحیی معاذ رازی کی مانگا اپنی ماسے
کچھ کہا میکو کہا اونہوں نی مانگ اپنی پروردگار سے تو بولے وا شرمیں شرماتی ہوں اوس سے
کہ مانگوں کہاتی کے چیز اوس بادشاہ کی مثل وہی عدیل سے **حکایت** مروی ہے
ابو عبد اللہ جلا رحمہ کہا اونہوں نی طلب کیا میری باپ میری والدسی ایکدن مچھلی کو تو گئی باپ
میری بازار میں اور میں ہمراہ اوسکی تہا پس خریدی اونہوں نی مچھلی اور کھڑی رہی انتظار کسے
آدمی کے کہ لی وسطی اوسکی لیجانے کے مکان تک اوٹھا کر پس دیکھا ایک لڑکا کھڑا ہوا پاس اور بولا
ای چچا کیا چاہتی ہو کوئی حمال کہا اونہوں نی ہاں پہر اوٹھالیا اوسی مچھلی کو اور چلا ہوا ساتھ ہم
پس سنی ہمی اذان راہ میں تو کہا لڑکے نی اذان دی موذن نی اور محتاج ہوں میں طرف طہارت
اور نماز کے پس اگر راضی ہو تم اسواسطی تو بہتر ہی ورنہ اوٹھالیجاؤ مچھلی اپنی پہر رکھدی اوسنی مچھلی
اور چلا گیا تو کہا میری باپ نی ہم اولی ساتھ اسکی ہیں کہ توکل کریں اللہ تعالی پر اس مچھلی میں
پہر گئے ہم بہی مسجد میں اور پڑھے نماز ہمی اور لڑکے نی بہی مسجد میں پہر جب باہر آئی تو پایا مچھلی
کو رکھا ہوا اوسیطرح اپنی مقام پر سو اوٹھالیا اوسکو لڑکے نی اور چلا ہماری ساتھ ہماری گھر کے
طرف پہر کہا یہ حال جاکر میری والدنے میری والدہ سی تو کہا اونہوں نی کہو اوس لڑکے سے
کہ ٹہیرا رہے یہاں تک کہ کہاوی ساتھ ہماری کہانا پہر جب کہی یہ بات اوس لڑکے سی تو بولا میں روزہ
دار ہوں کہا میری والدنے پہر شام کو کہا میں جب ایکبار مزدوری کرلیتا ہوں حمال کے تو پہر اوسدن
دوبارہ نہیں کرتا بلکہ جاتا ہوں مسجد میں اور رہونگا وہاں شام تک پہر آونگا تمہاری پاس

شام کو پہر چلا گیا اور آیا بعد مغرب کی پس کہا یا ہم سب نی ملکر پہر جب فارغ ہوی ہم کہانی سے تو بتایا ہمنی اوسکو مکان طہارت کا اور دیکہا ہمنی اوسکو محب خلوت تو ٹہلایا اوسی ایک تنہا مکان مین اور قریب تہی ہمسے ایک عورت کہ رکگئی تہی ہاتہہ پاؤن اوسکی حرکت سی بسبب گٹہیا کی پہر قریب پہر رات گذری آئی وہ ہماری گہر مین صحیح وسالم تو دریافت کیا ہمنی اوس سی احوال اوسکا بولے کہا مینی ای رب ببرکت اس مہمان کے تندرست کردی مجکو پس اوٹہہ کہڑی ہوئی مین صحیح سویہ سنکر گئی ہم بطلب اوس لڑکے کی تو دروازہ ونکو بند اور نہ پایا اوس لڑکے کو راضی ہوا اوسنی پروردگار کہتا ہون مین بعضی اولیاء اللہ سی صغیر ہین اور بعضی کبیر اور بعضی غلام اور بعضی احرار اور کوئی عورت اور کوئی مرد اور کوئی مجنون اور کوئی عاقل اور منجملہ اون لڑکون کی ایک لڑکا تہا بلاد یمن مین اولاد سے بعضے مشایخ کے کہ کہیلا کرتا تہا لڑکون مین اور جو چیز طلب کیا کرتے وہ اوس سی تو حاضر کر دیتا واسطی اونکی اوسیوقت سو جب سنا یہ حال اوسکا شیخ نی یعنی اوسکی والد نی تو کہا اوس سی ای فرزند میرے کہلا مجکو فلانی چیز تو کہلائی اونکو اور جو چیز طلب کرتے اوس سی تو دیتا اوسیوقت پس ہاتہہ پہیرا اوسپر شیخ نے اور کہا بارک اللہ فیک کہلا مجکو فلانی چیز تو طلب کیے اوسنی حسب عادت پس نہ موجود کر سکا اوسکو اور اوسوقت سی مسدود ہو گیا اوس سے یہ دروازہ بسبب ہاتہہ پہیرنے شیخ کے اوسپر اسواسطے کہ اونہون نے مناسب جانا اوسکی حق مین کہ ڈری اوسکی حق مین شہرت اور آنی سے عجب و تکبر کے راضی ہوا اوسنے پروردگار **حکایت** منقول ہے حضرت ذوالنون رضہ سے کہا اونہون نے نکلا مین وادی کنعان سے رات کو تو دیکہا ایک شخص کو آتی ہوی رد بر وانپی اور وہ پڑہتا آتا تہا یہ آیہ شریفہ وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ط

پہر جب قریب ہوا وہ مجھسے تو تہی ایک عورت پہنی ہوی کرتا اور چادر صوف کی اور ہاتہہ مین تہا
اوسکی لوٹا اور عصا اور بولی مجہی کون ہی تو کہا میں ایک شخص مسافر ہوں بولی تعجب ہے کہ با وجود معیت
الٰہی کے پاتا ہے تو غربت کو اور حال یہ کہ وہ مونس غربا اور معین ضعفا ہی تو رونی لگا میں پہر بولے
کیوں روتا ہے کہا میں لگی دوا در دیر بولی اگر سچا ہے تو اپنی اس قول میں تو کیا سبب گریہ کا کہا میں
رحم کری تجہپر پروردگار کیا صادق شخص نہین روا کرتا بولی نہیں پوچہا میں کیوں نہین بولے
اسواسطی کہ رونا راحت ہی دل کی اور جای پناہ ہے عمرده کی اور نہیں پوشیده کیا وی نی کسے
چیز کو کہ سزاوار رائد ہو آه و نالہ سی یعنی یہان تک مباح ہے اور گریہ سو وه نزدیک اولیا اللہ کے
ضعف ہی تو متعجب ہو گیا میں اوسکی کلام سی پوچہنی لگی کیا حال ہے کہا میں متعجب ہوں میں تیری
کلام سی کہا کیا بہول گیا اوس درد کو جسکا ابہی ذکر کیا تہا تو نی کہا میں رحم کری تجہپر پروردگار اگر
مناسب جانی تو تو فائده دی مجکو ساتہہ کسی چیز کے شاید اللہ تعالی منتفع کری اوس سی بولی جو پایا ہے
تجکو حکیم کوئی چیز فائده کی تو پہر طلب زیادت مت کرنا اوسپر کہا میں رحم کری تجہپر پروردگار نہیں
مین مستغنی طلب زیادت سی خدمت میں اولیا اللہ کے بولی سچ کہا تو نے ای مسکین دوست
رکہہ اپنی مولا کو اور مشتاق رہ اوسکا جو واسطی اوسکی ایکدن ہے کہ تجلی کریگا اوسمیں ساتہہ نور
جمال اپنی کے واسطی ظاہر کرنے کرامت اپنی اولیا اور اصفیا اور اہل محبت کی پس پلاویگا اونکو
وقت تجلی کے ساتہہ جمال کمال صفات اپنی کے کلکو پیالہ شراب جمال کا اور سلسبیل وصال کا کہ پہر
تشنہ نہوں گے کبہی پہر غالب ہوا اوسپر وجد یہ کہی سے بس پکار کر بولے ای حبیب میری
دل کی کب تک چہوڑ رکہیگا تو مجکو اسی گہر مین کہ نہ یاد دل میں اوسمین کوئی دوست سچا

پہر چہوڑا مجکو وہین اور اوتری اونشیب وادی مین یہ کہتی ہوئی کہ رجوع کیا مینی طرف تیری نہ جنت کے
لوٹی مین طرف تیری نہ نار کے یہان تک کہ منقطع ہوگئی مجسی آواز اوسکی راضی ہوا اوس سے
پروردگار **حکایت** منقول ہی حضرت ذوالنون رضسی کہا اونہون نی زبیان
اوس حال کی کہ پہرتا تہا مین کنارہ نیل پر دیکہا مینی ایک بچہو کہ دوڑتا جاتا تہا تو اوٹہا یا مینی پہر اوسکی
مارنے کو پس نکل گیا وہ تیز بہاگ کر او پہنچا کنارے نیل پر پس نکلا ایک مینڈک تو کود کر سوار ہوگیا وہ
بچہو اوس مینڈک پر اور لی چلا وہ اوسکو تیز مانند ہوا کے یہان تک کہ پہنچا دیا دوسری کنارے پر پہر
پہنچا مین بہی اوسکی متابعت مین سوا اوترا وہ بچہو اوس مینڈک کی پشت سے اور چلا جنگل کو اور پیچہے
ہوا مین اوسکی پس ناگاہ پایا وہان ایک شخص سوتا ہوا بحالت نشہ اور ایک سانپ قریب آپہنچا تہا اوسکی
اور نزدیک تہا کہ کاٹی اوسکو پس جلدی سے اس بچہو نی اور پہلی اوسکی کاٹنی سے اوس مست کو
ڈنک مارا اوسکی ایسا کہ ٹکڑی ٹکڑی ہوگیا وہ سانپ اوسکی زہر سے پس بیدار کیا مینی اوس شخص کو
خواب مستی سے تو اوٹہا وہ گہبرایا ہوا خوفناک اور پہر جب دیکہا قریب اپنی سانپ تو جاگنی لگا وہان سے
کہا مینی مت ڈر کفایت کیا گیا تو اسکی طرف سی پہر بیان کیا مینی اوس سی سب قصہ تو جہکایا اوسنی
سر اپنا زمین کیطرف پہر سر اوٹہا کر دیکہا آسمان کو اور بولا یارب یہ معاملہ تیرا گنہگارون کی ساتہہ
پس کیا کچہہ عنایتین ہونگی اوپر فرمان بردارون کی قسم ہی مجکو تیری عزت وجلال کے
کہ بعد آجکی نہ نافرمانی کرونگا مین تیری کبہی پہر گیا یہ کہتا ہوا در حالیکہ پڑہتا تہا ان شعرون کو

یَا رَاقِدًا وَالْجَلِیْلُ یَحْرُسُهٗ	مِنْ کُلِّ سُوْءٍ یَدِبُّ فِی الظُّلَمِ
کَیْفَ تَنَامُ الْعُیُوْنُ عَنْ مَلِکٍ	تَاْتِیْکَ مِنْهُ کَرَائِمُ النِّعَمِ

ترجمہ ای سونی والی اور حق تعالی گہمانی کرتا ہے اوسکی ہر شے بد سے کہ چلی جی رہن سکے ✦
کسطرح سوؤن آنکہیں اوس بادشاہ سے کہ سمجہین ہین تمکو اوس ہی کے طرف سی بڑی بڑی تدبیر ✦
حکایت مروی ہے حضرت ابراھیم بن ادہم رضی کہ گذری وہ ایک شخص پر
کہ بیہوش پڑا ہوا تہا راہ پستی مین اور آلودہ تہا موںہ اوسکا شراب کی قے سے تو دیکہا اوسکو حضرت
ابراھیم نے اور فرمایا کونسی زبان ہی یہ کہ پہنچی ہے اوسکو یہ آفت پہر یاد کیا اللہ تعالی کو اور قریب
گئے اوسکی اور پاک و صاف کردیا موںہ اوسکا دہوکر پہر جب ہوش مین آیا وہ تو معلوم ہوا اوسکو
موںہ دہلانا حضرت ابراھیم کا تو توبہ کی اوسنی اور اچہی ہوئی توبہ اوسکی پس دیکہا حضرت
ابراھیم نے کہ کوئی کہتا ہے اونسی خواب مین ای ابراھیم دہلایا تو نے موںہ اوسکا ہمارے
جہت سے تو پاک کردیا ہمنی تیری جہت سی دل اوسکا اچہی ہوا اوسنی پروردگار ✦ ✦
حکایت منقول ہے حضرت بشر بن حارث رح سی کہ سوال کیا اونسی کسی
ابتدای امر اوسکی کا کہ کیسی شوق ہوا تمکو اللہ تعالی کا اسواسطی کہ نام تمہارا لوگوں میں مشہور
و مرغوب مثل نام نبی کے ہی کہا اونہون نی یہ فضل و عنایت ہے پروردگار کے تہا میں اول میں
ایک شخص عیار صاحب ایک جماعت کا سو پایا میں راہ میں ایکدن پرچہ کاغذ کا پڑا ہوا تو اوٹہا لیا میں
اوسکو پس ناگاہ لکہا ہوا تہا اوسمین بسم اللہ الرحمن الرحیم پس صاف کرکے بوسہ دیا میں
اوسپر اور رکہ لیا اوسکو جیب مین اور تہی میری پاس اوسوقت دو درم اور نہ تہا کچہہ سوا اوسکی
پہر گیا مین عطار کے پاس اور خریدا اوس دو نور ویہ کا سایہ اور خوب ملا اوس کاغذ سے
پہر جب سو رہا مین اوس رات تو دیکہا میں خواب میں کہ کہتا ہے کوئی ای بشر خوشبودار کیا تو نی

ہماری نام کو بیشک خوشبودار کرین گے ہم تیرا نام دنیا اور آخرت مین راضی ہوا ونسی پروردگار
اور کہا گیا ہے کہ سبب توبہ منصور عمار واعظ رضہ کا یہ ہوا کہ پایا اونہون نی ایک پرچہ راہ مین پڑا ہوا
اور لکہا تہا اوسمین بسم اللہ الرحمن الرحیم پس اوٹہا لیا اوسکو اور نہ پائی وہان کوئی جگہ کہ رکہدین
اوسکو وہان تو نگل گئی اوسکو پس سنا خواب مین کہ کہتا ہے کوئی انسے کہول دی تجہپر اللہ تعالی نے
دروازی حکمت کی بسبب عزت اور حرمت کرنے تیری کی اوس رقعہ کے راضی ہوا ونسی پروردگار
حکایت مروی ہی حضرت بشر حافی رضہ سی کہ تہی وہ ایام جوانی اور لہو لعب اپنی مین
ایکدن بیٹہی ہوئی اپنی گہر مین اور جمع تہی اونکی پاس یار دوست اونکی کہ پی رہی تہی شراب اور
خوشیین کر رہی تہی پس گیا اونکی پاس ایک مرد نیک اور کہڑا ہوا اونسی دروازہ تو آئی اوسکی
طرف ایک لونڈی پوچہا اوس شخص نے لونڈی سی صاحب اس مکان کا حر ہے یا غلام بولی
حر ہے کہا اونسی سچی ہے تو اگر ہوتا وہ غلام تو البتہ بجا لاتا آداب عبودیت کو اور ترک کرتا لہو
ولعب کو پس سنا یہ کہنا اوسکا حضرت بشر نی اوس چہوکری سی دوڑ ہی آئی طرف دروازی
کے سر و پا برہنہ اور حال یہ کہ چلا گیا تہا وہ شخص تو پوچہا اوس لونڈی سی کسنی باتین کیے
تہین تجہسی سو تقریر کیے اوسنی اونسی جو کچہہ کہ کہا تہا پس دوڑی اوس شخص کے پیچہی بشر
یہان تک کہ جا ملے اوس سی پہر کہا اوس سی ای سردار تمہین کہڑی ہوئی تہی دروازی پر
اور باتین کیں تہین لونڈی سی کہا اونسی ہان تو کہا اونہون نی اب پہر اعادہ کرو اپنی کلام کا
تو دوبارہ کہا اونسی وہی کلام پس رگڑنی لگے حضرت بشر دونون گال اپنی زمین پر اور کہا
مین غلام ہون غلام ہون غلام ہون پہر کہڑی ہوئی حیران و پریشان برہنہ سر و پا

یہاں تک کہ مشہور ہوئی ساتھہ لقب حافی کے اور پوچھا اونسی کسی نی کیوں نہیں پہنتی تم جوتے
کہا اونہوں نی ہدایت اور صلاحت بخشی ہے مجکو پروردگار نے درحالیکہ میں برہنہ پا تھا
پس مداومت کرونگا میں اوسی وضع پر یہاں تک کہ وفات کروں اور کہا السی ایک انگی چھوٹے
لڑکے نی کہ اگر خریدنی ہم اسی واسطے جوتیاں دو دانگ کے تو جاتا رہتا تمسی نام حافی ہو لی کارچی
۳ ہوا اوسی پروردگار **حکایت** منقول ہی حضرت علی دقاق رح سی کہا اونہوں نے
گذری حضرت بشر حافی روبرو ایک گروہ کی تو کہا ونمیں سی ایک نی آیسمیں یہ شخص نہیں سوتا
شبکو اور افطار کرتا ہے تین دن میں ایکبار تو رونی لگی حضرت بشر اور بولی واللہ نہیں یاد مجکو
کہ کبھی بیدار رہا ہوں میں پوری تمام رات اور نہ روزہ رکھا ملی کسی دن مگر یہ کہ افطار کیا ہے اوکی
شام کو لیکن اللہ تعالے ڈالدیتا ہے اپنی بندہ کی دلونمیں زیادہ اوس ریاضت سی جو کرتا ہے غلام
اوسکا سبب لطف وکرم اپنے کے واسطے نیک نام ہوئی اوسکی زہد وعبادت میں اور اسی معنی میں ہیں یہ

اشعار

	سُبْحَانَ مَنْ اَبْدَی جَمِیْلَ جَمَالِہٖ		عَلٰی عَبْدِہٖ لُطْفًا وَجُوْدًا وَکَرَمًا	
	وَاَخْفَی الْمَسَاوِیْ وَالْعُیُوْبَ تَکَرُّمًا		وَحِلْمًا تَعَالٰی سَاتِرُ الْعِبَادِ	

ترجمہ پس پاک ذات ہی وہ خدا کہ ظاہر کیا اوسی عمدہ جمال اپنا اوپر بندہ اپنی کے مہربانی اور
بخشش کامل سی ÷ اور چھپایا برائیوں کو اور عیبوں کو از راہ کرم اور حلم کے بڑا برگ ہی ستار
۳ بندوں کا **حکایت** مروی ہی حضرت فاطمہ بنت احمد سی جو بہن ہیں شیخ ابوعلی
رودباری کی رض فرماتی ہیں تھیں بغداد میں دس عورتیں نوجوان اور ساتھہ اون کی

دس نوعمر مرد تھے ایک مقام عشرت و سرور میں پس بھیجا اونہوں نے ایک کو واسطے کسی کام کے تو دیر کیے اوسنے آنے میں تو حیران ہوئے یہ اوسکی طرف سے پھر آیا وہ ہنستا ہوا اور تھا اوسکے ہاتھ میں خربوزہ کہا اوس سے یاروں نے بہت دیر کیے تو نے اور اب آیا ہے ہنستا ہوا کہا اوسنے لایا ہوں میں تمہارے واسطے ایک عجیب چیز پوچھا اونہوں نے کیا ہے وہ کہا رکھا تھا حضرت بشر رضہ نے ہاتھ اپنا اس خربوزہ پر تو خرید لیا اسکو بیس درم میں یعنی نہایت قیمت ٹہرا کر پس اوٹھایا اوسکو ہر شخص نے اپنے ہاتھ میں اور چوما اور رکھا آنکھوں پر پھر بولا ایک اونمیں سے کس چیز نے پہنچایا ہے بشر کو اس مرتبہ پر کہا اوروں نے زہد و تقوی نے تو بولا وہ میں گواہ کرتا ہوں تمکو کہ توبہ کیے میں نے طرف اللہ تعالی کے پس کہا اون سبھوں نے مثل اوسکی پھر چلے گئے طرف تھہر طرطوس کے اور حاصل کیے وہاں شہادت اون سب نے رحم کرے اونپر پروردگار **حکایت** مردے نے کسی عالم سے کہا اوسنے بغداد میں ایک تاجر تھا کہ میں اوسے برائیاں فقرا اور مشایخ کی سنا کرتا پھر بعد چند مدت کے دیکھا میں نے اوسکو ہمراہ فقرا اور صوفیہ کے اور صرف کر دیا اوسنے تمام مال اپنا ان لوگوں پر پوچھا میں نے اوس سے کیا نہ عداوت نہی تجکو ان لوگوں سے کہا اوسنے مجھے خلاف پایا میں نے امر کو اوسکے جو سمجھا تھا میں پوچھا میں نے کسطرح تو بولا پڑھی میں نے ایکبار نماز جمعہ مسجد جامع میں پھر نکلا میں تو دیکھا حضرت بشر حافی کو بہی باہر آتے ہوئے مسجد سے جلدی کہا میں نے دل میں آج دیکھتا ہوں میں افعال اور احوال اس شخص کے جو بڑا مشہور ہے زہد میں کہ نہیں قرار پکڑتا مسجد میں پھر موقوف رکھا میں نے کام اپنا اور کہا دل سے پیچھے پھروں آج آگے جہاں جاوے یہ تو دیکھا میں نے

ادنکو کہ گئی طرف ماں بائی کے اور خرید مین ایک درم کی گرم روٹیاں کہا مینی دیکہو اس راہ کو
کیا کریگا ان روٹیون کو پہر گئی طرف کبابی کی اور خریدی اوس سی کباب ایکدرم کے تو نہایت سعی آیا اوسکو
اوسیر پہر دیکہا کہ گئی طرف حلوائی کے اور لیا ایکدرم کا فالودہ تو کہا مینی دلمین خصہ سی کہ البتہ تنگ
پکڑونگا اسکو جہاں بیٹہیگا واسطی کہانی کے پہر چلی وہ جنگل کے طرف تو کہا مینی شاید مطلوب ہی اسکو جگہ
پاس نہر کے پس چلی گئی وہ حصر تک اور مین پیچہی اوسکی تہا یہان تک کہ داخل ہوی وہ ایک گاؤن مین
پہر ایک مسجد مین کہ تہی درمیان اوسکی اور تہا اوس مین ایک مریض سو بیٹہہ گئی پہ اوسکی سر کے
اور دینی لگی اوسکی منہ مین لقمی تو کہڑا ہوا مین اور کہا دلمین کہ ذرا دیکہہ آؤن پہر کر اس گاؤن کو
سو چلا گیا مین ایک ساعت کو اور جب آیا لوٹکر تو نہ پایا اوسکو تو پوچہا اوس بیمار سی کہاں ہی
بشر حافی کہا اوسنی گئی وہ بغداد کو پوچہا مینی کتنی دور ہی بغداد کہا پانچ منزل کہا مینی انا للہ
وانا الیہ راجعون یہ کیا کام کیا مینی اپنی ہاتون اور نہین میری پاس دام کرایہ کے مجکو نہ طاقت
پیادہ رفتار کی ہی یاؤن مین کہا اوسی یہاں حاضر ہو جمعہ تک پہر آوینگی بشر تو منتظر رہا مین جمعہ
آنی تک تو آئی اوسی وقت وہی کہانا لیکر واسطی اوسی مریض کے پہر فارغ ہوئی تو کہا اون سے
اوس مریض نے ای ابونصر یہ ہمراہی تمہارا ہے کہ آیا تہا ساتہہ تمہاری بغداد سی اور رہا ہی
میری پاس اگلی جمعہ سے سو لیجاؤ اسکو اپنی ہمراہ شہر تک سو یہ سنکر دیکہا مجکو بشر نے غضب کی
نگاہ سی اور کہا کیون ہمراہ آیا تہا تو میری کہا مینی خطا ہوئی مجسے پہر کہا اوٹہہ اور آ ہمراہ میری
پس چلی ہم مغرب تک اور جب قریب پہنچی شہر کی تو پوچہا کونسا محلہ ہی تیرا کہا فلانا کہا جا اور
پہر ایسا مکر تو توبہ کیے مینی اللہ تعالے سی صوفیہ کی مقابلہ مین اور صحبت اختیار کی اور

اسی حال مین رہونگا انشاء اللہ تعالی **حکایت** مروی ہی کہ ایک مرد صالح بیٹہا چلی

مین اور عہد کیا اللہ تعالی سے کہ نہ کہاؤنگا مین کچہہ مگر بعد چالیس دن کی پس بیٹہا رہا کچہہ اوپر

بیس دن تک پہر مضطر ہوا فاقہ اور ضعف سی تو نکلا مین خلوت سی پہر کچہہ نہین معلوم مجکو

حال اپنا مگر یہہ کہ پایا مینی اپنی آپ کو بازار مین اور دیکہا وہان ایک فقیر کو کہ مانگتا ہی بازار مین اور کہتا ہی

آرزو رکہتا ہون مین پروردگار سے آدہ سیر روٹی اور آدہ سیر کباب اور آدہ سیر حلوی کے

تو گمان معلوم ہوا مجکو یہہ فعل اوسکا غرض وہ پہرتا رہا بازار مین اور آتا میری پاس لیکن کچہہ کلام

نکرتا مجسی اور مین کہتا دل مین کہ یہہ شخص واللہ بداعتقاد کرتا ہے فقیرون سی کہ خواہش رکہتا ہی

ایسی مزیدار کہانیکو اور طلب کرتا ہون مین خشک ٹکڑا روٹی کا سو نہین ملتا مجکو وہ بہی پہر بعد

ایک ساعت کے دیکہا مینی حاصل ہوئی مراد اوسکی پہر لایا وہ اون سب چیزون کو میری پاس

اور دین مجکو اور مروڑی کان میری اور کہا اب کہو کون گران حال ہے آیا جسنی توڑا عہد کو

اور باہر نکلا خلوت سے واسطی خواہش نفس کے یا وہ جو طلب کیا اوسنی واسطی اوسکی پاک اور

ستہری چیزین کہ جو لوٹا لاوین اوسکی قوت و خواہش کو پہر کہا ای شخص جو قصد کری طی

اربعین کا تو طی کری اوسکو بیچ ہمیشہ کے کہ جوش مین آوی اوسپر کتا اوسکی بہوک کا پہر کہا

نہ اختیار کیا کر یہ مذہب اور چہوڑ کر چلا گیا مجکو راضی ہو اوس سی پروردگار **حکایت**

مروی ہی بعضی شیوخ سے بیچ مین گئے کہ چلی وہ ایک دن شہر زبید سی طرف ساحل بحر کے جو مشہور ہے

ساتہہ اصحاب کی اور ہمراہ تہا اونکی شاگرد اوسکا پہر گذری راہ مین اوپر ایک جہاڑی نرسل

کے کہا مرید سی لی لی اپنی ہمراہ ان نرسلون سی کچہہ تو لی لیے اوس شاگرد نی لیکن متعجب ہوا

ایی دل میں اور کہا کیا کام ہی شیخ کا اس سی لکی کہا اوس حال سی شیخ نی مجسی یہان تک کہ پہنچی محلہ
مں اون غلاموں کی جنکو سنا کرتی سہی کہ کہاتی ہین وہ مردار اور پی ہیں مسکرات اور نہیں
پہچانتی ہین نماز و روزہ بس ناگاہ دیکہا اونکو اوس محلہ میں کہ پیتی ہین شراب اور کہیل کود
کرتے ہین اور گاتی بجاتی ہیں تو اوس وقت کہا شیخ نی مرید سی بلا اس شخص درازقد کو جو ڈہول
بجاتا ہی میری پاس تو آیا اوسکی پاس وہ مرد اور کہا چل پاس شیخ کے کہ بلایا ہے تجکو تو
پہینک دیا اوسی ڈہول گلی سے اور آیا اوسکی ساتھ پاس شیخ کی سب جب کہڑی ہوی وہ
دو نو آگی شیخ کی تو کہا شیخ نی مرید سی مار اسکو غسل تو ماری اوسنی اوسکو یہان تک کہ پوری
کی حد پہر کہا اوس شیخ نی چل آگی میری پس گئی یہاتک کہ پہنچی سمندر پر پہر حکم کیا اوسکو
شیخ نی نہانی اور کپڑی دہونی کا اور بتلایا اوسکو طریقہ دضو کرنیکا سو کہا اوسی اوسطرح پہر
سکہلائی اوسنی نماز اور امام ہوی شیخ اور وہ دو تو متقدی ایسی پڑہی نماز ظہر کے پہر
بعد فراغت نماز سی کہڑا ہوا شیخ اور ڈالا سجادہ اپنا سمندر پر اور کہا اوس شخص سے آگی
بڑہ اور جا بیٹہ اسپر تو جا بیٹہا وہ سجادہ پر اور چلا اوپر پانی کی یہاتک کہ غائب ہو گیا
نظروں سی پس متوجہ ہوا مرید طرف پیر کے اور بولا ای مصیبت اور حسرتا میری ساتھ
تمہاری گذری مجکو اتنی سال کہ نہ حاصل ہوئی مجکو ان کرامات سی کوئی چیز اور اسکو ایک گہڑی
حاصل ہو گئی ایسی کرامت اور مقام عالی تو روی وہ شیخ اور بولی ای فرزند میری کیا اختیار ہے
مجکو اس عطا میں عنایت ہی یہ سب اللہ تعالی سے کہ حکم ہوا مجکو اسطرح کہ فلانا ابدال مر گیا ہے
اسوقت پس مقرر کر تو فلانی کو اوسکی جگہہ پر سو بجالایا میں حکم کو سل کار گذار دن کے

اور دوست رکھتا ہون مین یہ کہ حاصل ہوا مجکو یہ مقام راضی ہوا اونسی پروردگار اور اس شیخ فاضل جلیل کا نام شیخ علی مرتضی ہی اور ہین یہ منجملہ خلفائے شیخ کبیر محمد بن ابی الباطل رضی کی کہ کہی ہین جنکی حقمین اونکی مریدنے یہ اشعار وقت روانگی اونکی کے اور کیا خوب کہا ہے

لَيْتَ شِعْرِي أَيُّ أَرْضٍ جَدَبَتْ	فَسَقَوْهَا بِكَ يَا وَجْهَ الْفَرَجْ
سَاقَكَ اللّٰهُ إِلَيْهَا رَحْمَةً	فَنَجَا هُنَّكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ حَرَجْ

ترجمہ کاش مین جانتا کونسی زمین خشک ہوگئی ہے سو پانی پلاوینگی اوسکو ساتھ برکت تیری کے ای مونہ خوشی کے پہنچاویگا تجکو اللہ طرف اوسکی اپنی رحمت سی پس قسم ہے عزت تیری کی نہین ہے اوپر اونکی کچھ عذاب جو پینے جلایا ہمکو اللہ تعالی اس سفر مین جانب اوسطرف کی کہ چاہتا ہے فریاد رسی وہان کی لوگون کی بسبب تمہاری اور نہین جانتا مین اب کونسا ہے وہ مکان پہر جب پہنچی وہ عدن مین تو رہی وہان تہوڑی دنون پہر وفات کی اور قبر اونکی عدن مین مشہور اور زیارتگاہ ہے لوگون کے راضی ہوا اونسی پروردگار اور منتفع کری ہمکو اونکی برکات سی

حکایت منقول ہی انہین شیخ کبیر سے جو مشہور ہین ساتھ لقب جوہرہ مشہور کے اور قبر شریف اونکی عدن مین ہی کہ تہی یہ غلام سوا زادکیئی گئی اور خرید و فروخت کیا کرتے تہی بازار مین اور جاتی مجالس فقرا مین اور اعتقاد رکہتی اونسی اور حال یہ کہ اُمی تہی یعنی لکہی پڑہی تہی پہر جب قریب ہوئی وفات اونکی پیر شیخ سعد الحداد کی جو مدفون ہین وہ بہی بعدن مین رضہ تو پوچہا اونسی فقرا نے کون جانشین ہوگا آپکا مسند ارشاد پر کہا اونہون نے خلیفہ میری جگہہ وہ ہے جسکے اوپر بیٹہیگا ایک سبز جانور تیسری دن

میری موت کی وقت جمع ہوئی فقرا سے پھر بعد وفات آپکے رہے فقرا نزدیک اونکی قبر کے
تین دن تک اور تیسری دن جب فارغ ہوئی قرات اور ذکر سی تو بیٹھی بانتظار پورا ہونے اونکی
ارشاد کے سوا اوس حالت کہ منتظر تھی وہ وفا وعدہ اور بعد ہر ایک علامت کے کہ ناگاہ اوڑا ایک
جانور اور جا بیٹھا سر پر شیخ جوہر کی اور گمان تھا اونکو اس دولت عظمی کا اور نہ کسی فقیر کو ہی
تو گئی اونکی پاس سب فقرا تاکہ مٹھلاویں اونکو لیجا کر مقام شیخ میں اور قائم مقام کریں اونکا
تو روئی وہ اور کہا کسطرح سزاوار ہوں میں واسطی مشیخت کے حال یہ کہ میں ایک شخص ہوں بازاری
ہوں بیچتا ہوں فقرا اور اونکی اور میری معاملات ہیں اور ہیں مجھ میں درمیان لوگوں کے
معاملات باقیہ کہا فقرا نے یہ دولت آسمانی ہے کہ اوتری تمہاری واسطی اور ضرور ہے تمکو
اختیار کرنا اسکا اور اللہ تعالی متولی ہے تمہارا تعلیم اور اعانت کا اور خبرگیری کرتا ہے صالحین
کے لوگ کہا شیخ جوہر نے مہلت دو مجھکو اتنی کہ جاؤں طرف بازار کے اور پاک ہوؤں حقوق
سے لوگوں کے تو مہلت دی اونکو پس گئی بازار میں اپنی دوکان پر اور ادا کیا حق ہر ذی
حق کا پھر ترک بازار کر کے لازم پکڑا گوشہ کو اور ہمراہ ہوئی اونکی فقرا اور ہوئی وہ قائم مقام اپنی
حقیقت میں جوہر شریف اور اونکی فضائل اور کرامات بہت ہیں اس سی کہ مذکور ہوں پس
حمد ہے خدا ہی بزرگ کو اور یہ فضل اوسکا ہے دیتا جسکو چاہتا ہے بیشک وہ صاحب بڑی فضلوں کا ہے
حقیقت اور کہا ہے بعضی عارفین نی کہ جسکے متولی ہو عنایت ربانی وہ برتر ہوتا ہے اس سی کہ پہنچی
اوسکو مدد بہ تعلیم کا اور کہا ہے کسی اور نے کہ محتاج مسافر اپنی سفر میں یا سالک اپنی سلوک میں
طیار جیسے زاد سفر کے طرف ہے علم کہ نگہبان ہے کہ ہیں ادب کی اور ذکر کے موانست ہو اوسکا او شیخ کے بازگیا

اوسکو اور یقین کہ برانگیختہ کری اوسکو تحمل پر شقتون کی کہتا ہون مین جسکو حاصل ہو وہ مرتبہ
کہ مذکور ہے کلام مین اول کے یعنی عنایت الٰہی جسکی مربی اور متولی ہوی نہین محتاج وہ
ان چارونکی طرف اسواسطی کہ ہو جاتا ہے وہ اسوقت مین سکہایا گیا غمخواری کیا گیا محفوظ اور
محمول واللہ اعلم **حکایت** مروی ہی ابن سماک رضہ سی کہ وعظ کہا اونہون نی ایکدن ۲۱
سو عجب مین ڈالا اونکو اونکی وعظ نے پہر جب آئی اپنی گہر اور سورہی تو سنا کہ کہتا ہی ایک کہنی والا

یا ایہا الرجل المعلم غیرہ	ھلا لنفسک کان ذا التعلیم
تصف الدواء لذی السقام و الضنا	و من الضنا و الداء انت سقیم
و اراک تلقح بالرشاد عقولنا	صفۃ و انت من الرشاد عدیم
ابدأ بنفسک فانہہا عن غیہا	فاذا انتہت عنہ فانت حکیم
فہناک یقبل ما تقول و یقتدی	بالوعظ منک و ینفع التعلیم
لا تنہ عن خلق و تاتی مثلہ	عار علیک اذا فعلت عظیم

ترجمہ اے شخص تعلیم کرنیوالی غیر اپنی کو کیون نہین واسطی نفس تیری کی ہوئی یہہ تعلیم ٭ بیان کرتا ہے
دوا واسطی صاحب بیماری اور لاغری کے اور لاغری اور دردسی تو بیمار ہے ٭ اور دیکہتا ہون مین
تجکو تو جبر کہتا ہے ہماری عقلون پر کسی صفت کا اور تو راہ پانی سی گم ہے ٭ شروع کر ساتھہ نفس اپنی کے
پس باز رکہہ اوسکو گمراہی اوسکی سی پس جسوقت کہ باز رہی اوس سی پس تو دانا ہی ٭ پس
اسوقت مقبول ہوگا قول تیرا اور پیروی کیجاویگی ساتھہ وعظ تیری کی اور نافع ہوگی تعلیم تیری ٭
نہ منع کر کسی کام سی اور تو کرتا ہو مثل اوسکی عار ہے تجہپر جسوقت کری گی تو بڑا ہے ٭ پہر بیدار ہوی

توقسم کہائی کہ وعظ کہوںگا لوگوں میں ایک مہینے تک اور کہا گیا ہے کہ ایکبار باہم جمع ہوئے
فضیل بن عیاض اور محمد بن سماک رح کہا حضرت فضیل نے عالم طبیب ہے دین کا اور مال مرض ہے واسطے
دین کے پھر جب طبیب کھینچے مرض کو واسطے اپنے تو کسطرح کریگا غیر کا علاج اور اسی معنی میں کہی گئی ہیں اشعار

اِنْ زَادَ مَالُكَ لَمْ تَزِدْ دِيْنِهِ وَرَعًا	اَوْ زَادَ عِلْمُكَ لَمْ تَزِدْ خُشُوْعًا
اَثَرْتَ دُنْيَاكَ مَسْرُوْرًا بِلَذَّتِهَا	وَقَدْ تَرَكْتَ التُّقٰى وَالزُّهْدَ وَالْوَرَعَا
وَكَيْفَ يَنْفَعُ عِلْمٌ مِنْكَ سَامِعَهُ	وَلَا نَرَاكَ بِذَاكَ الْعِلْمِ مُنْتَفِعَا

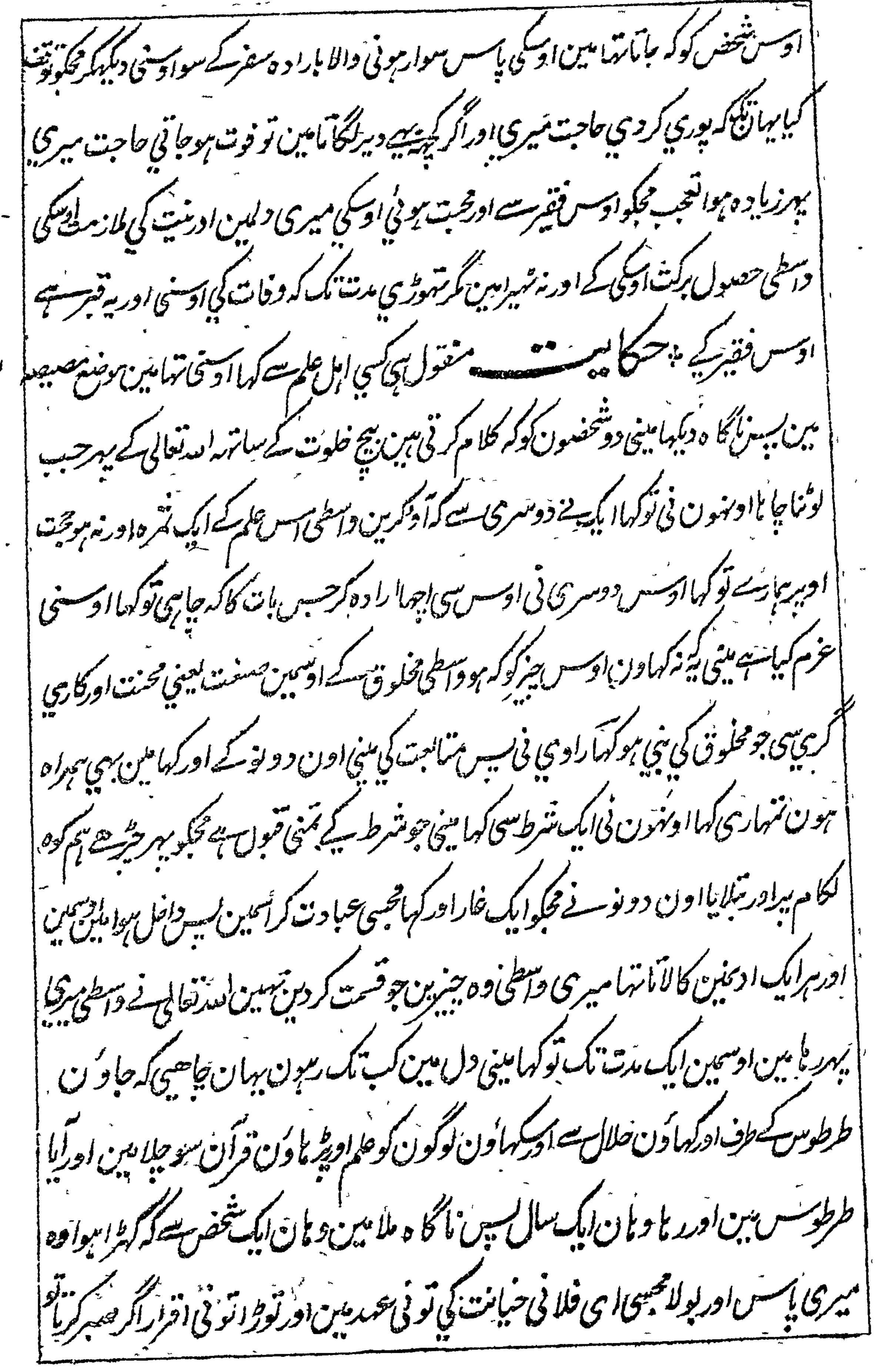
ترجمہ اگر بڑہتا ہے مال تیرا نہیں بڑہتا ہے اوس سے صبر تیرا اور زیادہ ہوتا ہے علم تیرا نہیں زیادہ ہوتا ہے
ساتھہ اوسکے درد تجھکو + پسند کرلیا تونے دنیا کو خوش ہوکر اوسکی لذت سے اور تحقیق ترک کردیا تونے
تقوی اور زہد اور پرہیزگاری کو + اور کسطرح نفع دیوے علم تیرا سننے والے کو حالانکہ نہیں دیکھتا
وہ تجھکو اوس طرح سے نفع لینے والا **حکایت** مروی ہے حضرت حسن بصری رض سے
کہ فتوی دیا اونہوں نے ایکبار کسی مسئلہ میں تو کہا اونسے کسی نے کہ فقہا نے مخالفت کی ہے تمہارے
اس حکم میں فرمایا اونہوں نے خرابی ہو تیری کبھی دیکھا ہے تونے کسی فقیہ کو فقیہ اور عالم اور عالم
وہ شخص ہے جو تارک ہو دنیا کا اور فرمایا اونہوں نے راضی ہوا اونسے پروردگار کہ آدمی دنیا میں
پانچ قسم پر ہیں ایک علما سو وہ ورثہ انبیا علیہم السلام ہیں اور زاہد وہ اولیا ہیں اور غزاۃ وہ سیوف
اللہ ہیں اور تجار وہ امنا اللہ ہیں اور ملوک و حکام وہ چرواہے اور حافظ ہیں مخلوق کے سو جب
ہوجاوے عالم طامع اور مال کا جامع تو کون پیروی کریگا اوسکی اور جب ہوجاوے زاہد راغب
دنیا کا تو کون رستہ پوچھے اور ہدایت پاوے اوس سے اور جب غازی صاحب ریا ہوجاوے

اور حالانکہ نہین مقبول عمل ریا والی کا تو کون ظفر یاوی دشمنون پر اور جب تاجر خائن ہو جاوی تو پھر کون معتمد علیہ ہو اور امانت رکھی جاوی پاس اوسکی اور جب ہو جاوی بادشاہ بھیڑیا او کہا نیوالا مال لوگون کا تو کون اور چروا ہا اور نگہبان ہو مخلوق کا واللہ نہین ہلاک ہوی لوگ مگر بسبب عالمونکی جو مداھن اور مائل ہین دنیا کے اور بسبب زہاد کی جو مڑنی والی ہین راہ اخلاص سی اور بسبب غازیان ریاکار کے اور بسبب تجار خائن کے اور ملوک ظالمین کے وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ اور کہی ہین شیخ صالح عالم عامل امام فاضل عبد العزیز دیرینی نی واسطی اپنی راضی اوسی پروردگار یہ اشعار

اذا ما مات ذو علم و تقوی	فقد ثلمت من الاسلام ثلمه
وموت العابد المرضی نقص	ففی مراه للاسرار نسمه
وموت العادل الملک المولی	بحکم الحق منقصة وقصمه
وموت الفارس الضرغام هدم	فکم شهدت له بالنصر عزمه
وموت فتی کثیر الجود محل	فان بقاءه خصب ونعمه
فحسبک خمسة یبکی علیهم	وموت الغیر تخفیف ورحمه

ترجمہ جسوقت مرتاہے صاحب علم اور تقوی کا پس تحقیق پڑتاہے اسلام مین رخنہ ✤ اور مرنا عابد پسندیدہ کا نقصان ہے پس بیچ دیدار اوسکی کے واسطی اسرار کے تازگی ہے ✤ اور موت منصف بادشاہ کے کہ حکم کرے مطابق حکم حق کی نقصان اور فساد ہے ✤ اور موت شہسوار شیر کے شکست ہی پس بہت اوقات موجود ہووی اوسکی سبب سی ساتھ فتح کی ارادی ✤

اور موت حوائج دنڑی سچی کی خطرسے پس بیشک رندگی اوسکی ارزانی اور رحمت ہی پس
کافی ہے تجکو یہ بابج کہ گریہ کیا حادی اوس پر اور موت اوسکی سوا کی تخفیف اور رحمت ہے
کہا مؤلف روض الریاحین رح نی کہ خبر دی مجکو بعض اصحاب نی شیخ عبد العزیز دیرینی کی کہ تہا
میں ہمراہ شیخ عبد العزیز موصوف کی بعضی سفر میں پس پہنچی ہم ایک قبر پر کسی جنگل مین تو بیٹھ گئی
قریب اوس قبر کے اور روی تو پوچھا میں اونسی سبب گریہ کا فرمایا اونہوں نی تہا صاحب
اس قبر کا اولیاء اللہ سی اور واقع ہوئی مجکو ساتھہ اسکی ایک حکایت عجیب تو پوچھا میں کیا ہی وہ حکایت
فرمایا پیش آئی مجکو ایک حاجت کسی شہر میں ساتھہ بعضی لوگوں کے تو سفر کیا میں واسطی حصول اور
حاجت کی اور آگیا مجکو وقت نماز مغرب کا راہ میں تو گیا میں ایک مسجد میں اور پایا وہاں ایک فقیر کو
کہ نماز پڑہتا رہا جماعت کی تو نماز پڑہنے میں پیچہی اوسکی اور وہ خوش آوازی کرتا تہا اپنی قرات میں
پس پریشان ہوا میں اس جہت سی تو کہا اپنی دل میں حالت نماز میں کہ ٹہروں یہاں اور معلوم
کروں اس فقیر کو کہ کسطرح پڑہتا ہے نماز میں اور ترک کروں حاجت اپنی یا جاوں پس یہ متفرق ہے
پایا اور سوچنی لگا مین ایک جانب کو ان دونوں سی پہر جب فراغت ہوئی نماز سے تو ملتفت
ہوا وہ فقیر میری طرف اور بولا ای شیخ عبد العزیز جا واسطی حاجت اپنی کے تحقیق وہ شخص کہ
اوسکی طرف ہی حاجت تیری وہ ارادہ رکہتا ہے سفر کا چلا جاوی کام کو اور نہیں تجہپر کچہہ بوجہہ اس
خوش آوازی مین کہ سنا تو نی اوسکو قرات میں اور نہیں کچہہ حاجت اوس تعلیم کے جسکا ارادہ کیا ہے
تو نے تو متعجب ہوا میں اوسکی مکاشفہ سے اپنی خطری پر اور گیا اوسیوقت اپنی کام کو حسب ارشاد
اوسکی اور جلدی چلا میں راہ پہر جب داخل ہوا اوس شہر مین کہ جسمین مجکو مطلب تہا تو پایا



اوس شخص کو کہ جاتا تہا مین اوسکی پاس سوار ہونی والا بارادہ سفر کے سو اوسنی دیکہکر مجکو توقف
کیا یہانتک کہ پوری کر دی حاجت میری اور اگر کچہہ بہی دیر لگاتا مین تو فوت ہو جاتی حاجت میری
پہر زیادہ ہوا تعجب مجکو اوس فقیر سے اور محبت ہوئی اوسکی میری دلمین اور نیت کی ملازمت اوسکی
واسطی حصول برکت اوسکی کے اور نہ ٹہیرا مین مگر تہوڑی مدت تک کہ وفات کی اوسنی اور یہ قبر ہے
اوس فقیر کے ⁂ **حکایت** منقول ہی کسی اہل علم سے کہا اوسنی تہا مین موضع مصیصہ
مین پس ناگاہ دیکہا مینی دو شخصون کو کہ کلام کرتی ہین بیچ خلوت کے ساتہہ اللہ تعالی کے پہر جب
لوٹنا چاہا اونہون نی تو کہا ایک نے دوسری سے کہ آؤ کرین واسطی اوس علم کے ایک ثمرہ اور نہ ہو حجت
اوپر ہمارے تو کہا اوس دوسری نی اوس سی اچہا ارادہ کر جس بات کا کہ چاہی تو کہا اوسنی
عزم کیا ہے مینی یہ نہ کہاؤن اوس چیز کو کہ ہو واسطی مخلوق کے اوسمین صنعت یعنی محنت اور کاری
گری جو مخلوق کی بنی ہو کہا اوسی نی پس متابعت کی مینی اون دونو کے اور کہا مین بہی ہمراہ
ہون تمہاری کہا اونہون نی ایک شرط سی کہا مینی جو شرط کے تمنی قبول ہے مجکو پہر چڑہے ہم کوہ
لکام پر اور بتلایا اون دونو نے مجکو ایک غار اور کہا مجہسی عبادت کر اسمین پس داخل ہوا مین اوسمین
اور ہر ایک اونمین کا لاتا تہا میری واسطی وہ چیزین جو قسمت کردین تہین اللہ تعالی نے واسطی میری یا
پہر رہا مین اوسمین ایک مدت تک تو کہا مینی دل مین کب تک رہون یہان چاہیی کہ جاؤن
طرطوس کے طرف اور کہاؤن حلال سے اور سکہاؤن لوگون کو علم اور پڑہاؤن قرآن سو چلا مین اور آیا
طرطوس مین اور رہا وہان ایک سال پس ناگاہ ملا مین وہان ایک شخص سے کہ کہڑا ہوا وہ
میری پاس اور بولا مجہسی ای فلانی خیانت کی تونی عہد مین اور توڑا تونی اقرار اگر صبر کرتا تو

متل باری تو پاتا تو مثل ہماری ہی جو پایا ہمی کہا میں کہا تمکو و لاتا ہیں چیزیں ایک طی زمین کے
مشرق سی مغرب تک ایک قدم میں اور چلنا پانی پر اور پوشیدہ ہو جانا جبکہ چاہیں ہم پہر گم گیا
وہ مجسی تو کہا میں قسم ہی مجکو اوس ذات پاک کی کہ عنایت کیا ہے اوسی مجکو یہ حال ظاہر ہو ذرا سطی
مری کہ سوختہ ہو گیا ہے دل میرا تو ظاہر ہوا وہ اور کہا سوال کر جو چاہے پوچہا میں کیا ہے مجکو
طرف اس حال کی ارادہ یعنی پہر اب بہی مجکو کسطرح حاصل ہو سکتا ہے یہ حال کہا اوسنی ہیہات سبب
مؤنس ہو تا جائے شخص پہر پڑہی یہ اشعار

مَنْ سَارَرُوہُ فَاَبْدَی السِّرَّ مُشْتَہِرًا	لَمْ یَأْمَنُوہُ عَلَی الْاَسْرَارِ مَا عَاشَا
وَاَبْعَدُوہُ وَلَمْ یَسْعَدْ بِقُرْبِہِمْ	وَاَبْدَلُوہُ مَکَانَ الْاُنْسِ اِیْحَاشَا
وَمَنْ اَتَاہُمْ بِہِمْ لَمْ یَحْسُدُوہُ بِہٖ	حَاشَا وَدَادُہُمْ مِنْ ذٰلِکُمْ حَاشَا
لٰکِنْ بِہِمْ دَلَّہُمْ فِیْ کُلِّ نَائِبَۃٍ	اِلَیْہِمْ مَا تَقَبَّبَ الدَّہْرُ ہَشَّاشَا

ترجمہ جو شخص کہ بہید کہیں اوس سے پس کر دی بہید کو مشہور امانت دار سمجہیں گی اوسکو
بہیدوں پر جبتک کہ جیگا اور جدا کر دیں گی اوسکو اور حظ یا دیگا اونکی نزدیک سی اور بدلا
دینگے اوسکو بجای الفت کے وحشت اور جو شخص لایا نزدیک لوگوں کے کچہہ حکم کیا رہ کر بیگے
اوس سی لیس اوسکی دور ہو گئی محبت اون کے اسباب سی دور ہو گیا۔ بس ہو تو ساتہہ
اون کے اور یعنی دینی والا اونکو ہر حادثہ مین کہ آوی اونپر جبتک کہ باقی رہی تو دنیا میں خوش
ہو کر **حکایت** منقول ہے یوسف بن حسین رض سی کہا او سہون نی سنا تہی
کہ حضرت ذوالنون رض کو آتا ہے اسم اعظم تو چلا مین مکہ معظمہ سے اونکی طرف یہان تک کہ

ملا مین اوس سی موضع جیزہ مصر مین سو پہلی پہل دیکہا مجکو درازریش ہاتہہ مین لوٹا باندہی ہوی
چادر اور ایک چادر کاندہی پر رکہی ہوی جہالی دونو پانو مین سو مکروہ جانی یہ ہیئت میری پہر
جب سلام کیا مینی تو گویا کہ حقیر جانا مجکو اور نہ دیکہی مینی اونکی جانب سی خوشی تو کہا مینی دلمین
دیکہہ کسی پیر واقع ہوا تو بس رہا مین اونکی پاس اور بعد دو تین دن کی آیا اونکی پاس ایک
شخص عالم علم کلام کا اور بحث کی اونسی کسی مسئلہ کلام مین اور غالب آیا حضرت ذوالنون پر بحث
مین اور چپ کیا اونکو تو نہایت غم ہوا مجکو اسکا بس آگی بڑہا مین اور بیٹہا روبرو اون دونوکی
اور مائل کیا مینی اوس متکلم کو اپنی طرف اور بحث کی اوس سی یہان تک کہ بند کیا مینی اوسکو
پہر اسقدر باریک اور مشکل بیان کی مینی تقریر کہ نہ سمجہا وہ کلام میرا سو بہت خوش اور متعجب
ہوی حضرت ذوالنون اس باعث سی اور تہی وہ شیخ اور مین کم عمر اونسی سو اوٹہی اپنی
جگہہ سی اور آبیٹہی میری روبرو اور عذرخواہی کی مجسی کہ نہین پہچانا تہا مینی قدر مرتبہ تمہاری
اس علم کا اور تم پسندیدہ تر سب لوگون مین ہو میری نزدیک اور پہر ہمیشہ بعد اسکی تعظیم
وتکریم کرتی رہی میری بہ نسبت اور اپنی سب یارون کی یہان تک کہ رہا اونکی پاس معزز
ومحترم ایک سال تک اور بعد اتمام سال کی کہا اونسی ایکدن ای اوستاذ مین ایک شخص
مسافر ہون اور اب شوق ہی مجکو ملنی کا اپنی اہل وعیال سی اور گذرا مجکو تمہاری خدمت
مین ایک سال اور ثابت ہوا حق میرا تمپر اور سنا ہی مینی کہ تم جانتی ہو اسم اعظم اور آزمایا
اور خوب پہچان لیا تمنی مجکو سو اگر جانتی ہو تم اوس سی تو بتاؤ مجکو پس خاموش رہی
اور نہ دیا کچہہ جواب مجکو اور خیال ہوا مجکو کہ شاید سکہادینگی مجکو سو خاموش رہی

میری طرف سی چہہ مہینی تک اور بعد اوسکی کہا ایکدن مجھسی ای ابو یعقوب کیا ہین تبہجا تی تم
اوس میری فلانی دوست کو جو آیا کرتا ہے مصر ہی پاس قسطاط سی اور نام لیا ایک شخص کا
کہا میں کیوں نہین جانتا میں تو دیا مجکو ایک طباق اور چہپا ہوا تہا اوسپر ایک برتن اوڑہا
ہوا رومال مین اور کہا مجہسی لیجاو اسکو طرف اوس دوست میری کی قسطاط میں تو لیا میں
وہ طباق اور معلوم ہوا وہ مجکو سبک گویا کہ خالی ہے پہر جب پہنچا مین اوس پل پر جو درمیان
قسطاط اور جیزہ کی تو کہا میں نی دلمیں بہیجا ہی مجکو ذوالنون نی طرف اپنی دوست کی تحفہ لیکر
ایسی طباق میں کہ نہیں معلوم ہوتا اوسمیں کچہہ چاہیی کہ دیکہوں میں کیا ہی اسمین سو کہولا
میں رومال اور اوٹہایا سرپوش میں ایک چوہا اوسمیں تہا کہ بہاگ گیا نکل کر پس لوٹا میں
غصہ میں اور جانا میں دل لگی کی مجہسی ذوالنون نی اور سمجہا مین اوسوقت مراد اوکی پہر جب روبرو
گیا مین اوکی تو تبسم کیا مجکو دیکہکر اور معلوم کیا حال کہا ای دیوانہ میں جانتا تہا میں تجکو
ایک چوہی کے حق میں لیکن خیانت کی تو نے اوسمیں میری سو کسطرح امین جانوں میں
تجکو بمقدمہ اسم اعظم اللہ تعالے جل شانہ کی اوٹہہ اور چلا جا میری پاس سی اور نہ دیکہونگا
مین بعد آج کی تجکو سو نامراد لوٹ آیا مین وطن کو اوکی پاس سی **حکایت**
منقول ہے عمر ثانی رضی سی کہا گذرا میں اوپر ایک راہب کی کسی مقبرہ میں اور حال یہ کہ اوسکی
دہنی ہاتہہ مین تہیں کنکریاں اور اولٹی ہاتہہ میں سنگریزہ سیاہ پوچہا میں ای راہب کیا کرتا ہی
تو اس مقام میں کہا جب سست اور غافل ہوتا ہے دل میرا تو آتا ہوں میں مقابر میں اور
عبرت لیتا ہوں یہاں والوں سی پہر کہا میں نی کیا ہیں یہ کنکریاں تیری ہاتہہ میں لولا سفید

سنگریزی اسواسطی ہین کہ جب کوئی نیک کام کرتا ہون تو ایک امنین سے کالی سنگریزون
مین ڈالدیتا ہون اور جب کوئی برائی مجہسی سرزد ہوتی ہے تو ایک سیاہ ڈالتا ہون سفید
مین پہر شب کو دیکہتا ہون اوٹہاین سو اگر زائد ہوی حسنات سیئات پر تو افطار کرتا ہون اور
قایم کرتا ہون اپنی ورد پر اور اگر معاصی نیکیون پر غالب ہوی تو اوس رات کہانا پانی ترک
کرتا ہون اور یہ ہے حال میرا والسلام علیک **حکایت** منقول ہی حضرت ذوالنون
رضی نی فرمایا اونہون نی ملا مین ایکبار حضرت شیبان مصاب سی تو کہا مینی اونسی دعا کرو
میری واسطی کہا اونہون نے مانوس کر ہی تمکو اللہ تعالی ساتہہ اپنی قرب کی پہر ایک
نعرہ مارا اور بیہوش ہو گئی اور نہ افاقہ ہوا اونکو مگر بعد تین دن کی اور ہوش مین اکر یہ کہا
اِنَّ ذِکْرَ الْحَبِیْبِ یُہَیِّجُ شَوْقِیْ ثُمَّ حُبُّ الْحَبِیْبِ اَذْہَلَ عَقْلِیْ یعنی تحقیق ذکر حبیب نے
ابہارا شوق میرا پہر محبت حبیب نی زائل کیا عقل میری کو ؛ اور بعد اسکی پڑہی یہ دو شعر

تَرَی الْمُحِبِّیْنَ صَرْعٰی فِیْ دِیَارِہِمْ وَاللّٰہِ لَوْ حَلَفَ الْعُشَّاقُ اَنَّہُمْ	کَفِتْیَۃِ الْکَہْفِ لَا یَدْرُوْنَ کَمْ لَبِثُوْا قَتْلٰی مِنَ الْحُبِّ یَوْمَ الْبَیْنِ مَا حَنِثُوْا

ترجمہ دیکہتا ہے تو دوستون کو مدہوش اون کی شہرون مین مانند جوانون کہف کی کہ جانتی نہین
کہ کتنی مدت گذاری قسم خدا کی اگر قسم کہاوین عشاق کہ وہ مقتول ہین محبت کی دن جدائی
کے نہ حانث ہووین ؛ اور کہا گیا ہے آیا ایک شخص حضرت علا ابن زیاد کی پاس اور بولا اونسے
آیا میری پاس ایک شخص خواب مین اور کہا مجہسی جا تو طرف علا ابن زیاد کی اور کہو اوسین
سے کب تک روئی گا اور حال یہ کہ بخشا گیا تو سو یہ سنکر روئی حضرت علا پہر فرمایا اب میرا اونسے

محکویہ کہ کسی نے کمی کرون گریہ مین اور کہا ہی عاشقون کی باب مین

وَمَا فِي الْأَرْضِ أَشْقَى مِنْ مُحِبٍّ	وَإِنْ وَجَدَ الْهَوَى حُلْوَ الْمَذَاقِ
تَرَاهُ بَاكِيًا فِي كُلِّ حِينٍ	مَخَافَةَ فُرْقَةٍ أَوْ لِاشْتِيَاقِ
فَيَبْكِي إِنْ نَأَوْا شَوْقًا إِلَيْهِمْ	وَيَبْكِي إِنْ دَنَوْا خَوْفَ الْفِرَاقِ

ترجمہ اور نہیں ہی زمین مین کوئی کم نصیب زیادہ عاشق سے اگر پایا ہے عشق مین شیرین مزہ دیکھتا ہے تو اوسکو گریان ہر وقت خوف سی جدائی کے یا اشتیاق سے پس روتا ہی اگر جدی ہو جاوین اوراہ اشتیاق کے طرف اونکی اور روتا ہے اگر نزدیک ہوں خوف جدائی سی ۞ منقول ہے حضرت جنید رح سے کہا اونہون نی دیکہا مین آدم علیہ السلام کو خواب مین کہ آپ رو رہی ہین عرض کیے مینی کیا باعث ہے آپکی رونی کا کیا نہین بخشدی اللہ تعالی نی خطا آپکی اور وعدہ کیا ہے بہشتی لوٹالانی کا طرف جنت کی سو کچہ نکہا اور دیا مجکو ایک کاغذ لکہا ہوا تو بیدار ہوگیا مین نیند سی اور تہا وہ میری ہاتہہ مین تو پڑہا اوسکو کہ تہی اوسمین یہ اشعار لکہی ہوئے ۞

أَتُحْرِقُنِي بِالنَّارِ نَارٌ مِنَ النَّوَى	وَنَارُ النَّوَى نَارٌ أَحَرُّ مِنَ النَّارِ
تَعَشَّقْتُ بِجَارٍ لَا بِدَارٍ سَكَنْتُهَا	عَلَى الْجَارِ أَبْكِي لَا عَلَى سَكَنِ الدَّارِ
وَلَوْ لَمْ تَعِدْنِي بِالرُّجُوعِ إِلَى الْمُنَى	هَلَكْتُ وَلَكِنْ بِتُّ بِالْوَعْدِ أَوْطَارِي

ترجمہ آیا جلاوی گی مجکو آگ مین آگ جدائی کے اور آگ جدائی کے آگ ہی جلانی والی زیادہ تمام آگون سی ۞ عاشق ہون ہمسایہ پر یہ گہر پر جسمین رہتا تہا اور پر ہمسایہ کی روتا ہون نہ اوپر رہنی والون گہر کے ۞ اور اگر نہ وعدہ کرتا مجسی ساتہہ رجوع کی طرف مقصود میرے کے

۸ تو ہلاک ہوجاتا مین لیکن پہنچا مین ساتھہ وعدہ کی اپنی مطلبونکو **حکایت**

مروی ہی کہ حضرت سالم حداد رضہ تہی ابدال اللہ سی اور بہت جایا کرتی تہی حضرت فتح موصلی رح

کے پاس اور تہی جبکہ سنتی یہہ اذان تو بدل جاتا رنگ اونکا اور زرد ہوجاتا چہرہ اور گہبراجاتے

اور اوٹھہ کہڑی ہوتی اور چہوڑ دیتی دوکان کہلی ہوئی اور پڑھتے یہہ اشعار

اِذْ مَا دَعَا دَاعِیکُمْ قُمْتُ مُسْرِعًا	مُجِیبًا لِمَوْلًی جَلَّ لَیْسَ لَہٗ مِثْلُ
اُجِیبُ اِذَا نَادَیْ بِسَمْعٍ وَطَاعَةٍ	وَبِیْ نَشْوَۃٌ لَبَّیْکَ یَا مَنْ لَہُ الْفَضْلُ
وَیَصْفَرُّ لَوْنِیْ خِیفَةً وَمَهَابَةً	وَیَرْجِعُ لِیْ عَنْ کُلِّ شُغْلٍ بِہٖ شُغْلُ
وَحَقِّکُمْ مَا الَّذِیْ غَیْرُ ذِکْرِکُمْ	وَذِکْرُ سِوَاکُمْ فِیْ فَمِیْ قَطُّ لَا یَحْلُو
مَتَی تَجْمَعُ الْاَیَّامُ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ	وَیَفْرَحُ مُشْتَاقٌ اِذَا جُمِعَ الشَّمْلُ
فَمَنْ شَاهَدَتْ عَیْنَاہُ نُوْرَ جَمَالِکُمْ	یَمُوْتُ اشْتِیَاقًا نَحْوَکُمْ قَطُّ لَا یَسْلُو

ترجمہ جسوقت کہ بلایا مجکو بلانی والی تمہاری نی اوٹہا مین بہت جلد درانحال کہ قبول کرنیوالا تہا

واسطی بلانی سردار بزرگ کی کہ نہین واسطی اوسکی کوئی مانند ✻ مجیب ہوا مین جسوقت پکارا اوسنی

ساتھہ سمع و چشم اور دل و جان کی درانحال کہ بیچ دل کے اشتیاق تہا اور کہا مینی حاضر ہون بیچ خدمت

تیری کے ای وہ شخص کہ واسطی اوسکی بزرگی ہی ✻ اور زرد ہوگیا رنگ میرا ازروی خوف اور درد حقیقت

کے اور لوٹا واسطی میری ہر شغل سی طرف اوسکی شغل ✻ اور قسم ہی مجکو تمہاری خو کہ نہین لذیذ ہے

نزدیک میری کوئی سوا ہی یاد تمہاری کے اور ذکر تمہاری غیر کا میری منہہ مین کبہی نہین

شیرین معلوم ہوتا ✻ افسوس کب جمع کریگا زمانہ مجکو اور تمکو اور خوش ہوتا ہے مشتاق

جسوقت کہ جمع ہوتی ہین خدائی والی پس جو شخص کہ دیکھا ایکہدن اوسکی نی نور جمال تمہارے کو مرجاوی گا ہماری اشتیاق بیں اور کبہی تسلی سی بہرہ رہیگا **حکایت**

مروی ہی بعضی مریدوں سی حضرت فتح موصلی رح کی کہا گیا مین ایکدن پاس حضرت فتح موصلی کی تو پایا مینی اونکو روتا ہوا اور بہی آنکی اشکوں مین زردی تو کہا مینی اوسی قسم ہے مکو اللہ تعالی کے ای شیخ کیا روتی ہو تم خون تو کہا اونہوں نی واللہ اگر نہ قسم دیتی تم مجکو اللہ تعالی کی تو نہ کہتا میں ایسی حال ایا رہا ہوں مین اشک اور خون پوچہا مینی کسواسطی روتی ہو اسقدر آنسو کہا اسسے تخلف صبری کی اللہ عزوجل سے پہر کہا کسواسطی روتی ہو تم خون کہاں آنسو دیر کہ قبول ہوئی مجہی پہر بعد وفات اونکی دیکہا مینی اونکو خواب میں تو پوچہا مینی اون سے کیا معاملہ کیا تمسی پروردگار نے کہا مغفرت کی میری اور فرمایا ای شیخ کیوں اسقدر رویا تو عرض کی مینی ای رب میری بسبب بازرہنی میری ادا سی تیری حق کے پہر فرمایا کیوں رویا اسقدر خون عرض کی مینی ای رب اور یہ اس گریہ کی کہ قبول اور نور ہوا مجہی پہر فرمایا ای شیخ کیا مقصود تہا تیرا اس گریہ سی اور قسم ہی مجکو میری عزت و جلال کے کہ لاتی تہی میری پاس کراماً کاتبین نامۂ اعمال تیرا چالیس برس سی کہ سوتا تہا اوس میں کوئی گناہ فقط

حکایت منقول ہے حضرت ذوالنون رضی سی کہا اونہوں نی تہا میں درمیان پہاڑوں بیت المقدس کی سو ناگاہ ملا میں وہاں ایک شخص سے کہ ماندہی ہوتی تہا وہ تہبند چوغہ کا اور اوڑہی ہوئی تہا چادر جا کی تو گیا میں پاس اونکی اور سلام علیک کی اوس سی پہر پوچہا میں کہا ایسی آئی ہو تم رحم کری تمپر اللہ تعالی کہا آیا ہوں میں حضرت انس سے

کہا ہیں کہاں جاؤ گی تم کہا طرف راحت نفس کے پہر چلا گیا میرے پاس پڑہتے پڑہتے یہ اشعار

هجر الخلق كلهم وتخلى	فهو بالله طيب الخلوات
قال للنفس ساعديني وجدّي	ليس نقض العهود فعل الثقات
ليس من تطلب الحبيب فتورا	فاسبلي الدمع واهجري النزهات
هذه ايام مدة اللا في عذاب	وعروسا تواصل العبرات
ملك جائع بختي فقير	مشرق وجهه من الحسنات
لم يرم عرسه الذي هو ماض	انما رام عرسه الذي هو آتي
فلعمري لتخلعن عليه	خلع العز مع جزيل الهبات

ترجمہ چہوڑ دیا خلق کو بالکل اور گوشہ گزین ہوا پس وہ ساتہہ اللہ تعالی کے خوب خلوت کرنیوالا ہے ؛ اور کہا دل سی کہ مددگار ہو میرا اور کوشش کر کہ نہیں ہی توڑنا عہد کا کام اچہون کا ؛ نہیں ہے وہ شخص کہ طلب کری محبوب کو سستی کرنیوالا سو جاری کر آنسوؤنکو اور ترک کر لین ترانیون کو ؛ کیا دیکہا ہی تمنی نازپرورد کو بیچ عذاب کی اور عروس کو کہ پیا پی برسا آتے ہیں آنسوؤن کو ؛ وہ بادشاہ سے بہوکا غنی ہے فقیر روشن ہی چہرہ اوسکا نیکیون سی ؛ نہ چاہا اوسنی اوس دلہن کو کہ وہ گذرنی والی ہی سوا اسکی نہیں کہ چاہا اوسنی اوس دلہن کو کہ وہ آنیوالی ہے ؛ پس قسم ہے عمر میری کے البتہ خلعت پہناہی جاوین اوسپر خلعت عزت کی ساتہہ بڑی بخششون کے ؛

خاتمہ کتاب از طرف مترجم دام فیضہم

الحمد للہ تعالی کہ بعون عنایت و فضل پروردگار حقیقی کے دفتر اول مآثر الصالحین ترجمہ روض الریاحین کا بلدۂ اسلام آباد ٹونک میں چھبیسویں جمادی الاخری سنہ ۱۲۹۳ بارہ سو ترانوی ہجری قدسی میں اس بندۂ خاکسار امیدوار مغفرت حضرت پروردگار احمد علی بن محمد علی تجاوز اللہ تعالی عن سیئاتہما سے تمام ہوا امید قوی ہدایات الٰہیہ سے یہی کہ اسکی مطالعہ کرنیوالوں کو جو طالب راہ سداد اور سالک طریق ارشاد ہیں فوائد دارین حاصل ہوں اور اس سرگشتۂ گرداب معاصی کو دعاء خیر سے یاد فرمادیں اور منتفع کرے ہم سبکو پروردگار تعالی تمامہ برکات سے ان بزرگوں کی جنکا اسمیں مذکور ہے وسیلے اولیا اللہ الکاملین واطلب منہ التوفیق بے کل مکان و زمان ❊❊❊

خاتمۃ الطبع

بعد حمد الٰہی و نعت حضرت رسالت پناہی سالکان مسالک معرفت اور رہروان منازل حقیقت کو بشارت ہو کہ اندنوں موافق شریعت غرای نبوی اور مطابق سنت سنیہ مصطفوی کے ترجمہ روض الریاحین مسمی مآثر الصالحین جناب فضیلت مآب کمالات انتساب مولوی احمد علی صاحب رضی اللہ تعالی عنہ حکم حضور پرنور امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ دام اقبالہ سے بموجب شعر سعدی اگر صد بر وزیر ہمایوں سال عید تاریخ بانزدہم ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۹۳ ہجری کو قلم شکستہ رقم خاکسار محمد عبد الغفار اور حسن اہتمام خان صاحب جناب ... کی مطبع محمدی ٹونک میں طبع ہوا

از جناب ... سعید احمد اسعد	بسم اللہ الرحمن الرحیم	[illegible]

الحمد للہ العزیز الوہاب الرحیم الذی اختار قلوب الانبیاء والاولیاء لالقاء انوار معرفتہ وسخر بہ
وسلب من اعدائہم ستار العلم وباب الیقین والصلوۃ منہ علی رسولہ وحبیبہ الکریم ہو امام الانبیاء وسید
الاولیاء والسلام علی خیار امتہ المرشدین الی طریقتہ والمریدین الخیر باتباعہ فی امور الدنیا والدین اما بعد
جاننا چاہیے کہ مومنین کاملین مستحقین رضای رب العالمین بعد انبیاء و مرسلین کے وہ متقین و صالحین ہیں جنکو خاص کیا اللہ
تعالی نے ساتھ اپنی ولایت و محبت کے اور برگزیدہ کیا تمام بندونسی واسطی اپنی پیغمبرونکی نیابت و خلافت کے چلایا اونکو صراط مستقیم پر کہ دیا نے
کی اونکی اپنی لطف عمیم سی سلوک میں اس مسلک قویم پر پہنچایا پہر نے شیطان رجیم سی پہر بلایا بارگاہ انس میں اور جگہہ دی بزم قدس
میں پس پلایا اونکو پیالی شراب پی درد واحدانیت و معرفت کی کہلای کہانی صبر و حلم کے پہنائی ازار صدق و حلم کی دی خلعت قرب
و حضور کے عطا کی منصب نجات و سرور کے بخشی نعمتیں محبت ولو کے تب بہلا دیا اونہونے اپنی ذات سے یاد ماسوی اللہ کو نہ توجہ کی
کبہی طرف لذات دنیوی کی بلکہ طمع نہ کی اطاعت مولی میں نعمای اخروی کی چاہتی ہیں عبادت سے رضای معبود اور ترقی
منزلت قرب و شہود بیشک یہ لوگ ہیں اولیاء اللہ اور یہی ہیں مقربان بارگاہ نفعنا اللہ ببرکاتہم ورفعنا علی درجاتہم آمین
الحق جیسی ذکر اللہ اور ذکر رسول اللہ نفع دیتا ہی دین و دنیا میں غمخواری کرتا ہی حزین کے بخشتا ہی راحت و تسکین ایسی ہی اللہ کے
ولیونکا ذکر دفع کرتا ہے رنج والم کو تسلی دیتا ہی اہل مصیبت و غم کو یار ہوتا ہی مومنین کا لڑائی میں ساتھ شیطان لعین کے
سننا اور پڑھنا سیر و اخلاق اولیاء اللہ کا اور مطالعہ اون کتابونکا جنمیں حالات ہوں اللہ تعالی کی خاص بندونکی جلا ہی واسطی
آئینہ ایمان کی ہمسایہ باغ عرفان کی لیے باعث ہی عداوت دنیا اور محبت عقبی کا سبب ہے ترک ماسوا اور طلب مولی کا ہاں
ضرور ہے کہ ہو مطابق طریقت موافق شریعت یعنی روایت کیا ہو راوہ متقین نے ثقات متحرین سی حال صاحبان
طریقت حافظان شریعت کا پس اس شرط کی ساتہہ اگرچہ کتابیں عربی اور فارسی میں بہت ہیں مگر بہت کم اور اونکا پڑھنا
سمجھنا کم استعداد لوگونکو نصیب نہیں اردو میں کوئی کتاب مفصل و مشرح ان شرطونکی ساتھ پوری ہی اجتماع کی

نظر سے نہیں گذری چشم بددور ایسی کتاب نے اوجہپی جسکی مثل عالم میں ناپید ہے شروط مذکورہ مین کامل ہر طرح دلچسپی
میں یکتا ہے یعنی کتاب روض الریاحین تصنیف حضرت عبداللہ یافعی قطب مکہ کا عربی سے اردو مین ترجمہ ہوکر دو جلد میں
ایک نفع رعایت تمام ہوا اپنی جلد ریاست اسلام شہر ٹونک میں چھپ گئی انشاءاللہ تعالی دوسری جلد بھی جلد چھپیگی ہم شائقین
کو مژدہ دیتے ہین کہ اس جلد کو لیکر پڑھیں سنیں خیر و برکت حاصل کرین کہ الدنیا ملعونۃ وملعون ما فیہا الا ذکر اللہ تعالی
وما والاہ ارشاد نبوی ہے اور ما والاہ سے مراد یہی ہے بیشک یہ کتاب سب تذکرہائی اولیا کو جامع ہے علم التصوف کے
سب مقام اور طریق سلوک کے کل مسائل کا اسمیں بیان ہے مترجم دام ظلہ کے نزدیک اسکا نام زبدۃ تواریخ جہان
١٢٩٤ھ
ہدیۃ سطر جہانبان ہے اس کتاب کے تعریف و توصیف میں فکر و محنت لاحاصل ہے کہ شاعرون سے مبالغہ
١٢٩٤ھ
و اطراء سے اسکی مدح کما ینبغی ہو سکے گی از بسکہ سلیس وصاف عبارت ہے خوش خط و صحیح چھپی ہے ہر شخص اگرچہ کم علم ہوگا
تو بھی بے تکلف پڑھ لیگا سدہ خود اسکی خوبیوں کو دیکھیگا اور فوائد حاصل کریگا راقم آثم نے اول سے آخر تک
اس کتاب کو دیکھا ہر حرف پر سے گذرا اوٹھانا مشکل تھا اور ہر مضمون دلاویز سے دل چھڑانا دشوار اب ایک شعر
پڑھتا ہون جو خاص اسی کتاب کے مدح مین ہے ۔ ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مینگرم ✤ کرشمہ دامن
دل میکشد کہ جا اینجاست ✤ کیا عجب ہے کہ اسکی مطالعے سے غافل ہوش مین آئیں حتی جو مطلب اسمیں
ہے کہ یہ مبکی الغافلین ہے اور معین للمسترشدین خوف و رجا میں ایمان کو سلامت رکھیں کہ یہ
١٢٩٤ھ ١٢٩٤ھ
بشر الخائفین ہے اور مسند الراجین اللہ تعالی مترجم اور مہتمم مطبع کاتب اور اون شخصوں کو
١٢٩٤ھ ١٢٩٤ھ
جو باعث یا معاون ہو اسکی بنانے اور چھپوانے کا دارین مین اجر خیر دے
وآخر دعوانا ان الحمد للہ تعالی رب العالمین والسلام بشارة الصالحین ::